توکل
ناولز کلب
از قلم قندیل بنتِ تنویر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

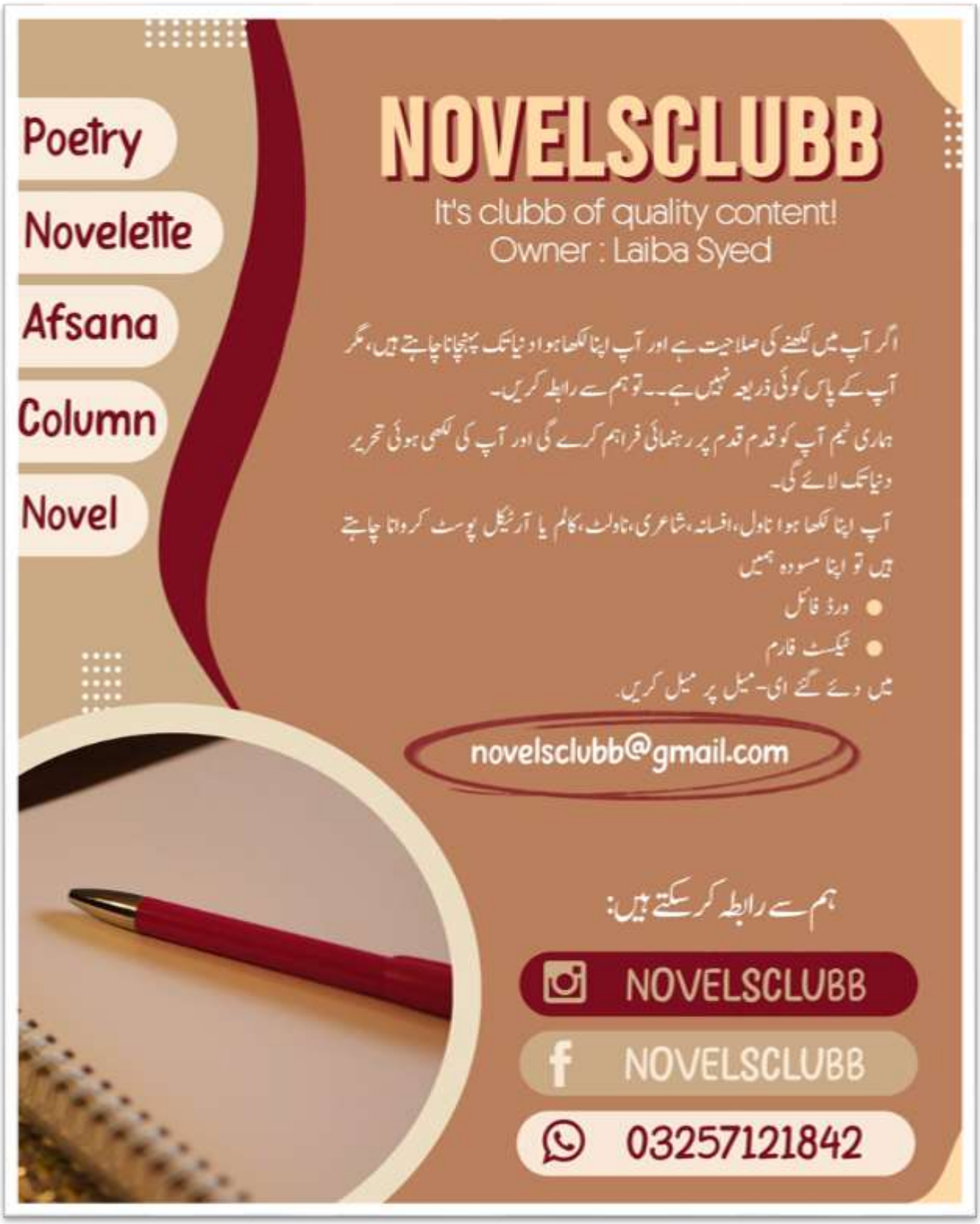
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای۔میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

توکل

از قلم

قندیل بنتِ تنویر

www.novelsclubb.com

تعارف

توکل میرا پہلا ناول ہے جسے میں نے بہت محنت سے دن رات ایک کر کے لکھا ہے۔اس کو لکھنے کا خیال مجھے دو سال پہلے آیا تھا پر مجھے نہ تو تجربہ تھا اور نہ ہی تب میں کچھ جانتی تھی کہ ناولز کس طرح لکھتے ہیں اور پھر میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا اور پھر ایک طویل عرصہ مشہور رائٹرز کے ناولز پڑھنے پر صرف کیا اور سیکھا کہ ایک اچھے رائٹر کی کیا خوبیاں ہوتی ہیں اور اس کے بعد پھر سے اپنے ناول کی کہانی کے ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا۔

توکل ایک ایسا ناول ہے جسے لکھنے کی تحریک مجھے آج کل کی انٹرنیٹ پر انحصار کرنے والی دنیا کو دیکھ کر ملی۔آج کل جس انسان کو دیکھ لو وہ افسردہ نظر آتا ہے اور اس کی افسردگی کی وجہ کسی دوسرے شخص کا دھوکہ دے جانا ہے چاہے وہ اسکا دوست ہو یا کوئی سگہ رشتہ دار اور پھر آجکل کی نوجوان نسل کو انٹرنیٹ پر دوستیاں کرنے کی بہت بیماری ہے۔عموماً دونوں طرف سے ہی ٹائم پاس کیا جاتا جب کہ کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ایک انسان دوسرے کے ٹائم پاس کو

سیریس سمجھ لیتا ہے اور اس دوستی کو محبت سمجھ لیتا جبکہ دوسری طرف ٹائم پاس ہوتا ہے اور وہ لوگ یہ جانے بغیر کہ ان کے ٹائم پاس سے کسی دوسرے کی زندگی کتنی بری طرح سے متاثر ہو سکتی ہے ایڈونچر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جبکہ کبھی کبھار دونوں طرف سے دلی وابستگی ہو جاتی ہے لیکن دوریوں کے سبب وہ لوگ ایک دوسرے کو ہار جاتے ہیں۔اب کچھ بات کرتے ہیں کہانی کے مطلق یہ کہانی ہے دو محبت کرنے والے لوگوں کی جن کا ایک ہونا مکمل طور پر نا ممکن تھا۔یہ کہانی ہے اللہ پر توکل کی جس میں آپ دیکھے گے کہ کس طرح سچی اور پاکیزہ محبت آپ کو اللہ کے قریب کر دیتی ہے اور جب کچھ آپ اللہ کی خاطر ترک کر دیتے ہو اور دعا پر یقین نہیں چھوڑتے تو کس طرح وہ پاک پروردگار آپکو وہ ہر چیز عطا کر دیتا ہے جو آپ نے اسکی رضا کیلئے رد کر دی تھی۔بس اللہ پر یقین کامل ہونا چاہیے۔اس کہانی کے دو اہم کردار ہیں داریا اور ارحان جو ایک دوسرے کی محبت میں تو مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن اس محبت کو اپنے پاس ہمیشہ کیلئے رکھنے میں ناکام رہتے ہیں مگر اللہ پر توکل نہیں چھوڑتے اور بالآخر اللہ ان کی محبت کو تکمیل کو پہنچا دیتا ہے۔

داریا کا کردار ایک نہایت ہی معصوم، قابل اور حساس سی لڑکی کا ہے جبکہ ارحان ایک خوش شکل اور غصے کا تیز نوجوان ہے۔اس کہانی میں کوئی بھی کردار کا تعلق کسی کی حقیقی زندگی

سے نہیں ہے اور اگر کوئی مماثلت نظر آتی بھی ہو گی تو وہ محض اتفاق ہو گا۔اس کہانی میں ایک کردار مروہ کا بھی جو کے سب کے دل کو ضرور بھائے گا کیونکہ اس کی ضرورت سے زیادہ خوبصورت باتیں امسب جو اپنے طرف راغب ضرور کرے گیں۔

داریا کا کردار میرے دل کے بہت ہی قریب ہے امید کرتی ہوں کہ کہانی کے اختتام تک داریا کا کردار آپ لوگوں کے دلوں میں بھی گھر کر جائے گا اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو میں معزرت خواہ ہوں گی۔اور اگر کہانی پسند آئی ہو تو مجھے داد دینے کی بجائے اپنی دعاؤں میں یاد کر لیجیے گا کیونکہ تعریف سے زیادہ انسان کو دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔

والسلام

قندیل۔بنتِ۔تنویر

لاہور

www.novelsclubb.com

توکل

وہ ایک درمیانہ قد لڑکی گلابی حجاب اور سیاہ عبایا میں ملبوس اپنی یونیورسٹی کے کوریڈور میں ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف کوئی پندرہ منٹ میں پچاس چکر لگا چکی تھی۔ بار بار نظر دوڑاتی دوڑاتی داخلی راستے کو دیکھتی اور پھر یونہی چلتے چلتے ایک نظر موبائل پے دوڑاتی اور منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی آ بھی جاؤں اب اور کتنا انتظار کرواؤ گی تم لڑکی۔ آخر میں تنگ آ کر وہ اپنا بیگ اٹھا کر کامن روم کا دروازہ کھول کر ادھر جا ہی رہی تھی کہ پیچھے سے اسے کوئی جانی پہچانی آہٹ محسوس ہوئی اور اس نے دل ہی دل میں کہا یا اللہ اب وہ ہی ہونی چاہیے۔۔۔ایک دفعہ یہ آ جائے بس پھر آج میں اس کو نہیں چھوڑنے والی۔۔۔۔۔۔ابھی اس نے گردن پیچھے بھی نہ کی تھی اور یہی سب ہی سوچ رہی تھی کہ اسے زوردار قسم کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔۔دار یا ۔۔۔۔۔۔جسے سن کر خوشی کی ایک لہر اس میں دوڑی اور وہ پیچھے دیکھتے ساتھ ہی بولتی ہے فارحہ

کی بچی مجھے روز اتنا انتظار کرواتی ہو چلو جلدی آؤ اب کلاس میں چلتے ہیں ابھی سر کے آنے میں پانچ منٹ ہیں اور یہ کہتے ہی وہ دونوں جلدی جلدی چلتی ہوئی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھنے لگی۔

داریا اور فارحہ بچپن سے ہی ایک ساتھ پڑھتی آئیں تھیں۔گھر بھی ان دونوں کا قریب ہی تھا اور بچپن میں ایک ہی اسکول میں پڑھیں اور پھر ایک ہی کالج میں ایڈمیشن لیا اور پھر لاہور کی مشہور ترین یونیورسٹی یو ای ٹی کے انٹری ٹیسٹ کی اکھٹے ہی تیاری کی اور پاس بھی کیا اور ایک ہی فیلڈ کے سبجیکٹ میں قابلیت کی بنا پر داخلہ حاصل کیا۔جیسا کہ دونوں بچپن سے ہی اکھٹی رہی تھیں تو وہ دونوں ایک دوسرے کی بیسٹ فرنڈز تھیں اور ایک دوسرے سے ہر بات شیئر کرتی تھیں۔دونوں کا گزارا ایک دوسرے کے بغیر ناممکن تھا۔اور یہ بات ان کے گھر والے اور یونیورسٹی فیلوز کیا انکا پورا خاندان جانتا تھا۔فارحہ ہمیشہ یونیورسٹی لیٹ ہی پہنچتی تھی اور داریا ہمیشہ اسکو اپنے ساتھ لے کر ہی کلاس میں جاتی تھی۔ویسے تو دونوں چھٹی بھی ایک ساتھ ہی کرتی تھیں لیکن اگر کبھی بتائے بغیر چھٹی کر لیتی تو ان کا ایک دوسرے کے بغیر دن ہی نہ گزرتا۔ وہ دونوں بی ایس کے چھٹے سمسٹر میں تھیں۔ان دونوں کی دوستی بے مثال تھی۔

اب وہ دونوں کلاس میں پہنچ چکی تھیں۔وہ بہت تیزی سے اپنی من پسند جگہ پر بیگ رکھنے ہی والی تھی کہ اسے

کلاس کی سب سے اڑیل لڑکی نیہا اس کی جگہ پہ بیٹھی

ہوئی کہتی دکھائی دی ارے۔۔۔۔۔۔۔۔فارحہ اور داریا تم دونوں کیسی ہو انسان کبھی حال چال ہی پوچھ لیتا ہے مانا کہ تم دونوں ایک دوسرے کو کافی ہو مگر ہم بھی تمہارے ہی کلاس فیلوز ہیں۔وہ دونوں اس سے رسمی علیک سلیک کرتی ہوئی منہ بناتی دوسری جگہ پر بیٹھ گئیں اور داریا غصے سے بولی اور آؤ تم روز روز لیٹ پتہ تو ہے یہ موٹی ہماری سیٹ پر بیٹھنے کے ہی انتظار میں ہوتی ہے اور فارحہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی کوئی بات نہیں پارٹنر دیکھ لے گیں اسے بھی اور اتنی دیر میں پروفیسر اویس کلاس میں داخل ہوتے ہیں اور ہر طرف خاموشی چھا جاتی ہے اٹینڈنس کے بعد وہ لیکچر دینا شروع کر دیتے ہیں اور فارحہ اور داریا دونوں ہی لیکچر نوٹ کرنے لگتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

لیکچر ختم ہونے کے بعد دونوں اپنا بیگ اٹھا کے کلاس سے باہر نکل رہی ہوتی ہے جب داریا بڑے جوش سے فارحہ کو یاد دلاتی ہے آج یو ای ٹی کا مشہور پنگا پلانے کی باری آپکی ہے اور فارحہ جیسا آپ کا حکم کہ کر انیگزی کی طرف چلنے لگتی ہے۔دونوں انیگزی میں بیٹھی ہوئی پنگا پیتے ہوئے کچھ سیلفیز لیتی ہیں اور داریا کہتی ہے یاد سے گھر جا کر بھیج دینا اور فارحہ بولتی ہاں بھیج دوں گی اور انسٹا گرام پر اسٹوری لگا کر تمہیں مینشن بھی کر دو گی اور داریا فوراً بولتی ہے کہ یہ تو تم بہت نیک کام کر دو گی اور دونوں کھل کھلا کر ہنسنے لگتی ہیں۔

ہر روز داریا کو یونیورسٹی ڈراپ آفس جاتے ہوئے اس کے بابا کرتے تھے اور فارحہ کو اسکا بڑا بھائی ارسلان جب کہ داریا اور فارحہ کے بابا اور بھائی کی چھٹی کی ٹائمنگ ان کی چھٹی کی ٹائمنگ سے مختلف تھی تو دونوں اکھٹے ہی لوکل پر گھر جاتیں تھیں۔ان کا گھر یونیورسٹی سے تقریباً پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا تو اس لیے جانے میں اتنا مسئلہ نہ ہوتا۔

☆☆☆☆☆

یونیورسٹی سے گھر آتے ساتھ ہی داریا کی عادت تھی کہ اپنا بیگ ایک طرف رکھ کر موبائل چارج پر لگاتی اور پھر کھانہ مانگتے ہوئے اپنی ماما کو آوازیں دینے لگتی اور جتنی دیر میں ماما کھانہ لاتیں وہ فریش ہو جاتی اور کھانہ کھا کر دو تین گھنٹے کیلئے سو جاتی۔ داریا کو اپنی نیند بہت عزیز تھی۔ شاید اسے دنیا میں اپنے ماں باپ کے بعد کسی سے محبت تھی تو وہ اسکی نیند ہی تھی جسے وہ کسی بھی قیمت کسی کی خاطر بھی خراب نہیں کرتی تھی۔ وہ بچپن سے ہی نیند کی بہت دھنی تھی اور عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ عادت اس کی پختہ ہوتی چلی گئی۔ جس جگہ داریا سو رہی ہوتی گھر میں کسی کی ہمت نہ ہوتی کہ اس جگہ پر جا کر کوئی بات کر سکے یا اس جگہ کی لائٹ بھی آن کر سکے اور اگر کوئی غلطی سے ایسا کر دیتا تو داریا نیند میں ہی اس کو اتنا سنا دیتی کہ آئندہ ایسا کرنے کی وہ کبھی غلطی نہ کرتا۔

آج کے دن کوئی سیاسی جلسہ تھا جس وجہ سے سڑکوں پر کافی ٹریفک تھی اور جگہ جگہ سے راستہ بلاک تھا اور لوکل کے حالات ایسے میں اور ہی بگڑ جاتے ہیں۔ پھر لاہور کی ٹریفک تو ویسے بھی عام حالات میں بھی پورے پاکستان میں مشہور ہے۔ اس وجہ سے دونوں کو گھر پہنچتے پہنچتے آج اڑھائی بج گئے جبکہ عام دنوں میں وہ دونوں ڈیڑھ بجے تک گھر آ جاتی تھیں۔ گھر قدم رکھتے

www.novelsclubb.com

ساتھ داریا نے اونچی آواز سے ماما کو سلام کیا اور اپنے کمرے میں جا کر عبایا اتارا اور بیڈ پر لیٹتے ہی دنیا و مافیا سے بے خبر ہوتے ہوئے سو گئی۔

شام کے کوئی چھ بجے اسے اسکے کمرے کی لائٹ جلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور اس کی ماما کی آواز اس کے کانوں میں جاتی ہے داریا میری جان اٹھ جاؤں کچھ کھالو صبح سے بھوکی ہوں تمہیں تو کبھی اپنے کھانے پینے کا خیال رہتا نہیں ہے پتہ نہیں میں نہ ہوں تو تمہارا کیا بنے گا۔ یہ سن کر داریا اونگتی ہوئی بولتی ہے ماما ٹائم کیا ہو رہا ہے تو ثانیہ بیگم اسے بتاتی ہیں کہ شام کے چھ بج رہے ہیں تو داریا چھلانگ مارتی ہوئی اٹھتی ہے اور بولتی ہے ماما آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں اٹھایا مجھے اپنی اسائنمنٹ بنانی تھی اب اتنے سے ٹائم میں میں کیا کر سکتی ہوں۔ تو ثانیہ بیگم اسے بتانے لگتی ہیں کہ میں پہلے بھی تمہیں اٹھانے آئی تھی مگر تم کافی تھکی ہوئی لگ رہی تھی اس لئے نہیں اٹھایا۔ اب میں ایسا کرتی ہوں کہ پہلے تمہیں کھانا دے دیتی ہوں۔ پہلے تم کچھ کھالو پھر یہ اپنا کام کر لینا اور کہتے ہی وہ کچن کی طرف چلی جاتی ہیں۔ کچھ دیر بعد کھانے کی ٹرے لے کر آتی ہیں اور بڑے پیار سے اپنی بیٹی کو کھانا اپنے ہاتھ سے کھلاتی ہیں۔ دراصل داریا کو بچپن سے ہی صبح کا ناشتہ

نہ کرنے کی عادت تھی جبکہ یونیورسٹی میں جا کر بھی اس کی یہ عادت نہ چھوٹ سکی اور وہ صبح خالی پیٹ ہی یونیورسٹی جاتی اور کھانہ گھر آ کر ہی کھاتی۔

کھانہ کھاتے ساتھ ہی داریا اپنی کتابیں اور لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر آ کر بیٹھ جاتی ہے اور اسائنمنٹ بنانے لگتی ہے۔کل پروفیسر اویس کی اسائنمنٹ کی لاسٹ ڈیٹ تھی اور داریا کو تو عادت تھی ایک دن پہلے ہی اسائنمنٹ بنانے کی۔رات کے ساڑھے آٹھ بجے اس کے دروازے پر دستک ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔آپی کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ہاں ارحم آ جاؤں۔۔۔۔۔۔میں ابھی تمہیں ہی سوچ رہی تھی کہ سارا دن گزر گیا لیکن تم اب تک مجھے تنگ کرنے نہیں آئے۔ ارحم آنکھوں میں شرارت لیے معصومیت سے بولتا ہے میری پیاری آپی مجھے یاد کرے اور میں نہ آؤ ایسا ہو نہیں سکتا۔داریا فوراً بولی جلدی بتاؤ شیطان کیوں آئے ہو میرے پاس۔۔۔۔وہ آپی ماما اور بابا آپکا باہر کھانے پر انتظار کر رہے ہیں اور اس کے بعد مجھے آپ سے ایک ضروری بات بھی کرنی ہے۔داریا تیوری چڑھا کر بولتی ہے کہ ضروری بات۔۔۔۔ارحم معصوم سی شکل بنا کہ کہتا جی ہاں ضروری بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ تو جب سے اپنے فائنل ایئرز میں آئی ہیں سب ہی بھول جاتی ہیں لیکن میں ہوں نہ آپکا پیارا بھائی آپکو سب یاد دلا دیتا ہوں آئیں اب کھانہ کھاتے

ہیں پھر بات کرے گے۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے اچھا تم جاؤں صرف دو لائنز رہ گئی ہیں میں یہ کمپلیٹ کر کے آتی ہوں اور پھر وہ چلا جاتا ہے۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد داریا بھی کھانے کی میز پر موجود ہوتی ہے جہاں ماما بابا اور ارحم اسکا انتظار کر رہے ہوتے ہیں اس کے آتے ہی رضوان صاحب اس کو تھوڑا ناراضگی سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں بیٹا آپکو کتنی دفعہ سمجھایا ہے کہ کھانے کے ٹائم کچھ بھی کر رہی ہو فوراً چھوڑ کر آجایا کرو۔اور وہ سوری بابا جان کہ کر کرسی پر بیٹھ جاتی ہے اور سب کھانا کھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

کھانہ ختم کرتے ساتھ ہی داریا ماما کے ساتھ برتن اٹھواتی ہے اور اس کے بعد ان کو دھونے کیلئے کچن میں ٹھہر جاتی ہے جبکہ ماما اور بابا کھانے کے بعد واک کرنے لان میں چلے جاتے ہیں اور ارحم اپنی پیاری آپی کے پاس آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ارحم ایک بارہ سالہ بچہ ہے۔۔۔داریا کا چھوٹا بھائی۔۔۔۔۔جس کی شکل سے تو معصومیت جھلکتی تھی لیکن جب اس کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں میں جھانکا جاتا تو شرارت صاف صاف نظر آتی۔ویسے تو اسے اپنی آپی سے

بہت پیار تھا مگر اس کو تنگ کیے بغیر اسکا گزارا نہیں ہو سکتا تھا۔داریا بھی ارحم سے بہت پیار کرتی تھی لیکن اس کی چھوٹی موٹی شرارتوں سے جلد ہی چڑ جاتی اور رونے لگتی اور رضوان صاحب سے اس کی کلاس لگوانے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی۔

اب کہو بھی ارحم کیا بات ہے۔۔۔۔۔ارحم منہ بناتا ہوا بولتا ہے کہ پرسوں تاریخ کیا ہے آپی؟تو وہ معصومیت سے بولتی ہے بیس فروری اور بیس فروری کو کیا ہوا تھا تو وہ ایک دم سے بولی اوہ نو۔۔۔۔۔ماما بابا کی شادی کی بائیسویں سالگرہ ہے پرسوں میں کیسے بھول سکتی ہوں ۔۔۔۔۔ارحم شوخی سے بولا اب آپکو کسی ڈاکٹر سے چیک اپ کروا ہی لینا چاہیے پیاری آپی۔۔۔۔تو وہ اسے ڈپٹتے ہوئے بولتی ہے اچھا اچھا اب زیادہ بکو مت یہ بتاؤ کیا کرنا ہے۔ارحم نے نہایت ہی معصومیت سے اپنی آنکھوں کو اور بڑا کیا اور بولا کیا کرنا ہے ماما بابا کو سرپرائز دے گیں اور پھر دونوں مل کر ہفتے کی رات کو سرپرائز دینے کی ساری پلیننگ کر لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

وہ رات کو سونے سے پہلے موبائل پکڑتی ہے تاکہ صبح فجر کیلئے الارم لگا سکے تو اسے نوٹیفیکیشن ملتا ہے۔۔۔۔۔۔

"Itsfariha mentioned you in their story@"

یہ نوٹیفیکیشن ملتے ساتھ ہی داریا کے چہرے کے خوشی دیکھنے

والی ہوتی ہمیشہ جب بھی اسکو اسکی بیسٹ فرینڈ اپنی اسٹوری میں مینشن کرتی۔داریا جلدی جلدی سے اسکی اسٹوری دیکھتی ہے اور اسے اپنی اسٹوری پر ریشیئر کر کے اپنی اسٹوری کی ہائی لائٹس

میں ایڈ بھی کر دیتی ہے۔ (rBff(best friends foreve

اس کے بعد وہ کافی دیر تک انسٹا گرام پر اسکرولنگ کرتی رہی اور

الارم لگانا تو جیسے وہ بھول ہی گئی تھی اور اسکرولنگ کرتے کرتے ہی نیند کی آغوش میں چلی گئی کہ پھر سوئی تو آنکھ صبح سات بجے ہی کھلی جب ثانیہ بیگم اسے جگانے کو آئیں اور آنکھ کھلتے ساتھ ہی اسے وہی افسردگی نے گھیر لیا جو کہ پچھلے کئی دنوں سے اسے گھیرے ہوئے تھی۔

وہ اٹھتے ساتھ ہی رونے والے انداز میں منہ ہی منہ میں بولنے لگی آج پھر میری نماز رہ گئی میں روزانہ رات کو پختہ ارادہ کر کے سوتی ہوں کہ میں صبح فجر کی نماز سے اپنی نمازوں کی روٹین شروع کروں گی پھر روز ہی فجر کی نماز چھوٹ جاتی ہے اور باقی نمازیں بھی رہ ہی جاتی ہیں۔اسے بہت پچھتاوا ہوتا تھا روزانہ نماز چھوٹ جانے کا وہ ہمیشہ سے اپنے آپ کو اللہ کے ساتھ جوڑ کر رکھنا چاہتی تھی لیکن کبھی بھی وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی تھی ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنے خالق حقیقی سے بہت دور تھی بس زرا سی غفلت تھی جب اس پر کوئی مصیبت آن پڑتی یا پھر جب اس کے امتحانات سر پر ہوتے یا رزلٹ قریب ہوتا تو وہ باقائدگی سے نمازیں پڑھتی اور اپنے اللہ کو یاد کرتی اور کامیابی حاصل ہوتے ہی اور مصیبت سے نجات حاصل ہوتے ہی سب سے پہلا شکر کا سجدہ وہ اللہ کو ہی کرتی تھی مگر جب سب صحیح ہو جاتا تو سب چھوڑ دیتی۔وہ کبھی کبھار یہ بھی سوچتی تھی کہ انسان کتنا مطلبی ہوتا ہے جب کوئی مشکل آن پڑتی ہے تو کیسے وہ اللہ کے آگے سر جھکا دیتا ہے اور اسکے بعد اسکو بھول جاتا ہے اور وہ اللہ کتنا غفور ور حیم ہے جو کہ ہمیں ہر دفعہ پریشانی سے نجات دلا دیتا ہے بس اس سے مانگنے کی دیر ہوتی ہے۔ایسا نہیں تھا کہ وہ اپنی غفلت پر شرمندہ نہیں تھی بلکہ وہ تو چاہتی تھی کہ وہ روز وہ سب کرے جس سے اس کا اللہ اس

سے راضی ہو جائے۔جب یہ احساس دل میں آنے لگ جائے تو سمجھ جانا چاہیے کہ اللہ کی نظروں میں ہو آپ اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کے ساتھ جڑ جاؤ اور اس کے راستے پر چلو اور جلد ہی ایسی تبدیلیاں آپکی زندگی میں رونما ہوتی ہیں جس سے آپ ہمیشہ کیلئے اللہ کا راستہ اختیار کر لیتے ہو اور پھر چاہے جتنی بھی بڑی آفت ہی کیوں نہ آجائے آپ اس کا راستہ نہیں ترک کرتے۔شاید یہ داریا کی زندگی کا وہی مرحلہ تھا جس کے بعد داریا کی زندگی مکمل طور پر بدلنے والی تھی اور وہ سب ہونے والا تھا جسکی خواہش اسے بہت عرصے کی تھی لیکن یہ سب اتنا آسان نہیں ہونے والا تھا قدم قدم پر مشکلات اس کی منتظر تھیں لیکن صرف اللہ پر کامل یقین ہی اسے اس سب میں سرخرو کر سکتا تھا۔

اب وہ افسردہ سا چہرہ لیے اٹھتی ہے اور فریش ہونے کیلئے واشروم میں چلی جاتی ہے۔اور کچھ دیر بعد جیسے ہی وہ رضوان صاحب کی گاڑی کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سنتی ہے تو جلدی جلدی اپنا نیوی بلیو کلر کا پھولدار حجاب سیٹ کرتے ہی بیگ اٹھا کر باہر کو جا ہی رہی ہوتی ہے کہ پیچھے سے ثانیہ بیگم کی آواز آتی ہے داریار کو کبھی تو ناشتہ کر جایا کرو سارا دن خالی پیٹ ہی پڑھتی رہو گی۔داریا ان کی بات سن کر رکتی ہے اور کہتی ہے ماما پلیز ابھی نہیں میں لیٹ ہو جاؤں گی اور

اس ارحم کو بھی جلدی باہر بھیجیں روز مجھے یہی لیٹ کرواتا ہے اور یہ کہتے ساتھ ہی وہ باہر کو دوڑتی ہے اور ارحم اپنا بھاری بھر کم بیگ اٹھائے اس کے پیچھے بھاگتا ہے۔

باہر گاڑی میں بیٹھے رضوان صاحب داریا اور ارحم کو دیکھ کر کھل کھلا کر ہنسنے لگتے ہیں۔داریا افراتفری میں گاڑی میں بیٹھتی ہے اور رضوان صاحب کو نہایت ہی ادب سے کہتی ہے السلام وعلیکم بابا جان اور پھر رضوان صاحب شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ارے یہ صبح صبح ثانیہ بیگم کو کون چھیڑ آیا ہے جو وہ اتنا بھڑک رہی ہیں تو شرارت سے ارحم بولتا ہے اتنی ہمت تو صرف آپکی صاحب زادی کی ہی ہو سکتی ہے جو روز صبح ناشتہ نہ کر کے ان کو غصہ دلا آتی ہے رضوان صاحب داریا کو دیکھ کر بولتے ہیں کر کیوں نہیں لیتی ہو تم روز ناشتہ کچھ غلط نہیں کہتیں تمھاری ماما۔۔۔۔۔۔۔داریا شرمندگی سے منہ نیچے کر لیتی ہے اور کہتی ہے بابا بس میرا دل نہیں کرتا صبح صبح کچھ کھانے کو۔جب تم کرنا شروع کرو گی تو دل بھی خود ہی کر جائے گا یہ کہتے ہی رضوان صاحب گاڑی اسٹارٹ کرتے ہیں اور نکل جاتے ہیں۔سب سے پہلے انہوں نے ارحم کو اسکول ڈراپ کیا اور پھر داریا کو اور پھر وہ اپنے آفس کیلئے نکل گئے۔

☆☆☆☆☆

داریا آج یونیورسٹی کے گیٹ سے اینٹر ہو ہی رہی تھی کے کسی نے پیچھے سے آ کے زور سے اسکا بازو پکڑ لیا کہ داریا زوردار چیخ مارنے ہی والی تھی کہ فارحہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا ۔۔۔۔۔۔۔داریا۔۔۔۔۔۔۔داریا چپ یار میں تھی۔۔۔۔۔۔تم بھی کتنی ڈرپوک ہو ایسے ہی ڈر جاتی ہو تو داریا کی سانسیں بحال ہوئیں۔داریا یونہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بہت زیادہ ڈر جایا کرتی تھی اور اکثر فارحہ اسی طرح اس کو ڈراتی تھی جس پر داریا کبھی کبھی ناراض بھی ہو جاتی لیکن وہ ایسا زیادہ دیر نہ کر پاتی کیونکہ اس کی فطرت ہی ایسی تھی کہ وہ زیادہ دیر اپنے پیاروں سے ناراض نہ رہ پاتی۔۔۔نہ تو وہ زیادہ کسی سے لڑتی تھی اور نہ ہی زیادہ غصہ کرتی تھی اور اگر کرتی بھی تھی تو تھوڑی دیر میں ہی غصے کی وجہ بھی بھول جاتی۔۔وہ نہایت ہی حساس قسم کی لڑکی تھی دوسرے کی خوشی میں خوش ہو جانے والی اور دوسرے کے غم میں رو دینے والی۔ہاں وہ غصہ بہت کم کرتی تھی لیکن جب کوئی اس کا صبر کا پیمانہ لبریز کر دیتا تو وہ اس سے واقعی میں اکتا جاتی اور اس انسان کو کبھی دوبارہ اپنی زندگی میں جگہ نہ دے پاتی کیونکہ اسکا کہنا تھا جو اس سان آپ کو ایک بار اذیت سے دوچار کر سکتا ہے وہ بار بار ایسا کرے گا اور بار بار کی تکلیف سے اچھا ہے ایک دفعہ

ہی اس تکلیف کو برداشت کر کے خوشی خوشی راہیں جدا کر لی جائیں۔ لیکن جن سے وہ واقعی محبت کرتی تھی ان کی وہ ہر غلطی معاف کر سکتی تھی اور فارحہ کا شمار انہی چند لوگوں میں سے ہوتا تھا اور وہ سمجھتی تھی فارحہ ایسا کرنے کا حق رکھتی ہے۔

داریا کا موڈ آج اچھا تھا تو اس نے فارحہ کی شرارت کو نظر انداز کیا۔۔۔۔آج جلدی آ ہی گئی ہو تو اب جلدی کلاس میں چلو اس سے پہلے وہ موٹی ہماری جگہ مل لے۔ہاں ہاں چلو فارحہ بولنے لگی اور دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ڈیپارٹمنٹ کی جانب چلنے لگیں۔آج وہ دونوں کلاس میں کل کی نسبت جلدی پہنچ گئی تھیں اور کلاس ابھی زرا خالی خالی تھی۔اپنی جگہ خالی دیکھ کر دونوں بھاگتی ہوئیں اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں اور پھر تیز تیز سانس لیتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ کر فاتحانہ انداز میں ہنسنے لگیں۔ تقریباً پانچ منٹ بعد نیہا بھی کلاس میں پہنچ جاتی ہے اور ان دونوں کو دیکھ کر منہ بنا کر آگے ہی بیٹھ جاتی ہے۔یہ دیکھ کر جیسے داریا اور فارحہ کے کلیجے میں ٹھنڈ سی پڑ گئی تھی۔وہ دونوں تو بچپن سے ہی بیک بنچرز رہیں تھیں اور بھلا یونیورسٹی میں آ کر وہ یہ عہدہ کسی اور کو کیسے سونپ سکتی تھیں۔بیشک وہ بیک بنچرز تھیں مگر تعلیمی کارکردگی ان کی فرنٹ بنچرز سے ہمیشہ بہتر ہی رہی تھی بس ان کو ٹیچرز کو اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے خوشامد کرنا

نہیں آتا تھا۔اب پروفیسر اویس کلاس میں آچکے تھے اور سب بچے اٹھ کر ان کو اپنی اسائنمنٹ جمع کروانے لگتے ہیں جب فارحہ اٹھ رہی ہوتی ہے تو داریا اپنی اسائنمنٹ اس کی طرف کر کے کہتی ہے کہ میری بھی دے آوں نہ میری پیاری دوست۔۔۔۔۔۔ہاں بس داریا تم اپنی کام چوریاں نہ چھوڑنا۔۔۔۔۔۔داریا اس کو دیکھ کر بولتی ہے تمہارے ہوتے ہوئے مجھے اٹھنے کی کیا ضرورت ہے۔

آج ہفتے کا دن تھا اور باقی دنوں کی نسبت آج وہ دونوں اپنی

کلاسس سے جلدی فارغ ہو گئی تو گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئی اور گپے مارنے لگیں۔باتیں کرتے کرتے ان کو ان کی کلاس فیلو سمیرا سامنے بیٹھی روتی ہوئی دکھائی دی جسے روتا دیکھ کر داریا کا دل باہر آنے لگا یار فارحہ یہ رو کیوں رہی ہے۔فارحہ منہ بناتی ہوئی بولتی ہے ہونا کیا ہے مدر ٹیریسا داریا پھر سے اس کو اس کے ایکس سے بریک اپ یاد آگیا ہو گا اور کیوں روئے گی یہ کوئی ہفتے میں چار دفعہ تو ایسے ہی روتی ہے۔داریا اس کو روتا ہوا نہ دیکھ سکی اور آگے بھڑ کر اسکے پاس چلی گئی اور بیٹھتے ہوئے کہنے لگی سمیرا تم اسے چھوڑ کیوں نہیں دیتی اسکی یاد تمہیں ہر روز اتنی

اذیت دیتی ہے، اتنی تکلیف دیتی ہے اور تم اس بے حس انسان کیلئے آنسوں کیوں بہاتی ہو چھوڑ دو اس کو خود کو تکلیف میں مبتلا مت کرو۔۔۔ سمیرا آنسوں پونچھتے ہوئے بولتی ہے نہیں چھوڑ سکتی میں داریا اسے۔۔۔۔۔۔۔داریا بولتی ہے آخر کیوں نہیں چھوڑ سکتی کوشش تو کر کے دیکھو سمیرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں داریا میں اس سے محبت کرتی ہوں اور بہت زیادہ کرتی ہوں میں مر تو سکتی ہوں پر اسے چھوڑ نہیں سکتی کیونکہ وہ میری پہلی اور آخری محبت ہے۔۔۔۔۔۔داریا کہتی ہے کوشش کرو گی تو بھول جاؤ گی ایک دفعہ کر کے تو دیکھوں اور پھر ہم سب تمھارے ساتھ ہیں بار بار کی تکلیف سے اچھا ایک ہی دفعہ تکلیف جھیلوں اور زندگی میں آگے بھڑ جاؤ

۔۔۔۔۔۔۔ نہیں داریا میں ایسا نہیں کر سکتی اس جسم سے روح تو نکل سکتی ہے لیکن میں اس کو نہیں بھول سکتی تمہیں کیا لگتا ہے میں نے کبھی کوشش نہیں کی اسے بھولنے کی۔۔۔۔بہت کی ہے مگر وہ میرا خیال بن کر ہمیشہ میرے ساتھ ہوتا ہے میں جانتی ہو داریا تم بالکل ٹھیک کھ رہی ہو مگر تم نے کبھی محبت نہیں کی تم نہیں جان سکتی کہ یہ سب کتنا اذیت ناک ہوتا ہے اور کہنا بہت آسان ہوتا ہے جب تمہیں محبت ہو گی نہ تو تمہیں تب پتہ چلے گا کہ انسان کتنا مجبور اور بے بس ہو جاتا ہے اپنے محبوب کے ہاتھوں۔۔۔۔داریا فوراً بولتی ہے کہ وہ دن کبھی نہیں آئے گا داریا

رضوان پاشا کبھی کسی کی محبت میں اس حد تک نہیں گرے گی کہ وہ اپنی ذات بھول جائے اور میں ایسے کسی شخص سے بار بار ذلیل ہونے پر لعنت بھیجتی ہوں میں کبھی ایسی محبت میں گرفتار نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دار یا تم بہت بڑے بول بول رہی ہو محبت کسے سے پوچھ کر نہیں ہوتی بس ہو جاتی ہے میں کہتی ہوں دار یا تمہیں بھی کسی سے محبت ہو اور تم جان سکو میرے احساسات کو اور ان کی عزت کر سکو اور جان سکو کہ کہنا آسان ہوتا اور کر پانا بہت مشکل۔۔۔۔۔۔دار یا غصے میں اٹھ کر فارحہ کے پاس واپس آ جاتی ہے تو فارحہ اسے دیکھ کر قہقہہ لگاتی ہے کر وا آئی عزت مل گیا سکون۔۔۔۔۔۔دار یا ابھی گم سم سی بیٹھی سمیرا کی باتوں کو ہی دماغ میں سوچ رہی تھی جب فارحہ اسے کہتی ہے ٹینشن مت لو تم۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہوتی تمہیں کسی سے محبت اور شرارت میں یہ بھی بول دیتی ہے واقعی دار یا رضوان پاشا کو کسی سے محبت نہیں ہو سکتی جس پر دار یا فارحہ کو غور سے دیکھنے لگتی ہے اور جب یہ بات فارحہ کو محسوس ہوتی ہے تو کہتی ہے اچھا اچھا میں تو مزاق کر رہی تھی چلو اٹھو گھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔دار یا اٹھتے اٹھتے اپنا ہاتھ سر پر مارتے ہوئے بولتی ہے ایک دن مجھے میری یہ بھولنے والی عادت لے ڈوبے گی آج رات بارہ بجے ماما بابا کو ان کی کی بائیسویں اینیورسری کا سرپرائز دینے کا میں نے اور

ارحم نے پلین کیا تھا اور اس نے مجھے بولا تھا کہ آپی یونیورسٹی سے واپسی پر آپکو باغبانپورہ بازار قریب پڑتا ہے آپ وہاں سے کچھ ڈیکوریشن کا سامان اور ماما بابا کیلئے گفٹس اور کیک لیتی آنا اور مجھے جلدی نکلنا بھول ہی گیا۔۔۔فارحہ بولتی ہے کہ چلو یار ہم اب بھی جا سکتے ہیں آنٹی کو پتہ نہیں چلے گا کیک میں اپنے گھر رکھ لو گی اور رات کو تم چھت پر آ کے مجھ سے لے لینا اور رہی بات گفٹس اور ڈیکوریشن کی تو تمہارا یہ خالی بیگ کس دن کام آئے گا۔۔۔۔داریا بولی ہاں ٹھیک کھ رہی ہو تم۔

وہ دونوں راستے میں ہی بازار کے پاس چنگچی رکشے سے اتر گئیں اور جا کر سٹیشنری کی شاپ سے کچھ ڈیکوریشن کا سامان لیا پھر گفٹس لیے اور پھر بازار کے پاس ہی موجود بندو خان بیکری سے چاکلیٹ کیک خریدا اور گھر کو چلی گئیں۔راستے میں داریا نے فارحہ کا شکریہ ادا کیا اس کے ساتھ آنے کیلئے تو فارحہ فورا سے بولی شکریہ کیا تو منہ توڑ دوں گی مجھے اس کے بدلے کچھ چاہیے تو داریا حیرت سے اسے دیکھنے لگی کیا چاہیے۔۔۔۔۔۔اگلے جمعے ہم لوگ ارسلان بھائی کا نکاح کر رہے ہیں اور تم تو جانتی ہو میں اکیلی بہن ہوں مجھ پر کتنی ذمہ داریاں ہیں تمہیں انہیں میرے ساتھ بانٹنا ہو گا ارسلان بھائی کی دوسری بہن بن کر اور ہر فنکشن پر شرکت بھی کرنی ہو گی اور

داریا یہ سن کر خوشی سے پھولے نہ سمائی ارسلان بھائی کا نکاح کب اور کیسے اور تم تو جانتی ہو مجھے کتنا شوق تھا کہ میرا کوئی بڑا بھائی ہو تم ٹینشن نہ لو میں تمہارے ساتھ تمہارا ہر کام کروادوں گی بس تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔۔بس موقع ہی نہیں ملا لیکن اب تو تمہیں بتادیا نہ تم تیار رہنا اب جتنی بھی تیاریاں ہیں ہمیں ہی کرنی ہے آج شام کو امی آئیں گی تم لوگوں کو دعوت دینے۔۔۔۔داریا معصومیت سے بولتی ہے تو کیا تم نہیں آؤ گی؟ آؤ گی مگر ایک شرط پر اس فروری کی سردی میں تم مجھے اپنے ہاتھوں سے کالڈ کافی بنا کر

پلاؤ گی تو اس پر داریا کا چہرہ کھل کھلا اٹھا ڈن کرو بڈی میں ابھی جا کر دودھ فریز کر لیتی ہوں۔

www.novelsclubb.com

دونوں گھروں کی دیواریں آپس میں ملتی تھی اور ان دونوں گھروں کے درمیان دوستانہ تعلقات فارحہ اور داریا کی پیدائش سے پہلے ہی چل رہے تھے چونکہ فارحہ کے والد رضوان صاحب سے عمر میں بڑے تھے تو رضوان صاحب ان کو اپنے بڑے بھائی کا ہی درجہ دیتے تھے اور فارحہ کے والد عظیم چوہدری بھی رضوان پاشا کو اپنا ہی چھوٹا بھائی تسلیم کرتے تھے اور یہی

محبت کا سلسلہ دوں وں گھرانوں کے بچوں کے درمیان بھی قائم وآباد تھا جس کو دیکھ کر ان کے والدین خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔گھر کے گیٹ کے پاس پہنچ کر کیک کو داریا نے فارحہ کو پکڑا دیا جبکہ ڈیکوریشن اور گفٹس وہ پہلے ہی اپنے بیگ میں رکھ چکی تھی۔گھر جاتے ساتھ ہی ارحم کے ساتھ مل کر اس نے سب سے پہلے اپنا بیگ ٹھکانے لگایا اور پھر فریش ہو کر اپنی ماما سے کھانے کی ڈیمانڈ کرنے لگی جس پر ماما نے کہا ابھی تھوڑا ٹائم ہے کھانے کو تو داریا بولی ماما آپ بھی پتہ نہیں کیا کرتی ہو جب نہیں کھانا ہوتا تو زبردستی کھلاتی ہو اور جب بھوک ہو تو دیتی نہیں جس پر ماما چڑ کر بولتی ہیں ہاں تو کس نے کہا ہے ناشتہ نہ کر کے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔اچھا نہ میری پیاری ماما آئی ایم سوری۔۔۔۔۔اچھا اب زیادہ مسکے نہ لگاؤ۔۔۔۔۔ماما بولتی ہیں۔

دوپہر کا کھانہ کھا کر وہ سونے چلی جاتی ہے جس میں وہ ارحم کے ٹیوشن سے چھٹی کی وجہ سے ناکام رہتی ہے اسے تو بس ابھی سے سب ڈیکوریٹ کرنا تھا اور داریا کو سونے سے روکنا تھا۔داریا کہ منہ سے کمبل اٹھا کر ارحم کہتا ہے پلیز آپی اٹھو نہ ماما سو رہی ہیں ہم ابھی جا کر گیسٹ روم میں ڈیکوریشن کر لیتے ہیں ماما کو پتہ نہیں چلے گا جس پر داریا چڑ کر بولتی ہے وہ تو نہیں پتہ چلے گا لیکن یہ جو جھوٹے پیٹ درد کا بہانہ بنا کر تم نے چھٹی کی ہے نہ میں ابھی ماما کو بتاتی ہوں

۔۔۔۔۔۔نہیں آپی پلیز ایسا مت کریں میں نے تو بس اکسائٹمنٹ میں جھوٹ بول دیا۔۔۔۔۔دار یا جواب دیتی ہے اچھا تو پھر بھلائی اسی میں ہے کہ مجھے اس وقت سونے دو ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ بھی دار یا کا ہی بھائی تھا کسی دھمکی سے نہیں ڈرنے والا تھا اور پھر اس نے دار یا کو اٹھا کر ہی دم لیا اور پھر دونوں بہن بھائی نے پوری دوپہر لگا کر گیسٹ روم ڈیکور کر لیا اور گفٹس بھی رکھ دیے۔اب وہ ارحم سے جان چھڑا کر کچھ دیر کیلئے سونا چاہتی تھی تو دروازے پر دستک ہوئی اور ارحم چھلانگے مارتا مارتا چیختا ہوا آیا دار یا آپی باہر فارحہ آپی اور نسیم آنٹی آئی ہیں میں نے انہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھا دیا ہے آپ جا کر ان کو کمپنی دیں میں ماما کو بلا کر آتا ہوں۔اتنی دیر میں خود فارحہ دار یا سے ملنے گیسٹ روم میں چلی آتی ہے اور اندر آتے ہی کیا دیکھتی ہے کہ لال اور بلیک رنگ کے ڈھیر سارے غباروں کو پلاسٹک کے فیتے میں پرو کر ایک آرک بنائی ہوئی تھی جسے اس نے سیمی سرکل کی شیپ دے کر دیوار کے ساتھ لگایا ہوا تھا اور اس آرک میں کہی کہی چھوٹے اور کہی کہی بڑے غبارے تھے اس آرک کے پیچھے لال رنگ کا کریپ پیپر پوری دیوار کو ڈھک رہا تھا اس کریپ پیپر کے درمیان میں سیاہ رنگ کے غباروں سے ہیپی ویڈنگ اینیورسری لکھا

تھااور اس سے تھوڑا سائیڈ پر ٹوینٹی ٹو کا غبارہ لگایا گیا تھااور اسی جگہ پر کہی کہی پھول اور تتلیاں جو کہ داریاں نے چارٹ پیپر سے بنائی تھی وہ چسپاں کیں تھیں پھر آرک کے بالکل سامنے ایک ٹیبل تھی جس کو لال کپڑے سے ڈھکا گیا تھااور اس پر پھولوں کے گلدستے پڑے تھے جو کہ اس نے آن لائن ڈیلیور کروائے تھے ماما کے سونے کے بعد اور ٹیبل پر گفٹس پڑے تھے اور ارد گرد خوبصورت طریقے سے ٹائنی لائٹس لگا رکھی تھیں جو کہ اس سجاوٹ کو اور ہی حسین بنا رہی تھیں۔فارحہ اندر کمرے کی ڈیکوریشن اور

لائٹنگ دیکھ کر داریا کو داد دیے بغیر نہ رہ سکی بھئی ایسا کونسا کام ہے جو ہماری داریانہ کر سکے۔داریا مسکرا کر جواب دیتی ہے گھریلو کام۔۔۔۔۔اس پر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر قہقہہ لگاتی ہیں۔اتنی دیر میں ارحم اندر آجاتا ہے مائی ڈیئر آپیز ماما کو شک ہو جائے گا پلیز لیو دس روم ناؤ۔فارحہ اور داریا اس کو کان سے پکڑتے ہوئے کمرے سے باہر چلی جاتی ہیں۔اس کے بعد داریا فارحہ کو ہدایت دیتی ہے کہ رات نو بجے ماما بابا والک کر کے ڈائیریکٹ سونے کیلئے چلے جاتے ہیں کیک میں اوپر سے نہیں لو گی بلکہ تب ہی ارحم تم لوگ کے گھر آکر لے جائے گا بس تم تیار رہنا فارحہ ہاں میں گردن ہلا دیتی اور ارحم بھی اچھے بھائیوں کی طرح رضامندی میں سر ہلاتا

ہے۔اور پھر داریااور فارحہ دونوں ہی کچن میں جا کر کالڈ کافی بنانے لگتی ہیں۔کالڈ کافی بنا کر وہ اندر آ کر جب آنٹی نسیم کو کافی دیتی ہیں تو وہ اسے کہتی ہیں کہ داریا تم نے ہی سب تیاریاں کروانی ہے آخر تم فارحہ سے زیادہ سمجھدار ہو اور ارسلان تمہیں اپنی بہن ہی مانتا ہے اور اس نے تو فارحہ کے سوٹ کے ساتھ ساتھ تمھارے لیے بھی نکاح میں پہننے کیلئے جوڑا لینے کیلئے کہا ہے اب تم دونوں کل میرے ساتھ چلنا اعظم مارکیٹ تاکہ ہم دولہن اور تمہارے کپڑے لے سکیں۔جس پر دونوں کھل

کھلا اٹھتی ہے۔

کوئی سات بجے کے قریب آنٹی اور فارحہ اپنے گھر واپس جاتی ہیں تو ثانیہ بیگم جلدی جلدی اٹھ کے کچن کی طرف جاتی ہیں تاکہ رات کے کھانے کیلئے کچھ بنا سکیں۔داریا کو آج کوئی کام نہیں تھا یونیورسٹی کا اور اب نیند بھی مکمل طور پر اڑ چکی تھی تو اس نے سانیہ بیگم کے پاس کچن میں جا کر ہیلپ کروانے کا سوچا۔۔۔کچن میں گئی تو اسے وہاں دیکھ کر ثانیہ بیگم بہت خوش ہوئیں

کیونکہ یہ صرف کبھی کبھی ہی ہوتا تھا ورنہ گھر کے کاموں سے داریا کی جان جاتی تھی اور کوکنگ کے نام پر اسے صرف

چائے، میگی، پاستہ، سپیگیٹی، الفریڈو اور اپنی پسند کی بریانی کے

علاوہ کچھ نہ آتا تھا اور وہ بھی یوٹیوب سے دیکھ کر اور اگر کبھی اس کے کوکنگ کرتے ہوئے ثانیہ بیگم اسے ٹوک دیتی تو وہ پھر کچھ بھی آگے بناتی ہی نہ کیونکہ مائیں سکھانے سے زیادہ باتیں سناتیں ہیں یہی وجہ تھی کہ داریا یوٹیوب سے سیکھ کر کھانہ بنانے کو ترجیح دیتی تھی۔جب وہ کچن میں گئی تو واش بیسن میں دھونے والے کچھ برتن پڑے تھے تو داریا وہ دھونے لگی۔اس کے بعد اس نے چکن کو دھویا اور پھر ان چاولوں کو چننے لگی جو سانیہ بیگم نے رات کو بنانے کیلئے نکالے تھے۔آج ان کا موڈ پلاؤ کی کوئی نئی ریسیپی تیار کرنے کا تھا جو انہوں نے کسی کوکنگ چینل پر دیکھی تھی۔چاول چننے کے بعد داریا نے چاول دھوئے اور ان کو پانی میں بھگو دیا ابھی وہ اور کوئی کام لینے آہی رہی تھی کہ اس کی آنکھوں سے یکدم آنسوں گرنے لگ گئے اوہ ممی آپ یہ پیاز مجھ سے دور ہو کر کیوں نہیں کاٹتی پتہ تو ہے مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔جب بھی

داریا کو اپنی ماں پر بہت زیادہ پیار آتا تو وہ ان کو ماما کی بجائے ماں جی، اماں، ممی، موم، مومی اور کئی مختلف القاب سے یونہی بولایا کرتی تھی اس کے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ ثانیہ بیگم اس کو الٹا ہی ڈانٹنے لگ گئی تم ایک دم نکمی ہو تم سے تو ایک انڈا نہیں ابالا جاتا پتہ نہیں تمہارا کیا بنے گا گھر کے کام تم سے ہوتے نہیں دوسرے گھر جا کر میری ناک کٹواؤں گی اگلے کہے گے ماں نے کچھ سکھا کر نہیں بھیجا یہ کٹتے ہوئے پیاز تو تمہاری آنکھیں برداشت نہیں کر سکتیں۔۔اتنی دیر میں رضوان صاحب کچن میں پھلوں کا لفافے لے کر اندر داخل ہوئے تو ثانیہ بیگم کو داریا کو ڈانٹتے دیکھ کر داریا کو اس کے کمرے میں جانے کو کہا اور ثانیہ بیگم سے کہنے لگے آپ کیوں ڈانٹتی ہیں اسے ابھی تو وہ بچی ہے اور پھر اس کی پڑھائی بھی تو اتنی مشکل ہے سیکھ لے گی وہ وقت کے ساتھ سب کچھ آپ پریشان نہ ہوا کریں تو ثانیہ بیگم ان کو بھی ڈانٹنے لگتی ہیں۔آپ کی ہی سر چڑھائی ہوئی ہے۔اس سال اکیس کی ہو جائے گی آپکی یہ بچی۔۔۔۔۔۔رضوان صاحب ان کو چائے بنانے کا کہہ کر کچن سے باہر چلے گئے۔

داریا اپنے کمرے میں آتی ہے اب اس کے پاس کرنے کو کوئی خاص کام نہیں تھا تو موبائل پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے سب سے پہلے وہ واٹس ایپ پر جاتی ہے وہاں ایک دو اس کی کلاس فیلوز کے

میسجز آئے ہوتے ہیں جن کا جواب دینے کا اس کا دل نہیں کرتا تو ٹک ٹاک کھول لیتی ہے وہاں بھی تھوڑی بہت ویڈیوز دیکھ کر بور ہو جاتی ہے اور پھر ارسلان بھائی کے نکاح کے دن کونسی کونسی ٹک ٹاکز بنائے گی دیکھنے لگتی ہے۔۔۔آجکل کی ہر نوجوان لڑکی کی طرح داریا کو بھی اپنی مختلف پوز میں پکچرز لینے اور ٹک ٹاک ویڈیوز بنانے کا شوق تھا مگر اس کی یہ سب چیزیں صرف پرائیویٹ اکاؤنٹ اور ویٹس ایپ سٹیٹس تک ہی تھی وہ کچھ بھی پبلکلی پوسٹ نہیں کرتی تھی لیکن اس کی بہت سی کلاس فیلوز اس کی تصاویر اور ویڈیوز دیکھ کر اس کی خوبصورتی کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتی تھیں اور اتنے میں ہی داریا بہت خوش ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے بعد وہ یوٹیوب پر جاتی ہے شاید اسے کوئی اس کے ذوق کے مطابق کچھ دیکھنے کے لئے مل جائے پر وہاں بھی ناکام رہتی ہے اور پھر انسٹا گرام پر اسکرولنگ کرنے لگتی ہے وہاں کوئی تین چار میمز پڑھ کر اس کا موڈ تھوڑا بہتر ہوتا ہے پر اسے پھر نیند آنے لگتی ہے اور وہ موبائل ہاتھ میں لیے ہی سو جاتی ہے۔

تقریباً ساڑھے آٹھ بجے اس کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ اپنے کمرے سے باہر نکل ہی رہی ہوتی ہے کہ ارحم اس کو رات کے کھانے کیلئے

بلانے آہی رہا ہوتا ہے اسے آتا دیکھ کر وہ اپنی کرسی پر پھر سے بیٹھ جاتا ہے۔دار یاس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے اور اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالنے لگتی ہے۔سب خاموشی سے کھانہ کھاتے ہیں اور پھر ماما بابا دونوں لان میں واک کرنے چلے جاتے ہیں جبکہ آج تو ارحم اپنی آپی کے ساتھ برتن اٹھوانے میں ہیلپ کرتا ہے اور جب تک ارحم اور دار یا برتن دھو کر کچن سے نکلتے ہیں تب تک ماما اور بابا دونوں سونے کیلئے جا چکے ہوتے ہیں۔اس کے بعد دار یا ارحم کو بنا کوئی سرگوشی کیے فارحہ کے گھر کی طرف نکالنے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور کچھ ہی دیر میں ارحم ہاتھ میں چاکلیٹ کیک اٹھائے ہوئے فاتحانہ انداز میں دار یا کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے جس کو بڑی احتیاط سے دار یا ارحم سے لے کر فریج میں رکھ دیتی ہے۔پھر وہ اپنے کمرے کی طرف جانے لگتی ہے جب ارحم اسے آواز دیتا ہے آپی میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں ابھی تو صرف نو ہی بجے ہیں میں بارہ بجے تک اکیلا کیا کروں۔۔۔۔تو دار یا اسے صاف منع کر دیتی ہے نہیں ارحم میں کچھ وقت اپنے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں ابھی تم اپنے ٹیب پر گیمز کھیل کے ٹائم پاس کر لو۔اس کے بعد دار یا اپنے کمرے میں آ کر مکمل اندھیرا کر کے کانوں میں ایئر پوڈز لگا کر لیٹ جاتی ہے۔

پھر اس نے ٹیلر سوئفٹ کا مشہور گانہ لو اسٹوری لگا لیا جس کے لیریکس اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔

Romeo take me somewhere we can be alone"

I'll be waiting, all there's left to do is run

You'll be the prince, and I'll be the princess

It's a love story, baby, just say yes"

اس کو سنتے سنتے ایک دم سمیرا کی کہی ہوئی باتیں اس کے دماغ میں گھومنے لگیں کہ جب تمہیں محبت ہو گی تو تمہیں پتہ چلے گا میرے اذیت کا۔۔۔۔یہ کیسی بات کھ دی سمیرا نے کیا میں اس کی اذیت سے واقف نہیں ہوں۔۔۔۔میں واقف ہوں تب ہی تو اس کو سمجھا رہی تھی اس کے اچھے کیلئے پھر ایک اور خیال اس کے دماغ میں اجاگر ہوتا ہے کہ کیا واقعی مجھے محبت ہو گی کبھی پر کس سے ہو گی کیسے ہو گی اور کیوں ہو گی۔۔۔۔۔پھر فارحہ کا کیا ہوا مزاق اس کو یاد آتا ہے کہ دار یار ضوان پاشا کو کبھی کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی تو وہ پھر سے گہری سوچ میں چلی

جاتی ہے۔۔۔۔مجھے کیوں کسی سے محبت نہیں ہو سکتی یا کوئی بھی مجھ سے محبت کیوں نہیں کرے گا آخر مجھ میں کوئی کمی تو نہیں ہے جبکہ گانا ویسے کا ویسا ہی چل رہا تھا۔

Romeo, save me, they're trying to tell me how"

to feel

This love is difficult, but it's real

Don't be afraid, we'll make it out of this mess

It's a love story, baby, just say yes

Oh, oh-oh"

محبت کیا ہوتی ہے کیوں ہوتی ہے اور کیسے ہوتی ہے یہ وہ سوالات تھے جو اس وقت داریا کے دماغ میں جنم لے رہے تھے۔داریا بس انہیں سوالات کو سوچے جا رہی تھی اور مختلف پہلوؤں سے محبت پر غور کر رہی تھی۔اور مختلف پیچیدگیاں اور مختلف کشمکش اس کے ذہن میں گھر کر رہی تھیں جبکہ گانا ویسے کا ویسے ہی چل رہا تھا۔

I got tired of waiting

Wondering if you were ever coming around

My faith in you was fading

When I met you on the outskirts of town

And I said

"Romeo, save me, I've been feeling so alone

I keep waiting for you, but you never come

Is this in my head? I don't know what to think"

He knelt to the ground and pulled out a ring

And said

www.novelsclubb.com

اب وہ یہ سوچ رہی تھی کیا واقعی محبت انسان کو اتنا بے بس بنا دیتی ہے کہ وہ اپنی ذات تک کو نظر انداز کر دیتا ہے۔۔۔۔۔کیا واقعی انسان کو سب لوگوں کے آگے صرف ایک وہی انسان اچھا لگنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔کیا واقعی اس کا ہونا آپکو خوش اور دور ہونا آپکو افسردہ کر دیتا ہے۔۔۔۔۔کیا واقعی اس شخص کی مسکراہٹ اور دکھ آپکی مسکراہٹ اور دکھ کا سبب بن جاتی ہے۔۔۔۔۔وہ ان سب باتوں سے انجان تھی وہ محبت کے جذبے سے انجان تھی آج تک اس نے جن لوگوں سے محبت کی تھی وہ فطری تھی اپنے ماں باپ بھائی اور دوست فارحہ سے محبت۔۔۔۔لیکن کبھی اس نے ایسی محبت نہ کی تھی جس محبت کا ذکر سمیرا کر رہی تھی۔

Marry me, Juliet, you'll never have to be alone"

I love you, and that's all I really know

I talked to your dad, go pick out a white dress

It's a love story, baby, just say yes"

Oh, oh-oh

www.novelsclubb.com

Oh, oh-oh, oh

'Cause we were both young when I first saw you"

آج سے اس کی سوچ میں تھوڑی سی تبدیلی آئی تھی اب وہ بھی اس محبت کے جذبے سے واقف ہونا چاہتی تھی جسکا تذکرہ سمیرا کیا کرتی تھی اور وہ محبت کر کے فارحہ کو یہ بھی دکھانا چاہتی تھی کہ آخر کیوں دار یار ضوان پاشا کسی سے محبت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کو اس کی محبت کب کہاں اور کیسے ملے گی لیکن وہ یہ ضرور جانتی تھی کہ آج سے اس کی محبت کی تلاش شروع ہو چکی ہے۔۔۔پھر وہ کافی دیر تک ایئر پوڈز لگا کر محبت، ماما، بابا، ارحم، سمیرا اور فارحہ کے بارے میں سوچتی رہی۔

سوچتے سوچتے وقت کا کچھ پتہ ہی نہ چلا جب گیارہ بج کر پچاس منٹ پر ارحم نے اس کے دروازے پر دستک دی تو وہ اپنی سوچوں کے سمندر سے باہر نکلی۔اس کے بعد اس نے فریج سے کیک نکال کر گیسٹ روم میں جا کر میز پر سیٹ کر دیا اور ارحم ماما بابا کو بلانے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

ارحم ماما بابا کے کمرے کے پاس جا کر اونچی اونچی آواز میں ہر بڑی میں بولنے لگا ماما بابا باہر آئیں جلدی۔۔۔۔۔۔وہ داریا آپی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اب زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا اور داریا کا نام سن کر دو منٹ نہ لگے ثانیہ بیگم اور رضوان صاحب کو باہر آنے میں۔اب وہ اور پریشان سا منہ بنا کر بولنے لگا ماما بابا وہ داریا آپی۔۔۔۔۔۔۔۔۔گیسٹ روم۔۔۔۔۔۔۔رضوان صاحب نے ارحم سے پریشان ہو کر دریافت کرنا چاہا کیا ہوا ہے داریا کو جلدی بولو۔۔۔۔۔۔۔وہ اب کچھ نہیں بول رہا تھا بس رونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا اتنی دیر میں ثانیہ بیگم بولتی ہیں جلدی چلیں گیسٹ روم میں جا کر دیکھتے ہیں اور وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے گیسٹ روم کی جانب بڑھنے لگے۔اب وہ گیسٹ روم کے دروازے کے باہر تھے رضوان صاحب نے دروازہ کھولا اور کیا دیکھتے ہیں کہ کمرے میں گھپ اندھیرا ہے اتنے میں ارحم ان کے پیچھے سے ہوتا ہوا جاتا ہے اور کمرے کی لائٹس آن کر دیتا ہے اور داریا اور ارحم زور دار آواز میں پارٹی پوپر کو بلاسٹ کرتے ہوئے بولتے ہیں

"Happy wedding anniversary mama and baba"

رضوان صاحب اور ثانیہ بیگم انتہائی حیرانی سے سب سیٹ اپ دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے۔ثانیہ بیگم کے آنکھوں میں تو خوشی کے آنسوں بھی آ گئے تھے۔اور وہ ان کو پونچھتے ہوئے بولیں یہ سب تم نے کب کیا اور تب ہی دونوں بہن بھائی میں دو دنوں سے بہت دوستی قائم ہوئی ہوئی تھی۔۔۔ماما یہ سب ہم نے دوپہر کو کیا جب آپ سو رہی تھیں اور یہ سب ڈیکوریشن آپی نے کی ہے ارحم نے بتایا اور اس کی آپی سارا کریڈٹ خود نہیں لینا چاہتی تھی تو فوراً سے بولی یہ آئیڈیا پر ارحم کا تھا۔وہ چاروں اس وقت بہت خوش تھے اور یہی رضوان صاحب کی کل کائنات تھی اور جب آپکی کل کائنات خوش ہوتی ہے تو آپ بھی خود ہی خوش ہو جاتے ہیں۔اب ایک مطمئن سی مسکراہٹ نے رضوان صاحب کے چہرے ہر اپنا بسیرا کر لیا تھا اور وہ ایک گہری سوچ میں گم ہوتے ہوئے بولے ہمارے بچے کتنے جلدی بڑے ہو گئے ہیں اور ثانیہ بیگم بھیگی ہوئی آواز میں بولتی ہیں کہ سمجھدار بھی۔

www.novelsclubb.com

آج سے بائیس سال پہلے ثانیہ بیگم اس گھر میں بیاہ کے آئی تھیں اور شادی کے ایک سال بعد ان کے ہاں داریا کی پیدائش ہوئی اور داریا کی پیدائش کے نو سال بعد ان کے گھر ارحم پیدا ہوا ۔ان کی فیملی ایک پرفیکٹ فیملی تھی رضوان صاحب نے آج تک اپنے بچوں سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی بلکہ سانیہ بیگم بھی ان کے نرم لہجے کی عادی تھیں۔وہ ان کو بھی نہایت عزت سے مخاطب کرتے جو کہ ہمیشہ ان کے بچوں کے ذہن پر نہایت مثبت اثرات مرتب کرتے تھے۔رضوان صاحب نے آج تک اپنے بچوں کی ہر ضرورت اور خواہش پوری کی تھی لیکن ثانیہ بیگم کی تربیت نے اس وجہ سے ان کے بچوں کو بگڑنے نہیں دیا۔

ثانیہ بیگم اور رضوان صاحب کی آنکھوں میں ان کی بائیس سالہ زندگی کا فلیش بیک چل رہا تھا جس کو ارحم نے توڑا اور کہا چلیں ماما بابا اب کیک بھی کاٹ لیں نا اور وہ دونوں کیک کی طرف بڑھتے ہیں اور کیک کاٹ کاٹتے ہیں اور کیک کاٹنے کے بعد رضوان صاحب سب سے پہلے کیک ثانیہ بیگم کو کھلاتے ہیں اور پھر داریا اور ارحم کو کھلاتے ہیں۔اب رضوان صاحب گھڑی میں ٹائم دیکھ رہے تھے چلو بچوں اب جلدی جا کر سو جاؤ بہت دیر ہو چکی ہے اور باپ کی بات مانتے ہوئے دونوں بچے سونے چلے جاتے ہیں۔

اب داریا اپنے کمرے میں بیٹھ کر وہ تمام ویڈیوز اور پکچرز ایڈٹ کر رہی تھی جو اس نے تمام سرپرائز کی بنائی تھی اور کچھ ہی دیر میں اپنا کام مکمل کر کے وہ بھی سو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

آج اتوار کا دن تھا رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے داریا کی آنکھ صبح بارہ بجے کھلی۔اب وہ منہ ہاتھ دھو کر باہر چلی گئی اور باہر جاتے ساتھ ہی وہ کچن میں چلی گئی۔کچن میں جا کر اس نے سب سے پہلا کام اپنی ماما کو کچن سے باہر بھیجنے کا کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اعلان کیا کہ آج دوپہر کا کھانہ داریا رضوان پاشا بنائے گی جس پر ارحم اس کو چڑاتے ہوئے بولا آج تو پھر ہمیں بھوکا ہی رہنا پڑے گا جس پر داریا بڑی آسانی سے چڑ بھی گئی اور رونے والی شکل بنا کر اپنی ماں کو دیکھنے لگی جنہوں نے ارحم کو ڈپٹا اور وہ منہ بناتا ہوا کچن سے باہر چلا گیا۔

داریا نے آج دوپہر کا کھانہ بہت ہی محنت اور محبت سے تیار کیا تھا جس میں اس نے یوٹیوب سے دیکھ کر پاستہ اور بریانی بنائی تھی جبکہ میٹھے میں اس نے ٹرائفل بنایا تھا۔اور جب یہ کھانہ رضوان صاحب نے کھایا تو وہ اس کو داد دیے بغیر نہ رہ سکے اور ثانیہ بیگم سے کہنے لگے دیکھ لو میں

نہ کہتا ہوں میری بیٹی وقت کے ساتھ ساتھ سب سیکھ لے گی۔ثانیہ بیگم بھی اس بات سے آج انکار نہ کر پائیں کیونکہ آج تو واقعی اس نے کمال کا کھانہ بنایا تھا۔دوپہر کے کھانے کے بعد داریا کچھ دیر بیٹھ کر موبائل استعمال کرتی رہی اور پھر شام کو لان میں چلی گئی جس میں اس نے جگہ جگہ خوبصورت رنگوں کے بے شمار پھول اگا رکھے تھے۔اس کو پھولوں سے بے تحاشا پیار تھا اور ان کی بے شمار اقسام کو اس نے اپنے لان کی زینت بنا رکھا تھا۔داریا قدرت کی موجی تھی اسے اللہ کی قدرت سے بہت پیار تھا وہ خوبصورت بادل، پھول اور درخت وغیرہ دیکھ کر بہت خوش ہو جایا کرتی تھی اور ان تمام لمحات کو اپنے موبائل کے کیمرے میں قید کر لیتی تھی۔

☆☆☆☆☆

وہ سیاہ رنگ کے کرتے شلوار میں ملبوس اور سر پر لال رنگ کا حجاب لیے ان تمام فرنگیوں میں سب سے الگ پہچان رکھ رہی تھی۔اس کے چہرے پر ایک بہت ہی مطمئن سی مسکراہٹ تھی لیکن ایک محرومی اور اداسی کا اثر اس کے چہرے پر صاف دکھائی دیتا تھا۔اس کی آنکھوں میں اس چیز کی خوشی تو واضح نظر آسکتی تھی جو آج اس کو حاصل ہونے والا تھا لیکن جو وہ کھو چکی تھی اس کا غم زیادہ نمایا تھا۔اگر اس کی سرمئی آنکھوں میں غور سے دیکھا جاتا تو معلوم ہوتا کہ کسی کی

طلب آج بھی ان آنکھوں کو بہت رلاتی ہے۔وہ دکھنے میں تو ایک پچیس چھبیس سال کی باوقار ، بارعب اور میچیور لڑکی تھی لیکن کسی چیز کی کمی اس کو آج بھی کمزور بنادیتی تھی۔اس نے منہ پر نہایت ہی ہلکا سا اور نفیس سا میک اپ کرر کھا تھا جو کہ اس کو نیچرل لک دینے کے ساتھ اس کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا رہا تھا اور انتہائی نفاست اور مہارت سے سیٹ کیا گیا حجاب اس کے چہرے کے نقوش کو مزید خوبصورت بنا رہا تھا اور سب میں اس کو امتیاز بنا رہا تھا۔ جیسے ہی وہ بڑے سے ہال میں اینٹر ہوتی ہے تو اس کو دو انگریز لڑکیاں مخاطب کرتے ہوئے دوسری رو کی پہلی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کا کہتی ہیں۔۔وہ ادھر جا کر بیٹھ جاتی ہے۔ابھی تقریب کا آغاز ہونے میں پانچ منٹ تھے۔اب وہ سکون سے بیٹھ کر ادھر ادھر کے لوگوں کا جائزہ لے رہی تھی۔آج تقریباً وہاں دنیا بھر سے لوگ اکھٹے ہوئے تھے۔یہ تقریب انٹرنیشنل سطح پر ہر سال منعقد کی جاتی تھی سائنٹسٹس کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے۔اس سال اسکا نام بھی اوارڈ حاصل کرنے والوں کی لسٹ میں تھا۔وہ آج بہت خوش تھی کیونکہ آج اس کو بہت بڑی کامیابی حاصل ہونے والی تھی۔یہ نہ صرف اس کی اور اسکے گھر والوں کی بلکہ پاکستان اور تمام عالم اسلام کی کامیابی تھی اور وہ ان تمام لوگوں کیلئے فخر کا باعث تھی۔اب تقریب کا آغاز ہو چکا

تھا۔دنیا بھر سے کی گئی ریسرچز کو مختلف ایوارڈز سے نوازا جارہا تھا اور اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے والی تھیں اور اوپر سٹیج پر اس کو ایوارڈ کیلئے بلایا جانا تھا جس کیلئے اس نے اپنی زندگی کے پچھلے چار سال لگا کر ریسرچ کر رکھی تھی۔اب اس کو سٹیج پر بلایا جارہا تھا اور اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

.....And The award goes to

☆☆☆☆☆

پچھلا پورا ہفتہ ارسلان بھائی کے نکاح کی تیاریاں کرتے ہو کب گزرا کسی کو کچھ پتہ نہ چلا وہ زیادہ تر فارحہ اور آنٹی کے ساتھ بازار میں ہی پائی جاتی اور رات کو وہ ڈھولکی میں لگی ہوتی۔پھر ویڈنگ پمفلٹس کی سجاوٹ میں پورا ہفتہ کب اور کیسے گزرا وہ یہ نہیں جانتی تھی۔آج بالآخر وہ دن آ ہی گیا تھا جس کی اس نے پورا ہفتہ محنت کی تھی۔ثانیہ بیگم نے دوپہر میں ہی اس کی سیاہ رنگ کی شیشوں والی میکسی جس پر نہایت نفیس گولڈن رنگ کا کام تھا استری کر کے ہینگ کر دی تھی اب اس کو وہ پہننی تھی۔شام کو تیار ہو کر وہ اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتی ہے۔۔۔۔دار یا کی

خوبصورتی اس میکسی کی خوبصورتی کو مزید بڑھا رہی تھی۔اس نے بالکل ہلکا سا میک اپ کر رکھا تھا آنکھوں میں ہلکا سا کاجل پھیلایا ہوا تھا جس سے اس کی سرمئی آنکھیں مزید خوبصورت دکھ رہی تھی اور مسکارا اور لائنر نہ بھی لگاتی تو اس کی آنکھیں بہت حسین دکھ رہی تھیں مگر ان کے لگانے سے اس کی آنکھیں کسی اپسرہ کی سی لگ رہی تھیں۔ہونٹوں پر اس نے ہلکا ہلکا سا پنک کلر کا لپ گلوس لگا رکھا تھا۔کانوں میں تھوڑے بڑے لیکن ڈیسنٹ جھمکے پہن رکھے تھے۔اس نے اپنے لمبے ڈارک براؤن بالوں میں ہلکے ہلکے سے کرلز ڈال رکھے تھے اور درمیان کی مانگ نکال کر بندیاں لگا رکھی تھی۔

اس نے انتہائی نفاست سے ڈوپٹہ بھی سیٹ کر رکھا تھا۔آج تو وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔کوئی بھی اسے دیکھتا تو پہچان نہ پاتا کہ یہ وہی سستی کی ماری داریا ہے جو ہر وقت گھر میں ٹراؤزر شرٹ میں ہی پائی جاتی ہے۔

داریا نے آج موقع کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے بے شمار تصاویر اور ویڈیوز بنائی جو کہ اس کے سٹیٹس کی زینت بننے والی تھیں۔رات کو گھر آکر اس نے کچھ تصاویر اپنے اکاؤنٹ پر اپلوڈ

کیں اور ایک تصویر جو کہ واقعی بہت خوبصورت آئی تھی اس نے اپنی انسٹا گرام کی پروفائل پکچر پر لگادی۔اس کے بعد نیند نہ آنے پر وہ اسکرولنگ کرنے لگ گئی۔تب ہی اس کو ایک نوٹیفیکیشن ملتا ہے۔

"Itsfariha mentioned you in a comment"

فارحہ نے اسے ایک پوسٹ جس پر لکھا تھا اپنے پارٹنر ان کرائم کو مینشن کریں۔۔۔۔۔۔۔پر کمنٹ کر کے اسے مینشن کیا تھا جس کا جواب دے کر وہ سو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

کوئی رات کے بارہ بجے کے قریب ارحان اپنے بیڈ پر آدھا لیٹا ہوا اما بائل پر اسکرولنگ کر رہا تھا۔لاہور کی نسبت اسلام آباد میں ابھی سردی کی شدت زیادہ تھی۔بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر ارحان کی کافی پڑی تھی جسے وہ وقفے وقفے سے پی رہا تھا۔وہ کوئی بائس برس کا خوش شکل نوجوان تھا۔وہ ایک خوبصورت چہرہ رکھتا تھا۔اس کے چہرے پر بادامی رنگت کے ساتھ ایک خوشگوار گلابی چمک آتی تھی۔اس کی آنکھیں بہت ہی دلکش تھیں،وہ ہلکے براؤن رنگ کی آنکھوں کا حامل

تھا۔یہ آنکھیں بڑی اور چمکدار تھیں،جو اس کے چہرے کو اور بھی متاثر کن بناتی تھیں۔اس کے ہونٹ گلابی رنگ کے تھے جو اس کی دلکش مسکان کو اور بھی نمایاں کرتے تھے۔اس کے چہرے پر ہلکی سی مونچھیں بھی تھیں جو اس کے چہرے کی خوبصورتی کو مزید بڑھاتی تھیں۔

ارحان اسلام آباد کی مشہور کامسیٹس یونیورسٹی میں ایم بی اے کے لاسٹ سمسٹر کا طالب علم تھا۔اس کا تعلق ایک معزز گھرانے سے تھا۔وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا جس وجہ سے آج تک اس نے بہت ہی کم رشتے دیکھے تھے اور اس لیے اپنے ساتھ کے ہر منسلک رشتے کو لے کر نہایت حساس تھا لیکن اس کی طبیعت کی گرمی اس کی رعب دار شخصیت کا حصہ تھی۔غصے کا تھوڑا تیز لیکن دل کا بہت اچھا تھا۔یونیورسٹی سے فارغ ہو کر وہ اکثر اپنے ڈیڈ کے بزنس میں ان کی ہیلپ کروانے آفس جایا کرتا تھا۔اس کی صرف ایک ہی ہوبی تھی اپنی بائیک کے پیرٹیننس کرتے رہنا۔اس کی انسٹا گرام پروفائل میں بھی اس سے زیادہ اس کی ہیوی بائیکس کی تصاویر موجود تھیں۔گھر میں گاڑیاں ہونے کے باوجود ارحان سخت گرمی اور سردی میں اپنی بائیک پر ہی باہر جایا کرتا تھا۔

اب وہ اسکرولنگ کر رہا ہوتا ہے جب اس کی آنکھوں کے سامنے سے وہی پوسٹ گزرتی ہے جس پر فارحہ نے داریا کو مینشن کیا تھا اور نہ جانے کیوں وہ اس پوسٹ کے کمنٹس کھول کر پڑھنے لگتا ہے۔اس کی آنکھوں کے سامنے سے فارحہ اور داریا کا کمنٹ بھی گزرتا ہے اور جب وہ داریا کا کمنٹ پڑھتا ہے تو اس کی پروفائل پکچر سے نظریں نہیں ہٹا پاتا۔وہ جلدی سے اس کی پروفائل کھولتا ہے اسے سٹالک کرنے کیلئے مگر اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ اسکا اکاؤنٹ پرائیویٹ ہوتا ہے اور دیکھنے کو صرف ایک پروفائل پکچر تھی اور بائیو تھا جو کہ کچھ یوں تھا۔

Dariya Rizwan Pasha

Lahore

UETIAN

اس کے بائیو سے تو ارحان اس کے بارے میں صرف اتنا ہی جان پاتا ہے کہ داریا کا تعلق لاہور سے ہے اور وہ یو ای ٹی یونیورسٹی کی

www.novelsclubb.com

طالبہ ہے جبکہ اس کی پروفائل پکچر سے اس کو اس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہو جاتا ہے وہ لوگوں کے چہرے پڑھنا نہیں جانتا تھا لیکن کچھ ہی دیر میں وہ داریا کے چہرے کا ایک ایک نقش پڑھ کے حفظ کر چکا تھا۔اسے اس کے چہرے میں ایک عجیب سی کشش دکھی تھی۔اس کی آنکھوں میں جیسے ستاروں کی بہکتی ہوئی روشنی تھی،جو اسکے دل کے دھڑکنوں کو سیراب کر رہی تھی۔اس کو داریا کا چہرہ ایک طلسم سا لگا۔۔۔جو ماہتاب کے ساتھ مقابلہ کر رہا تھا اور اس کے دل کو بے قرار کر رہا تھا۔اس کی ہنسی،چاندنی کی موتیوں کا گلدستہ لگ رہی تھی جو اسکے دل کو بہکا رہی تھی۔داریا کے بال ایک جادوئی لہر کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔داریا کی خوبصورتی کا راز اس کو اس کی اندرونی خوبصورتی میں نظر آرہا تھا۔اس کو اس کا دل نرم اور معصومی سے بھرپور لگا تھا اور یہ اس کی آنکھوں سے جھلک رہا تھا،جو اس کے دل کو چھو رہا تھا۔اس کی شرارت بھری مسکان اور

گالوں کی لالی،اس کے دل کو دیوانہ بنا رہی تھی۔وہ یہ بات خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا کہ کس طرح وہ ایک تصویر محض ایک تصویر سے کسی کے بارے میں اتنا گمان کرے گا۔

وہ سوچ میں مبتلا ہو گیا کہ اس سے اتنی دور لاہور میں

The Arhan Khan بیٹھی ہوئی انجان لڑکی اسلا آباد کے

کو اپنی طرف کیسے کھینچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

نام اس کو اسکے یونیورسٹی فیلو نے دیا تھا The Arhan Khan

کیونکہ وہ یونیورسٹی میں ہر دل پر راج کرتا تھا۔۔۔۔اور اب تو وہ خود بھی اپنے آپ کو

ارحان خان کہنے کی بجائے

The Arhan Khan۔۔کھ کر بلایا کرتا تھا

اس نے داریا کو فولو ریکویسٹ سینڈ کی اور ساتھ ہی اس نے اس کو میسج بھی کیا۔

Hy.....

How are you??

Can we talk??

☆☆☆☆☆

داریا کو آج بھی صبح کو ثانیہ بیگم نے یونیورسٹی جانے کیلئے اٹھایا تھا۔اٹھتے ساتھ ہی اس نے موبائل پکڑا تو اس کو انسٹا گرام کا نوٹیفیکیشن ملتا ہے۔

- TheArhanKhan has requested to follow you.
- TheArhanKhan wants to send you a message.

جسے دیکھ کر داریا تھوڑا ٹھٹک سی جاتی ہے کون ہے یہ جو مجھے فولو ریکویسٹ بھی سینڈ کر رہا ہے اور میسج ریکویسٹ بھی۔داریا اس کی پروفائل کھولتی ہے اور دیکھنے لگتی ہے جس میں زیادہ تر اسے اس کی ہیوی بائیکس کی تصاویر ملتی ہیں اور بائیو میں صرف اتنا ہی لکھا ہوتا ہے کہ وہ اسلام آباد سے ہے اور بائیک لور ہے۔داریا ارحان کی ریکویسٹ کو اگنور کر کے اٹھ کر یونیورسٹی کیلئے تیار ہونے لگتی ہے اور یونیورسٹی چلی جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

صبح ارحان کی آنکھ اس کے لگائے گئے الارم سے کھلتی ہے اور وہ اٹھتے ساتھ ہی اپنا انسٹا گرام کھول کر دیکھتا ہے کہ شاید داریا نے کوئی ریسپونس دیا ہو لیکن موبائل دیکھ کر اس کو مایوسی ہوتی ہے اور وہ تحیا کرتا ہے کہ اگر دوپہر تک داریا اس کے میسج کا جواب نہیں دے گی تو وہ اسے دوبارہ میسج کرے گا۔ پھر وہ اٹھ کر یونیورسٹی کیلئے تیار ہوتا ہے اور یونیورسٹی چلا جاتا ہے۔ تقریباً بارہ بجے کے قریب جب اس سے اور انتظار نہیں ہوتا تو وہ داریا کو دوبارہ میسج کرتا ہے۔

I wanna talk to you about something important

please reply

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

داریا جب دوپہر کو گھر آتی ہے سونے سے پہلے وہ ارحان کے بارے میں ہی سوچ رہی ہوتی ہے کہ آخر وہ ہے کون اور کیوں اس کو میسج کیا اس نے۔۔۔۔ پھر وہ دوبارہ میسج ریکویسٹس کھولتی ہے اور دیکھتی ہے ارحان نے پھر سے اسے میسج کر رکھا ہے۔ وہ ایک دفعہ پھر سے ارحان

کے میسج کو اگنور کر کے سونے کی کوشش کرنے لگتی ہے لیکن اس وقت اس کے دماغ پر صرف ارحان ہی سوار تھا۔کافی دیر وہ ارحان کے بارے میں سوچتی رہی اور سونے میں ناکام رہی اور پھر ناجانے کب ارحان اس کے دماغ سے نکلا اور نیند نے اس کو آغوش میں لے لیا۔ ☆☆☆☆☆

ارحان شام کو جب دوستوں کے ساتھ گھوم پھر کر گھر پہنچتا ہے تو انسٹا گرام کھول کر دیکھتا ہے پر داریا نے اب تک اسکو جواب نہ دیا تھا۔وہ ارحان جس کے پیچھے آدھی یونیورسٹی پاگل تھی اور وہ کسی کو گھاس تک نہیں ڈالتا تھا ایک لڑکی سے دو دفعہ اگنور ہو چکا تھا اب داریا کو ٹیکسٹ بیک کرنے پر مجبور کر دینا اس کا عزم بن چکا تھا۔اس نے ایک دفعہ پھر گیارہ بجے کے قریب داریا کو میسج کیا

Are you there👀

Reply de dein ik dfa plzzz..

Phr chahe block krdejie ga

www.novelsclubb.com

Zaroori bt krni hy....

☆☆☆☆☆

داریا ابھی اپنے یونیورسٹی کے نوٹس بنا کر فارغ ہی ہوئی ہوتی ہے کہ انسٹا گرام پر پھر سے ارحان کو دیکھتی ہے شاید اس کا کوئی میسج آیا ہو۔واقعی اس کا میسج آیا ہوا تھا۔داریا اب اس سے چڑ گئی تھی یہ اس کے پیچھے کیوں پڑ گیا تھا اسنے غصے میں آکر اس کی میسج ریکویسٹ ایسیپٹ کر لی اور جواب دیا جی فرمایئے کونسی ضروری بات کرنی ہے آپکو۔یہ پہلی دفعہ تھا جب داریا نے کسی لڑکے سے بات کی تھی۔اس کو جواب دیتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔داریا شروع سے ہی کو ایجوکیشن سسٹم میں پڑھتی آئی تھی لیکن آج تک کسی بھی میل فیلو سے مخاطب ہونا ضروری نہیں سمجھتی تھی۔ارحان کا یوں بار بار اس کو تنگ کرنا اس کیلئے ایک عجیب سا احساس بن گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

ارحان فریش ہو کر ابھی واشروم سے نکل ہی رہا تھا جب اس کے نوٹیفیکیشن کی ٹون بجتی ہے اور وہ گردن پر تولیہ لپیٹے ہوئے موبائل اٹھا کر دیکھنے لگتا ہے۔داریار ضوان پاشا کا میسج دیکھ کر

وہ پھولے نہیں سماتا اور فوراً ہی موبائل لیے بیڈ پر چھلانگ لگا کر لیٹ جاتا ہے اور داریا کا میسج پڑھنے لگتا ہے

جی فرمایئے کونسی ضروری بات کرنی ہے؟؟

ارحان منہ پر فاتحانہ مسکراہٹ لیے اس کو جواب دیتا ہے

Miss Dariya???

From Lahore

Right???

www.novelsclubb.com

داریا جواب دیتی ہے۔

تو کیا آپ نے مجھے میسج میرا نام اور میرا شہر بتانے کیلئے کیا تھا شکریہ لیکن میں یہ ضروری بات بچپن سے جانتی ہوں۔

داریا کا جواب پڑھ کر ارحان کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی ہے اور وہ اسے جواب دیتا ہے۔

نہیں نہیں داریا میں آپکو اپنا نام بتانا چاہتا ہوں۔

I'm Arhan Khan from Islamabad.

داریا تجسس سے اس کے ریپلائے کا انتظار کر رہی ہوتی ہے جب اسے ارحان کا جواب ملتا ہے۔

یہ سب باتیں آپکی پروفائل مجھے بتا Well thanks

چکی تھی اب میں چلتی ہوں شکریہ میرا وقت ضائع کرنے کیلئے۔

ارحان داریا کا جواب دیکھ کر جلدی جلدی ریپلائے کرتا ہے۔

نہیں نہیں مس داریا رکیے مجھے آپ سے کچھ اور بھی کہنا ہے۔

کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گیں؟

داریا؛ کیا کہا آپ نے دوستی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے پاس پہلے سے ہی بہت سارے دوست ہیں مجھے اور دوستوں کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن میں تو نہیں ہو گا نہ ان دوستوں میں۔۔۔۔ایک :ارحان

دفعہ آپ مجھ سے دوستی کر کے تو دیکھیں آپ باقی سب دوستوں کو بھول جائیں گیں۔

شاید آپ جانتے نہیں مسٹر ارحان داریا۔۔۔رضوان پاشا: داریا

کبھی اپنی دوستوں کو نہیں بھول سکتی۔

چلیں پھر میں بھی آپکی دوستی کو آزمانا چاہوں گا: ارحان

ایک منٹ۔۔۔۔۔۔آپکو کس نے کہ دیا میں نے آپکی: داریا

دوستی تسلیم کر لی ہے

میرے دل نے۔ :ارحان

کچھ بھی۔ :داریا

اچھا مس داریا اب بتائیں کیا آپ مجھ سے دوستی: ارحان

کریں گیں؟

ویل باتیں تو آپ انٹرسٹنگ کرتے ہیں سوچا جا سکتا: داریا

ہے اس بارے میں۔

اس کے بعد داریا کو نیند آنے لگتی ہے اور وہ اگلے میسج کا انتظار کیے بغیر ہی سو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن داریا کی جب آنکھ کھلتی ہے تو تقریباً صبح کے گیارا بج رہے ہوتے ہیں اٹھتے ساتھ ہی وہ اپنا موبائل پکڑتی ہے اور ارحان کی چیٹ کھول لیتی ہے۔

ارحان نے اسکو رات والے میسج کا جواب دیا ہوتا ہے۔

جی جی ضرور سوچیے گا مگر مجھے جواب ہاں میں ہی دیجئے گا۔

میں انجان لوگوں سے یونہی دوستی نہیں کر لیتی۔: داریا

ارحان جو کہ ابھی سو رہا تھا داریا کے میسج کی آواز سے اس کی آنکھ کھلتی ہے۔وہ داریا کے میسج کا ریپلائے کرتا ہے۔

دوستی کی شروعات میں تو سب ہی انجان ہوتے ہیں: ارحان

لیکن بعد میں ایک دوسرے کے بارے میں جان جاتے ہیں

شاید ایسا ہی ہوتا ہو : داریا

اچھا چلیے بتائیں آپ کیا جاننا چاہتی ہیں میرے: ارحان

بارے میں۔

جو بھی آپ بتادیں گے۔ : داریا

چلیے ٹھیک ہے میں اپنے بارے میں آپکو بتاتا ہوں۔: ارحان

میرا نام ہے ارحان خان۔ میں اسلاما باد میں رہتا ہوں۔

یہ تو وہ سب ہے نہ جو کہ میں آپکے بارے میں پہلے: داریا

www.novelsclubb.com

سے ہی جانتی ہوں۔

میں کو مسیٹس یونیورسٹی میں ایم بی اے کے: ارحان

لاسٹ سمسٹر کا سٹوڈنٹ ہوں۔ میں اپنے پیرنٹس کی اکلوتی اولاد ہوں۔ فی الحال ابھی میری عمر بائیس سال ہے لیکن مارچ کی چھ تاریخ کو میں تیئس سال کا ہو جاؤں گا۔ مجھے ہیوی بائیکس بہت زیادہ پسند ہیں۔ یونیورسٹی سے آکر کبھی کبھار میں اپنے پاپا کے آفس جا کر ان کی ہیلپ بھی کروا دیتا ہوں۔ اس سے زیادہ میں خود اپنے بارے میں نہیں جانتا آپ جب مجھ سے بات کر کے مجھے جان جائیں گی تو بتا دیجئے گا کہ میں کیسا ہوں۔

یعنی آپکی سا لگرہ آنے میں کچھ ہی Hmmmmmm: داریا

دن رہ گئے ہیں۔

داریا کو لوگوں کی ڈیٹ آف برتھ بہت جلد ہی یاد ہو جایا کرتی تھیں اور وہ چاہتی تھی سب کو ہی ٹھیک بارہ بجے سب سے پہلے وش داریا ہی کرے لیکن اپنی پڑھائی کے فائنل ایئرز میں آکر وہ کچھ بھلکڑ سی ہو گئی تھی۔

یہ ہمممم کیا ہوتا ہے آپ بھی اپنے بارے میں: ارحان

بتاؤ

میرا نام داریار ضوان پاشا ہے۔ میرا تعلق لاہور سے ہے: داریا

اور میں یو ای ٹی یونیورسٹی میں بی ایس کے چھٹے سمسٹر کی سٹوڈنٹ ہوں۔

یہ سب تو میں بھی جانتا تھا۔: ارحان

ہمارے گھر میں چار لوگ ہیں میں ماما بابا اور میرا: داریا

چھوٹا بھائی ارحم۔ میں بیس سال کی ہوں اور اس دفعہ

جولائی کی نو تاریخ کو میں اکیس سال کی ہو جاؤں گی۔ میرے ایز سچ کوئی اتنے خاص شوق نہیں ہیں لیکن مجھے نیچر بہت پسند ہے جیسے بادل پھول درخت وغیرہ اور ان کو اپنے موبائل کے کیمرے میں قید کرنا بھی مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ میری بچپن سے صرف ایک ہی دوست رہی ہے فارحہ اس کے علاوہ آج تک میری کسی سے بھی بنی ہی نہیں۔

صحیح صحیح۔۔۔۔۔تو کیا اب ہم دوست ہیں؟:ارحان

دیکھتے ہیں۔ :داریا

ابھی بھی۔۔۔۔۔۔۔۔ :ارحان

اس کے بعد داریا کو ثانیہ بیگم آوازیں دینے لگتی ہیں تو داریا ارحان کو ویٹ کرنے کا کھ کر چلی جاتی ہے۔

جب داریا باہر جاتی ہے تو باہر کی صفائیاں عروج پر ہوتی ہیں داریا یہ سب دیکھ کر حیران رہ جاتی ہی ماما آج کچھ خاص ہے۔۔۔۔۔۔۔ثانیہ بیگم جواب دیتی ہیں ہاں آج تمہاری چھوٹی خالہ آرہی ہیں ہم سے ملنے۔۔۔۔۔۔جس پر داریا منہ بنا کر منہ ہی منہ میں بولتی ہے وہ تو ہر اتوار ہی آئی ہوتی ہیں اس میں صبح صبح شور ڈال کر ہماری نیند خراب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ثانیہ بیگم کچھ کہا تم نے۔۔۔۔۔۔داریا۔۔۔۔۔۔ماما آپ نے مجھے کسی کام سے بلوایا۔۔۔۔۔۔۔۔ثانیہ بیگم۔۔۔۔۔ہاں داریا وہ بیڈ شیٹس کو لانڈری کیلئے لے جانے کیلئے دھوبی آتا ہی ہو گا تم ایسا کرو اپنے بیڈ کی بیڈ شیٹ چینج کر کے مجھے باہر لا دو۔۔۔۔۔داریا ہاں میں سر ہلاتے ہوئی اپنے کمرے

میں چلی جاتی ہے اور پھر بیڈ شیٹ چینج کر کے ماما کو لا دیتی ہے اور یہ بھی کھ دیتی ہے ماما اب میں اپنے کمرے میں ہی رہو گی جب خالہ آ جائیں تب ہی بلوایئے گا ان سے ملنے کیلئے۔ پھر داریا واپس آ کر اپنے بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اور ما بائل پکڑ لیتی ہے۔ ارحان کا ریپلائے دیکھتی ہے میڈم آلویز وٹینگ فار یو۔ اسے ملتا ہے

اب اس کو داریا جواب دیتی ہے جی آ گئی میں۔

میڈم اتنا ویٹ کروایا آپ نے کہاں گئی تھی؟: ارحان

وہ ماما نے بلوایا تھا ایک تو سنڈے والے دن صبح صبح: داریا

ہی گیسٹس کے آنے کی خبر مل جاتی ہے۔ کوئی سنڈے ہم سکون سے نہیں گزار سکتے۔

ایسا ہی ہے پچھلے سنڈے ہمارے گھر کی سات بجے : ارحان

ہی بیل بجنے لگ گئی تو میں نے بیل کا کو نیکشن ہی ڈسکونیکٹ کر دیا نہ بیل بجے گی نہ دروازہ کھلے گا اور نہ ہی کوئی مہمان آئے گا۔

ہاہاہاہاہا۔ :داریا

اسی طرح وہ دونوں دوپہر تک باتیں کرتے رہے اور جب خالہ آئیں تو ماما نے داریا کو بلوالیا ۔وہ ارحان سے معزرت کر کے چلے گئی اور ارحان بھی اپنے دوستوں کے ساتھ پھر باہر چلا گیا۔

دوپہر سے رات تک کا وقت داریا نے خالہ اور ان کے بچوں کے ساتھ گزارا۔خالہ کے جانے کے بعد اب وہ کافی تھک چکی تھی تو اپنے کمرے میں آگئی۔کمرے میں آکر اس نے موبائل پکڑا اور دیکھا کہ ارحان کا اب تک اس کو کوئی میسج نہیں آیا تھا تو اس نے بھی اسے میسج نہ کیا اور آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی لیکن نیند تو جیسے اس کی آنکھوں سے غائب ہی ہو چکی تھی۔وہ آنکھیں بند کرتی تو ارحان کی تصویر میں جو چہرہ دیکھا تھا اس کو اپنے خیال میں تصور کرنے لگتی۔ ابھی وہ اسکی سوچ میں ہی گم تھی کہ اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجتی ہے اور وہ دیکھتی ہے کہ ارحان کا میسج آیا ہے میڈم آر یو فری ناؤ؟

وہ اس کے میسج کا فوری طور پر ریپلائے دینا مناسب نہیں سمجھتی اسی لیے نوٹیفیکیشن بار سے ہی پڑھ کر کچھ وقت گزرنے کا انتظار کرنے لگتی ہے اور تقریباً کوئی پندرہ منٹ بعد اس کے میسج کا ریپلائے دیتی ہے جی میں فری ہوں اور آپ؟

میڈم ہم تو آپ کیلئے ہمیشہ ہی فری ہیں۔ :ارحان

آپ سب کیلئے ہی مجھے فری لگتے ہیں۔ :داریا

نہیں میڈم فری صرف میں آپ کیلئے ہی ہوں ورنہ۔۔۔۔ :ارحان

ورنہ کیا۔۔۔۔۔اور مجھ میں ایسا کیا خاص جو آپ :داریا

میرے لیے فری ہیں۔

ورنہ کچھ نہیں اور آپ تو خود ہی بہت خاص ہیں :ارحان

میرے لیے آپ میں کچھ خاص نہیں ہے۔

ایسا بھی کیا :داریا

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔: ارحان

مسٹر ارحان ویسے کبھی آپ بہت عجیب باتیں کرتے: داریا

ہیں ۔

میڈم یہ راز کی بات آپکو کس نے بتادی؟: ارحان

آپکی اپنی باتوں نے۔: داریا

اچھا اب تو ہمیں پورا ایک دن گزر چکا ہے ایک : ارحان

دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے اب تو بتادیں میڈم آر وی فرینڈز ناؤ؟

یس مسٹر ارحان وی آر فرینڈز ناؤ۔ : داریا

شکر ہے۔: ارحان

www.novelsclubb.com

دونوں کافی دیر تک بات کرتے رہے اور تقریباً کوئی ڈیڑھ بجے کے قریب داریا کو احساس ہوا کہ صبح یونیورسٹی بھی جانا ہے اسے۔اس نے ارحان کو وقت کا احساس دلایا اور صبح بات کرنے کا کہہ کر فون رکھ کر سو گئی۔یہ پہلی بار تھا جب داریا نے اپنی نیند کسی کیلئے خراب کی تھی۔

☆☆☆☆☆

ایوارڈ ریسیو کرنے کے بعد وہ اس بڑے سے ہال سے باہر نکلتی ہی ہے کہ بہت سارے پاکستانی اور بین الاقوامی ریپورٹرز اسکو آ کے گھیر لیتے ہیں۔

رپورٹرز کے اس جھنڈ میں سے ایک رپورٹر آگے بڑھ کر اس سے سوال کرتا ہے مس آپ کو کیسا لگ رہا اتنا بڑا ایوارڈ حاصل کر کے۔اس نے منہ پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے جواب دیا جیسا کسی بھی انسان کو اپنی محنت کا صلہ حاصل کر کے لگتا ہے بالکل ویسے ہی لگ رہا ہے۔اتنی دیر میں ایک اور رپورٹر آگے بڑھتا ہے اور پوچھتا ہے اب آپ نے آگے کیلئے کیا سوچا ہے؟ جس کا جواب وہ دیتی ہے انسان نے تو بہت کچھ سوچا ہوتا ہے اپنے لیے لیکن ہوتا تو وہی ہے نہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپکی قسمت میں لکھ دیا ہوتا ہے۔اس لیے میں آگے کا فیصلہ اللہ پر

چھوڑتی ہوں۔اب ایک لیڈی رپورٹر آگے بڑھتی ہے اور پوچھتی ہے کہ اب کیا آپ واپس پاکستان چلی جائیں گی اس کے سوال سے اس کے چہرے پر ایک ناگواریت سی چھا جاتی ہے جیسے بہت سی تلخ یادیں پھر سے منتظر ہوں ایک ایسا غم اس کے چہرے پر نمودار ہوتا ہے جس کو کوئی بھی آسانی سے دیکھ سکتا تھا اور اس کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے لیکن اس سے پہلے کہ کوئی بھی اس کے احساسات کی جانچ پڑتال کر پاتا وہ اپنے چہرے کے زاویے بدلتی ہے اور اپنے ایوارڈ کو ایک درد بھری مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے بولتی ہے کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ آج سے چار سال پہلے میری قسمت مجھے یہاں کیوں لائی کیونکہ یہ ایوارڈ میرا منتظر تھا جو کہ مقررہ وقت آنے پر مجھے دے دیا گیا اس کا میرے ہونے کا فیصلہ آج سے چار سال پہلے ہی ہو چکا تھا لیکن مجھے ایک طویل عرصے کی محنت بھی کرنی تھی تب ہی یہ مجھے ملنا تھا بالکل اسی طرح اگر کوئی بہترین چیز پاکستان میں میری منتظر ہو گی تو مجھے ادھر جانے سے کوئی نہیں روک پائے گا اور اگر واقعی کچھ پاکستان میں میرا منتظر ہے تو میں ہر حال میں پاکستان جاؤ گی نہ چاہتے ہوئے بھی ورنہ نہیں جبکہ اگر میں اپنا ارادہ بتاؤ تو میرا پی ایچ ڈی کا دوسرا سال چل رہا ہے یہاں میں کسی بھی صورت اپنی ڈگری کو داؤ پر نہیں لگانا چاہوں گی اور یہاں رہنے کو ترجیح دو گی۔یہ کہہ کر وہ اپنی گاڑی کی جانب

بڑھنے لگتی ہے کہ ایک اور رپورٹر آگے بڑھ کر سوال پوچھتا ہے میڈم میڈم کیا آپ اپنے صلاحیتوں سے پاکستان کیلئے کچھ نہیں کرے گیں؟ وہ اس رپورٹر کو دو منٹ دیکھتی ہے جبکہ دماغی طور پر اسکا ذہن کہی اور پہنچ جاتا ہے کچھ دیر کیلئے پھر وہ اپنے چہرے پر ایک انتہائی مطمئن سی مسکان لاتی ہے اور جواب دیتی ہے اگر مجھے موقع ملے گا تو پاکستان کی خاطر میں اپنی جان دینے سے بھی گریز نہیں کرو گی۔اس کے بعد ایک اور فی میل رپورٹر آگے بڑھ کر پوچھتی ہے آپ اپنی کامیابی کیلئے کس کی شکر گزار ہیں۔۔۔۔وہ جواب دیتی ہے آل تھینکس ٹو اللہ المائٹی،مائی پیرنٹس۔۔ٹیچرز اینڈ سپورٹو فرینڈز اینڈ۔۔اینڈ۔۔۔۔اینڈ۔۔۔۔رپورٹر بھی تجسس سے پوچھتی ہے اینڈ اور وہ ہلکی سی غمگیں مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیتی ہے اینڈ نو باڈی ایلس

۔۔۔۔۔۔اس کے بعد وہ باقی تمام رپورٹرز کو ایکسکیوز کرتے ہوئے اپنی گاڑی کی جانب بڑھتی ہے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ جاتی ہے اور گاڑی چلاتے ہوئے منظر سے غائب ہو جاتی ہے جبکہ یہ سب پاکستان کے نیوز چینلز پر بھی دکھایا جا رہا تھا

☆☆☆☆☆

یونیورسٹی میں آج داریا کا دیہان بھی صرف ارحان کے ٹیکسٹ کی طرف تھا کیونکہ دس بج چکے تھے پر ارحان نے اسے کوئی میسج نہیں کیا تھا ابھی تک صبح سے فارحہ اس سے باتیں کیے جا رہی تھی مگر داریا کا دیہان صرف ارحان میں اٹکا ہوا تھا۔ فارحہ نے دو تین دفعہ داریا سے پوچھا بھئی کیا ہوا ہے آج تمہیں کچھ بے چین سی لگ رہی ہو لیکن داریا نے اسکا وہم کھ کر بات ٹال دی۔ تقریباً کوئی تیسرے لیکچر کے اختتام کے بعد لیکچر بریک کے دوران داریا اور فارحہ گراؤنڈ میں بیٹھی ہوتی ہے جب داریا موبائل کا ڈیٹا آن کرتی ہے تو اس کو ارحان کا میسج ملتا ہے گڈ مارننگ میڈم سوری لیکچرز میں بزی تھا اس لیے میسج نہیں کر پایا

داریا اس کے میسج کا جواب دیتی ہے گڈ مارننگ

اب ہو گئی ہے میری بھی مارننگ گڈ: ارحان

کچھ بھی۔ : داریا

میڈم آپ نے کچھ ناشتہ کیا ہے کہ نہیں؟: ارحان

نہیں۔ : داریا

www.novelsclubb.com

کیوں۔ :ارحان

کیونکہ مجھے عادت نہیں ہے۔ :داریا

آپ ابھی اٹھیں اور جائیں جا کر ناشتہ کریں۔ :ارحان

اور میں ایسا کیوں کروں گی؟ :داریا

کیونکہ آپکو میں کھ رہا ہوں اور اگر آپ نے مجھے :ارحان

واقعی دل سے دوست بنایا ہے تو آپ ابھی ناشتہ کرو گی۔

ابھی تو اس وقت میں یونیورسٹی میں ہوں۔۔۔۔۔۔میں :داریا

کیسے کر سکتی ہو یہاں۔

اوہ۔۔۔۔کم آن داریا اس وقت آپ پاکستان کی ٹاپ :ارحان

یونیورسٹی میں بیٹھی ہو اور میں یہ ہر گز نہیں مان سکتا کہ ادھر کوئی اچھی کینٹین نہ ہو جہاں

سے آپ ناشتہ کر سکو۔

www.novelsclubb.com

ابھی میں فری نہیں ہوں۔ :داریا

جھوٹ۔۔۔۔۔۔۔ابھی آپ نے کل ہی تو بتایا تھا کہ اس:ارحان

ٹائم آپکا لیکچر بریک ہوتا ہے۔

داریا اب بری طرح پھنس چکی تھی ارحان کی بات ماننے میں ہی اس نے عافیت سمجھی۔

جی اچھا میں جاتی ہوں۔ :داریا

اور جو بھی کھاؤ پروف کے طور پر مجھے پکچر :ارحان

ضرور بھیج دینا۔

جی اچھا ٹھیک ہے میں ناشتہ کر کے میسج کرتی:داریا

ہوں آپ کو۔

اب داریا فارحہ کی طرف معصوم سا چہرہ بنا کر دیکھتی ہے اور کہتی ہے فارحہ یار آج پتہ نہیں کیوں مجھے نا بھوک لگ رہی ہے آؤ جا کر کچھ کھاتے ہیں اینگزی سے۔فارحہ اسے حیرانی سے

دیکھتی ہے اور اس کا ٹمپریچر چیک کرتے ہوئے بولتی ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟ آج سورج مغرب سے نکلا ہے کیا؟ تمہیں کیسے اس ٹائم پر بھوک لگ گئی۔ داریا رضوان پاشا اپنے حواسوں میں تو ہے؟ زیادہ بکومت فارحہ بس اتنا بتاؤ تم میرے ساتھ چل رہی ہو یا نہیں اور یہ کہ کر وہ اپنا بیگ کندھے پر اٹھاتی ہے اور کینٹین کی جانب بڑھنے لگتی ہے اور فارحہ اس کو جاتا دیکھ کر جلدی جلدی اپنا بیگ اٹھاتی ہے اور کہتی ہے رکو داریا میں بھی آتی ہوں۔

داریا اینگزی سے سینڈوچ اور جوس لیتی ہے جبکہ فارحہ رول پر اٹھا لیتی ہے اور پھر دونوں ہی اینگزی کے پاس والے گراؤنڈ میں بیٹھ جاتی ہیں۔ داریا کھانے سے پہلے سینڈوچ کی پکچر لیتی ہے اور فارحہ اس کو شدید حیرت سے اس وقت دیکھ رہی ہوتی ہے تمہیں ہوا کیا ہے آج داریا ۔۔۔۔ داریا آگے سے دوٹوک جواب دیتی ہے کچھ نہیں ہوا مجھے تم بس زیادہ ہی سوچ رہی ہو آج میں تو بس سٹریک بھیج رہی تھی۔ پھر تو مجھے بھی ایک تصویر بنا کر آنٹی کو بھیج دینی چاہیے بیچاری خوش ہی ہو جائیں گی۔۔ داریا اسے کہتی ہے ہو گئی ہو تمہاری بکواس تو میں کھالوں؟ ہاں ہاں ضرور کھاؤ آج تو یادگار دن ہے۔ ایسا میری آنکھوں کے سامنے کم از کم پہلی بار ہو رہا ہے۔ اور اس

کے بعد داریا سینڈوچ کھا کر ارحان کو پکچر سینڈ کرتی ہے اور ساتھ میں ہی بتاتی ہے کر لیا ہے میں نے ناشتہ۔

Very good: ارحان

عجیب۔ :داریا

میڈم کل سے آپ روزانہ ناشتہ گھر سے کر کے آؤ گی :ارحان

اور روز مجھے اپنے ناشتے کی تصویر بھی بھیجو گی۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے یہ ناشتے واشتے کی عادت نہیں ہے :داریا

مجھ سے نہیں ہو گا۔

کوئی بات نہیں خود ہی ہو جائے گی لیکن اب سے :ارحان

آپ روز ناشتہ کرو گی۔

www.novelsclubb.com

اگلی کلاس بس شروع ہی ہونے والی تھی تو داریا نے جان چھڑواتے ہوئے اچھا ٹھیک ہے کھ دیا اور یہ بھی میسج کر دیا اب میں گھر جا کر بات کرو گی

اس کے بعد داریا اور فارحہ دونوں ہی اٹھ کر کلاس لینے چلی جاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

اب داریا اور ارحان آہستہ آہستہ ایک دوسرے کے بہت قریب ہو گئے تھے وہ ہر وقت صرف ارحان سے بات کرنا چاہتی تھی اور وہ ایسا کرتی بھی یونیورسٹی میں بھی لیکچرز کے دوران وہ ارحان سے بات کر رہی ہوتی اور گھر آ کر بھی اب اس نے ثانیہ بیگم کے ساتھ کچن میں تھوڑا بہت کام کروانا بھی ختم کر دیا تھا لیکن ثانیہ بیگم اس پر اتنی خفا نہ تھیں کیونکہ داریا اب روز ناشتہ کر کے یونیورسٹی جانے لگ گئی تھی اور ان کو یہی بہت تھا۔ البتہ رضوان صاحب نے اس کی بدلتی ہوئی طبیعت نوٹ کی تھی وہ جس طرح عین کھانے کے وقت ٹیبل پر آتی اور جلدی جلدی کھانا کھاتی برتن دھوتی اور واپس چلی جاتی لیکن وہ یہ سمجھتے رہے یونیورسٹی کی پڑھائی کی وجہ سے مصروف ہے اور نظر انداز کر دیا۔ داریا ارحان کی عادی بن چکی تھی تھوڑی دیر اس سے بات نہ

www.novelsclubb.com

کرتی تو اس کے دل کو کچھ ہونے لگ جاتا۔ یہ احساس اس کیلئے کچھ نیا سا تھا جس سے وہ بہت مانوس ہو رہی تھی اس سے پہلے اس نے ایسا کبھی محسوس نہیں کیا تھا اور نہ ہی کسی نے اس کو اتنا سپیشل فیل کروایا تھا وہ یہ بات چاہے مانتی یا نہ مانتی ارحان اس کے دل میں گھر کر چکا تھا اور کہی نہ کہی اب وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ ارحان اس کے ساتھ ہمیشہ رہے۔ اب داریا کبھی کبھار فجر کے ٹائم اٹھ جایا کرتی اور نماز ادا کرتی آہستہ آہستہ اس کی یہ بے چینی بھی ختم ہو رہی تھی۔ شاید اس سے پہلے وہ اپنی زندگی سے اتنا مطمئن کبھی نہیں ہوئی تھی اور وہ اس چیز پر بہت خوش تھی لیکن اس کی خوشی کی مدت زیادہ دیر کی نہ تھی۔

آج داریا اور ارحان کو تقریباً ایک دوسرے سے بات کرتے ہوئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو چکا تھا اور آج جمعہ کا دن تھا داریا یونیورسٹی سے آتے ہی اس سوچ میں لگ گئی رات پورے بارہ بجے ارحان کو وہ کس طرح سے سالگرہ وش کرے گی۔

رات کے کھانے کے بعد سے داریا اور ارحان ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے اور اب بارہ بجنے میں پانچ منٹ رہ گئے تھے جب داریا نے میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔

"Happy birthday! I hope this year brings you all the joy and happiness you deserve. May all your dreams come true and may you always be surrounded by love. You're an amazing person and I'm grateful to have you as a friend. Here's to another year of adventures and memories!"

اور ٹھیک بارہ بجتے ہی داریا نے ارحان کو ٹائپڈ میسج سینڈ کر دیا جس کو کچھ ہی سیکینڈز میں ارحان نے سین کر لیا اور داریا کو سب سے پہلے وش کرنے کیلئے شکریہ ادا کیا اور پھر وہ داریا سے معزرت کر کے چلا گیا کیونکہ اس کے دوستوں نے اس کیلئے کچھ پلین کر رکھا تھا۔ کافی دیر داریا اس کے آنے کا انتظار کرتی رہی اور پھر سو گئی۔

☆☆☆☆☆

داریا جب صبح فجر میں اٹھی تو نماز پڑھنے کے بعد دیکھتی ہے ایک گھنٹے پہلے سے ارحان کا میسج آیا ہوا تھا سوری میڈم انتظار کروانے کیلئے بس وہ دوستوں کس ساتھ پتہ نہیں چلا تو داریا نے اسے ریپلائی کیا اٹس اوکے کوئی بات نہیں میں تو سو گئی تھی۔اور ارحان کو ریپلائے دے کر پھر سے سو گئی۔

صبح سات بجے ثانیہ بیگم داریا کو اٹھانے کو آتی ہیں لیکن داریا کا تو آج جیسے اٹھنے کا کوئی موڈ ہی نہیں تھا ثانیہ بیگم اس کو تین آوازیں لگا چکی تھیں لیکن داریا نہیں اٹھی کیونکہ داریا رات دیر تک ارحان کا انتظار کرتی رہی تھی لیکن اس چیز کو وہ ارحان کو ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

بالکل ثانیہ بیگم کی چوتھی آواز پر داریا کی آنکھ کھلی۔اب اس کو صبح اٹھتے ساتھ نماز چھوٹ جانے کا پچھتاوا نہیں ہوتا تھا کیونکہ آج کل وہ روز ہی فجر کی نماز پڑھ رہی تھی اور خود کو نماز کا عادی بنا رہی تھی۔اٹھتے ساتھ ہی داریا کے چہرے پر اب کوئی پچھتاوا نہ تھا بلکہ ایک خوشی اور اطمینان تھا۔داریا انتہائی خوشگوار موڈ میں بولتی ہے اٹھ گئی ہوں ماما آپ صبح صبح اپنا جلال مجھ پر کیوں نکال رہی ہیں۔ثانیہ بیگم تھوڑے غصے سے بولتی ہے جلدی اٹھو فریش ہو کر آجاؤ باہر ناشتہ

تیار ہے اور تمھارے بابا بھی بس نکلنے ہی والے ہیں آفس کیلئے۔دار یا ایک دم سے بولتی ہے اور ارحم؟ارحم کدھر ہے؟ارحم سو رہا ہے۔کیوں آپ نے اس کو چھٹی کیوں کروائی کبھی یہ مہربانی مجھ پر بھی کر لیا کریں۔ثانیہ بیگم اور ہی غصے سے بولتی ہیں دار یا کب بڑی ہو گی تم ارحم ابھی بچہ ہے اور تم یونیورسٹی کی سٹوڈنٹ ہو اور ویسے بھی میں نے چھٹی نہیں کروائی آج ہفتہ ہے اور ارحم کو ہفتہ اتوار دو دن چھٹی ہوتی ہے۔دار یا بیچارگی سے بولتی ہے ناٹ فیئر ماما وہ ہر ہفتے سکون سے سوتا ہے اور مجھے اپنی نیند خراب کر کے یونیورسٹی جانا پڑتا ہے۔ثانیہ بیگم اب اسے ڈپٹتے ہوئے کہتی ہیں بس کروں صبح صبح میرا دماغ خراب کرنا۔۔۔تمہارے بابا لیٹ ہو رہے ہین اٹھو اور فریش ہو جاؤ اور یہ کہ کر وہ باہر چلی جاتی ہے جب کہ دار یا اپنے بستر پر بیٹھے بیٹھے بولتی ہے اور روز جو صبح صبح آپ میری نیند خراب کر دیتی ہیں اسکا کیا اور پھر اپنے پر سے چادر ہٹا کر اٹھ کر فریش ہونے چلی جاتی ہے۔

یونیورسٹی جا کر لیکچر شروع ہونے سے پہلے وہ ارحان کا میسج دیکھتی ہے گڈ مارننگ۔۔۔۔۔۔مجھے لگا تم میرا انتظار کر رہی ہو گی۔جس پر دار یا جواب دیتی ہے میں کیوں

کرنے لگی آپکا انتظار جب کہ وہ ایسا کر چکی تھی اور اب یہ سوال اس کیلئے بھی سوالیہ نشان بن گیا تھا وہ کیو کر رہی تھی اس کا انتظار۔

ناراض ہو کیا؟ :ارحان

نہیں میں تو نہیں ناراض۔ :داریا

تو پھر اس طرح بات کیوں کر رہی ہو؟ :ارحان

اچھا ارحان میرا لیکچر شروع ہو گیا ہے میں کچھ :داریا

دیر میں بات کرتی ہوں۔

اچھا ٹھیک ہے۔ :ارحان

اس کے بعد چاہتے ہوئے بھی داریا ارحان سے بات نہ کر پائی کیونکہ یونیورسٹی میں بھی وہ اور اسکا گروپ منڈے کو ہونے والی پریزنٹیشن پر کام کرتا رہا تھا اور گھر آکر بھی وہ پریزنٹیشن کی تیاری کرتی رہی جو کہ اپنے سارے گروپ کی طرف سے اس نے ہی منڈے کو دینی تھی۔ رات

www.novelsclubb.com

کو سونے سے پہلے داریا نے ارحان کو میسج کیا سوری ارحان میں تھوڑا بزی تھی آج سارا دن تو آپ سے بات نہیں کر پائی آئی ہوپ یو ول انڈر سٹینڈ اینڈ وونٹ مائنڈ۔

دو منٹ کے اندر ہی ارحان کا ریپلائے آجاتا ہے جیسے وہ داریا کے انتظار میں ہی تھا۔

نہیں نہیں سوری کی ضرورت نہیں۔ویسے رات تم نے :ارحان

تو میرا انتظار نہیں کیا لیکن میں سارا دن تمہارے ہی انتظار میں رہا۔انسان بتا ہی دیتا کہ بزی تھی۔

بس برڈن بہت تھا تو یاد ہی نہیں رہا کچھ لیکن اب :داریا

میں بالکل فری ہوں۔

ویسے میڈم کہاں بزی تھیں تم سارا دن؟ :ارحان

یار بس منڈے کو پریزنٹیشن ہے تو اسی کی ہی تیاری کر :داریا

رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بیسٹ آف لک :ارحان

یہ مجھے میڈم میڈم نہ کہا کریں مجھے میرے نام :داریا

سے بلایا کریں۔

کیوں کیا ہوا؟ :ارحان

بس مجھے نہیں اچھا لگتا۔ :داریا

پاگل نہ ہو تو۔ :ارحان

کون پاگل؟؟؟؟؟ :داریا

تم پاگل اور کون بلکہ تم تو چڑیل بھی ہو :ارحان

چلیں ٹھیک ہے میں چڑیل اور پاگل ہو پاگلوں سے :داریا

بات نہیں کرتے میں جا رہی ہوں۔

نہیں نہیں رکو میں تو مزاق کر رہا تھا۔ :ارحان

www.novelsclubb.com

کچھ بھی۔۔۔۔۔۔۔۔ عجیب۔ :داریا

کارٹون نہ ہو تو :ارحان

یہ مجھے فضول القابات سے نوازنا بند کریں اور بتائیں :داریا

مجھے کہ آپ کی برتھڈے کیسی گزری۔

کیسی گزر سکتی ہے۔ :ارحان

وہی تو میں نے بھی پوچھا۔ :داریا

بس ٹھیک۔ :ارحان

بس ٹھیک کیوں؟ :داریا

بس چھوڑو یہ بتاؤ کل تمہاری چھٹی ہے نا؟ :ارحان

جی کیوں کیا ہوا ہے؟ :داریا

ہوا یہ کہ اب تم مجھ سے دیر تک بات کرو گی۔ :ارحان

www.novelsclubb.com

پر مجھے زیادہ دیر جاگنے کی عادت نہیں ہے۔: داریا

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ :ارحان

دو منٹ تک دونوں جانب سے کوئی میسج نہیں آتا۔۔۔مزید بات کرنے کیلئے داریا اب کی بار بات جاری رکھتی ہے۔

اچھا چلیں یہ تو بتائیں آپ کا فیورٹ کلر کیا ہے۔ :داریا

بلیک اور تمہارا؟ :ارحان

ہر وہ رنگ جو مجھ پر اچھا لگ جائے میرا فیورٹ: داریا

بن جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور اسی طرح پھر دونوں رات دیر تک باتیں کرتے رہے اور ایک دوسرے کی پسند ناپسند کے بارے میں جانتے رہے۔ وہ داریا جس کو اپنی نیند بہت عزیز تھی اب وہ اس کیلئے بہت دیر تک جاگی تھی۔ تقریباً داریا اور ارحان دونوں ہی فجر کی نماز کے بعد سوئے۔

☆☆☆☆☆

اتوار کی صبح اس کی آنکھ جلد ہی کھل گئی تھی۔ آج کافی دنوں بعد اس کو اپنے پودوں کا خیال آیا تھا وہ صبح صبح اٹھتے ہی لان میں چلی جاتی ہے۔ اب بہار کا آغاز ہو چکا تھا سردی کا زور ٹوٹ رہا تھا اور گرمیوں کی آمد آمد تھی۔ داریا کے لان میں ہر جانب خوبصورت پھولوں کا بسیرا تھا جن کو داریا نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا اور بالکل اپنے بچوں کی طرح ان کی پرورش کی تھی۔ صبح کے وقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بہت خوشگوار لگ رہی تھی۔ داریا لان میں ٹہل رہی تھی۔ اس کو ان دنوں میں اپنی زندگی بہت بہترین لگنے لگ گئی تھی۔ لیکن پھر بھی اس کو ایک بے چینی سی ہوتی تھی ارحان اور خود کو لے کے۔۔۔۔ دل ہی دل میں وہ یہ چیز محسوس کر چکی تھی وہ بری طرح

ارحان کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے لیکن وہ اس چیز کو خود سے بھی چھپا کر رکھنا چاہتی تھی اور کبھی اس کا اقرار نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کبھی وہ خوشگواری سے اڑتے ہوئے پرندوں کو دیکھتی تو کبھی اپنے لان کے بہار کے کھلے ہوئے خوبصورت پھولوں کو دیکھ کر خوش ہوتی۔ پھر وہ پانی کا پائپ پکڑ کر اپنے پودوں کو پانی دینے لگتی ہے۔ ابھی اس کا کام مکمل بھی نہیں ہوا تھا جب ثانیہ بیگم اس کو بلاتی ہیں داریا بیٹا آ کے ناشتہ کر لو۔ داریا تھوڑی دیر کیلیے پانی کا پائل نیچے رکھ کر ثانیہ بیگم کو جواب دیتی ہے ماما ابھی اتنا جلدی میرا ناشتہ کرنے کا دل نہیں ہے آپ ایسا کریں کہ میرا ناشتہ رکھ دیں میں ارحم کے ساتھ بعد میں کر لوں گی اور یہ کہ کر وہ واپس اپنے کام میں لگ جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

داریا بعد میں ارحم کے ساتھ بھی ناشتہ نہیں کرتی اور اس بات پر اس کی ثانیہ بیگم سے اچھی خاصی کلاس لگ جاتی ہے ابھی اس بات کا غصہ ختم نہیں ہوا ہوتا کہ ارحان کا میسج آتا ہے اسے گڈ مارننگ داریا کیسی ہو۔

گڈ مارننگ ٹھیک ہو آپ بتائیں۔ داریا جواب دیتی ہے

میں بھی ٹھیک اور بتاؤ ناشتہ کیا تم نے۔: ارحان

داریا دو منٹ سوچتی ہے کہ ارحان سے جھوٹ بول دے کہ اس نے ناشتہ کر لیا ہے لیکن پھر وہ سچ بول دیتی ہے کہ اس نے ناشتہ نہیں کیا۔ جس پر ارحان اس کو فوراً ناشتہ کرنے کا کہتا ہے جس پر داریا چڑ سی جاتی ہے نہیں مجھے بالکل بھی نہیں کرنا آج ناشتہ پلیز مجھے انسسٹ نہ کریں۔ جس پر ارحان اس کو بار بار ناشتہ کرنے کیلئے کہتا ہے اور داریا بھی بضد ہو جاتی ہے کہ اسے اب ناشتہ نہیں کرنا۔ ارحان جس کو سب سے اپنی ہر بات منوانے کی عادت تھی وہ داریا سے بھی یہی امید رکھتا تھا وہ ہر بار اس کی مانے گی اس کو کہتا ہے ناشتہ کر لو ورنہ۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ داریا جو کہ اپنی ضد کی پکی تھی اور غصے میں کسی کی نہ سننے والی تھی چڑ کر جواب دیتی ہے کے ورنہ کیا ۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ میں تم سے کبھی بات نہیں کرو گا اور کبھی میسج بھی نہیں کرو گا۔ داریا بھی اسے کھ دیتی ہے مرضی ہے آپکی جس پر ارحان فوراً ہی بات تبدیل کر لیتا ہے جو کہ اس کی طبیعت سے کافی ہٹ کے عمل تھا وہ تو اپنی بات منوانے کا عادی تھا مگر یہاں وہ اسے سمجھاتا ہے کے داریا

میں تو صرف تمہاری بھلائی کے لئے کہہ رہا تھا لیکن ابھی نہیں کرنا ناشتہ تو تھوڑی دیر میں کر لینا اور میں تو بس ایسی ہی بول دیا۔ مگر داریا اب تک اپنا موڈ بہتر نہ کر سکی تھی۔۔۔داریا اسے کہتی ہے تھوڑی دیر میں بات کرتی ہوں کچھ کام ہے مجھے۔ثانیہ بیگم کی ڈانٹ نے اسکا موڈ خاصہ خراب کر دیا تھا اور اب وہ کچھ دیر اکیلا رہنا چاہتی تھی۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد داریا سو جاتی ہے۔شام کو اس کی آنکھ تب کھلتی ہے جب فارحہ اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔داریا کا موڈ اب بہتر ہو چکا تھا اور فارحہ کو دیکھ کر اس کا موڈ اب اور ہی بہتر ہو گیا تھا۔ثانیہ بیگم فارحہ کو داریا کے موڈ خراب ہونے کے بارے میں پہلے ہی بتا چکی تھیں اور اسے ہدایت بھی کر چکی تھی کہ داریا سے کہو کچھ کھالے وہ صبح سے بھوکی ہے۔فارحہ نے سب سے پہلے داریا کو کچھ کھانے کیلئے کہا اور پھر کھانہ کھانے کے بعد دونوں رات ہونے تک پریزنٹیشن کی تیاری کرتی رہیں اور اسے ٹائم کا کچھ پتہ نہ چلا۔جب بھی فارحہ اور وہ اکھٹے ہوتیں تب وہ دوں وں دنیا سے ہی غافل ہو جاتیں۔اسے یاد ہی نہ رہا تھا کہ اس نے ارحان کو تھوڑی دیر بعد بات کرنے کو کہا تھا۔فارحہ کے جانے کے بعد اس کو ارحان کا خیال آیا تو اس نے فوراً ہی موبائل پکڑ کر دیکھا ارحان نے کوئی میسج کیا ہو گا مگر اس کو بہت حیرانی ہوئی ارحان کا کوئی میسج نہ تھا۔اس نے ارحان کو میسج کیا۔

ہائے۔۔۔۔۔۔۔کدھر ہیں آپ؟

پہلے پانچ منٹ گزر گئے پھر دس منٹ اور پھر آدھ گھنٹہ ارحان کا کوئی ریپلائے نہیں آیا تو داریا کو حیرانی ہونے لگی پہلے کبھی ارحان نے ایسا نہیں کیا تھا وہ اس کو چند ہی سیکنڈز میں ریپلائے دے دیتا تھا۔۔۔یہ داریا ہی تھی جو اسے ہمیشہ انتظار کروایا کرتی تھی مگر آج انتظار کی باری داریا کی تھی اور شاید اس کے بعد اس کو ایک طویل انتظار کے سفر کو کاٹنا تھا۔داریا نے اسے پھر میسج کیا

ارحان۔۔۔۔۔۔۔کیا ہوا ہے؟آپ میرا ریپلائے کیوں نہیں دے رہے؟

کچھ منٹ بعد ارحان ریپلائے دیتا ہے۔

دیکھا نہیں۔:ارحان

آپ کا موڈ خراب لگ رہا کچھ کیا ہوا ہے۔:داریا

کیوں موڈ صرف تمہارا ہی خراب ہو سکتا ہے؟؟؟کسی اور:ارحان

کا نہیں۔

www.novelsclubb.com

موڈ کیوں خراب ہے آپکا؟ :داریا

بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔ :ارحان

داریاارحان کا یہ روپ آج پہلی بار دیکھ رہی تھی جو کہ اس کو تکلیف دینے سے زیادہ حیران کر رہا تھا لیکن وہ یہ بات نہ جانتی تھی اس کو اسکا یہ سرد رویہ بہت بار تکلیف پہنچانے والا ہے۔

داریا نے اس کا موڈ بہتر کرنے کیلئے پوچھا۔

اچھا چلیں یہ بتائیں آپکا دن کیسا گزرا۔ :داریا

تھوڑی دیر ختم ہو گئی تمہاری۔ :ارحان

داریا کو فوراً سمجھ آجاتی ہے ارحان ایسے کیوں بات کر رہا ہے کیونکہ صبح اسنے اسکو تھوڑی دیر میں میسج کرنے کا کہا تھا اور پھر اس نے اسے میسج نہیں کیا تو داریا نے جواب دیا

اوہ تو اسلیے آپ ناراض ہیں۔۔۔۔وہ میں سو گئی تھی پھر شام کو اٹھی تو فادحہ آگئی اور پھر وقت کا کچھ پتہ نہیں

چلا۔

ہاں سونے کیلئے ٹائم ہے۔۔۔۔۔۔۔فارحہ کیلئے ٹائم ہے۔۔۔۔:ارحان

پریزنٹیشن کیلئے ٹائم ہے۔۔۔۔۔ارحم کیلئے ہے اور اپنے ماں باپ کیلئے بھی بس میرے لیے نہیں ہے۔

اپنے ماں باپ اور ارحم کا اس طرح سے ذکر سن کر داریا کا دماغ بھی سے اڑ گیا۔۔۔۔

یہ آپ کیسے بات کر رہے ہیں۔:داریا

بالکل ویسے جیسے کرنی چاہیے میں ارحان جس کے:ارحان

پیچھے پوری یونیورسٹی پاگل ہے جو کسی سے بات تک نہیں کرتا اپنا وقت نکال کر تم سے بات کرتا ہوں اور تم ہو کہ پہاڑوں پر چڑھ رہی ہو ایٹیٹیوڈ ہی ختم نہیں ہو رہا تمہارا سن لو جاؤں یہاں سے نہیں ہے ضرورت ارحان کو تمہاری اور نہ ہی بات کرنی ہے تم سے جاؤ یہاں سے

پہلے پانچ منٹ آنسوں آنکھ میں لیے وہ میسج کو دیکھتی رہی۔اسے یوں لگنے لگا جیسا کسی نے اس کی بہت قیمتی چیز اس سے لے لی ہو اور وہ گم سم سی بیٹھی دل ہی دل میں رونے لگی۔ثانیہ بیگم داریا کو پریشان دیکھ کر پوچھتی ہیں کہ داریا بتاؤ کیا ہوا ہے جس پر داریا اپنے منہ کے زاویے تبدیل کرتی ہے اتنے میں اذانیں شروع ہو جاتی ہیں تو داریا جواب دیتی ہے کچھ نہیں ماما

۔۔۔۔نماز۔۔۔۔وہ نماز۔۔کا ٹائم ہو گیا مجھے پڑھنے جانا ہے۔پھر وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آجاتی ہے اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگتی ہے۔نماز پڑھنے کے بعد داریا ارحان کو سوچتے ہوئے اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھاتی ہے اور نہ جانے کیوں اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات شروع ہو جاتی ہے۔وہ کہتی ہے کہ یااللہ کیا واقعی فارحہ سہی کہتی تھی کہ میں کسی سی محبت نہیں کر سکتی میں کسی سے محبت کرنے کے کیا واقعی قابل نہیں ہوں۔۔۔۔۔کیا واقعی میں محبت کر کے بھی اپنے محبت کو اپنے پاس رکھنے میں ناکام ہو جاؤ گی یااللہ میں ارحان کی عادی ہو چکی ہوں اس تھوڑے سے ہی عرصے میں پلیز اس کو مجھ سے دور مت کریں اور میری زندگی میں اس کو واپس بھیج دیں۔پھر وہ دعا مانگ کر اٹھ جاتی ہے اور اب اس پر غنودگی طاری ہونے لگ جاتی ہے اور وہ سو جاتی ہے۔کیونکہ یہ ایک فطری عمل ہوتا ہے جب آپ کسی ٹروما سے یا ٹینشن سے گزرتے ہیں

اور بہت رو لیتے ہیں تو اس کے بعد آپکو سکون دہ نیند ضرور آتی ہے جو کہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ اللہ آپ کو اس نیند سے سکون پہنچاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

صبح فجر کے ٹائم آج داریا کی آنکھ بہت پہلے کھل جاتی ہے وہ اٹھ کے دیکھتی ہے شاید ارحان کا کوئی میسج آیا ہو مگر ایسا نہیں ہوتا جبکہ ارحان ایکٹیو بھی تھا داریا ایک دفعہ پھر رونے لگ جاتی ہے اور اتنے میں فجر کی اذانیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ وضو کر کے نماز پڑھتی ہے تو اسکی سر کی درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسے بخار بھی محسوس ہوتا ہے لیکن وہ سیریس نہیں لیتی اور دوبارہ سو جاتی ہے۔ جب صبح ثانیہ بیگم اس کو اٹھانے آتی ہیں تو دیکھتی ہے داریا بخار میں تپ رہی ہوتی ہے اور وہ بہت پریشان ہو جاتی ہیں اور فوراً جا کر رضوان صاحب کو بتاتی ہیں۔ رضوان صاحب ثانیہ بیگم کے ساتھ جا کر داریا کو دیکھتے ہیں اور خود بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ رضوان صاحب اپنے آفس فون کر کے چھٹی کا کھ دیتے ہیں کہ آج وہ نہیں آپائے گے۔ ثانیہ بیگم کہتی ہیں کہ فارحہ سے جا کر کہیں کہ ارحم کو اپنے ساتھ لے جائے اور اسکول ڈراپ کر دے ہم داریا کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتے ہیں۔ رضوان صاحب کو ثانیہ بیگم کی بات بجا لگتی ہے تو وہ ارحم کو اپنا بیگ لانے کا کہتے ہیں

۔ثانیہ بیگم داریا کو اٹھاتی ہیں۔وہ سست سست سی اٹھتی ہے تو اسے یاد آتا ہے کہ اس کی آج پریزنٹیشن تھی اور وہ فوراً اٹھنے کی کوشش کرتی ہے کہیں پریزنٹیشن کیلئے لیٹ نہ ہو جائے تو کمزوری کے باعث وہ پھر سے گر جاتی ہے۔ثانیہ بیگم کہتی ہے کہیں نہیں جا رہی تم کوئی بھی پریزنٹیشن دینے حالت دیکھو اپنی۔۔تب ہی رضوان صاحب بولتے ہیں داریا میرا بچا میری جان تم اٹھ کے چینج کر لو میں پھر تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہوں جبکہ داریا پریزنٹیشن کیلئے بضد تھی۔

رضوان صاحب ارحم کو لے کر جب گیٹ سے باہر نکلے تو فارحہ اور ارسلان گاڑی میں بیٹھ رہے تھے۔ارسلان رضوان صاحب کو دیکھ کر سلام دعا کرنے لگتا ہے اور فارحہ بھی اس کے ساتھ ہی آجاتی ہے اور کہتی ہے کہ انکل داریا کو ہمارے ساتھ بھیج دیں آج۔۔۔۔جس پر رضوان صاحب اس کو بتاتے ہیں بیٹا آج داریا تو نہیں جا پائے گی اس کو بہت تیز بخار ہے بلکہ میں تو آپ کے پاس ہی آرہا تھا کہ ارحم کو اسکول ڈراپ کر دیں تو ارسلان فوراً رضوان صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے کہتا ہے انکل آپ فکر مت کریں ارحم کو ہم ساتھ لے جاتے ہیں آپ داریا کو ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔رضوان صاحب ارسلان کا شکریہ ادا کر کے فارحہ کو دیکھ کر

بولتے ہیں بیٹا داریا کی پریزنٹیشن سنبھال لینا وہ بضد ہے یونیورسٹی جانے کیلئے فارحہ فوراً سے بولتی ہے انکل اس سے کہیے گا فارحہ دے دے گی اس کی جگہ پریزنٹیشن تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ ویسے بھی میں نے بھی سیکینڈ آپشن میں مکمل تیاری کی تھی خدانخواستہ اگر داریانہ پہنچ پائی تو میں دو گی پریزنٹیشن۔رضوان صاحب دونوں بہن بھائی کا شکریہ ادا کر کے گھر کی طرف لوٹ آئے اور وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ کر اپنی منزل کی جانب نکل گئے۔کونسا ایسا وقت تھا جب فارحہ وغیرہ رضوان صاحب کی مشکل گھڑی میں کام نہ آئے تھے وہ سب سے پہلے انکا ساتھ دینے کیلئے کھڑے ہوتے اور ان کی مشکل میں ان کی ڈھارس بن جاتے ہمیشہ۔ایسے ہمسائیوں کا ہونا بھی کسی غنیمت سے کم نہیں ہوتا۔رضوان صاحب اور ثانیہ بیگم داریا کو لے کر ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کچھ ٹیسٹ اور کچھ انٹی بائیوٹکس لکھ دیں۔

گھر آ کر ثانیہ بیگم نے اس کو ناشتہ کروا کر اس کو دوائی دے کر سلا دیا۔شام کو اس کی حالت پہلے سے بہتر تھی۔رضوان صاحب ٹیسٹ کی رپورٹس لے کر ڈاکٹر کے پاس سے واپس آئے تھے کہ دیکھتے ہیں کہ فارحہ اور اس کی امی اور ارسلان بھائی داریا کی خبر لینے ان کے گھر آئے ہوئے ہیں۔سب نے تفتیش سے رضوان صاحب سے پوچھا کیا کہا ہے ڈاکٹر نے تو انہوں نے بتایا

کہ رپورٹس میں ڈینگی کی تشخیص ہوئی ہے۔ڈاکٹر نے کچھ دوائیاں لکھ دیں ہیں اور ہیلدی کھانہ اور پھل فروٹ کھانے کا کہا ہے۔کچھ ہی دن میں داریا ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔ان شااللہ ۔۔۔۔۔جبکہ فارحہ کی امی کہنے لگی ہائے ہائے ایک ہی دن میں شکل اتنی سی نکل آئی ہے میری بچی کی۔ثانیہ تم اس کو روز صحت مند غزا بنا کے دینا اور میں بھی روز داریا کیلئے کچھ بنا کر بھیجو گی بس جلد صحت یاب ہو جائے۔ثانیہ بیگم عاجزانہ طریقے سے کہتی ہیں شکریہ بھابھی۔ارے شکریے کی کیا بات ہے داریا ہماری اپنی بچی ہے۔۔پھر فارحہ اور ارسلان بھائی اٹھ کر داریا کے پاس چلے جاتے ہیں اور ارحم بھی ادھر ہی چلا جاتا ہے ارسلان بھائی داریا کی عیادت کو ڈھیر ساری چاکلیٹس لائے تھے وہ جانتے تھے ان کو دیکھ کر داریا فوراً ہی ٹھیک ہو جائے گی جبکہ فارحہ پریزنٹیشن کے ڈھیر سارے مصالحہ دار قصے جو اس کی طبیعت خوشگوار کرنے کو کافی تھے۔

ارسلان بھائی اس کو چاکلیٹس تھماتے ہوئے کہتے ہیں یہ لو بہنا تمہاری من پسند چاکلیٹس اور امید کرتا ہوں تم جلد ہی صحت یاب ہو جاؤ گی۔۔۔۔داریا کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ آتی ہے اور وہ چاکلیٹس کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔ارسلان بھائی اس کو بتاتے ہیں کہ تمہاری بھابھی بھی تمہاری طبیعت پوچھ رہی تھی۔داریا ان کو جواب دیتی ہے آپ میری طرف سے عائشہ

بھابھی کو شکریہ ادا کر دیجئے گا۔فارحہ ارسلان کا مزاق اڑاتے ہوئے بولتی ہے لو بھائی دیکھ رہی ہو دار یا لیلیٰ مجنوں تم بھی انجوائے کروانہیں۔آج کل ہم سب کا سورس آف انٹرٹینمنٹ ارسلان بھائی اور عائشہ بھابھی کا بات کرنا ہی ہے جس پر ارسلان اس کو اپنی بکواس بند کرنے کو کہتا ہے۔ دار یا اور فارحہ ہنسنے لگتی ہیں اتنے میں ارحم چاکلیٹس کو دیکھ کر کہتا ہے آپی کی تو طبیعت خراب ہے تو یہ چاکلیٹس تو میں ہی کھاؤ گا ہے نا آپی۔۔۔۔۔۔۔ہر گز نہیں میں ٹھیک ہو کے خود ہی کھالو گی تم میری چاکلیٹس پر گندی نظر نہ رکھو۔فارحہ بولتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنے انٹرنیشنل بھائی دیے ہیں نہ ایک کو بیوی سے فرصت نہیں اور تمہارے بھائی کو تم سے زیادہ چاکلیٹس کی فکر ہے اور پھر سے ان کے قہقہے بلند ہو جاتے ہیں۔دار یا اس سے پریزنٹیشن سے ریلیٹڈ پوچھتی ہے تو فارحہ اسے بتارتی ہے تم نے اچھا نہیں کیا مجھے دینی پڑی سب کے سامنے پریزنٹیشن اور ہاں سچ یہ تو بتانا میں بھول ہی گئی کہ ہماری پریزنٹیشن سر کو سب سے زیادہ پسند آئی اور انہوں نے پوچھا یہ کس نے اس پر کام کیا ہے تو ہم نے تمہارا بتایا سب آئیڈیا تمہارا تھا مگر عین وقت پر تمہاری طبیعت خراب ہو گئی اس لیے میں نے دی تو سر نے تمہارا نام اس اسکالرشپ کیلئے دے دیا ہے جو امریکہ کی طرف سے آئی تھی پاکستانی سٹوڈنٹس کو ریسرچ پر بلانے کیلئے۔۔۔۔فلی فنڈڈ

اسکالرشپ۔۔۔۔جب تک ہم لاسٹ سمسٹر سے فارغ ہو گے تب تک تم لوگوں کے جانے کا انتظام ہو جائے گا اگر تمہاری پریزنٹیشن امریکہ سے اپروو ہو گئی تو اور مجھے پورا یقین ہے تم سیلیکٹڈ ہو انشااللہ۔ویسے داریا اتنا کیسے سوچ لیتی ہو کہ تمہاری پریزنٹیشن سر اویس جیسے سٹریل ٹیچر کو بھی پسند آگئی۔۔۔ویل وش یو بیسٹ آف لک۔جلدی ٹھیک ہو جاؤ دل نہیں لگتا میرا یونیورسٹی میں تمہارے بنا۔

اتنی دیر میں فارحہ کی امی ان کو واپس آنے کی آواز لگاتی ہیں تاکہ داریا تھوڑی ریسٹ کر سکے اور پھر سب چلے جاتے ہیں۔ایک دم سے اس کو ارحان کا خیال آتا ہے جو اس کو پھر سے غمگیں کر دیتا ہے اور پھر وہ یہ سوچ کر کہ جب اس کو کوئی فکر نہیں تو میں کیوں سوچوں کھ کر اس کا خیال جھٹک دیتی ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

آج داریا اور ارحان کی لڑائی کو تیسرا دن تھا جبکہ داریا کی طبیعت اب پہلے سے بہتر تھی اور اس کو صبح سے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔سونے سے پہلے وہ موبائل پکڑتی ہے تو ارحان کا میسج جو تین

گھنٹے سے آیا ہوا تھا دیکھتی ہے اور فوراً کھول لیتی ہے اس میں ایک میم تھی داریا وہ میم پر صرف رئیکٹ کر دیتی ہے اور فوراً دوسرا میسج آتا ہے ناراض ہو اب تک؟

نہیں میں کیوں ہو گی ناراض۔ :داریا

آئی ایم سوری۔۔۔۔میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔:ارحان

ارحان کے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ داریا کا دل پھر اس کیلئے نرم پڑ گیا۔

سوری مت کریں مجھے اچھا نہیں لگے گا آپ کے منہ :داریا

سے سوری سننا۔۔

میں کونسا بول رہا ہو جو تم سنو گی میں تو لکھ رہا:ارحان

ہوں اور تم پڑھو گی۔۔ویسے پکا نہ تم ناراض نہیں ہو؟۔

نہیں میں دنیا میں سب سے ں ناراض ہو سکتی ہو مگر:داریا

آپ سے نہیں۔۔۔۔۔۔۔

آئی مسڈیو آلوٹ داریا۔ :ارحان

سیم ہیئر۔۔۔۔۔۔۔میں نے تو آپکا مجھے پاگل کارٹون اور :داریا

چڑیل کہنا بھی بہت مس کیا۔

اور سناؤ کیسی ہو چڑیل۔ :ارحان

ڈینگی ہو گیا تھا مجھے۔ :داریا

میری یاد میں تم نے ڈینگی کروالیا ایک میسج کر :ارحان

دیا ہوتا اتنا یاد کر رہی تھی۔

ویری فنی مچھر کسی کی یاد میں نہیں کاٹ جاتا۔:داریا

اس کے بعد دونوں کے درمیان سب نارمل ہو جاتا ہے اور دونوں کافی دیر تک باتیں کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

صبح فجر کی نماز کیلئے داریا جاگتی ہے تو دیکھتی ہے کہ ارحان کا میسج آیا ہوتا ہے داریا مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے کل جب بھی فری ہو میسج کر دینا۔داریا ٹھیک ہے میں بتادوں گی کھ کر فجر کی نماز ادا کرتی ہے۔آج اس نے بہت ہی خوش ہو کر اپنے اللہ کو سجدہ کیا تھا اور وہ ایسی کیوں نہ کرتی اس کے ایک دفعہ کہنے پر ہی اس کے اللہ نے اس کی ساری پریشانی دور کر دی تھی۔ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اس نے سورۃ یاسین کی تلاوت کی اور پھر واپس اپنے بستر پر آگئی ابھی یونیورسٹی کیلئے تیار ہونے میں بہت وقت تھا لیکن اس کی آنکھوں میں نیند نہ تھی۔ہنوز پڑے لیمپ کو دیکھتے دیکھتے وہ سوچ میں مگن ہو گئی ارحان کو ایسی کونسی ضروری بات کرنی ہے اس سے۔۔۔۔کیا وہ بھی اس کیلئے وہی فیلنگز رکھتا ہے جو وہ رکھتی ہے۔۔۔کیا وہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔۔اگر اوہ اسے محبت نہ کرتا ہوا تو کیا وہ یہ برداشت کر پائے گی۔۔۔۔پھر تمام سوچوں کو جھٹک کر داریا خود سے بولتی ہے میں ایسے نہیں سوچ سکتی یہ صرف اٹیچمنٹ ہے محبت نہیں میں صرف اس کی دوست ہوں اور اگر آج وہ اس کے سامنے اظہار کرے گا بھی تو وہ اسے صاف منع کر دے گی کیونکہ جب کوئی دوستی محبت میں تبدیل ہوتی ہے نہ تو تب بعض اوقات محبت بھی نہیں رہتی اور دوستی بھی نہیں اس لیے وہ اس سے صرف دوستی ہی رکھے گی کیونکہ

اس کو یہ دوستی اس محبت کے نئے ابھرتے جذبے سے زیادہ اہم تھی۔۔۔۔وہ تہیا کر چکی تھی اگر ارحان یہ بات کرے گا تو وہ اسے صاف منع کر دے گی اسی سب کو سوچتے سوچتے ٹائم کب گزرا داریا کو خبر بھی نہ ہوئی اور پھر وہ اٹھ کر یونیورسٹی کیلئے تیار ہونے لگی۔۔۔۔۔آج ناشتے کی ٹیبل پر سب سے پہلے داریا پہنچی تھی اس کو واپس صحت یاب ہوتا دیکھ کر ثانیہ بیگم اور رضوان صاحب بہت اطمینان سے تھے۔داریا ناشتے کے بعد رضوان صاحب اور ارحم کے ساتھ یونیورسٹی کیلئے نکل جاتی ہے جبکہ ثانیہ بیگم کو آج سے پھر آدھا دن اکیلے ہی گزارنا تھا۔۔

☆☆☆☆☆

داریا اور فارحہ جب کلاس میں داخل ہوتی ہیں تو ان کی

کلاس فیلوز داریا کیلئے لال اور سفید پھولوں کا گلدستہ اور گیٹ ویل سون کا کارڈ لیے کھڑے ہوتے ہیں کیونکہ فارحہ ان کو پہلے داریا کے آنے کی خبر دے چکی ہوتی ہے۔کل رات سے داریا کا موڈ نہایت خوشگوار تھا اور صبح سویرے ان خوشبودار پھولوں نے اس کے موڈ کو اور بھی فریش

کر دیا تھا۔وہ پھولوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور نا جانے کیوں اس کی آنکھیں نم سی ہو گئیں اور پھر وہ ان سب کا شکریہ ادا کر کے اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

اس کے بعد پروفیسر اویس کلاس میں آتے ہیں اور حاضری لینا شروع کر دیتے ہیں اور جیسے ہی داریا کا رول نمبر کال کرتے ہیں وہ خوشگواری سے کہتی ہے پریزنٹ سر جس پر سر اویس باقائدہ سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہیں مس داریا ہاؤ آر یو ناؤ؟

جس پر داریا چہکتی ہوئی جواب دیتی ہے الحمدللہ سر آئی ایم فائن ناؤ۔۔۔سر اویس اس کو دیکھتے ہوئے جواب دیتے ہیں گوڈ۔۔۔ویل مس داریا میں نے آپکا پروجیکٹ اسکالرشپ کیلئے بھیج دیا تھا ہوپ سو دے ول پریفراٹ ٹو وو فار ریسرچ۔۔۔ہمیں تو بہت امید ہے آپ سے بھی اور آپکے پروجیکٹ سے بھی آج سے آپکو دوہری محنت کرنی ہو گی۔۔۔۔۔آئی ول ٹرائ مائی بیسٹ داریا جواب دیتی ہے اور پھر سر لیکچر کا آغاز کر دیتے ہیں داریا سمیت سب ہی بچے لیکچر نوٹ کرنے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔

آج سارا دن داریا یونیورسٹی میں بہت بزی رہتی ہے اسے بہت سارے نوٹس کا کام کرنا تھا جو کہ اس کی غیر حاضری کی وجہ سے رہ گیا تھا اور فارحہ اس میں اس کی بھرپور مدد کرواتی ہے۔

یونیورسٹی سے گھر پہنچ کر آج داریا کھانہ کھا کر سو جاتی ہے اور پھر شام کو جب اٹھتی ہے تو ارحان کے میسجز کو دیکھتی ہے جس میں وہ اس کی طبیعت کے بارے میں معلوم کر رہا ہوتا ہے اور یہ بھی پوچھتا ہے کہ کیا وہ فری ہوئی کہ نہیں۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

شام کا وقت ہو رہا تھا جب داریا ارحان کے ٹیکسٹ میسجز کو دیکھتی ہے

داریا تم کدھر تھی سارا دن؟ تم نے کچھ کھایا کہ: ارحان

نہیں؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری؟؟؟؟؟۔

ارحان کے میسجز میں صاف داریا کیلئے فکر مندی جھلک رہی تھی۔ان میسجز کو پڑھ کر داریا کے چہرے پر واضح مسکان بھی ابھرتی ہے اور یہ مسکان ثانیہ بیگم سے چھپی نہ رہ سکی تو وہ تفتیش سے داریا سے پوچھتی ہیں خیر تو ہے نہ تم کیا موبائل دیکھ کر مسکرا رہی ہو۔اس بات پر داریا ایک

دم سے ٹھٹک جاتی ہے اور یک دم منہ کے زاویے تبدیل کرتی ہوئی بولتی ہے کہ کلکچھ بھی تو نہیں۔۔۔وہ۔۔۔۔۔بس ایسی ہی ایک فنی پوسٹ پڑھ لی تھی اور اس کے بعد اس سے ثانیہ بیگم کی موجودگی میں ارحان کو ریپلائے دینا مشکل ہو گیا تو پڑھائی کا بہانہ بناتی ہوئی وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔

کچھ نہیں بس آج کافی دنوں بعد یونیورسٹی گئی: داریا

تھی تو بہت تھکاوٹ ہو گئی۔۔۔اس لیے آتے ساتھ ہی سو گئی تھی۔اور کھانا بھی کھا لیا تھا اور طبیعت بھی ٹھیک ہے میری۔آپ بتائیں آپ کیسے ہیں اور کیا ضروری بات کرنی تھی آپ نے۔

www.novelsclubb.com

ارحان جو کہ داریا کے ریپلائے کے ہی انتظار میں تھا فوراً ہی داریا کو ریپلائے بیک کرتا ہے۔

ہاں ہاں کرتا ہوں بات تم سے پہلے تم یہ بتاؤ تم فری: ارحان

ہو بالکل اب؟۔

اب مجھے ٹینشن ہو رہی ہے ایسی کونسی بات کرنی ہے: داریا

آپ نے اور کیوں اتنا سیسپنس کریئٹ کر رہے ہیں آپ اب۔۔

اچھا تو پھر اب میں بات شروع کرتا ہوں۔ :ارحان

ارحان خود بھی کافی کنفیوز ڈلگ رہا تھا۔۔

جی بولیں۔ :داریا

داریا کیا تمہیں کبھی کسے سے محبت ہوئی ہے۔۔۔کیا :ارحان

کبھی تم نے ایسا محسوس کیا ہے کہ ایک ہی شخص آپ کی ہنسی آپ کے غصے اور آپ کے رونے کا محور بن جائے کیا کبھی کوئی شخص تمہاری پوری دنیا بنا ہے کیا تم نے کسی انسان کیلئے پوری دنیا سے الگ اور خاص فیلنگز رکھی ہیں

داریا کو ارحان کا یہ میسج پڑھ کے تھوڑی تھوڑی سمجھ آچکی تھی کہ اس کو جس چیز کا ڈر تھا ارحان کو شاید وہی بات کرنی تھی۔داریا رضوان پاشا محبت میں تو گرفتار ہو چکی تھی اور ان سب فیلنگز کو بھی محسوس کر رہی تھی جو ارحان پوچھ رہا تھا لیکن وہ اس بات کا انکشاف کسی پر نہیں کرنا چاہتی تھی خود اپنے آپ پر بھی نہیں کیونکہ وہ یہ سمجھتی تھی کہ وہ محبت جیسی چیزوں کیلئے نہیں

بنائی گئی اس کو زندگی میں اور بہت بڑے بڑے کام کرنے ہیں سائنس کی دنیا میں اپنا ایک نام بنانا ہے لیکن وہ ارحان سے جھوٹ بھی نہیں بولنا چاہتی تھی اس لیے اس نے نہایت ہی ذہانت سے ارحان کو جواب دیا۔

ہاں مجھے محبت ہوئی ہے اور میں نے یہ سب: داریا

احساسات کو بھی محسوس کیا ہے اور وہ میری دنیا بھی ہیں اور ان کیلئے میری فیلنگز پوری دنیا سے خاص ہیں لیکن وہ محبت آجکل کی نوجوان نسل کی محبت کی طرح کی نہیں ہے۔۔۔۔۔میری پوری دنیا میرے پیرنٹس اور میرا چھوٹا بھائی ہے ان کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے انکا غم مجھے رلا دیتا ہے اور یہ لوگ مجھے سب سے زیادہ اہم ہیں۔

www.novelsclubb.com

ارحان کو لگا تھا داریا شاید اس سے خود ہی اپنی محبت کا اظہار کر دے گی لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا ریپلائے پڑھ کر ارحان کیلئے اور بھی زیادہ مشکل ہو جائے گی

نہیں داریا میں اس محبت کی بات نہیں کر رہا خونی: ارحان

رشتوں سے محبت تو فطری عمل ہوتا ہے میں تو اس محبت کی بات کر رہا ہوں جو میں تم سے کرنے لگا ہوں میں نہیں جانتا تم یہ دیکھ کر کیسے رئیکٹ کرو گی اور کیا سوچو گی میرے بارے میں اور نہ ہی میں یہ جانتا ہوں کہ یہ محبت مجھے کب کیسے اور کیوں ہوئی لیکن میں یہ ضرور جانتا ہو ارحان خان جو کہ پوری دنیا سے بھاگتا پھرتا تھا اس کو ایک لڑکی سے محبت ہو گئی ہے جس کو وہ صحیح سے جانتا تک نہیں ہے لیکن وہ اس پر دل ہار بیٹھا ہے۔ ہماری کچھ وقت کی لڑائی نے مجھے اس چیز کا احساس دلوایا کہ میں تم سے کتنی شدت کی محبت کرنے لگا ہو تم جب مجھ سے بات کرتی ہو مجھے سب بہت اچھا لگتا ہے۔ میں تم سے شدید محبت میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ میں نے ایمانداری سے اپنی ساری فیلنگز کو کھول کر تمہارے آگے رکھ دیا ہے امید ہے تم ان کی قدر کرو گی اور مجھے اپنا لو گی۔

داریا جو کہ یہ سب سننے کو ابھی تیار نہ تھی یکدم ہڑبڑا کر رہ گئی

ارحان دیکھیں ہم تو بہت اچھے دوست تھے نہ اور: داریا

جب دوستی کے درمیان محبت آجاتی ہے تو دوستی ختم ہو جاتی ہے اور میں یہ دوستی کبھی بھی توڑنا نہیں چاہتی

نہیں داریا ایسا نہیں ہے ہماری دوستی اور بھی: ارحان

مضبوط ہو جائے گی اگر ہمارے درمیان محبت کا رشتہ قائم ہو جائے گا تو۔

لیکن ارحان آپ ایسے کیسے مجھ سے محبت کر سکتے: داریا

ہیں آپ نے تو کبھی مجھے دیکھا تک نہیں اور محبت ایسے تھوڑے ہو جاتی ہے

داریا تم واقعی بہت پاگل ہو محبت کسی کے چہرے: ارحان

یا خوبصورتی سے نہیں ہوتی بلکہ محبت تو دل سے کی جاتی ہے۔ہاں میں مانتا ہوں میں نے آج تک تمہیں نہیں دیکھا لیکن میں نے تمہیں تمہاری باتوں سے محسوس کیا ہے اور میرے خیال کے مطابق تم بہت خوبصورت ہو گی بالکل اپنی باتوں کی طرح میں نے دل سے محبت کی ہے میں شکل و صورت پر مرنے کا قائل نہیں ہوں داریا۔

لیکن ارحان میں آپ سے محبت نہیں کرتی۔: داریا

تو پھر کس سے کرتی ہو؟۔: ارحان

کسے سے بھی نہیں کرتی۔ :داریا

داریا چاہتی تھی کہ ابھی اسی وقت اپنی محبت کا اظہار کر دے لیکن وہ ایسا کر نہیں پا رہی تھی لیکن اب اسکا خود پر کنٹرول ختم ہوتا جا رہا تھا اگر مزید کچھ دیر ارحان داریا کو مجبور کرے تو یقیناً وہ بھی اظہارِ محبت کر ڈالے گی۔ لیکن صرف سمیرا کا خیال اس کو یہ سب کرنے سے روک رہا تھا کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ جو سب سمیرا کے ساتھ ہوا محبت میں وہ دھوکا اور فریب اس کا بھی مقدر بنے لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ بری طرح محبت کے شکنجے میں گرفتار ہو چکی ہے اور سمیرا کی حالت پر افسوس کرنے والی اگر اس وقت جا کر اپنے آپ کو شیشے میں دیکھے تو وہ ویسے ہی گر جائے کیونکہ اس کے حالات اس وقت سمیرا سے بھی بدتر لگ رہی تھی اب اس کو سمجھ آ رہی تھی محبت کس آزمائش کا نام تھا ابھی تو نہ اقرار ہوا تھا اور نہ ہی اظہار پھر بھی داریا کی جان گلے کو آئی ہوئی تھی اور وہ یہ بھی نہ جانتی تھی آگے کی زندگی میں محبت کے اور بھی ستم اسکے منتظر تھے۔۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

تو پھر مجھ سے ہی کر لو محبت دشمن جاناں اگر: ارحان

کسی سے بھی نہیں کرتی تو

ارحان دیکھیں میں ایسا نہیں کر سکتی آپ میری بات: داریا

سمجھیں پلیز۔

تم بتا ہی تو نہیں رہی۔ میں جانتا ہو محبت تمہیں: ارحان

بھی ہے مگر اظہار نہ کر کے تم تڑپا رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔۔آخر کیا وجہ ہے جو تمہیں روک رہی ہے۔

کچھ بھی نہیں ہے ایسا۔ : داریا

داریا ایک بات مجھے سچ سچ بتانا کیا تمہیں واقعی: ارحان

www.novelsclubb.com

مجھ سے محبت نہیں ہے اور اگر واقعی ایسا ہے تو میں کبھی بھی تمہیں میسج نہیں کروگا اور ہمیشہ کیلئے تمھاری زندگی سے چلا جاؤں گا کیونکہ اب واقعی دوستی کے درمیان محبت آچکی ہے اور اگر مجھے محبت نہ ملی تو میں دوستی بھی نہیں سنبھال پاؤگا کیونکہ داریا جس سے محبت ہو جائے نہ اس کے ساتھ صرف دوست بن کر رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے

داریا کو ارحان سے اس جواب کی توقع نہیں تھی اب اس کو یہ بات ستا رہی تھی کہ اگر آج اس نے اپنی محبت کا اظہار نہ کیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ارحان کو کھو دے گی اور یہ خیال بھی اس کی جان نکال رہا تھا اور پھر وہ یہ سب کیسے سہے گی اور اس کی حالت بھی سمیرا جیسی ہو جائے گی۔

ارحان مجھے بھی آپ سے محبت ہے یہ سچ ہے لیکن: داریا

میں خود کو اتنا بہادر اور باہمت نہیں سمجھتی کہ محبت کی ہر آزمائش پر پورا اتر سکو۔ محبت بہت ستم ڈھاتی ہے اور میں یہ سب سہہ نہیں پاؤ گی۔ محبت مجھے کمزور بنا دے گی اور میں ایسا نہیں چاہتی۔

ارحان کو داریا کا جواب پڑھ کر ہنسی آگئی۔

بیوقوف لڑکی محبت تھی تو اظہار کرنے میں دیر: ارحان

کیوں کی میں نہ تمہیں بتاتا تو تم مجھ سے کبھی اظہار ہی نہ کرتی اور محبت میں آزمائش تو تب آتی ہے نہ جب کوئی ایک چھوڑ کر چلا جائے اور میں اپنی محبت کو چھوڑ کر کہی نہیں جانے والا سمجھ آئی تمہیں اور نہ ہی تمہیں کہیں جانے دوں گا اور رہی بات ہمت کی تو میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ کھڑا ہو گا ہر مصیبت کو تم تک آنے سے پہلے میرا مقابلہ کرنا ہو گا ہر چیز کا مقابلہ جب ہم دونوں مل کر کریں گے تو کوئی بھی پریشانی نہیں رہے گی اور میرا ساتھ تمہیں کمزور نہیں بنائے گا کبھی بھی تم دیکھ لینا داریا۔اور میں نے محبت کا اظہار اس لیے کیا کیونکہ میں نے کہیں پڑھا تھا جس سے محبت کی جائے اس سے اظہار بھی کرو کیونکہ آپ کیلئے ایسا کرنے سے اسکے دل میں بھی آپ کیلئے محبت پیدا ہو گی۔

داریا کو محبت کو لے کر خیال تبدیل ہو چکا تھا وہ تو محبت کو صرف آزمائش کا ہی نام سمجھتی تھی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ محبت آپ کو اتنے خوبصورت احساسات سے بھی متعارف کرواتی ہے۔ارحان کی چند محبت بھری باتوں سے وہ بہت متاثر ہوئی تھی اور اب اس کی ڈکشنری

www.novelsclubb.com

میں محبت کی ڈیفینیشن ہی تبدیل ہو چکی تھی مگر وہ یہ کہا جانتی تھی کہ وہ محبت ہی کیا جس میں آزمائش نہ ہو اور محبت کا سارا مزا ہی اس کی سختیوں کو برداشت کرنے میں ہے اور یہ سختیاں بھی صرف اور صرف قسمت والوں کو ہی نصیب آتی ہیں جو اصل میں جان پاتے ہیں کہ واقعی محبت ہے کس بلا کا نام ورنہ پوری دنیا تو محبت کو صرف ایک خوبصورت احساس سمجھتی ہے لیکن وہ شخص جو اس کی سختیاں برداشت کرتا ہے اور اس کی آزمائشوں پر پورا اترتا ہے وہ ہی اصل میں جان پاتا ہے محبت کو۔۔۔۔یہ صرف خوبصورت احساس نہیں ہے بلکہ یہ آپ کو صبر برداشت تحمل نرمی جیسی چیزیں سکھا کر آپکی شخصیت کو مکمل طور پر بدل کر کے اس میں مثبت تبدیلیاں لاتی ہے اور آپ کو صبر و تحمل کا پیکر بنا دیتی ہے

www.novelsclubb.com

اتنی ہی دیر میں ارحان کا ایک اور میسج آتا ہے۔

آئی لو یو سو مچ داریا۔ :ارحان

داریا جس کو کچھ سمجھ نہیں آتا کہ اسکا ریپلائے کیا دے صرف میسج پر ریکٹ کر دیتی ہے۔

❤️ :داریا

آئی لو یو کا جواب تو دو میرے :ارحان

داریا ہیزیٹیٹ ہوتی ہے کیونکہ یہ سب اس کیلئے بہت ہی نیا تھا اور اس کو عجیب بھی لگ رہا تھا یہ کہنا۔

سیم ٹو یو۔ :داریا

سیم ٹو یو کیا ہوتا ہے آئی لو یو کا جواب آئی لو یو :ارحان سے ہی دیا جاتا ہے۔

اچھا۔ :داریا

کیا اچھا میرا جواب دو۔ :ارحان

آئی لو یو ٹو۔ :داریا

آئی لو یو مور :ارحان

www.novelsclubb.com

ابھی وہ ارحان کا میسج پڑھ ہی رہی تھی کہ ثانیہ بیگم داریا کو رات کے کھانے میں مدد کروانے کیلئے بلانے لگتی ہیں اور داریا ثانیہ بیگم کے پاس کچن میں آجاتی ہے اور ارحان کو بتادیتی ہے رات کے کھانے کے بعد ہی اب وہ آن لائن ہو کر بات کرے گی۔۔

☆☆☆☆☆

رات کے کھانے کے بعد جب داریا کمرے میں آئی تو ارحان کے میسجز اس کے منتظر تھے ان کو پڑھ کر داریا کے چہرے پر ایک نہایت خوبصورت سی مسکان ابھر گئی۔

ٹھیک ہے میں تمھارا انتظار کروگا: ارحان

جلدی آنا۔

زیادہ دیر انتظار مت کروانا مجھے۔

دیہان رکھنا اپنا۔

اوففف اور اب کتنا انتظار کرواؤ گی دشمنِ جاناں۔

www.novelsclubb.com

داریا۔

داریا۔

داریا۔

داریا۔

اتنا انتظار کون کرواتا ہے بھلا؟۔

جی جی جی آگئی میں کوئی ڈیڑھ گھنٹے میں اتنے: داریا

میسجز کون کرتا ہے۔

کیا مطلب کون کرتا ہے میں کرتا ہوں اتنے میسجز: ارحان

تم پہلے بتاؤں اتنی دیر کس خوشی میں لگائی۔

اتنی دیر تو نہیں بس ڈیڑھ گھنٹا ہی تو تھا۔: داریا

ڈیڑھ گھنٹہ یعنی کہ نوے منٹ اور چوّن سو سیکنڈز: ارحان

www.novelsclubb.com

مجھ سے پوچھو میں نے کیسے گزارا ہے وقت اپنا۔

استغفرُللہ۔ :داریا

اچھا داریا سنو۔ :ارحان

جی کیا ہوا؟۔ :داریا

اگر میں تمہیں کہو کہ مجھے اپنی پکچر سینڈ کرو تو:ارحان

کیا تم کر دو گی؟۔

داریا کو اس سوال کی توقع بالکل بھی نہیں تھی اس کو ایک دم پریشانی سی ہونے لگی بیشک وہ ارحان سے بہت محبت کرتی تھی لیکن وہ اس کو زیادہ جانتی بھی نہیں تھی کہ بھروسہ کر کے اپنی تصاویر اسے بھیج دے لیکن وہ یہ ارحان کو نہیں کہہ سکتی تھی اور پھر آئے دن کسی کی تصاویر کو مس یوز کرنے کی قصے داریا نے وافر مقدار میں سن رکھے تھے اس لیے وہ اس بات کو ٹالنا چاہتی تھی مگر ارحان اس طرح برا منا سکتا تھا۔ عجیب و غریب وسوسے داریا کے دماغ میں گھر کر رہے تھے۔

آپ تو کھ رہے تھے کہ آپ نے میری باتوں کو محسوس: داریا

کر کے مجھ سے محبت کی ہے اب یہ تصویر دیکھنے کی کیا ضرورت آپڑی۔

آگئی ہے نہ۔بس تم بھیجو۔ :ارحان

نہیں میں نہیں بھیج رہی۔ :داریا

اچھا جب تمہیں مجھ پر یقین ہی نہیں ہے تو مجھ :ارحان

سے بات کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔

میں نے ایسا کب کہا۔ :داریا

نہ بھیجنے کا مطلب تو یہی ہوتا ہے نہ۔ :ارحان

داریا کو پھر محسوس ہونے لگا جیسے ارحان اس سے ناراض ہو جائے گا اور اسے چھوڑ جائے گا تو وہ سوچنے لگی کیا اسے واقعی اپنے تصویر اسے سینڈ کر دینی چاہیے یا نہیں۔اس وقت اس کے دماغ پر صرف اپنی محبت ہی سوار تھی اور اس محبت نے اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج

کر دیا تھا اور بالآخر مزید سوچے سمجھے بغیر ارسلان بھائی کے نکاح کی تقریب میں لی گئی تصاویر میں سے ایک تصویر اس نے ارحان کو بھیج دی۔

اتنی پیاری تو ہو پھر کیوں تصویر نہیں بھیج رہی: ارحان

تھی مجھے لگا شاید چڑیل ہو گی۔

مطلب کچھ بھی۔ : داریا

ہاں ل۔ : ارحان

اور ایک بات میری بات فوراً مان لیا کرو زیادہ نکھرے نہ دکھایا کرو۔

اچھا اور اگر نا مانی تو۔ : داریا

ایسا نہیں ہو گا میں جانتا ہو تم میری بات ضرور: ارحان

مانو گی۔

www.novelsclubb.com

داریا کو ارحان سے بات کرتے ہوئے اس بات تک کا ہوش نہ رہا کہ صبح اس نے یونیورسٹی بھی جانا ہے اور پھر تقریباً فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ہی داریا سو پائی۔ صبح سات بجے ہی ثانیہ بیگم داریا کو جگانے کیلئے آئی تو اسے ہمیشہ کی طرح سوتے ہوئے پایا اور نہایت ہی پیار سے اسے جگانے لگیں داریا اٹھو یونیورسٹی کا ٹائم نکل رہا ہے۔ داریا بھی نیند میں ہی جواب دیتی ہے سونے دیں نہ ماما بہت نیند آ رہی ہے۔

ایک تم اور تمہاری نیند کبھی ختم نہیں ہو سکتی چلو اٹھو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ماما کے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ داریا فوراً ہی اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔

☆☆☆☆☆

وہ گاڑی چلا کر اپنے فلیٹ کی جانب جا رہی ہوتی ہے کہ اس کے موبائل پر رنگنگ ہونے لگتی ہے اور اسکرین پر نام دیکھ کر اس کے چہرے پر خوشی مزید بڑھ جاتی ہے۔۔

باباجان کالنگ

وہ فوراً گاڑی روڈ کے سائیڈ پر لگا کر کال اٹینڈ کرتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔بابا جان۔۔۔۔۔۔۔کیسے ہیں آپ؟

میں الحمد اللہ ٹھیک ہو

اس نے ان کو مزید بولنے کا موقع ہی نہ دیا اور فورا اپنی ماما اور گھر میں باقی سب کے بارے میں پوچھنے لگی

ماما بھی ٹھیک ہیں تمہاری اور باقی سب بھی۔اب تم بتاؤ تم کیسی ہو اور آگئی تمہیں اپنے بابا کی یاد۔

بابا میں بھی بالکل ٹھیک ہوں۔ایسا نہیں کہ میں آپ لوگوں کو یاد نہیں کرتی میں آپ کو بہت مس کرتی ہوں بس یہاں مصروفیات بہت بڑھ گئی تھی پچھلے کچھ دنوں سے تو آپ سے بات نہیں ہو پائی۔

تو کیو تھکا رہی ہو خود کو اتنا واپس آجاؤ پاکستان آنکھیں ترس گئی ہیں میری تمہیں دیکھنے کو۔

لیکن بابا میری پی ایچ ڈی چل رہی ہے یہاں میں ایسے کیسے آسکتی ہو پاکستان لیکن میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کچھ ٹائم کی چھٹی پر آنے کی کوشش ضرور کروگی نہیں تو آپ لوگوں کو یہاں بلوانے کی کوشش کروگی۔

نہیں ہم وہاں نہیں آنا چاہتے ہم بس چاہتے ہیں تم اب واپس آجاؤ۔۔۔۔دیکھوں بیٹا ہم نے کبھی تم پر روک ٹوک نہیں کی ہمیشہ تمہارا ساتھ دیا ہے۔تم باہر پڑھنے آنا چاہتی تھی ہم نے آنے دیا لیکن اب تمہیں ہماری بات ماننی ہو گی تم بس پاکستان آجاؤ

جی بابا میں کچھ ٹائم کیلئے آنے کی کوشش کروگی لیکن میری پی ایچ ڈی ختم ہونے تک میں پاکستان واپس مستقل طور پر نہ آپاؤ گی

ٹھیک ہے تم کچھ ٹائم کیلئے تو آؤ۔

اچھا بابا یہ سب چھوڑیں یہ بتائیں آپ کیا کر رہے ہیں اور ماما کی بات نہیں کروائے گے مجھ سے۔

www.novelsclubb.com

میں تو تمہیں ٹی وی پر دیکھ رہا ہوا اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ میری بیٹی کتنی بڑی اور قابل ہو گئی ہے اور تمھاری ماما تمہیں ایوارڈ ملنے کی خوشی میں ہمارے لیے کیک بیک کر رہی ہیں

کیا ماما خود کیک بیک کر رہی ہیں۔

ہاں بھائی تمھاری ماما کو آج کل بیکنگ کا شوق چڑھا ہوا ہے

اور وہ ہر آئے دن ہمیں کچھ نیا بیک کر کے کھلا رہی ہوتی ہیں

بابا اب آپ مجھے جیلس نہ کریں میری کامیابی کا کیک میرے بغیر کھا رہے ہیں آپ لوگ۔

اسی لیے تو کہتا ہوں کہ آجاؤ تم پاکستان اور ہمارے گھر کو پھر سے مکمل کر دو اور انجوائے کرو اپنے سے جڑے ہر رشتے کو اور اپنی ماما کے ہاتھ کی بنی ہوئی نئی نئی ڈشز کو بھی۔

اچھا بابا میں نہ اس وقت ڈرائیو کر رہی ہوں آپ کو فری ہو کر کال کرتی ہوں اپنا خیال رکھیے گا اور ماما کا بھی۔

اللہ حافظ۔

اپنے بابا کے منہ سے اس کی کامیابی کی سیلیبریشن کا سنتے ہوئے اسے بہت اچھا لگا اور کچھ وہ اداس بھی ہو گئی کہ اس کے پاس تو یہاں کوئی بھی نہیں اسکی کامیابی پر خوش ہونے والا۔ایک دم سے اسے ایک خیال آیا اور اور اس نے گاڑی گھر کے راستے سے موڑ کر بیکری کی جانب کر لی اور بیکری جا کر اس نے دو کیک لے کر گاڑی میں رکھ دیے اور سوچنے لگی ان چار سالوں میں جن لوگوں نے مجھے کبھی اکیلا نہیں ہونے دیا میرے ساتھ رہے جب میرے اپنے مجھ سے بہت دور تھے اب ان کا حق بنتا ہے کہ میں اپنی کامیابی ان کے ساتھ سیلیبریٹ کروں میں ایسا کیوں سوچ رہی تھی کہ میرے پاس تو کوئی ہے ہی نہیں میری خوشی میں شریک ہونے والا اور گاڑی کو اس نے اولڈ ایج ہوم کی جانب موڑ لیا۔یہی وہ جگہ تھی جہاں ان چار سالوں میں داریا ان گنت بار آ چکی تھی کبھی اپنی خوشیاں بانٹنے تو کبھی اپنا اکیلا پن اس پرائے ملک میں دور کرنے کیلئے۔یہ وہ جگہ تھی جہاں آ کر اسے اپنائیت کا احساس ہوتا اور خوشی محسوس ہوتی۔

www.novelsclubb.com

آج سے چار سال پہلے جب وہ اس شہر میں نئی آئی تھی تو ایک دن ریسرچ کیلئے یونیورسٹی جاتے ہوئے اولڈ ایج ہوم کے قریب اس کا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور وہ انجان ملک میں زخمی حالت میں فٹ پاتھ پر بیٹھی ہوئی پینک کر رہی تھی تب مسٹر پیٹر جو کہ ادھر سے گزر رہے تھے اس کو سہارا دے کر اپنے ساتھ اولڈ ایج ہوم لے گئے اور مسز پیٹر کے ساتھ مل کر اس کی مرہم پٹی کی۔ تب سے ہی داریا کو ان سے بہت انسیت سی ہونے لگی۔ پھر وہ اپنی ہر چھوٹی موٹی خوشی لیے ان کو بتانے آجاتی۔ پہلے پہلے تو مہینے میں ایک دفعہ آجاتی لیکن پھر بعد میں وہ ہر ویک اینڈ پر ان سے ملنے ضرور آتی۔ پھر مسٹر اینڈ مسز پیٹر کے علاوہ اور بھی بوڑھے لوگوں سے اسے اپنائیت ملنے لگی اور یہ اس کا مستقل ٹھکانہ بن گیا۔ جب کبھی مصروفیت کی بنا پر وہ آنہ پاتی تو یہ لوگ بھی بہت اداس ہو جاتے۔ ہر ویک اینڈ پر مسٹر اینڈ مسز پیٹر اسے اپنی زندگی کے گزارے گئے حسین پلوں کے بارے میں بتاتے۔ اور وہ یہ سب سن کر بہت خوش ہوتی تھی۔

جس دن مسٹر پیٹر نے اسے اپنے اور اپنی بیوی کو اولڈ ایج ہوم بھیجنے کے قصے کے بارے میں بتایا وہ بہت روئی بھی تھی ایسے کیسے کوئی اولاد اپنے ماما باپ کو کچرے کے ڈھیر کی طرح اٹھا کر باہر پھینک سکتی ہے۔

گاڑی اولڈ ایج ہوم کی پارکنگ میں پارک کر کے اس نے ایک کیک پکڑا اور اولڈ ایج ہوم کی جانب بڑھنے لگی۔ابھی وہ وہاں پہنچی بھی نہ تھی کہ دور دہلیز پر کھڑے مسٹر اینڈ مسز پیٹر اسے نظر آئے۔جب وہ لوگ ادھر نئے نئے آئے تھے تو وہ دونوں یہاں ہمیشہ اپنی اولاد کے انتظار میں کھڑے رہتے تھے لیکن وہ لوگ کبھی انہیں ملنے نہ آئے لیکن پھر وہ اس کے انتظار میں وہاں کھڑے ہونے لگے مگر اس نے کبھی انہیں مایوس نہیں کیا ہر سنڈے وہ یونہی دہلیز پر پائے جاتے اور وہ ان سے ملنے ضرور آتی۔مگر آج ان کو یہاں دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی کیونکہ آج سنڈے نہیں تھا اور نہ ہی وہ آنے کا وعدہ کیے ہوئے تھی تو پھر وہ کیوں یہاں کھڑے تھے۔

وہ ان کے پاس جا کر بولی ہیلو ہاؤ آر یو مائی ڈیئر لوبرڈز۔۔

www.novelsclubb.com

وی آر فائن اینڈ یو۔

آئی ایم فائن ٹو۔

آج تو میں نے آنے کا وعدہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی آج سنڈے ہے تو پھر آپ دہلیز پر کیوں کھڑے تھے۔

انہوں نے جواب دیا کیونکہ ہم جانتے تھے آج تم ہم سے ملنے ضرور آؤ گی

کیوں آپ کو ایسا کیوں لگا؟۔

کیونکہ آج تمہیں ایوارڈ ملا ہے اور تم ہمیشہ کی طرح اپنی خوشی بانٹنے ضرور آؤ گی ہمارے ساتھ مجھے یقین تھا اور تم آئی بھی۔

اس کو احساس ہوا اگر بابا کا فون نہ آتا تو وہ سیدھا گھر جاتی اور ان کو ان کی اولاد کی طرح مایوس کر کے دل دکھا دیتی پھر اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس کی وجہ سے کسی کا مان نہیں ٹوٹا اور کیک مسز پیٹر کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور کہا سب کو لے کر گراؤنڈ میں آجائیں۔۔

اس نے ان تمام لوگوں کے ساتھ مل کر اپنی کامیابی کا کیک کاٹا۔اتنی دیر میں ہی ظہر کی اذانیں ہونے لگیں تو اس نے مسز پیٹر کو اپنے ساتھ لیا اور کمرے میں آکر وضو کرنے لگی اور جب وہ وضو کر کے باہر آئی تو مسز پیٹر نے اسے نہایت ملائم۔۔۔خوبصورتی اور نفاست سے بنائی گئی جائے نماز دی۔یہ وہی جائے نماز تھی جو اس کی سالگرہ کے موقع پر مسز پیٹر نے اسے گفٹ کی تھی اور اسے بہت پسند بھی آئی تھی اور اس کو ان کا انداز بھی پسند آیا تھا کہ کس طرح عیسائی ہو

کر بھی انہوں نے اسے جائے نماز تحفے میں دی تھی۔ مگر اس نے اسے ساتھ لے جانے سے منع کر دیا کیونکہ جب بھی وہ یہاں آتی تو نماز کیلئے اسے قریبی مسجد جانا پڑتا تو اس نے مسز پیٹر سے کہا یہ جائے نماز آپ اپنے پاس سنبھال کے رکھیے گا اور جب بھی میں یہاں آیا کرو گی تو اس پر نماز پڑھا کرو گی اور جب پاکستان جاؤ گی تو یہ آپ سے لے لو گی لیکن تب تک یہ جائے نماز میری امانت کے طور پر آپ سنبھال کر رکھیں گیں۔ مسز پیٹر کو اس بات پر بہت خوشی ہوئی تھی۔ اس کا ان کے دیے ہوئے تحفے پر نماز پڑھنا ہی ان کیلئے بہت تھا۔ انہوں نے اپنے کمرے کا ایک کونہ اس کیلئے مخصوص کر دیا تھا جہاں وہ نماز ادا کر سکتی تھی اور وہ اس جگہ کی پاکیزگی اور صفائی کا خود خیال کرتیں تھیں کہ کوئی ایسی چیز وہاں نہ ہو جو اس کی عبادت میں خلل پیدا کر دے۔ اور مسز پیٹر اس کے کھانے پینے کا بھی بہت خیال رکھتی وہ جانتی تھیں کہ وہ مسلمان ہے تو وہ اس کیلئے خاص صفائی کا خیال رکھتے ہوئے حلال کھانہ بناتیں۔

اس نے نماز کی ادائیگی کے ساتھ ہی شکرانے کے نوافل بھی ادا کیے اور جائے نماز مسز پیٹر کے حوالے کرتے ہوئے سب کے پاس گراؤنڈ میں آ گئی۔

آج مسٹر پیٹر بہت خوش دکھائی دے رہے تھے۔اس نے ان کی خوشی کی وجہ جاننے کیلئے پوچھاانکل کیا بات ہے آج آپ بہت خوش نظر آرہے ہیں ہمیں بھی توزرا پتہ چلے۔ مسٹر پیٹر بہت مطمئن ہو کر بولے آج میری بیٹی کو کامیابی حاصل ہوئی ہے میں خوش کیوں نہ ہوں اور ویسے بھی آج تمھاری کامیابی دیکھ کر مجھے اپنی جوانی کا وہ دن یاد آگیا جب میں کامیاب ہوا تھااور امیلیاء کے والد کی شرائط پوری کی تھیں اور ہمیشہ کیلئے امیلیاء کو اپنا بنالیا تھا۔

اس نے تجسس سے مسٹر پیٹر کی جانب دیکھااور بولا تو کیا آپ کی اور مسز پیٹر کی لو میرج تھی؟ جس پر مسٹر پیٹر نے فخریہ انداز میں بتایا کہ ہاں ہماری لو میرج تھی۔اس نے کہا آپ نے اپنی زندگی کی ہر اونچ نیچ مجھے بتا رکھی ہے مگر آپ نے کبھی اس بارے میں نہیں بتایا کہ آپ کی اور مسز پیٹر کی لو میرج تھی۔ مسٹر پیٹر کی آنکھیں نم ہو گئیں اور ایک درد بھری مسکراہٹ ان کے چہرے پر ابھری اور وہ بولنے لگے ہمارے پیار کی داستان ایک مثالی داستان ہے اور جتنی تکالیف اور درد ہم نے اپنی محبت کو حاصل کرنے کیلئے سہے تھے ان کو یاد کر کے آج بھی ہماری آنکھوں میں آنسوں آجاتے ہیں۔۔۔۔بس شاید اسی لیے اس کا ذکر نہیں کرتے۔یہ سن کر اس کی آنکھیں نم پڑ گئیں کیونکہ شاید محبت اور تکلیف سے اس کا بھی واسطہ پرانا تھااور یہ درد

صرف وہی سمجھ سکتے ہیں جو اس درد سے گزر رہے ہوں یا گزر چکے ہوں۔ لیکن اب اس کو ان کی کہانی سننے کا تجسس ہو رہا تھا کیونکہ اتنی تکالیف اٹھانے کے بعد کوئی بھی محبت کی کہانی کا مکمل ہونا اسے خوشی دیتا تھا۔ اس نے مسٹر پیٹر اور مسز پیٹر کی جانب التجائیہ نگاہیں دوڑائیں اور منت کے سے انداز میں بولی مجھے آپ کیا اپنی محبت کی داستان نہیں سنائے گیں؟ مسٹر پیٹر اس کو دیکھتے ہوئے بولے صرف محبت کے متلاشی ہی محبت کی درد بھری داستان سننے کیلئے اصرار کرتے ہیں اس نے ان کی بات فوراً کاٹی اور بولی آپ کچھ ایسا ہی سمجھ لیں لیکن پلیز مجھے آپ کی کہانی سننی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے اسرار کرنے پر مسٹر پیٹر رضامند ہو گئے۔ انہوں نے کہانی سنانی شروع کی ہماری پہلی

ملاقات ہمارے کالج کے پہلے دن ہوئی تھی جب سامنے سے مس امیلیاء اپنے سے بھاری کتابوں کا بوجھ اٹھائے چلی آ رہی تھی جو کہ دکھنے میں نہایت معصوم سی لڑکی لگا کرتی تھی یکدم سینئرز کی ریگنگ کے بنائے ہوئے جال میں آ گئی اور سامنے رسی کو نہ دیکھ سکی اور دھپ سے گر گئی اور وہاں کھڑے تمام لوگ اس کو دیکھ کہ ہنسنے لگے اور مسٹر پیٹر یعنی کہ میں جو کہ پانچ منٹ پہلے سے امیلیاء کو گیٹ سے آتا دیکھ رہا تھا۔ امیلیاء کی خوبصورتی اس پر پہلے ہی جادو کر رہی تھی اور وہ پہلی

نظر میں ہی اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔اس کو نیچے گرتا ہوا نہ دیکھ سکا اور بھاگتا ہوا لوگوں کے جھرمٹ سے گزرتے ہوئے امیلیاء کی مدد کرنے لگا۔پیٹر نے اس کی تمام کتابیں اٹھوائیں اور اس کو بھی سہارا دے کر کھڑا کیا اور ان لوگوں سے بچاتا ہوا وہاں سے لے کر دور نکل گیا پھر اس نے اس سے پوچھا آپ کو کہاں جانا ہے آپ مجھے بتا دیں میں چھوڑ آتا ہوں ویسے تو میں بھی فریشر ہوں لیکن تھوڑا بہت جانتا ہوں۔امیلیاء نے جواب دیا مجھے بزنس ڈیپارٹمنٹ جانا ہے فرسٹ سمسٹر۔۔۔۔پیٹر یہ سن کر خوشی سے پھولے نہ سمایا کیونکہ یہ اس کی اپنی منزل بھی تھی اور فورا

بولا ارے مجھے بھی تو یہی جانا ہے ویل مائی نیم از پیٹر اور ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا فرینڈز جبکہ امیلیاء نے شرماتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا اور بولی مائی نیم از امیلیاء اور ہاتھ آگے بڑھا کر ملا کر بولی فرنڈز۔۔۔۔۔اس کے بعد سے ان دونوں کے درمیان بہت اچھی دوستی قائم ہو گئی۔دونوں نے اکھٹے ہی گریجویشن پاس کی اور پھر ماسٹرز میں ایڈمیشن لے لیا۔ماسٹرز کے دوران ہی ان کو احساس ہوا کہ ان کی دوستی اب محبت میں بدل چکی ہے اور ان دونوں نے فیصلہ کیا کہ ماسٹرز ختم ہوتے ساتھ ہی اپنے گھر والوں سے بات کرے گیں۔پیٹر کے والد اور والدہ

دونوں ہی بہت بڑے بزنس کے مالک تھے اور اس کے دو بڑے بھائی بھی اس کے والد کا ہی بزنس سنبھالتے تھے اور پیٹر کو بھی گریجویشن کے بعد اسی بزنس کو سنبھالنا تھا۔امیلیاء کا تعلق گاؤں کے ایک کسان کے گھرانے سے تھا جس نے اپنی بیٹی کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے شہر بھیجا تھا۔امیلیاء اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی جو کہ شادی کے دس سال بعد دنیا میں آئی تھی۔ ان دونوں کو بظاہر جتنا سب آسان لگ رہا تھا اتنا آسان نہیں تھا۔جب امیلیاء کے گھر والے پیٹر کے گھر

والوں سے ملنے آتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ امیلیاء کے والد پیٹر کے والد کے بڑے بھائی ہیں۔پیٹر کے والد نے گھر سے بھاگ کر شہر میں اپنی پسند کی شادی کی تھی جس کی وجہ سے گاؤں میں موجود اس کے تمام رشتہ داروں نے اس سے اپنا تعلق توڑ دیا تھا اور اب پیٹر اور امیلیاء کی وجہ سے وہ لوگ پھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ کھڑے ہوئے تھے۔امیلیاء کے والد اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو پیٹر کے گھر سے واپس گاؤں لے کر چلے گئے جبکہ پیٹر کے والد یہ جان کے بہت خوش تھے کہ پیٹر کو ان کی بھتیجی سے محبت ہوئی ہے جبکہ اس کی والدہ کا ردعمل بہت برا تھا کیونکہ وہ کسی گاؤں کی لڑکی کے ساتھ پیٹر کی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی خاص طور پر اپنے

www.novelsclubb.com

سسرال میں۔امیلیاء کے والد نے اس کے باہر آنے جانے پر پابندی لگوادی اور گاؤں میں ہی کہی اس کی شادی تہہ کر دی جب یہ خبر پیٹر تک پہنچی تو اس نے گاؤں جانے کا فیصلہ کیا تو اس کے والد نے بھی اس کے ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا۔امیلیاء کی شادی کے عین وقت پیٹر اور اس کے والد وہاں پہنچے تو بہت فساد ہوا۔اتنے میں ہی شہر میں موجود پیٹر کی والدہ اور اس کے بھائیوں کو بھی ان کے گاؤں آنے کی خبر ہو گئی اور وہ بھی گاؤں کیلئے روانہ ہو گئے۔جب امیلیاء کے منگیتر کو یہ محسوس ہوا کہ بات ہاتھ سے نکل رہی ہے تو اس نے امیلیاء پر بندوق تان لی۔جب امیلیاء نے مزمت کرنے کی کوشش کی تو اس نے امیلیاء پر گولی چلادی جو کہ اس کی بازو کو چھوتی ہوئی گزری اور جب وہ اس پر دوسری گولی چلانے والا تھا تو پیٹر کے والد آگے آگئے اور وہ سیدھی ان کے سینے پر جا کے لگی اور وہ اسی وقت دم توڑ گئے جبکہ امیلیاء کی حالت تفتیش ناک تھی اور اس کو فوری طور پر ہاسپٹل منتقل کر دیا گیا۔جبکہ پیٹر اپنے بھائیوں اور ماں کے ساتھ اپنے والد کی تدفین کیلئے شہر روانہ ہو گیا۔والد کی تدفین کے بعد اس کی والدہ اور اس کے بھائیوں نے اسے نہ صرف گھر سے نکالا بلکہ اسے جائیداد سے بھی عاق کر دیا اور اپنے ساتھ اسکا ہر تعلق توڑ دیا۔بے حال اور بے یار و مددگار پیٹر اپنے محبوب کے در پر پہنچا جو کہ ابھی بھی ہوش میں نہ آئی تھی۔امیلیاء کے

والد نے پیٹر کو بات کرنے کیلئے بلوایا۔ان کا دل اب پیٹر کو لے کر نرم پڑ چکا تھا لیکن پیٹر کے ان حالات کے ساتھ اپنی بیٹی کو بیاہنا نہیں چاہتے تھے۔ان کو معلوم ہو چکا تھا جو سلوک پیٹر کے گھر والوں نے اسکے ساتھ کیا تھا۔انہوں نے پیٹر سے کہا تمھارے پاس چھ ماہ کا ٹائم ہے تم اپنا نام بنا کر اور گھر کا بندوبست کر کے میرے پاس آجاؤ میں اپنے مرے ہوئے باپ کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں امیلیاء کو تمہیں سونپ دوگا مگر میری شرط ہے اس چھ ماہ کے دوران تم امیلیاء سے نہیں ملو گے اور کوئی رابطہ نہیں رکھو گے۔پیٹر بھی جواباً کہتا ہے میں بھی اپنے مرے ہوئے باپ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جب تک اپنا خود کا نام نہ بنالوں اور گھر نہ لے لو آپ کے پاس نہیں آؤگا اور امیلیاء سے ملوں گا بھی نہیں لیکن آپ کو بھی وعدہ کرنا ہوگا آپ امیلیاء کی شادی کسی اور سے نہیں کریں گے۔

www.novelsclubb.com

اور پھر پیٹر اپنی زندگی کی سب سے بڑی جنگ لڑنے اکیلے ہی نکل پڑتا ہے۔یہ وہ وقت تھا جب اس کے پاس رہنے کو گھر نہ تھا پہننے کو کپڑے نہ تھے کھانے کو کھانہ نہ تھا۔اس نے کئی راتیں بھوکے پیٹ امیلیاء کی یاد میں سڑک پر گزاریں اور بہت کڑی محنت کی مزدوری بھی کی ویٹر بھی بنا برتن بھی دھوئے اور پتہ نہیں کون کون سی چھوٹی موٹی ملازمتیں کیں۔چھ ماہ مکمل

ہونے میں ابھی پندرہ دن تھے۔اب اس کے پاس رہنے کو گھر تو تھا پر وہ ایک کمرے کا چھوٹا سا گھر جو بارش ہونے پر ٹپکڑ جاتا اور وہ اس کے رہنے کے قابل نہ تھا۔اس کے گھر کے ملازموں کو اس سے بہتر کمرہ دیا جاتا تھا۔اب اس کو اس چیز کی فکر کھائے جا رہی تھی پندرہ دن بعد کیا ہو گا اس نے نہ تو اپنا نام بنایا تھا ابھی اور نہ ہی رہنے کو سہی گھر لیا تھا اور ملازمت بھی ایک وقت کے گزارے کیلئے بہت تھی لیکن امیلیاء کو وہ ایسی زندگی نہیں دینا چاہتا تھا۔چھ ماہ ہونے میں ابھی دو دن تھے جب پیٹر نے اپنے آپ کو اپنے کمرے میں بند کر رکھا تھا اور بس روئے جا رہا تھا کیونکہ دو دن بعد اس کی محبت اس سے ہمیشہ کیلئے چھین لی جانے والی تھی اتنی دیر میں اس کا دروازہ کھٹکا جس کو کھولنے کی اس میں ہمت تو نہ تھی مگر اس نے کھولا تو دیکھا کہ ڈاکیا ایک کاغز لیے آیا ہے جب اس نے کاغز کھولا تو دیکھا کہ وہ ایک ملٹائی نیشنل کمپنی سے اسکا ہائیرنگ لیٹر تھا۔جس کمپنی کو ایک ماہ پہلے وہ اپنا بزنس آئیڈیا پریزنٹ کر کے آیا تھا مگر سیلیکٹ ہونے کی اسے کوئی امید نہیں تھی انہوں نے اسے سیلیکٹ کر لیا تھا اور ان کو اس کا آئیڈیا بہت پسند آیا تھا۔اس لیٹر میں اسے کل سے جوائننگ کا کہا گیا تھا اور یہ بھی صاف صاف لکھا تھا اسے مہینے کا کمپنی اچھا خاصہ معاوضہ دے گی اور گھر اور ہیلتھ فسیلیٹیز بھی کمپنی کی جانب سے دی جائے گیں اور اگر وہ

محنت اور لگن سے کام کرے گا تو اسکو ترقی کے مواقع بھی دیے جائے گے۔وہ ڈاکیا اس کیلئے فرشتہ بن کر آیا تھا۔اب پیٹر بہت خوش تھا۔اگلے دن ہی اس نے کمپنی کو جوائن کر لیا اور واپسی پر اسے ایک ویل فرنشڈ گھر اور گاڑی کی چابیاں دے دی گئی۔اب پیٹر کو آج کے دن گاؤں جا کر امیلیاء سے شادی کرنی تھی۔جب پیٹر اپنی نئی گاڑی میں امیلیاء کے گھر پہنچا تو امیلیاء کے والد اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے فوراً امیلیاء کا ہاتھ پیٹر کے ہاتھ میں دے دیا۔اسی دن ان دونوں کی شادی بھی کروادی گئی۔امیلیاء کے والد نے پیٹر کو گلے لگاتے ہوئے بتایا جتنا مشکل وقت تم نے کاٹا ہے ان چھ ماہ میں اتنا ہی مشکل وقت امیلیاء نے بھی کاٹا ہے۔جب امیلیاء کو ہوش آئی تو سب سے پہلے اس نے تمھارے بارے میں دریافت کیا اور میں نے اسے اپنی شرط کے بارے میں بتایا اس نے مجھے بہت منانے کی کوشش کی لیکن میں ڈٹا رہا۔روز امیلیاء کی دوست تمھاری خبر امیلیاء کو دیتی۔اگر بھوکے تم سوئے ہو تو بھوکی امیلیاء بھی سوئی ہے۔اگر سردی میں تم رہے ہو کمبل لے کر امیلیاء بھی نہیں سوئی تم دونوں نے اپنا مشکل وقت کاٹ لیا اور میری دعا ہے اب آنے والی زندگی تم دونوں کیلئے بہت خوشگوار ثابت ہو۔اس کے بعد پیٹر اپنی امیلیاء کو لے کر ہمیشہ کیلئے ان سب سے بہت دور چلا گیا اور پھر ساری زندگی ان دونوں نے

اکھٹے گزاری۔ کہانی کے اختتام میں وہاں موجود تمام لوگوں کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔اس نے بھی اپنی آنکھیں پونچھیں اور بولی انکل آپ نے اپنی محبت حاصل کرنے کیلئے کتنا کچھ سہا ہے اور پھر آپ کو آپکی محبت مل گئی ان آزمائشوں کے صلے کے طور پر۔پیٹر اس کی جانب دیکھ کر بولا میں نہیں جانتا تمھاری محبت کی کیا داستان ہے اور نہ ہی میں پوچھوں گا میری بچی کیونکہ میں نہیں چاہتا تمہارے چہرے سے ظاہر ہوتی تکلیف تمہاری زبان پر آئے اور تمہیں اور تکلیف محسوس ہو کیونکہ میں جانتا ہوں یہ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔وہ ان کی جانب حیرانی سے دیکھنے لگی اس نے تو ان کو کبھی نہیں بتایا کہ وہ بھی کسی سے شدت کی محبت کر چکی ہے۔ مسٹر پیٹر کہنے لگے گھبراؤ نہیں میری بچی جب تمھیں پہلی بار زخمی حالت میں فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے دیکھا تھا نہ تو تمھاری آنکھوں میں وہی جستجو نظر آئی تھی جو کبھی میری آنکھوں میں امیلیاء کو پانے کیلئے ہوتی تھی تو میں تب ہی سمجھ گیا تھا کہ تم بھی کسی کو شدت سے چاہ چکی ہو۔عاشقوں کی نشانی پتہ کیا ہوتی ہے اپنی تکلیف تو ان کو محسوس نہیں ہوتی پر محبوب کا درد ان کی آنکھوں میں ہر وقت نظر آتا ہے اور اس دن تم بھی اپنی تکلیف چھوڑ کر اپنے محبوب کی دی ہوئی تکلیف کو سوچ رہی تھی۔شاید وہ اب تک تمھارا مقدر نہیں بن سکا۔تم جانتی ہو جو پیٹر تمھارے سامنے آج بیٹھا ہے نا اور جو پیٹر آج

سے پچاس سال پہلے کا تھا وہ بہت الگ تھے پچاس سال پہلے کا پیٹر اپنے ماں باپ کی لاڈلی اولاد تھا جس کی ہر خواہش زبان پر آنے سے پہلے ہی پوری کر دی جاتی تھی لیکن جو ماں باپ کے زرا لاڈلے ہوتے ہیں نہ زندگی ان کے زیادہ امتحان لیتی ہے۔ پھر میں نے محبت کی راہ کا انتخاب کر لیا اور اس راہ نے پیٹر کو ہی تبدیل کر ڈالا وہ پیٹر جو اپنے ساتھ دس دوستوں کو فری میں کھانہ کھلاتا تھا کئی دن بھوکا رہا کئی دن سردی میں پڑا رہا ہر ملازمت کی اور لاڈو نکھرے میں پلنے والے پیٹر کو میری محبت نے تراش کر مضبوط ترین انسان بنا دیا اور میں آج بھی اپنی محبت کا شکر گزار ہو۔

میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا محبت بہت سخت اور کڑے امتحان مانگتی ہے اور صرف اپنے پسند کے انسان کو ہی ان امتحانوں کیلئے چنتی ہے اور اور اس محبت کے امتحان کو صرف وہ لوگ ہی پار کر سکتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ حد سے زیادہ مخلص ہوں اور ہر حال میں اپنی محبت پر ڈٹے رہنے والے ہو اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے ان کی محبت میں صدق نہیں رہتی اور وہ ان کو ملتی بھی نہیں ہے لیکن جو لوگ ہر حال میں ایک دوسرے کو حاصل کرنے کی چاہت رکھتے ہیں وہ ایک دن محبت کے تمام امتحانات کو پار کر لیتے ہیں اور اپنی محبت ہمیشہ کیلئے حاصل کر لیتے ہیں اور جب دونوں میں سے ایک بھی مخلص نہ ہو تو محبت نہیں ملتی اور محبت میں چاہت سے بھی زیادہ

ضروری چیز کیا ہوتی ہے وہ انسان آپکی عزت کرے آپکا احترام کرے اگر وہ شخص آپکو عزت دینے میں ناکام ہو جاتا ہے نہ تو آپکو بھی اس شخص کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔ میں اپنے باپ کو کھو دینے کے بعد بھی امیلیاء کے ساتھ کو کیوں نہیں چھوڑ پایا کیونکہ ہم صرف ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے تھے اور ایک دوسرے کو حاصل کرنے کی صرف جستجو نہیں رکھتے تھے بلکہ ہم لوگ ایک دوسرے کی عزت کرتے تھے اور زندگی کی ہر اونچ نیچ ہم نے اکھٹی دیکھی لیکن کبھی اپنے درمیان ایک دوسرے کے احترام کو نہ ختم کیا کیونکہ جس دن محبت میں ایک شخص دوسرے کیلئے احترام ختم کر دیتا ہے نہ وہ سمجھو آپ سے اپنا رشتہ بھی ختم کر دیتا ہے۔ محبت کا تقاضہ ہوتا ہے کہ دونوں ہی اپنی محبت کی عزت کو اولین ترجیح دیں چاہے اس کی خاطر آپ کو خود کتنی ہی تکلیف سے کیوں نہ گزرنا پڑے اور پھر بدلے میں وہ بھی آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ پاتا اور یونہی محبت کا توازن برقرار رہتا ہے یک طرفہ کوششوں سے کوئی محبت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی شخص آپکو تکلیف دے کر بھی خود سکون سے ہے اور وہ آپ سے منہ کلامی محبت کا دعوے بھی کرتا ہے تو سمجھ جایئے گا اس کو آپ سے سرے سے محبت نہ کبھی ہے نہ کبھی تھی اور نہ ہی کبھی ہو سکتی ہے۔ میری بچی میری یہ دعا ہے وہ شخص اگر تمھارے ساتھ

مخلص ہے تو خدا اسے تمھارا مقدر بنادے نہیں تو تمھیں اس کو بھولا کر آگے بڑھنے کی ہمت دے۔وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہے آگے بڑھ کر ہی تو یہاں تک آئی تھی لیکن اتنا آگے آکر بھی آج بھی میں وہی کھڑی ہوں جہاں اس نے مجھے چھوڑا تھا۔مسٹر پیٹر بولے کیا کھ رہی ہو۔وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتی ہے فوراًاور اس کے موبائل پر رنگنگ ہوتی ہے اور وہ ایکسکیوز می کھ کر دور چلی جاتی ہے۔

منت کالنگ۔

منت اس کی پچھلے چار سالوں سے اس کی روم میٹ تھی۔وہ اینڈین لڑکی تھی جو کہ اس کی طرح ہی ریسرچ کرنے کیلیئے یہاں آئی ہوئی تھی۔پہلے تو دونوں ہاسٹل میں رہتی تھی پھر دونوں کو ریسرچ کے ساتھ ساتھ لیب میں جاب بھی مل گئی تو انہوں نے ایک چھوٹا سا فلیٹ رینٹ پر لے لیا

پہلے تو ان دونوں کے درمیان اتنی دوستی نہ تھی مگر پھر کچھ وقت میں منت اس کی بہت اچھی دوست بن گئی۔ان دونوں نے بہت اچھا وقت اکھٹے گزارا۔دونوں اکثر ویک اینڈ پر

گھومنے پھرنے نکل جاتیں۔اور دوسرے کی ہمت بھی بن جاتی ضرورت پڑنے پر۔جب اس کو پچھلے سال ٹائیفائڈ ہوا تھا تو منت نے اس کا بالکل بہنوں کی طرح خیال رکھا تھا اور اس کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اس کے گھر والوں کو بھی اس کے صحت کے احوال سے آگاہ کرتی رہی تھی۔اسی طرح اس نے بھی ہر طرح سے منت کا ساتھ دیا تھا۔اور اب بھی وہ جانتی تھی کہ منت کیوں فون کر رہی ہے۔

ہیلو کیسی ہو منت؟۔

میں بالکل ٹھیک تم بتاؤ کب نکل رہی ہو اولڈ ایج ہوم سے اور گھر آ رہی ہو

تمھیں کیسے پتہ کہ میں اولڈ ایج ہوم میں ہوں۔

منت فوراً بولی مجھے پتہ ہے جب بھی تم لاپتہ ہوتی ہو یہاں ہی پائی جاتی ہو۔

دونوں طرف قہقہہ بلند ہوتا ہے پھر منت پھر سے بولتی ہے سن و جلدی گھر پہنچو مانا کہ آپکو ایوارڈ ملا ہے ہم چھوٹے موٹے لوگوں کو آپ نہیں بلائیں گی اب لیکن آپ گھر آ جائیں ہم بھی تھوڑا بہت جشن منا لیں آپ کی جیت کا۔

ارے نہیں ایسا نہیں ہے منت میں بس نکلتی ہوں تم انتظار کرو میں دس منٹ میں پہنچ جاؤ گی

☆☆☆☆☆

آج دوپہر کو گھر آتے ساتھ ہی داریا سو گئی تھی کیونکہ ساری رات وہ اور ارحان باتیں کرتے رہے تھے۔اب وہ نہ سوتی تو کہی بیہوش ہو کر گری پڑی ہوتی۔ثانیہ بیگم اس کو کھانے کیلئے بلانے بھی آئیں لیکن وہ بہت گہری نیند سو رہی تھی تو انہوں نے زیادہ اٹھایا نہیں۔شام کے پانچ بجے داریا کی آنکھ کھلی اٹھتے ساتھ ہی اس کا پہلا خیال ارحان کا تھا اس نے فوراً ارحان کے میسجز کھولے تو دیکھا بے شمار میسجز اس کے منتظر تھے۔داریا نے اس کو ریپلائے دیا سوری وہ مجھے بہت نیند آرہی تھی اس لیے میں آتے ساتھ ہی سو گئی تھی۔اب میں زرا کھانہ کھا آؤ تو بات کرتی ہوں آپ سے۔

ابھی عصر کی نماز کا وقت تھا داریا نے جلدی سے نماز ادا کی اور پھر باہر چلی گئی۔ثانیہ بیگم نے داریا کو دیکھتے ساتھ ہی اس کیلئے کھانہ گرم کیا۔داریا کھانہ کھانے کے فوراً بعد اٹھ کر اپنے

کمرے میں جانے ہی والی تھی کہ ثانیہ بیگم نے اسے ابھی بیٹھنے کا کہا۔جی ماما کیا ہوا ہے۔ثانیہ بیگم نرمی سے بولی بیٹا کچھ بھی نہیں بس ایسے ہی بول رہی تھی کہ تم آج کل بہت مصروف ہو چکی ہو کچھ ٹائم نکال لیا کرو ہمارے لیے بھی ہر وقت کمرے میں رہنا ٹھیک نہیں ہوتا۔جی ماما ٹھیک ہے ۔داریا کے رنگ فق ہونے لگے اسے لگا شاید ماما کو اس پر شک ہو گیا ہے پھر وہ آدھا گھنٹہ ماما کے پاس بیٹھی رہی اور وہ بار بار ثانیہ بیگم سے کوئی نہ کوئی بات کرتی اور جاننے کی کوشش کرتی کیا واقعی ان کو اس پر شک ہو گیا تھا۔لیکن پھر بعد میں اس کو ایسا کچھ بھی محسوس نہ ہوا۔پھر داخلی دروازے پر دستک ہوتی ہے۔داریا دروازہ کھولتی ہے اور آگے ارحم کو کھڑا پاتی ہے جو کہ ابھی ابھی ٹیوشن سے پڑھ کر آیا تھا۔داریا کے ساتھ وہ اندر لاؤنج میں آکر بیٹھ گیا اور اونچی آواز سے ماما کو سلام کیا۔اب گرمیوں کا آغاز ہو چکا تھا ماما نے فوراً ارحم کو فریج سے ٹینگ نکال کر لا کر دیا جسے پی کر مرجھایا ہوا ارحم یکدم تروتازہ ہو گیا۔اب ثانیہ بیگم کا دھیان داریا سے ہٹ چکا تھا اور وہ ارحم سے اس کی دن بھر کی کارستانیاں سن رہی تھیں داریا اتنے میں نظر چراتی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی۔ارحان کا ریپلائے اس کا منتظر تھا۔

ہاں جاؤ جلدی جا کے کھانہ کھا کر آؤ۔۔:ارحان

اتنی دیر لگا کر کون کھاتا ہے۔

کھانہ کھانے گئی ہو کہ کھانہ بنانے گئی ہو۔

داریا آکر جواب دیتی ہے جی آگئی میں۔۔

پہلے سارا دن انتظار کروایا ہے اور اب پھر انتظار۔: ارحان

آئی ایم سو سوری۔۔ : داریا

سوری سے کام نہیں چلے گا آئی لو یو کی وائس ریکارڈنگ: ارحان

کر کے بھیجنی ہو گی۔

داریا کچھ سوچے سمجھے بغیر اسے ریکارڈنگ بھیج دیتی ہے

ہاں اب معاف کیا دشمنِ جاناں : ارحان

میں آپکی جان کی دشمن تو نہیں ہوں تو پھر بار بار: داریا

دشمن جاناں کیو کہتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

پاگل جان کے دشمن کو دشمن جاناں نہیں کہتے: ارحان

بلکہ ستم گر محبوب کو دشمنِ جاناں کہتے ہیں۔

میں نے تو آپ پر کوئی ستم نہیں کیا۔۔: داریا

اچھا یہ جو روز روز مجھے انتظار کی سولی پر لٹکایا: ارحان

ہوتا ہے اسکا کیا یہ بھی ستم ہوتا ہے میری جان۔

کچھ بھی۔ : داریا

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

اب داریا اور ارحان کے درمیان کی باتیں بہت زیادہ لمبی ہو چکی تھیں وہ سارا سارا دن ساری ساری رات ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہتے تھے۔داریا ارحان کی حد سے زیادہ عادی ہو چکی تھی اور اس سے دور جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کو کافی حد تک جان بھی چکے تھے۔اب ان کو ایک دوسرے کی پسند اور ناپسند کا اندازہ

بھی ہو چکا تھا۔اتنے لمبے عرصے بات کرتے ہوئے داریا کو اس بات کا اندازہ ہو چکا تھا کہ ارحان کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہونے کی عادت ہے کبھی وہ اس سے لیٹ ریپلائے کرنے تو کبھی پکچر نہ بھیجنے پر ناراض ہو جاتا لیکن داریا اسے فوراً ہی منا لیتی۔کچھ ہی دنوں میں داریا کے فائنلز سٹارٹ ہونے والے تھے لیکن اس دفعہ اس کو پڑھائی کی کوئی فکر ہی نہ تھی اور اس بات کو فارحہ بھی کافی عرصے سے نوٹ کر رہی تھی۔داریا اور ارحان کے ریلیشن شپ کے بارے میں ابھی کوئی بھی نہ جانتا تھا۔

داریا اور ارحان کا آنلائن تعلق بہت جلد ہی بن چکا تھا اور اب وہ کئی ماہ سے چیٹنگ کر رہے تھے اور ایک دوسرے سے اپنی روزانہ کی کہانیاں شیئر کر رہے تھے۔ان دونوں کے درمیان گفتگو بھی بڑھتے جا رہی تھی۔ایک دن رات کو جب دونوں چیٹنگ کر رہے تھے تو ارحان نے داریا کو بتایا کہ اب وہ چیٹنگ پر بات کر کر کے تھک چکا ہے اسے اب اس سے کال پر بات کرنی ہے۔ارحان کی اس فرمائش پر داریا کے چہرے کے زاویے تبدیل ہوئے کیونکہ کال پر بات کرنا داریا کیلئے مشکل ترین کام تھا۔وہ ٹیکسٹ میسجز پر تو بہت ساری باتیں کر سکتی تھی لیکن کالز پر اس نے آج تک فارحہ تک سے بات نہ کی تھی اور جب ثانیہ بیگم اور رضوان صاحب عمرے پر گئے

تھے تب بھی وہ ان سے صرف حال احوال پوچھ کر فون بند کر دیتی تھی۔اب اس کو اس بات کی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ ارحان سے کس طرح بات کرے گی اور اگر وہ ایسا کرنے سے منع کر دیتی تو وہ یہ بھی جانتی تھی ارحان اس سے ناراض ہو جائے گا۔اس لیے اس نے زیادہ دیر نہ کی سوچنے کیلئے اور فون پر بات کرنے کیلئے رضامند ہو گئی۔ارحان نے داریا کو فوراً ہی فون کیا۔داریا نے فون اٹھایا مگر کچھ بولی نہیں تھوڑی دیر خاموشی رہی اور پھر ارحان نے بات کا آغاز کیا ہیلو کیسی ہو ۔۔داریا نے جواب دیا میں ٹھیک آپ بتائیں۔۔۔میں بھی ٹھیک اور سناؤں کیا کر رہی تھی ؟۔۔۔۔کچھ خاص نہیں بس آپ سے بات ہی کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

پھر دونوں طرف کافی دیر لمبی خاموشی رہتی ہے اور پھر ارحان بات کا آغاز کرتا ہے اور داریا بس جواب دے دیتی ہے۔۔۔۔داریا تم کوئی بات کیوں نہیں کرتی میسجز پر تو بہت بولتی ہو اب کیا ہوا ہے۔۔داریا جواب دیتی ہے کیونکہ مجھ سے کال پر بات نہیں ہوتی اور ویسے بھی بات تو آپ کو کرنی تھی اب آپ کریں میں سن رہی ہوں۔۔ارحان چڑ کر بولتا ہے ایسے تھوڑے ہوتا ہے یار تم بھی تو بات کرو۔داریا جی اچھا کا جواب دیتی ہے۔۔۔

☆☆☆☆☆

دن گزرتے گئے۔اب دونوں کی فون کالز بھی بہت لمبی ہوتی چلی گئیں۔ابھی بھی داریا کال پر بات کرنے میں کمفرٹیبل نہیں تھی اور زیادہ تر ارحان ہی بولتا تھا اور داریا جواب دے دیتی تھی۔لیکن کبھی کبھار داریا وہ وقت بہت یاد کرتی تھی جب وہ دونوں چیٹنگ کیا کرتے تھے وہ چاہتی تھی وہ پہلے کی طرح باتیں کیا کرے۔۔

ایک دن رات کے دو بجے وہ دونوں کال پر بات کر رہے تھے کے داریا کے فون کی وائیبریشن ہوئی اس نے جب سکرین پر دیکھا تو رضوان صاحب اس کو فون کر رہے تھے۔اس کے چہرے کے رنگ اڑ گئے اور اس نے فوراً سے پہلے ارحان کی کال کاٹ دی۔اتنے میں رضوان صاحب کا بھی فون کٹ گیا۔اب داریا پریشان ہو رہی تھی کہ کہی اس کے دوسری کال پر مصروف ہونے کا علم رضوان صاحب کو تو نہیں ہو گیا۔اس نے ڈرتے ڈرتے واپس رضوان صاحب کو کال کی۔انہوں نے اس سے بالکل نارمل بات کی اور بتایا کہ وہ پانی لینے آئے تھے

تو اسکے کمرے کی لائٹ چلتی دیکھ کر فون کیا تھا کہ رات بہت ہو گئی اب کتابیں بند کر کے سو جائے۔ یہ سن کر داریا کی جان میں جان آئی اور داریا نے جی بابا کھ کر فون کاٹ دیا۔ اتنے میں اس نے دیکھا بیچ میں ارحان کی پانچ مسڈ کالز آچکی تھی۔ داریا کافی ڈر چکی تھی اس نے کال پر بات کرنے کی بجائے میسج کر کے ارحان کو صورتحال سے آگاہ کیا۔ لیکن اب شاید دیر ہو چکی تھی ارحان جو کہ داریا کے کم بات کرنے پر پہلے ہی چڑا بیٹھا تھا اس کی اس کی کالز نہ ریسیو کرنے پر اور ہی خفا ہو گیا۔ تم شاید مجھ سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی جاؤ میں بھی نہیں مرا جاتا تمہارے لیے۔ تمہارا مجھ سے کم بات کرنا اس طرف اشارہ ہے کہ تم مجھ میں اب انٹرسٹڈ ہی نہیں ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ارحان نے اور بھی سارے دل توڑ دینے والے الفاظ کا استعمال کیا جس کو پڑھ کر داریا کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔ لیکن پھر بھی داریا نے اپنی عزت نفس مجروح کر کے ارحان سے معافی مانگی اور اس کو روکنے کی بھرپور کوشش کی۔ اس نے اس کو وہ تمام وعدے یاد دلائے جو ارحان نے ہمیشہ اس کا ساتھ نبھانے کیلئے کیے تھے مگر اس وقت ارحان کو جیسے صرف داریا سے جان چھڑوانی تھی جیسے وہ اس کی زندگی میں کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی۔ داریا جتنی کوششیں کر سکتی تھی اس نے کیں مگر ارحان بضد رہا کہ وہ اس کی زندگی سے چلی جائے۔ پھر داریا نے بھی

بھلائی اس کو کبھی دوبارہ میسج نہ کرنے میں سمجھی اور دونوں نے ایک دوسرے کو ویٹسا یپ اور باقی تمام سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بلاک کر دیا۔

داریا ساری رات بیٹھ کر روتی رہی اور اللہ سے ارحان کے واپس آجانے کی دعائیں مانگتی رہی۔ داریا کو ارحان کے اس رویے نے بہت تکلیف پہنچائی تھی اور ارحان کی باتیں اس کے دل پر خنجر کی طرح لگ رہی تھی اور اسے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔ وہ باقی ساری رات بے جان جسم کی طرح آنکھوں میں آنسوں لیے بستر پر لیٹی رہی اور پھر فجر کی اذانیں سن کر وضو کیلئے اٹھی اور فجر کی نماز ادا کی۔ اس نے نماز کے دوران بے تحاشا آنسو بہائے۔ نماز میں بھی ارحان کی باتیں سوچ سوچ کر اس کی روح تک زخمی ہو رہی تھی کل تک جو انسان اس پر جان چھڑک رہا تھا اب وہ اس کو ایک دم سے بے مول کر گیا ہے۔ وہ سجدے میں اتنی شدت سے رو رہی تھی کہ یہاں تک اس کیلئے سانس لینا مشکل ہو گیا تھا۔ سجدے میں اپنے رب کے آگے آنسوں بہانے سے اس کی تکلیف کی شدت میں تھوڑی کمی آئی اور اس کو تھوڑا سکون محسوس ہونے لگا اور پھر وہ بستر پر لیٹتے ساتھ ہی نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

☆☆☆☆☆

داریا صبح نارمل روٹین کی طرح یونیورسٹی کیلئے تیار ہوتی ہے پر آج وہ ناشتے کر کے نہیں جاتی جب ثانیہ بیگم اس کو ناشتے کیلئے اسرار کرتی ہیں تو داریا چڑ جاتی ہے شاید آج کے بعد داریا کو کوئی بھی ناشتے کا کہے تو وہ ایسی ہی رئیکٹ کرے گی کیونکہ ہر وہ انسان جو اسے ناشتے کیلئے فورس کرے گا وہ جانے انجانے میں اسے ارحان کی یاد دلوائے گا۔وہ یونیورسٹی بھی عام دنوں کی طرح جاتی ہے۔۔۔۔یونیورسٹی کے کام بھی اسی طرح کرتی ہے۔۔۔واپس آ کے دوپہر کو کھانہ کھا کر سو بھی جاتی ہے۔۔اور پھر شام کو ڈھیر سارا وقت اسے پڑھنے کیلئے بھی مل جاتا ہے۔۔۔پہلے پہلے تو اس کا پڑھائی میں دل نہیں لگ پاتا پھر وہ اپنے آپ کو سمجھاتی ہے اس کا کیریئر اس کے خواب ارحان سے کئی زیادہ اہم ہیں اور پھر خود کو بہت سمجھانے کے بعد وہ بیٹھ کر پڑھ پائی۔یہ وقت بھی ایسا تھا جس میں وہ زیادہ دیر دکھ میں اپنا وقت نہیں نکال سکتی تھی اب اس کو ہوش آچکی تھی اگلی پیر کو اس کا پہلا پرچہ تھا۔سارا دن پر سکون نظر آنے والی داریا کو دیکھ کر اس کے گھر والے اور دوست اس چیز کا اندازہ نہ لگا پائے کہ داریا کس قدر تکلیف میں رات بھر مبتلا رہی ہے وہ کتنا درد اپنے دل میں چھپائے گھوم رہی ہے۔انسان کو لگتا ہے جس تکلیف کو وہ کبھی زندگی برداشت نہیں کر پائے گا اس تکلیف کا سامنا اس کو اتنے ہی صبر و تحمل اور دنیا کو خبر کیے ہمت

سے کرنا پڑتا ہے۔داریا کو بھی یہی لگتا تھا وہ ارحان کے بغیر مر جائے گی مگر ایسا نہ ہوا وہ زندہ تھی سانس بھی لے رہی تھی سب سے باتیں بھی کر رہی تھی دوستوں میں بیٹھ کر ہنس بھی رہی تھی بس کچھ اگر زندہ نہ رہا تھا تو وہ اس کا دل تھا وہ مردہ دل لیے اپنے دن بھر کے سارے کام کرتی رہی۔

سارا دن داریا نے بہت ضبط سے کام لیا لیکن جب رات کو سونے کیلئے وہ بیڈ پر لیٹی ایک دم سے پھر ارحان کے ساتھ بتائے گئے حسین لمحوں نے اسے آگھیرا اور ایک دفعہ پھر سے آنسوؤں نے داریا کی آنکھوں میں گھر کر لیا اور وہ زار و قطار رونے لگی۔

اب اس کو پھر سے صبح کی طرح کی بے چینی محسوس ہونے لگی تھی اور پھر یکدم اسے خیال آیا صبح بھی جب وہ زار و قطار رو رہی تھی تو اس کو نماز کے سجدے میں سکون ملا تھا۔سجدے میں جا کر اپنے اللہ سے دل کی ہر بات کر دینے سے آدھی پریشانی تو ایسے ہی دور ہو جاتی ہے۔اس نے وضو کیا اور سجدے میں جا کر پھر سے اپنے دل کا ہر بوجھ اللہ سے بانٹ لیا اور ہلکی ہو گئی۔اس نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو خود بخود اسکے منہ سے دعا نکلی۔۔۔۔۔

یااللہ تیرا انسان بہت رسوا کرتا ہے اور تو ہی ہے جو اس"

کے ٹوٹے ہوئے انسان کو سنبھال لیتا پے یااللہ مجھے بھی تو سنبھال لے میں تجھ سے وعدہ کرتی ہوں آج کے بعد کبھی تجھ سے غفلت نہیں برتو گی یااللہ مجھے تھام لے میں تجھ سے وعدہ کرتی ہوں روز پانچ وقت کی نماز ادا کرو گی یااللہ مجھے پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کی توفیق عطا کر دے یااللہ مجھے ایسا بنا دے کہ میں تجھے پسند آجاؤ تیری دنیا کے لوگ تو مجھ سے کسی حال میں راضی نہیں ہوتے یااللہ تو مجھ سے راضی ہو جا۔آج سے میں تیری ہر بات ماننے کا وعدہ کرتی ہوں میں جانتی ہوں یااللہ تو بہت غفور ور حیم ہے جب میں تیری ہر بات مانو گی تو تو بھی

"مجھے ارحان لوٹا دے گا

www.novelsclubb.com

یہ سجدہ بے شک اس نے اللہ کی خاطر نہ سہی اپنی محبت حاصل کرنے کیلئے کیا تھا۔لیکن آنے والے دنوں میں داریا کی زندگی میں اس سجدے میں مانگی گئی دعاؤں کی قبولیت تھی۔اپنی

محبت کو حاصل کرنے کیلئے سجدے میں رونے والی داریا جلد ہی اپنی رب کی رضا کیلئے سجدے میں رونے والی تھی۔بے شک اگر وہ اللہ نہ چاہے تو تمہیں سجدے کی توفیق نہ دے۔

☆☆☆☆☆

آج داریا اور ارحان کی لڑائی کو تقریباً ایک ہفتہ ہونے والا تھا۔

پچھلا پورا ہفتہ داریا نے پیپر کی تیاری اور نماز کی پابندی میں گزارا۔اب داریا کی تکلیف پہلے کی نسبت کم ہو چکی تھی اس نے خود کو سنبھال لیا تھا یا یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ جب انسان اپنے دکھ اللہ سے بانٹ لیتا ہے تو وہ دکھ ہمارے نہیں رہتے ان کی تکلیف میں خود بخود کمی آجاتی ہے اور انسان صبر کا گھونٹ پی لیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

آج داریا کا پہلا پرچہ تھا جس کی اس نے بہت محنت کی تھی اور اس کا پرچہ اچھا بھی ہو گیا تھا۔ اب وہ پورے جوش و خروش سے اپنے دوسرے پرچے کی تیاری میں مشغول ہو گئی۔

☆☆☆☆☆

پورا ایک مہینہ پیپرز میں گزر گیا۔اس پورے ایک ماہ میں داریا نے دل لگا کر پڑھائی کی اور ادھر ادھر کی باتوں پر بالکل بھی دیہان نہ دیا۔اس ایک ماہ کے دوران داریا کی اولین ترجیح تھی اپنے آپ کو نماز کا پابند بنانا اور اس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی تھی۔اگر کبھی تھکاوٹ کے باعث اس کے ذہن میں خیال آتا کہ وہ نماز چھوڑ دے تو اس کا دل اس کو ایسا کرنے کی اجازت نہ دیتا اور وہ ہر

حال میں سب سے پہلے نماز ادا کرتی۔جسے اللہ چاہے سجدے کی توفیق دے دے اور جس سے چاہے چھین لے۔اس دوران ایسا نہ تھا کہ اس کو ایک دن بھی ارحان کی یاد نہ آئی ہو اس نے پل پل اس کو یاد کیا تھا مگر اب اس کا دل صبر کر چکا تھا اس کی یادیں اس کو اب رلاتیں نہیں تھیں اس نے اپنے آنسوں ضبط کرنا سیکھ لیے تھے۔کبھی کبھار وہ درمیان میں کمزور بھی پڑی اور سوچا ارحان کو میسج کر کے دیکھ لے مگر پھر اس کو ارحان کی دی ہوئی اذیت یاد آ گئی اور یہ سوچ کر پیچھے ہٹ گئی کہ وہ اکیلی ہی رشتہ کب تک نبھائے گی کب تک وہ ارحان کو مناتی رہے گی کبھی ارحان کو بھی تو کوشش کرنی چاہیے۔کہیں نہ کہیں اس کے دل میں ایک آس اب بھی تھی یا مان باقی تھا کہ شاید کبھی ارحان اس کو میسج کرے گا اور منائے گا۔

پورے ایک ماہ ان تھک محنت کرنے کے بعد آج داریا اور فارحہ اپنے آخری پریکٹیکل سے فارغ ہو کر گراؤنڈ میں ہی باتیں کرنے کو بیٹھ گئیں۔فارحہ جو کہ داریا کی دماغی غیر حاضری کو کافی لمبے عرصے سے دیکھ رہی تھی جاننے کی کوشش میں تھی آخر وجہ کیا ہے داریا کی خاموشی کی۔داریا اب بھی فارحہ کے ساتھ بیٹھی تھی اور اس کی باتیں بھی سن رہی تھی۔فارحہ جو کہ بات صرف داریا کو نوٹ کرنے کیلئے ہی کر رہی تھی داریا کو غور سے دیکھ رہی تھی جو کہ گراؤنڈ کی گھاس کو کھینچ کر جڑ سے اکھاڑ دیتی اور پھر اس کو پکڑ کر ادھر ادھر لہرانے لگتی۔اس سارے عمل کے دوران داریا کی نظریں بھی اسی گھاس پر ٹکی تھیں۔بالآخر فارحہ سے دیکھا نہ گیا اور اس نے داریا سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔اس نے داریا کو مخاطب کیا اور پوچھنے لگی داریا میں پچھلے کئی دنوں سے تمھیں نوٹ کر رہی ہوں تمھیں کچھ ہوا ہے کیا؟ داریا نیچے منہ کیے ہوئے ہی جواب دیتی ہے مجھے کیا ہی ہو سکتا ہے فارحہ۔نہیں کچھ تو ہوا ہے کچھ تو تبدیلیاں آئی ہیں تم میں اب تم مجھ سے پہلے کی طرح باتیں نہیں کرتی میرے ساتھ ہنستی نہیں ہوں بولتی نہیں ہو پڑھتی نہیں ہو۔ایسا کچھ نہیں بھی نہیں ہے

اکثر داریا فارحہ کو پیار سے فیری کھ کر بلایا(فیری

)کرتی تھی

تو پھر کیسا ہے داریا چلو مانا تم نے مجھ سے اپنی خوشیاں چھپائیں مگر غم اکیلے کاٹنے کا تم حق نہیں رکھتی تمہیں میں بچپن سے جانتی ہوں تم کبھی اس طرح کی تو نہ تھی۔داریا حیرانی سے منہ اٹھا کر آنسوں لیے فارحہ کو دیکھنے لگی اور اس کو منہ سے الفاظ نہ نکل سکے کہ وہ یہ کیسے جانتی ہے کہ میں نے اس سے اپنی خوشی چھپائی۔اس ساری گفتگو میں یہ پہلی بار تھا کہ داریا نے منہ اٹھا کر فارحہ کی آنکھوں میں دیکھا ہو۔فارحہ بھی اس کی سچی اور پکی دوست تھی اس کے منہ میں دبے ہوئے الفاظ کو سمجھ گئی تم مجھے نہیں بتاؤں گی تو کیا مجھے پتہ نہیں چلے گا مجھے تمھارے چہرے کے زاویے ہی بتانے کو کافی ہیں تم کس صورتحال میں ہو۔میں تم میں آنے والی تبدیلیاں بہت پہلے سے دیکھ رہی ہوں۔اب تم مجھے بتاؤ گی کہ آخر کیا مسئلہ ہے یا میں انکل آنٹی سے بات کروں؟۔ داریا اب بھی نیچے منہ کیے خاموش بیٹھی تھی اور ہاتھ میں پکڑی گھاس کو دیکھ رہی تھی۔داریا تم ٹھیک تو ہو نہ؟؟؟داریا آہستہ آواز سے بولتی ہے کہا تو ہے میں

بالکل ٹھیک ہوں۔فارحہ داریا کے ہاتھوں سے گھاس چھڑوا کر پھینک دیتی ہے اور پھر اس کا منہ اوپر کر کے اس کے ہاتھ تھام کر کہتی ہے ادھر دیکھو میری آنکھوں میں داریا۔داریا آنکھوں میں آنسوں لیے فارحہ کی جانب دیکھتی ہے۔اب کیا تم مجھ سے بھی چھپاؤ گی؟فارحہ نرم لہجے میں بولتی ہے۔فارحہ کے اتنا کہنے کی دیر تھی داریا کی آنکھوں میں وہ آنسوؤں کا سمندر جو کہ پچھلے ایک ماہ سے قید تھا پھوٹ پھوٹ کر نکلنے لگا۔داریا۔۔۔۔داریا۔۔۔۔۔رو کیوں رہی ہو؟۔۔۔مجھے بتاؤں کیا ہوا ہے؟؟؟؟تم ٹھیک تو ہو نا؟؟فارحہ کے ڈھیر سارے سوالوں کے جواب میں داریا کچھ بھی بول نہ پائی۔فارحہ نے بہت دیر لگا کر داریا کو چپ کروایا اور پھر اس کو پانی پلایا۔اب داریا پہلے کی نسبت بہتر ہو گئی تھی تو فارحہ نے پھر سے داریا سے پوچھا اب مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟کس کی اتنی ہمت میری بیسٹی کی آنکھوں میں آنسوں لائے؟؟بتاؤں میں اس کا منہ توڑ دوں گی۔۔۔۔اب تم مجھے بتاؤ گی داریا کس سے آپ کو محبت ہوئی ہے؟؟کون ہے وہ شخص؟؟کیا نام ہے اس کا؟؟تاکہ میں اس کا منہ توڑ کر آسکو۔اس بات سے داریا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تم اس کا کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ تمہیں اس کا منہ توڑنے کیلئے اسلام آباد جانا پڑے گا۔فارحہ اوہ اچھا تو وہ اسلام آباد کا ہے۔۔۔۔ویسے تمہیں اتنے بڑے لاہور میں کوئی نہ ملا

محبت کرنے کیلئے۔فارحہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ مجھے محبت ہو گئی ہے۔کیونکہ داریا تمہاری آنکھوں میں مجھے سب دکھ جاتا ہے اور ویسے بھی سارا سارا وقت جب تم اپنی دوست کو اگنور کر کے کسی اور کے ساتھ آنلائن رہو گی تو کیا مجھے پتہ نہیں چلے گا۔میرے ساتھ بیٹھ کر کسی اور کے ساتھ ہنس ہنس کر کے چیٹنگ کرو گی تو میں کیسے نہیں جان پاؤ گی کہ تم نے مجھ سے زیادہ اہمیت کسی اور کو دے دی ہے۔بس مجھے اپنی محبت کی داستان نہ سنانا میں اس سے جیلیس ہو گی اس نے مجھ سے میری بیسٹ فرینڈ چھین لی ہے مگر اس نے تمھارا جس وجہ سے دل دکھایا وہ بتاؤ مجھے کیونکہ مجھے اس شخص سے نفرت کی وجہ چاہیے۔داریا ایک بار پھر مسکرانے لگی ارحان ہے اس کا نام۔فارحہ جو بھی ہے میں کیا کرو۔اور پھر ایک دم سے اس کو کچھ یاد آتا ہے اور چھلانگ مار کر اٹھ بیٹھتی ہے کہی یہ وہی دی ارحان خان تو نہیں جو میری سیجیشنز میں ہوتا ہے۔اور پھر فوراً ہی اپنی آئی ڈی سے اس کو اس کی آئی ڈی کھول کر دکھاتی ہے اور داریا ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔فارحہ تجسس سے بولتی ہے اچھا تو یہ موصوف میری سیجیشنز میں آپکی وجہ سے آتے ہیں۔ویسے دکھنے میں تو ٹھیک ٹھاک ہی ہے مگر اس نے تمھارا دل توڑا ہے تو مجھے یہ بندہ زہر لگ رہا ہے۔اور اب تم ۔۔۔تم مجھے اپنی ساری روداد سنا دو۔اور پھر داریا اپنے اور ارحان کی دوستی ہونے سے لے کر اس

کے پرپوز کرنے اور لڑائی ہونے تک کی ساری داستان فارحہ کو سنا دیتی ہے۔فارحہ کا رنگ اس وقت غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا بھلا داریا تم اتنی بیوقوف کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔مجھے تو لگتا ہے اس نے صرف تمھارے ساتھ فلرٹ کیا تھا اور تم اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی۔ تمہیں مجھے تو بتانا چاہیے تھا میں تمھیں اچھا مشورہ ہی دے دیتی۔داریا کا دل ایک دم پھر سے اداس ہو گیا۔اس چیز کا اندازہ جب فارحہ کو ہوا تو اس نے داریا کا دل مزید برا نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اسے یہ کہہ کر گھر لے گئی کہ شام میں وہ اس کے گھر آ کر اس سے اس بارے میں تفصیل سے بات کرے گی۔

☆☆☆☆☆

شام کو فارحہ داریا کے کمرے میں جب دستک دیتی ہے تو داریا عصر کی نماز ادا کر رہی ہوتی ہے۔فارحہ کو دیکھ کر داریا جلدی سے دعا مانگتی ہے اور پھر فارحہ کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔تم ٹھیک ہو اب داریا؟؟؟ہمم میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔فارحہ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے آئی ایم سوری میری باتوں سے تم ہرٹ ہوئی ہو گی مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔نہیں نہیں فارحہ کیسی باتیں کر رہی ہو میں کبھی تمھاری باتوں کا برا نہیں منا سکتی۔اب کیا کرنا ہے آگے؟؟کیا کرنا ہے کس بارے میں؟؟؟فارحہ کہتی ہے اب اتنی انجان نہ بنو میں ارحان اور تمھاری بات کر رہی ہوں

دیکھو دار یا اگر تم دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے تو ایک دوسرے سے بات کرو اور اگر ایگو ختم کر کے بات نہیں کرنی تو یو دل ٹوٹ عاشقوں کی طرح مجھے نظر نہ آؤ موو آن کر جاؤں ۔دار یا اس کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھنے لگی۔فارحہ بھول میں سکتی نہیں ہوں اس کو اور رہی بات اس سے بات کرنے کی میسج کی پہل میں ہر گز نہیں کرو گی کیونکہ میری بھی کوئی سیلف ریسپیکٹ ہے جو کہ اب کبھی بھی مجھے اس کے آگے جھکنے نہیں دے گی۔اور اگر ارحان نے پہل کر لی تو تم کیا اس کو معاف کر دو گی؟اگر اس نے مجھے میسج میں پہل کر دی تو اس کو مجھ سے معافی مانگنے تک کی ضرورت نہیں مجھے اس سے پھر کوئی شکوہ نہ ہو گا۔اچھا تو پھر کچھ کرتے ہیں چلو ادھر وہ بھی میسج نہیں کر رہا اور ادھر تم بھی میسج کرنے کو تیار نہیں پھر یہ کیسی محبت ہوئی جو دونوں طرف برقرار ہے مگر بولتا کوئی نہیں۔فارحہ تم نہیں سمجھو گی تمہیں کبھی محبت ہوئی جو نہیں ہے اور ویسے تمہیں یہ کس نے کہہ دیا کہ اس کی جانب سے اب تک محبت برقرار ہے اگر اس کو محبت ہوتی تو مجھ سے اب تک بات کر چکا ہوتا محبت جس کو ہوتی ہے وہ اتنی دیر ناراض نہیں رہ سکتے۔وہ نہ میں نے اسے سٹالک کیا تھا فیک آئی ڈی سے اور اس کی اسٹوری بھی دیکھی تھی۔واٹ فارحہ آر یو میڈ اسے پتہ چل گیا تو سمجھے گا کہ میں مری جا رہی ہوں اس کیلئے۔تم یہ نہیں پوچھو گی کہ اس

نے اسٹوری پر کیا لگا رکھا ہے۔۔۔۔ نہیں میں نہیں پوچھو گی۔ حالات ادھر کے بھی کچھ ایسے ہی ہیں اور بس تم دونوں اپنی اپنی ایگو لیے بیٹھے ہو۔ وہ بھی تمھیں یاد کرتا ہے داریا۔۔۔۔۔۔ فارحہ نہیں وہ مجھے یاد نہیں کرتا۔۔۔ کرتا ہوتا تو کب کا آجاتا مگر وہ نہیں آیا ضروری نہیں وہ اسٹوری میرے لیے ہو وہ کسی اور کیلئے بھی تو لگا سکتا ہے نا۔۔۔ داریا پر تم تو کھ رہی تھی وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔ اور تم بھی تو کھ رہی تھی اس نے میرے ساتھ فلرٹ کیا تھا صرف۔۔۔۔ داریا نے جواب دیا۔۔۔۔۔۔ فارحہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتی ہے دیکھو داریا اگر تم بھی بات نہیں کرو گی وہ بھی بات نہیں کرے گا تو پھر بات کیسے ہو گی اور تم دونوں کے درمیان سب ٹھیک کیسے ہو گا۔۔۔ داریا بھی چڑ کر بولتی ہے نہیں ہو گا کچھ ٹھیک تو نہ ہو میں بات نہیں کرو نگی۔۔۔ اچھا تم بات نہ کرو میں اس سے بات کر کے دیکھتی ہوں آخر بات تو کرے تم سے۔۔۔۔۔ داریا فوراً بولتی ہے تم ایسا نہیں کرو گی وہ سمجھے گا تمھیں ایسا کرنے کو میں نے کہا ہے جب کہ ایسا میں نے بالکل بھی نہیں کہا۔۔۔ نہیں یار میں اس کو بتا دو گی کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اسے میسج کیا ہے۔۔۔۔۔ تم جو بھی کھ لو وہ یہی سمجھے گا لیکن میں ایسا نہیں چاہتی۔ اچھا تو پھر مجھے کچھ سوچنے دو کچھ کرتے ہیں اور تمھارا پیچ اپ کرواتے ہیں۔ داریا پھر سے اسے گھورتی ہے

۔ارے نہیں نہیں تمھاری مرضی کے بغیر میں کچھ نہیں کروگی بے فکر رہو فارحہ اس کو دیکھتے ہوئے مزاق میں بولتی ہے۔

☆☆☆☆☆

رات کا کھانا کھانے کے بعد فارحہ موبائل پکڑتی ہے اور پھر سے ارحان کو میسج کرنے کا سوچنے لگتی ہے۔ابھی وہ اسی کشمکش میں ہوتی ہے کہ وہ ارحان کو میسج کرے یا نہ کرے کہ بے دیہانی میں وہ اس کو فولو کر بیٹھتی ہے۔وہ اس کو قدرت کا اشارہ سمجھتے ہوئے ارحان کو ہیلو کا میسج کر دیتی ہے اور یہ بھی لکھ دیتی ہے کہ مجھے ایک بہت اہم مسئلے پر آپ سے بات کرنی ہے میسج ریکویسٹ ایسیپٹ کر لیں پلیز اور پھر ارحان کے جواب کا انتظار کرنے بیٹھ جاتی ہے۔کافی بار وہ چیٹ بند کر کے کھولتی ہے پر ارحان کا کوئی جواب اسے نہیں ملتا۔

رات کو سونے سے پہلے فارحہ غصے میں ارحان کو برا بھلا کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کی چیٹ کھولتی ہے اس دفعہ اس کو جواب مل چکا ہوتا ہے.جی فرمایئے کون ہیں آپ۔۔۔۔۔۔؟

فارحہ جواب دیتی ہے مجھے آپ سے داریا کے متعلق بات کرنی ہے۔

ارحان بڑا صاف الفاظ میں جواب دیتا ہے کون داریا؟ میں کسی داریا کو نہیں جانتا۔۔۔۔۔

یہ پڑھ کر فارحہ کا تو جیسے دماغ پھک سے اُڑ گیا اور وہ غصے میں ٹائپ کرتی ہے وہی داریا جس کی زندگی میں سے تمام خوشیاں برباد کر کے تم سکون سے کھ رہے ہو کون داریا وہی داریا جو ہر وقت پاگلوں کی طرح تمھاری فریاد کرتی ہے وہی داریا جو ہر نماز کے بعد تمہیں دعاؤں میں مانگتی ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھیجتے بھیجتے ٹائپڈ میسج ڈیلیٹ کر دیتی ہے کیونکہ اسے داریا کی مدد کرنی تھی اس کی تکالیف میں اضافہ نہیں کرنا تھا اور پھر شرافت کے ساتھ مہذب انداز میں پھر سے ٹائپ کرنے لگتی ہے اگر معاملہ داریا کا نہ ہوتا تو وہ دو منٹ میں ارحان کو اتنا سنا دیتی کہ ارحان بھی سوچنے پر مجبور ہو جاتا آخر اس کی غلطی کیا ہے مگر پھر داریا کے خیال نے اسے شرافت سے بات کرنے پر مجبور کر دیا۔ دیکھیں بھائی میں داریا کی دوست ہوں یاد تو وہ آپ کو ہو گی ہی لیکن اب آپ اس بات کا اعتراف نہیں کرنا چاہتے۔ ارحان جواب دیتا ہے تو کیا تمہیں داریا نے یہاں بھیجا ہے؟ فارحہ جھٹ سے جواب دیتی ہے بالکل بھی نہیں اس کو تو اس بات کا علم بھی نہیں کہ میں نے آپکو میسج کیا ہے۔ ارحان بھی زیادہ دلچسپی نہیں دکھاتا اور کھ دیتا ہے تو تو پھر آپ نے یہ زحمت کیوں کی؟

کیونکہ میں آپکو داریا کے بارے میں آگاہ کرنا چاہتی: فارحہ

تھی۔

لیکن میں اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا: ارحان

آخر کیوں؟۔ : فارحہ

کیونکہ اب سب ختم ہو چکا ہے۔: ارحان

مگر وہ آپ کے بغیر خوش نہیں ہے اور پہلے جیسی تو: فارحہ

بالکل بھی نہیں رہی آپ ایک دوسرے سے ایک دفعہ بات کر لیں پلیز اور خوش تو مجھے

آپ بھی نہیں لگ رہے ہیں۔

آپ کو یہ کس نے کہہ دیا میں خوش نہیں الحمدللہ: ارحان

میں بہت خوش ہوں اور رہی بات اس کی تو میرا اس سے اب کوئی کنسرن نہیں۔

www.novelsclubb.com

فارحہ کو ارحان کی اس بے تعلقی پر شدت سے تپ چڑھی اور اس کا دل کیا ایک بار پھر سے ارحان کو بہت سنائے لیکن پھر سے اس نے ضبط کر لیا۔

آپ کو اس پر رحم کیوں نہیں آتا ایک دفعہ بات کر: فارحہ

لیں اس سے پلیز۔

سوری محترمہ میں اب موو آن کر چکا ہوں اور اب: ارحان

اپنی دوست سے بھی کھ دو کہ آگے بڑھ جائے اور یہ بھی اسے اچھی طرح سمجھا دو کہ آئندہ مجھے کسی سے میسج نہ کروائے ورنہ میرے سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

اب کی بار فارحہ برداشت نہ کر سکی اور ارحان کو اسنے اچھی خاصی سنا دی۔

دیکھیے مسٹر ارحان کب سے میں اگر تم سے تمیز سے بات کر رہی ہوں اور تمھاری بے تُکی باتیں برداشت کر رہی ہوں تو اس کی وجہ صرف داریا ہے ورنہ تم جیسو سے بات کرنا مجھے اچھی طرح سے آتی ہے۔ کیا سمجھ کیا رکھا تم نے خود کو ہو کیا آخر تم۔ اچھی طرح جانتی ہو تم جیسے لڑکوں کو پہلے لڑکیوں کو اپنے پیار میں پھنساتے ہو اپنا عادی بناتے ہو پھر چھوڑ جاتے ہوں کہ وہ

بیچاری تمھارے لیے روتی رہے مرتی رہے پہلے تو میں داریا کو کنوینس کر رہی تھی کہ اپنی انا مار کر تم سے بات کر لے لیکن اب میں اس کو ایسا ہر گز نہیں کرنے دوں گی تمھاری وجہ سے وہ مسکرانا بھول چکی ہے سب سے بات کرنا چھوڑ چکی ہے تکلیف میں رہتی ہے اور ایک تم ہو کتنی آسانی سے کہتے ہو مو وآن کر چکا ہوں اس سے کہو وہ بھی آگے بڑھ جائے اب میں تمہیں بتا رہی ہوں کان کھول کے سن لو آئندہ کبھی داریا کو میسج کرنے کی ضرورت نہیں ورنہ میں تمہیں چھوڑو گی نہیں۔ہوپ یو گٹ اٹ۔

ارحان نے بڑی پر اعتمادی سے جواب دیا ہو گیا تمھارا تو اب جاؤ یہاں سے ورنہ تمھیں بلاک کر دوں گا۔

فارحہ بھی اتنی ہی ڈھٹائی سے جواب دیتی ہے تم کیا مجھے بلاک کرو گے میں خود تمہیں بلاک کرتی ہوں اور یہ سب میں داریا کو ضرور دکھاؤ گی تاکہ اسے تمھاری اصلیت پتہ چلے۔یہ کہنے کے فوراً بعد ہی فارحہ ارحان کو بلاک کر دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن سے یونیورسٹی میں ان کے ساتوے سمسٹر کا آغاز ہو چکا تھا۔داریا اور فارحہ ہمیشہ کی طرح لیکچر کے بعد گراؤنڈ میں بیٹھی تھیں۔فارحہ صبح سے ہی داریا کو اس چیز سے آگاہ کرنا چاہتی تھی مگر اس میں اتنی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی۔پھر بالآخر فارحہ ہمت کر کے داریا کو مخاطب کرتی ہے داریا مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے۔داریا اس کی جانب دیکھ کر کہتی ہے بتاؤ کیا ہوا ہے فارحہ اپنے موبائل میں ارحان اور اپنی چیٹ کے اسکرین شوٹس داریا کو دکھا دیتی ہے۔ان کو دیکھ کر داریا کے چہرے کے رنگ اڑ جاتے ہیں اور وہ فارحہ کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے فارحہ یہ تم نے کیا کیا اور کیوں کیا میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا اس سے بات کرنے کی ضرورت نہیں وہ یہی سمجھے گا میں نے تم سے کہا ہے اور اگر چلو تم نے بات کر بھی لی تھی تو تمہیں اتنی بدتمیزی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔وہ کیا سوچے گا میرے بارے میں۔فارحہ جھٹ سے بولتی ہے کہ وہ جو بھی سوچتا ہے سوچتا رہے تم اب اسکے بارے میں نہیں سوچو گی اتنا گھٹیا انسان ہے وہ داریا وہ تو تمھاری نفرت کے بھی قابل نہیں اور تم اس پر اپنی محبتیں لٹا رہی ہو میں تمہیں بتا رہی ہو اب تم اس کیلئے اداس نہ نظر آؤ مجھے۔مجھے سمجھ نہیں آتا وہ اتنا بڑا ریڈ فلیگ ہے تمہیں نظر کیوں نہیں آتا۔داریا سخت لہجے میں جواب دیتی ہے تم بس چپ کر جاؤں آگے میں سوچ چکی تھی

کبھی اسے میسج نہیں کرو گی لیکن اب تمھاری بد تمیزی کی معافی مانگنے کیلئے مجھے کرنا پڑے گا۔

فارحہ کیوں کیا تم نے مجھ سے پوچھے بغیر اسے میسج۔فارحہ بولتی ہے دیکھو داریا اب جو ہونا تھا ہو گیا ہے اب تم اس کی اصلیت سے واقف ہو تمھیں اب اس کو میسج کر کے کوئی معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔داریا جواب دیتی ہے اب میں تمھاری نہیں سنو گی فارحہ پہلے ہی سب خراب ہو چکا ہے۔اچھا چلو ٹھیک ہے تم اسے میسج کرو گی لیکن اس نے تو تمہیں بلاک کر رکھا ہے تم اسے کیسے میسج کرو گی فارحہ کہتی ہے۔ پچھلے ہفتے ہی اس نے مجھے ویٹس ایپ پر انبلاک کر دیا تھا داریا بولتی ہے۔فارحہ کو اس بات کا اندازہ ہو چکا تھا کہ داریا اسے میسج کر کے ہی رہے گی۔۔۔۔۔

اچھا چلو تم اسے میسج کرو گی تو مجھے بتا کے کرنا کیا کر رہی ہو اور گڑ گڑانے اور محبت کی بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں اور مجھے ہر میسج کی اپڈیٹ دیتی رہنا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

داریا: مجھے ان میسجز کے لیے بہت افسوس ہے جو فارحہ نے آپ کو بھیجے تھے۔

ارحان: صحیح ہے یار پہلے میسج کرواؤاور پھر معزرت کرلو۔۔۔

میں قسم کھاتی ہوں میں نے اسے آپ کو میسجز کرنے کے: داریا

کیلئے نہیں کہا تھا۔

تم نے اسے اس سب میں شامل کرنے کا سوچا بھی کیسے؟: ارحان

وہ مجھ سے سب پوچھ رہی تھی کہ کیا ہوا ہے: داریا

ارحان: اور پھر تم نے اسے سب بتادیا

داریا: ارہان پلیز۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔ فارحہ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔۔۔۔۔

ویسے بھی ہماری لڑائی کو کافی وقت گزر چکا ہے۔ اب سب کچھ سہی ہو جانا چاہیے۔۔۔۔

بہت وقت گزر چکا ہے اب۔۔۔ اب پہلے جیسا کچھ نہیں ہو: ارحان

سکتا۔

داریا: لیکن ہم ساتھ خوش تھے، ہم ایک ساتھ اچھے تھے۔

ارحان: خوش؟ ہم کچھ دیر کے لیے خوش تھے ضرور۔ لیکن پھر

حالات بدل گئے۔

داریا: ہم پھر سے سہی ہو سکتے ہیں۔ ہم چیزوں کو صحیح کر سکتے ہیں

لیکن ہم ماضی کو مٹا نہیں سکتے اور نہ ہی اذیتوں کو: ارحان

داریا: میں جانتی ہوں۔ لیکن میں آپ کو یوں جانے نہیں دے

سکتی۔

ارحان: داریا تمہیں موو آن کرنے کی ضرورت ہے

www.novelsclubb.com

داریا: اور آپ؟

ارحان: میں ٹھیک ہوں۔ میں آگے بڑھ چکا ہوں۔

داریا: کیا آپ واقعی موو آن کر چکے ہیں؟

ہاں بالکل۔ :ارحان مجھے ایک موقع اور دیں :داریا

سب ختم ہو چکا ہے اب: ارحان

دریا: ارحان پلیز

اب آئندہ مجھ سے رابطہ مت کرنا: ارحان

داریا اگلہ میسج ٹائپ کرتے کرتے رکتی ہے اور ڈیلیٹ کر دیتی

داریا: ٹھیک ہے

داریا موبائل کی اسکرین دیکھتی ہے اس پر آخری میسج ابھی بھی موجود تھا۔ایک مایوسی کی لہر اس پر سے گزرتی ہے۔وہ سوچتی ہے کاش۔۔۔کاش کہ یہ وقت۔۔۔یہ تکلیف۔۔۔یہ پریشانی۔۔۔۔مٹ جائے۔

اس نے اپنا فون بند کر دیا، کمرے میں خاموشی چھا رہی تھی۔ ماضی کا بوجھ، حال کا درد، اس پر بڑھ گیا۔ وہ جانتی تھی کہ اسے آگے بڑھنا ہے، لیکن یہ خیال ناممکن محسوس ہوا، جیسے پانی کے اندر سانس لینے کی کوشش کرنا۔

اس کی نظر کھڑکی پر پڑی، نیچے شہر کی روشنیاں چمک رہی تھیں۔ دنیا گھومتی رہی، اس کے دل کی تکلیف سے بے خبر۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ بھی کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لے گی۔ سورج دوبارہ طلوع ہوگا، اور وہ اس کا استقبال کرنے کے لیے وہاں موجود ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر یہ ارحان کے بغیر بھی تھا تو پھر بھی۔

☆☆☆☆☆

ارحان سے بات ہوئے آج کافی دن گزر چکے تھے جب پھر سے اس کے دل میں محبت کی تڑپ نے شدت اختیار کی اور اس نے بے ساختہ ہی ارحان کی چیٹس کھول لی اور اس بلاک شدہ ارحان کے کانٹیکٹ کو دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی جس ارحان کو وہ بلاک کر چکی تھی اس ارحان کی اس کو پروفائل پکچر شو ہو رہی تھی اس نے ہڑبڑاتے ہوئے اسے انبلاک کر کے اس کی پروفائل کھولی تو وہاں اس کا اباؤٹ اور لاسٹ سین بھی دکھ رہا تھا۔اس کو کئی سوچوں نے گھیر لیا آخر اب وہ کیا چاہتا تھا لیکن یہ وہ کیسے جان سکتی تھی۔اس نے اس دن ہی رات کو سٹیٹس کھولے تو اسے ارحان کا سٹیٹس شو ہو رہا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ ارحان کے فون میں اس کا نمبر ابھی بھی موجود تھا۔اس نے مزید ارحان کو بھانپنے کیلئے فوراً سے اپنے ویٹس ایپ پر سٹیٹس لگایا کہ ارحان کو یہ بات معلوم تھی کہ نہیں اس کے سٹیٹس مجھے شو ہو رہے تھے یا صرف یہ اس کی ایک غلطی تھی اس سے کی جانے والی محبت کی طرح۔اس کا لگایا گیا سٹیٹس ارحان کی جانب سے پانچ منٹ کے اندر ہی دیکھ لیا گیا تھا اب داریا کو یہ دیکھنا تھا کہ ارحان کے آئندہ کے سٹیٹس اسے شو ہو گے کہ نہیں اور اسکی پروفائل پکچر شو ہوتی رہتی ہے یا نہیں اگر یہ سب اسے کچھ ہی دیر میں ہائیڈ کر لیا گیا تو محض وہ ایک غلطی ہو گی لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ ارحان جان بوجھ کر کر رہا تھا اور اگر وہ

جان بوجھ کر رہا تھا تو وہ کیوں کر رہا تھا وہ اب اس کا دل توڑنے کے بعد۔ اگر نہیں تو کیا اس کی زندگی میں اس کی واقعی کوئی اہمیت نہیں۔ رات کے کھانے کے برتن دھونے کے بعد داریا نے عشاء کی نماز ادا کی۔ وہ نماز پڑھ کر اپنے بیڈ پر سونے کیلئے لیٹ چکی تھی لیکن اس واقعے کے بعد بے پناہ سوچیں اس کے دماغ میں گھر کیے ہوئے تھیں جس کی وجہ سے نیند آنے سے قاصر تھی۔ کچھ دیر اسکرولنگ کی اور پھر سے ارحان کی چیٹس کھول کر بیٹھ گئی۔ اس کی پروفائل پکچر اسے ابھی بھی شو ہو رہی تھی اس کا مطلب یہ تھا کہ ارحان یہ سب جان بوجھ کے کر رہا تھا مگر کیوں کیا وہ اس سے ابھی بھی محبت کرتا تھا۔ سونے سے پہلے ایک بار پھر سے اسنے سٹیٹس کھولے تو وہاں ارحان کا ایک اور سٹیٹس تھا جو کہ اس کی تمام تر سوچوں کو سچائی کی مہر لگا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

اب تقریباً ایک مہینہ ہونے والا تھا اس سب کو داریا تقریباً روز اس وقت کا انتظار کیا کرتی جب ارحان سٹیٹس لگائے اور وہ دیکھے کہ اس کی زندگی میں کیا چل رہا ہے۔ دونوں طرف سے

ہی ایک دوسرے کے سٹیٹس جلد ہی دیکھ لیے جاتے تھے اور شاید دونوں ہی ایک دوسرے کے انتظار میں تھے کہ کون پہلے مناتا ہے پر قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ہر دفعہ وہ اس کے لوٹ آنے کی دعائیں کیا کرتی تھی مگر وہ ہمیشہ واپس آ کے اسے چھوڑ جایا کرتا تھا۔ اُسکو شاید اُسکی دعا کا قبول نہ ہونا اتنی تکلیف نہیں دیتا تھا جتنا اُسکا آنا اور پھر اُسے تنہا کر جانا دیتا تھا۔ کتنے ہفتے کتنے دن وہ اُسکے انتظار میں گزار دیتی اور وہ ایک ہفتے کے لئے آ کر اُسکی زندگی کی اذیت بڑھا جاتا تھا یا تو اُسکی دعا قبول ہو کر پھر سے رد ہو جاتی تھی یا آدھی قبول ہوتی تھی۔ وہ ہر روز اس امید سے اپنے رب کے آگے سر سجدہ ہوتی کہ شاید اُسکی آزمائش اب ختم ہونے ہی والی ہے۔ اب اس کو اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ تاریخ خود کو دوہرا رہی ہے بس کردار تبدیل ہو چکے ہیں۔ داریا کی جگہ فارحہ ہے اور سمیرا کی جگہ داریا فارحہ بالکل ایسے ہی داریا کو سمجھاتی ہے کہ ارحان کو بھول جائے جیسے داریا آج سے چار مہینے پہلے سمیرا کو سمجھایا کرتی تھی بس فرق اتنا تھا کہ داریا سمیرا کی طرح رو رو کر اپنے غم کی نمائش نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ تو اُسے ہمت حوصلے صبر سے چپ چاپ برداشت کر رہی تھی اور یہی چیز فارحہ کو پریشان کر رہی تھی۔... کتنا کچھ بدل گیا تھا اِن چار مہینے میں بس کچھ ایک سا تھا تو وہی محبت کا ستم جس کا آج شکار سمیرا کی جگہ داریا خود تھی۔ ایک دن داریا رات

کو سونے ہی والی تھی جب اس نے سونے سے پہلے ویٹس ایپ دیکھا جہاں پر ارحان کا میسج تھا جس میں اس نے داریا کے سٹیٹس کا ریپلائے دے رکھا تھا۔ داریا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا اس نے دو سے تین دفعہ آنکھیں بڑی کر کے کنفرم کیا کیا واقعی ارحان نے اس کو میسج کیا ہے لیکن ہاں واقعی ارحان نے اس کو میسج کیا تھا۔ وہ بہت خوش تھی کے آخر کار اس کی خواہش پوری ہو چکی ہے چاہے میسج میں اس نے صرف ایک عام سا اسٹیٹس پر ریپلائے دے رکھا تھا مگر داریا کیلئے یہ بھی کسی غنیمت سے کم نہ تھا۔ داریا نے اس کو جواب دیا جو کہ ارحان کی جانب سے کچھ ہی دیر میں دیکھ لیا گیا تھا اور اس نے بھی فوراً ہی اسے ریپلائے بھی کیا اب ان کے درمیان چھوٹی موٹی بات کا آغاز ہو چکا تھا۔ نہ تو ارحان کی جانب سے اب کوئی شکوہ کیا گیا اور داریا نے بھی پرانی باتوں کو بھلا کر اس سے بالکل صحیح سے بات کی۔۔

ان کی کوئی دس پندرہ منٹ نارمل گفتگو ہوتی رہی مگر پھر داریا نے ایک دم سے اس پر مسلط نہ ہونے کا فیصلہ کرتے ہوئے بات کا اختتام کیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

اب تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا ان کی پرانی گفتگو کو جب کہ داریا کی بے چینی اور بھی بڑھ چکی تھی ارحان سے بات کرنے کو مگر ارحان کی جانب سے کوئی بات نہ کی گئی تو داریا نے خود ہی پہل کرنے کا ارادہ کیا اور ارحان کو ہیلو کیسے ہیں کا میسج کیا جس کا ریپلائے ارحان نے چند ہی منٹ میں کر دیا اور اب کی بار داریا اس سے خود بخود ہی سوال پہ سوال کرے جا رہی تھی تاکہ ان کی گفتگو ختم نہ ہو۔اور پھر کافی دیر دونوں ایک دوسرے سے بات کرتے رہے۔اب داریا کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی زندگی کی تمام تر پریشانیاں اور تکالیف دور ہو چکی ہیں اور وہ بہت خوش ہے۔ دل ہی دل میں اس نے اللہ سے اپنی خوشیوں کی لمبی عمر کی دعا مانگی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

اگلے دن صبح یونیورسٹی میں داریا بہت چہکی چہکی لگ رہی تھی اور یہ بات ہر بار کی طرح اس کی دوست فارحہ کی نظروں سے نہ چھپ سکی اور اسنے اس سے دریافت کیا کہ کس بات پر اتنا چہکا جا رہا ہے داریا نے صرف اتنا ہی بتایا آج وہ بہت زیادہ خوش ہے۔فارحہ بھی اسی کے چہکتے ہوئے انداز کو دیکھ کر اس کی خوشی کی وجہ دریافت کرنے لگی لیکن داریا نے اسے کچھ نہیں بتایا

کیونکہ ایک بار پھر سے وہ فارحہ سے جھڑکیاں نہیں کھانا چاہتی تھی۔کہنے کو تو وہ اس کی ہم عمر دوست تھی مگر وقت آنے پر بڑی اماؤں کی طرح گیان بھی دے دیتی تھی۔داریا نے خود کو کمپوز کیا اور پھر داریا کی یہ حرکت بھی فارحہ سے نہ چھپ سکی اور داریا فوراً بیگ سے پانی کی بوتل نکال کر پینے لگی۔اس کو یو عجیب حرکتیں کرتا دیکھ کر فارحہ یکدم بولی کہیں تم اس ارحان سے پیچ اپ تو نہیں کر بیٹھی۔فارحہ کی یہ بات سن کر داریا کا پانی حلق میں ہی اٹک گیا اور وہ کھانسنے لگی۔فارحہ جو کہ داریا کے ایکسپریشنز کو نوٹ کر رہی تھی جلدی سے داریا کی طرف بڑھی۔اب داریا ٹھیک ہو کر بیٹھ چکی تھی اور فارحہ سے نظریں چرا رہی تھی۔فارحہ جو کہ اس کی ہر ادا سے واقف تھی بول اٹھی یعنی کہ میرا شک بالکل ٹھیک تھا۔داریا اب پھر سے آنکھیں پھیرنے ہی والی تھی کہ فارحہ نے اس کو اعتماد میں لیتے ہوئے بولا دیکھ لو داریا آج تم اپنی خوشی مجھ سے چھپا رہی ہو کل کو تمھارا ارحان تمہیں جب پھر سے چھوڑ کر چلا جائے گا تو تمہیں سنبھالنے میرے علاوہ اور کوئی نہیں آئے گا۔اس کی اس بات پر داریا کی ہنسی چھوٹ گئی اور وہ مسکراتے ہوئے بولی یو دیٹیکٹو فارحہ ہر بات کیسے معلوم ہو جاتی ہے تمہیں۔فارحہ بھی فخریہ کندھے چڑھاتے ہوئے بولی بس دیکھ لو بٹ فار یور کائنڈ انفارمیشن آئی ایم نوٹ اے دیٹیکٹو انفیکٹ آئی ہیو ڈن پی ایچ ڈی ان

داریولوجی۔اور پھر ایک دم سے دونوں کا قہقہہ بلند ہو گیا۔اب مجھے بتاؤ تمھارا کھڑوس ارحان کس طرح سے لائن پر آیا ہے؟؟؟داریا نے مزید جانکاری حاصل کرنے کی کوشش کی کیونکہ وہ مزید داریا کو ارحان کی وجہ سے پریشان ہوتے نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور وہ بھانپنا چاہ رہی تھی کہیں یہ ارحان پھر سے فضول میں کچھ دنوں کیلئے تو نہیں آیا اور پھر سے مشکل سے سنبھلی ہوئی اس کی دوست کو توڑ جائے۔اب داریا اس کو ساری داستان سنانے لگی کہ کس طرح اس کے اور ارحان کے درمیان سب ٹھیک ہو گیا۔داریا کو خوش دیکھ کر فارحہ کو تسلی ہو گئی کہ سب ٹھیک ہے اور ویسے بھی اگر اس کی دوست خوش ہے تو وہ بھی خوش ہے۔

☆☆☆☆☆

منت داخلی دروازے کے سامنے پڑے ہوئے کاؤچ پر بیٹھی اپنی کلائی پر باندھی ہوئی گھڑی کو دیکھ رہی تھی۔کاؤچ کے سامنے دو دو سیٹر صوفے اس طرح رکھے گئے تھے کہ ایک کمرے کی دیوار سے لگا ہوا تھا جبکہ دوسرا اس کی بائی جانب تھوڑا سا فاصلہ دے کر پڑا تھا اور دائی جانب پر دو کاؤچ پڑے ہوئے تھے صوفوں اور کاؤچ کے درمیان ایک شیشے کی میز پڑی ہوئی

تھی جس پر منت نے کچھ کھانے پینے کے سنیکس اور جوس رکھے ہوئے تھے جو کہ وہ پارٹی میں کھانے والی تھیں جس دیوار کے ساتھ صوفہ لگا

لکھا تھا۔ Success party ہوا تھا اس پر سنہرے حروف میں

صوفوں کی ترتیب کچھ اس طرح کی تھی کہ ٹی وی لاؤنج ان کا کھلا کھلا سا لگ رہا تھا۔ لاؤنج کی ایک جانب چھوٹا سا اوپن کچن تھا جس میں شیلف کے آگے دو کرسیاں پڑی تھی اور شیلف پر مزے مزے کے کھانے پڑے تھے جو کہ اپنی دوست کی کامیابی منانے کو اس نے باہر سے آرڈر کیے تھے۔ کچن سے تھوڑے فاصلے پر ایک ایل ای ڈی لگا کر رکھی گئی تھی کچن کے باہر کی طرف ایک بڑی سی کھڑکی تھی جس کو کھول کر ٹیرس پر جانے کا راستہ موجود تھا۔ ٹیرس میں کچھ گملوں میں اس نے کچھ پھول اُگا رکھے تھے۔ وہ دونوں شام کی چائے ٹیرس کی کرسیوں پر بیٹھ کر پیا کرتی تھی۔ اسی ٹیرس سے ان کو شہر بھر کی تمام رونق ٹریفک اور بڑے بڑے درخت اور بلڈنگز نظر آتی تھیں اور رات ہوتے ہی یہ جگہ سارے شہر کی روشنیوں سے جگ مگ کرنے لگ جاتی تھی کیونکہ ان کا فلیٹ کافی اونچائی پر تھا اور پورا شہر اس سے دیکھا جا سکتا تھا۔ اسی فلیٹ

میں پیچھے کی جانب دو کمرے تھے۔ جن میں وہ دونوں الگ الگ رہتی تھیں۔اس پورے فلیٹ کا انٹیریئر خود اس نے کیا تھا جس سے یہ چھوٹا سا فلیٹ کافی خوبصورت لگ رہا تھا اور منت اس میں موجود اس ہنر سے بہت امپریس ہوئی تھی۔ ویسے تو یہ فلیٹ کافی بڑا تھا جس میں تقریباً پانچ کمرے تھے اور ان سے پہلے یہاں پر ایک بنگلہ دیشی فیملی جو کہ تقریباً آٹھ لوگوں پر مشتمل تھی رہا کرتی تھی۔ان کے جانے کے بعد اس کو اور منت کو ڈیلر نے یہ گھر دکھایا جو کہ بالکل ان کی ڈیمانڈ پر پورا اترتا تھا ان کی لیب اور یونیورسٹی کے بالکل قریب مگر اس گھر کی جگہ اور رینٹ دونوں ہی بہت زیادہ تھے اس لیے ڈیلر نے مالک مکان کو فلیٹ کو درمیان سے ایک آرٹیفیشل دیوار سے مکمل اور مضبوط طریقے سے سیپریٹ کرنے کا مشورہ دیا اور ساتھ کسی اور کو بھی کرایے پر رکھنے کا کہا۔ پھر مالک مکان نے دوسری جگہ پر چند تبدیلیاں کروائی کچن اور داخلی دروازے کیلئے اور پھر دوسرے کرایہ دار کو فلیٹ دے دیا۔اس طرح سے ان کو دو کمروں کا فلیٹ مل گیا اور جو حصہ ان کی ضرورت کا نہیں تھا وہ چند لڑکیوں کے گروپ کو دے دیا گیا جن کا سنگنگ بینڈ تھا اور اس طرح سے کرایہ بھی آدھا ہو گیا اور فلیٹ بھی۔ شروع میں تو سکون رہا مگر پھر اس بینڈ کی پریکٹس سے جلد ہی یہ دونوں فیوچر کے سائنسدان تنگ آ گئے کیونکہ ان کو اپنی پڑھائی کیلئے مکمل توجہ کی

ضرورت تھی جو کہ ان کے ہمسایوں کے ہوتے ہوئے ممکن نہ تھا اسی بات پر کئی دفعہ انہوں نے مالک مکان سے ان کی شکایت بھی کی مگر اس نے ہاتھ کھڑے کر دیے کیونکہ یہ ان کی ہی خواہش تھی کہ فلیٹ بٹ جائے اب وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ منت ایک انڈین مسلم لڑکی تھی۔ ایک ہی مذہب کی وجہ سے دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ گھلنے ملنے میں اتنا ٹائم نہیں لگایا۔

منت بار بار گھڑی کی جانب دیکھ رہی ہوتی ہے کہ اسے دروازے کھلنے کی آواز آتی ہے اسے اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کا اس کو کب سے انتظار تھا وہ فوراً سے اٹھ کر لائٹس بند کر دیتی ہے اور دروازے سے تھوڑا ہٹ کے کھڑی ہو جاتی ہے۔ جیسے ہی چابی سے دروازہ کھول کر وہ اندر آتی ہے تو بالکل اندھیرا دیکھ کر گھبرا جاتی ہے اور منت کو آوازیں دیتی آگے کی طرف جاتی ہے تو ایک دم سے پنکھا اور لائٹ چلتی ہے اور پنکھے سے گلاب کے پھول کی پتیاں اس پر گرنے لگتی ہیں۔ اور پھر منت کی کراری سی آواز میں اس کو سنائی دیتا ہے سرپرائز۔ وہ کیک کو دیہان سے میز پر رکھتی ہوئی بولتی ہے اوہ منت تم بھی نہ کتنی ڈرامیٹک ہو۔ منت اس کی جانب آگے بڑھتی ہے اور اس کو گلے مل کر کانگریٹس کہتی ہے اور اس کی بات کا جواب دیتی ہے کہ ڈرامیٹک تو ہونا پڑتا ہے نہ میری دوست جب تمہاری جیسی دنیا سے اکتائی ہوئی لڑکی اپنی کامیابی پر

خوش نہیں ہو گی تو مجھے تو کچھ ایسا کرنا پڑے گا نہ کہ تم تھوڑا بہت خوش ہو سکو۔منت ایسا نہیں ہے وہ فوراً بولی بس مجھے سب کی بہت یاد آ رہی ہے۔اچھا تو پھر انکل کی بات مان لو اور پاکستان چلی جاؤ۔وہ فوراً سے بولتی ہے نہیں میں نہیں جانا چاہتی کیونکہ ابھی تو میری پی ایچ ڈی چل رہی ہے اور میں جانتی ہو بابا مجھے پاکستان میری شادی کروانے کیلئے بلانا چاہتے ہیں۔منت اس سے پوچھتی ہے تو کیا تم ایسا نہیں چاہتی؟ وہ اس کی بات پر اپنی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسو دباتے ہوئے بولتی ہے فی الحال تو بالکل نہیں کیونکہ میں نہیں جانتی جس سے میری شادی ہو گی وہ مجھے اپنے کیریئر کو بہ مٹینیور رکھنے دیتا ہے کہ نہیں وہ مجھے پی ایچ ڈی مکمل کرنے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں تو اسی لیے پی ایچ ڈی تک تو بالکل شادی کا سوچ نہیں سکتی۔منت اس کو سمجھاتے ہوئے بولتی ہے تمہیں کیا پتہ کہ جس سے تمھاری شادی ہو وہ ایسا نہ ہو اور تمھارے کیریئر کی فکر وہ تم سے بھی زیادہ کرے محض یہ بہانہ بنا کر تم شادی سے نہیں بھاگ سکتی۔ تمہیں ایک دفعہ جا کر لڑکے سے ضرور ملنا چاہیے۔وہ منت کی جانب دیکھ کر بولتی ہے اچھا میں دیکھتی ہوں کچھ کیوں کہ وہ منت سے مزید بحس کرنے کے موڈ میں نہیں تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ صبح سے جن آنسوؤں کو وہ ضبط کر رہی تھی وہ یوں اس طرح منت کے سامنے پھوٹ کر باہر آ جائیں۔ارے واہ تم پاکستان

جاؤ گی تمھاری شادی ہو گی واؤ۔۔۔۔منت اپنی وہی ہر چیز کیلئے ایکسٹرا ایکسائیٹڈ ہونے والی عادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولی اور پھر بولتی چلی گئی۔ سنو تم پاکستان کی بجائے یہاں پر اپنی شادی کے ایونٹس نہیں رکھ سکتی کیا کیونکہ مجھے بھی تو شرکت کرنی ہے پر کیا کروں مجھے ویزا نہیں ملے گا۔مجھے نہ بچپن سے ہی پاکستان جانے کا بہت شوق تھا۔میں ہر پاکستانی ڈرامہ دیکھتی ہو اور پاکستانی سنگرز تو بھائی کیا ہی بات ہے اور تم لوگوں کی کرکٹ ٹیم تو بھائی بس بہت ہی کمال کی ہے خاص طور پر بابر اعظم۔میں تو اپنے امی کو بہت کہتی ہوں کیا ہوتا اگر پرداادا انڈیا میں رہنے کی بجائے پاکستان ہجرت کر جاتے اور پھر ان سے دیش دروہی کا طعنہ سن کر میں چپ ہو جاتی ہوں اور۔۔۔۔وہ مزید کچھ بولنے ہی والی تھی کہ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی ارے بس بس گاؤں بسا نہیں لٹیرے پہلے ہی آ گئے ابھی بس میں نے سوچا ہے جانے کا گئی نہیں میں ابھی۔چلو یہ سب چھوڑو کیک کاٹتے ہیں۔۔

☆☆☆☆☆

ایک دن دیر رات تک جب داریا اور ارحان باتیں کر رہے تھے تو داریا نے ارحان سے پوچھا کیا اتنی دیر آپ کو میری بالکل بھی یاد نہ آئی تو ارحان شوخیانداز میں ٹائپ کرنے لگا کی

نہیں بالکل بھی نہیں کیونکہ میں دی ارحان خان ہوں اور لڑکیاں میرے آگے پیچھے گھومتی ہے اب کی بار داریا کے چہرے کے رنگ اُڑ سے گئے تھے کیونکہ وہ ارحان سے یہ سننے کی توقع نہیں کر رہی تھی ارحان نے اسے مزید بتانا شروع کیا کہ اس کے جانے کے بعد تین لڑکیاں میری زندگی میں آئیں۔داریا بامشکل خود کو کمپوز کرتے ہوئے ٹائپ کرنے لگی کہ اچھا آئی تو پھر اب کہاں گئیں وہ تینوں لڑکیاں؟؟؟ارحان بامشکل ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے ٹائپ کرنے لگا کہ وہ تو دو تین دن بعد ہی چلی گئی داریا جو کہ ارحان کے مزاق کو سمجھ نہ پائی اور آنکھوں میں آنسوں لیے ہوئے ٹائپ کیے گئی ہاں وہ چلی گئیں کیونکہ وہ جانے کیلئے آئی تھیں۔وہ کبھی بھی نہ رکتی کیونکہ آپ ان کیلئے ٹائم پاس تھے بالکل اس طرح جس طرح میں آپ کیلئے تھی لیکن ایک بات میں آپ کو بتا دیتی ہوں میں آپ سے اپنی ذات سے بھی زیادہ محبت کرتی ہوں۔داریار ضوان پاشا کو ارحان تو چھوڑ کے جا سکتا ہے مگر داریا کبھی بھی نہیں وہ اس کا انتظار ساری زندگی بھی کر سکتی ہے ساری زندگی بھی۔جب جب آپ کے چھوڑ جانے سے میں نے آپ کی محبت اپنے دل سے نکالنے کی کوشش کی تب تب اس محبت نے میرے دل میں اپنی جڑوں کو اور مضبوط کر لیا جب جب میں نے یہ فیصلہ کیا اب میں مزید اپنی دعاؤں میں آپ کو نہیں مانگو گی تب تب میری

دعاؤں میں آپ کو مانگنے کی شدت اور بڑھ گئی جب جب میں نے آپ کے خیالوں کو دل سے جھٹکنے کی کوشش کی تب تب آپ کے خیال یو بن گئے جیسے آپ حقیقت ہوں۔ مسٹر دی ارحان خان جب محبت میں آپ اپنی ذات کی نفی کر دو تو وہ محبت محبت نہیں رہتی بلکہ آپکا عشق بن جاتی ہے۔ محبت ایک بیج کی مانند ہوتی ہے محبت کا بیج نکالنا اتنا مشکل نہیں ہوتا لیکن عشق جڑوں کی طرح آپکے دل و دماغ میں پھیل جاتا ہے اور جڑوں کا کاٹنا بہت مشکل ہوتا ہے وہ بھی تب جب جڑیں بہت گہری ہو جائیں۔ میں نے آپ سے عشق کیا ہے میں نہیں جانتی یہ محبت سے عشق تک کا سفر میں نے کیسے طے کیا لیکن اپنی اتنی ذلت اور رسوائی کے باوجود میں نے آپ سے محبت سے عشق تک کا سفر طے کیا۔ ارحان جو کہ مزاق مزاق میں داریا کو اس کے جانے کے بعد کی حقیقت بتا رہا تھا وہ ایک دم داریا کا میسج پڑھ کر ساکت سا ہو گیا اور بے سدھ بیٹھا رہا کچھ دیر بعد اسکے حواس باساختہ ہوئے تو اس نے داریا کو فوراً سے میسج کیا یار داریا مجھے معاف کر دو آئندہ ہمارے درمیان کتنی بھی مس انڈرسٹینڈنگس کیوں نہ آجائیں میں کبھی کسی تیسرے کو بیچ میں نہیں لاؤں گا۔ بس اس وقت میں ٹروما میں تھا اور اس ٹروما سے بھاگنے کی وجہ سے میں نے یہ غلطی کر دی۔ اس وقت ارحان داریا کا مجرم تھا گناہگار تھا اس نے اپنے گناہ کا اعتراف تو کیا مگر صرف

سامنے والے کو اس کی اہمیت بتانے کیلئے چاہے مزاق مزاق میں ہی سہی اور جب سامنے والے نے اسے اس کے جرم کا احساس دلوایا تو وہ اس پر پشیمان ہونے کی بجائے اس کی جسٹی فیکیشن دینے لگا اور داریا جو مسلسل آنسو بہائے جا رہی تھی ارحان کے میسج کو پڑھ کے آنسو پونچھتے ہوئی ٹائپ کرتی ہے محبت میں شراکت داری معاف نہیں ہوتی لیکن ارحان جب کسی سے عشق کیا جاتا ہے نہ تو اس کی بڑی سے بڑی غلطی بھی بنا سوچے سمجھے معاف کر دی جاتی ہے۔۔ غلطی کو ایسیپٹ کرنا ایک اچھی عادت ہوتی ہے مگر غلطی پر جسٹی فیکیشن دینا اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ سامنے والا اپنے کیے پر شرمندہ نہیں ہے اور آئندہ آنے

والے وقتوں میں وہ پھر سے اسے دہرا سکتا ہے جبکہ داریا کی بات کی جائے تو وہ محبت سے عشق تک کا سفر تو طے کر چکی تھی لیکن اپنی سیلف ریسپیکٹ کو ختم کر چکی تھی وہ اب عشق میں مبتلا تو تھی مگر اپنی عزت کروانا وہ نہیں جانتی تھی اس کو تو بس اپنے عشق کے بدلے صرف چند محبت بھرے الفاظ اور اظہار چاہیے تھے ارحان سے جس کیلئے وہ ارحان کی ہر غلطی کو معاف کرنا چاہتی تھی اپنے تذلیل اور تکالیف کو وہ نظر انداز کر چکی تھی صرف ایک ارحان کا ساتھ تھا جو

اسے چاہیے تھا جو اس کا مرہم تھا جو اس کا سکون تھا جو اس کی خوشی تھا کیا اسی کو کہتے ہیں ٹوٹ کر چاہنا؟ کیا اس کو کہتے ہیں بے لوث محبت؟؟۔

☆☆☆☆☆

اب پھر ارحان اور داریا کے درمیان بہت بے تکلفی بڑھنے لگی تھی۔ وہ پھر سے اس کی عادی ہونے لگی تھی وہ پھر سے زندگی کی جانب لوٹ آئی تھی خوش رہنے لگی تھی مگر پھر سے اس کی یہ خوشی زیادہ دن تک ٹک نہ پائی اور ایک بار پھر داریا اور ارحان کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ اس دفعہ بھی لڑائی کی وجہ اتنی بڑی نہ تھی جتنا ارحان نے ری ایکٹ کیا تھا۔ سراسر غلطی ارحان کی تھی اور وہ یہ بات ماننے کو تیار نہ تھا اور دوسری طرف داریا جو کہ غلط بات برداشت نہیں کر سکتی تھی اس نے بھی ارحان کو جانے دیا۔ ایک دن دوپہر میں یونیورسٹی سے آنے کے بعد داریا ارحان سے بات کر رہی ہوتی کہ وہ اسے کال پر بات کرنے کا کہتا ہے۔ ارحم کے گھر میں موجود ہوتے بات کرنا مشکل ہوتا تھا پر اس نے کمرے کو لاک کیا اور سب کو سونے کا کہہ کر ارحان سے بات کرنے لگی۔ داریا جیسے ہی فون اٹھاتی ہے تو ارحان کی خوشنما آواز اس کو سننے کو ملتی ہے زہے نصیب زہے نصیب آخر کار داریا رضوان پاشا کو ہم غریبوں کا خیال آ ہی گیا۔ اُف ارحان کتنے

ڈرامے باز ہو آپ ساری رات آپ سے باتیں کرتی رہی ہوں اور پھر بھی ایسا بول رہے ہو آپ۔۔۔۔۔ارے دشمن جاناں میری پاگل میری صبح تو تمہاری آواز سننے کے بعد ہوتی ہے نہ۔ کیا مطلب آپ اب سو کر اٹھے ہیں۔ارحان تھوڑا سا نیند میں ہونے والے انداز سے بولا تو اور کیا۔داریا نے اس سے پوچھا تو کیا آج آپ یونیورسٹی نہیں گئے ؟۔ارحان جو کہ اب بھی اونگ رہا تھا بولا نہیں صبح تک تو تم سے بات کرتا رہا ہوں آنکھ نہیں کھلی۔داریا اس کو سمجھانے والے انداز میں بولتی ہے کہ دیکھیں کوئی بھی چیز کو اپنی پڑھائی میں نہ لائیں اس کا خیال کریں اگر ایسا ہی ہے تو آج رات کو میں آپ سے بات نہیں کرو گی۔ارحان داریا کی بات کاٹتے ہوئے بولتا ہے داریا صاحبہ ہر کوئی آپکی طرح اتنا ٹیلنٹڈ نہیں ہوتا کہ ساری رات جاگ کر پھر صبح یونیورسٹی چلا جائے اور میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں بات کرتی تم مجھ سے۔داریا جواب میں کہتی ہے ویری فنی مائی ڈیئر لو۔اتنی دیر میں نہ جانے ارحان کو کیا سوجتا ہے اور وہ داریا سے انسٹا گرام اور باقی تمام سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر ریکوئسٹ ایسیپٹ کرنے کا کہتا ہے۔داریا بولتی ہے ارحان میں نے خود کو تھوڑی سپیس دینے کیلئے تمام سوشل میڈیا ایپس ڈیلیٹ کر رکھی ہیں جب ڈاؤنلوڈ کرو گی تو تب ایسیپٹ کر لو گی۔ارحان آگے سے کہتا ہے تو پھر ایسا کرو کہ تم مجھے اپنے تمام پاسورڈز دے دو

میں خود ہی ان کو لاگ ان کر کے ایسیپٹ کر لوں گا۔ داریا اس کی یہ بات سنتی ہے تو اس کے رنگ اڑنے لگتے ہیں وہ ایسا کیوں کھ رہا تھا کیا اس کو اس پر یقین نہیں ہے۔ کیا وہ اس پر شک کرتا ہے ڈھیروں سوالات اس کے دماغ میں آتے ہیں جن کو وہ جھٹکتے ہوئے بولتی ہے کہ ارحان آپ مزاق کر رہے ہیں نہ۔ جس پر ارحان اسے جواب دیتا ہے نہیں بالکل بھی نہیں میں سہی کھ رہا ہوں جلدی دو مجھے پاسورڈ۔ داریا ہلکا سا بولتی ہے پر کیوں جس پر ارحان جواب دیتا ہے ہر بار کیوں کیا چاہیے تو بس چاہیے دے دو مجھے۔ داریا اسے صاف انکار کر دیتی ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی اسکی کوئی پرائیویسی ہے اور کیا اس کو اس پر بھروسہ نہیں جو وہ اس سے اس طرح کی ڈیمانڈ کر رہا ہے وہ مزید کہتی ہے کہ اگر ارحان آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو پاسورڈز دوں تو پہلے آپ مجھے اپنے تمام اکاؤنٹس کے پاسورڈز دیں پھر میں بھی دے دوں گی مگر ارحان اس طرف نہیں آتا تو داریا بھی اس کی بات کو رد کر دیتی ہے۔ ارحان اس کا انکار سن کر یہ کہتا ہوا فون کاٹ دیتا ہے تو پھر ٹھیک ہے آئندہ مجھ سے رابطہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ داریا سمجھتی ہے کہ وہ اسے میسج کر کے بلا لے گی کیونکہ اتنی امیچیور حرکت کی داریا کو ارحان سے امید نہ تھی۔ وہ اسے ٹیکسٹس

کرتی ہے مگر ارحان بضد رہتا ہے کہ اسے مزید تنگ نہ کرے اور چلی جائے ورنہ وہ اسے بلاک کر دے گا مگر داریا اس کے آگے پھر سے محبت کی بھیک مانگتی ہے گڑگڑاتی ہے اور بالآخر وہ اس کو بلاک کر دیتا ہے۔۔

☆☆☆☆☆

داریا کی دنیا ایک بار مزید اُلٹ گئی تھی۔ وہ ارحان کے بغیر کیسے رہ سکتی تھی؟ ایک وقت تھا جب وہ دن رات اُسکے ساتھ گفتگو کرتی تھی، اُسکی ہر خواہش اس پر شروع اور اس پر ختم ہوتی تھی۔ مگر اب، وہ تنہا تھی، ایک اکیلا پتھر جو دریا میں کہیں بہت نیچے بیٹھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

رات کو سوتے وقت داریا کا رونا شروع ہو جاتا تھا۔ اُس کی آنکھیں رات کی تنہائی میں بھر جاتی تھیں۔ اللہ سے دعا کرتی کہ وہ ارحان کی یادوں کو بھلا سکے۔ وہ اب بھی باقائدگی سے نماز ادا کرتی اور نماز میں اللہ سے مدد مانگتی، کیونکہ صرف اللہ ہی تھا جو اُسکو اپنا دکھ اور تنہائی برداشت کرنے کے قابل بنا سکتا تھا۔

دن بھر گزر جاتا، مگر داریا کی دل کی تنہائی کم نہیں ہوتی۔ وہ ارحان کو یاد کرتی، اُسکی باتوں کو یاد کرتی، لیکن وہ واپس نہیں آتا اور نہ اس کا کوئی ٹیکسٹ آتا۔ اُسکی دنیا میں اب صرف ایک خالی جگہ تھی، جس کو بھرنے کی کوشش کرنا مشکل تھا۔

اُس کی محبت سے، اُس کے ساتھ سے، وہ احساس اسے محسوس ہوا جیسے کبھی پہلے نہیں ہوا تھا۔ اب، داریا خود کو ارحان سمجھنے لگی تھی۔ اب، وہ خود کو ارحان سمجھتی، اُسکی طرح سوچتی، اور اُس سے اپنے لیے محبت کی بھیک مانگتی۔ داریا کو اب ارحان سے زیادہ ارحان کے خیال سے پیار تھا کیونکہ وہ کبھی ارحان کی طرح اسے تنہا نہیں کرتا تھا وہ ہر وقت اس کے ساتھ سائے کی طرح رہتا۔

www.novelsclubb.com

مگر پھر داریا کو احساس ہوا کہ اس نے ارحان کی محبت کو اپنے سر پر سوار کر رکھا ہے وہ اس طرح خود کو کسی بے حس انسان کیلئے ضائع نہیں کر سکتی۔ وہ اسی دن فیصلہ کرتی ہے کہ وہ خود کو اتنا مصروف کر لے گی کہ وہ ارحان کو کبھی یاد ہی نہ کر پائے۔ کچھ دن پہلے ارحم نے اسے ایک

پمفلٹ لا کے دیا تھا جس میں ان کے گھر کے پاس کھلنے والی نئی لائبریری کی ممبر شپ کے بارے میں لکھا تھا بس داریا نے اسی دن سوچ لیا کہ وہ اس

لائبریری کی ممبر شپ لے لے گی اور اپنے آپ کو مصروف کر لے گی

☆☆☆☆☆

اس طرح سے پھر داریا نے لائبریری جانا شروع کر دیا۔ رضوان صاحب خود جا کے داریا کی ممبر شپ کی بات لائبریری میں کر کے آئے تھے۔ پہلے دن تو جب داریاں لائبریری میں گئی اسے کچھ سمجھ نہ آیا کون سی کتاب کو پڑھنا ہے وہ ادھر ادھر بس کتابوں کو ہی دیکھتی رہی اور اسی طرح گھر واپس آ گئی تقریبا اگلے ایک ہفتے یہی سب چلتا رہا اور داریا کو کچھ سمجھ نہ آ سکا کہ اسے کیا پڑھنا چاہیے اور کیا نہیں پڑھنا چاہیے وہ صرف اپنے زندگی اور اس دنیا کی تلخیوں سے فرار حاصل کرنا چاہتی تھی۔ پر یہاں

لائبریری آتے ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا مگر اس کو تو اپنی پریشانیوں میں اور اضافہ ہوتا ہوا محسوس ہوا کیونکہ اس کا دل تو کہیں لگ ہی نہیں رہا تھا اور یہ انکشاف اس کے لیے اور بھی

قابل تکلیف تھا۔آج لائبریری آتے ہوئے اس کی نظر دو ٹو ئنز بیبی گرلز پر پڑی جو کہ تین سال کی تھیں شاید اور گراؤنڈ میں ایک دوسرے کے ساتھ دوڑ لگا کے کھیل رہی تھیں۔انکا باپ ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا دیکھ کر مسکرا رہا تھا جب ان میں سے ایک نیچے گری اور رونے لگی جب کہ باپ انکی طرف بھاگا اور باپ کے پہنچنے سے پہلے ہی دوسری بہن فورا اس کے قریب بیٹھ کر اس کے آنسو پونچھنے لگی اور اسے چپ کروانے لگی۔اس نے سوچا بہن کا ساتھ بھی کتنا انمول ہوتا ہے نہ بن کہے وہ ایک دوسرے کی تکلیف سمجھ جاتی ہیں۔اس منظر کو یاد کر کے اس نے دل ہی دل میں اللہ سے دعا مانگی تھی کہ کاش اسکی کوئی بہن ہوتی جس سے وہ اپنے دل کی ہر بات کھ سکتی کاش اللہ اس کی زندگی میں کسی ایسے شخص کسی ایسی دوست کو بہن کے صورت میں شامل کر دیں جس کا ہاتھ تھام کر وہ اسکی آدھی پریشانی کو ختم کر دے۔

☆☆☆☆☆

اسی دن لائبریری میں ٹہلتے ٹہلتے داریا ناولز والے سیکشن میں پہنچ گئی اور وہاں چلتے چلتے اس کی تکرار ایک لڑکی سے ہوئی۔ داریا چونکہ اپنے دیہان میں نہیں تھی گڑبڑاتے ہوئے بولنے لگی آئم۔۔۔ آئم رئیلی سوری۔۔ آپ ٹھیک تو ہیں نا آپ کو کہیں چوٹ تو نہیں لگی؟۔ اس لڑکی نے شفیق سی مسکراہٹ کے ساتھ داریا کو جواب دیا نہیں نہیں بالکل بھی نہیں لگی آپی آپ نے کونسا جان بوجھ کہ یہ سب کیا ہے۔۔۔ میں دیکھ رہی تھی آپ کافی دیر سے پریشانی میں یہاں سے وہاں گھوم رہی ہیں سب ٹھیک تو ہے نا آپ ٹھیک ہیں۔ داریا ایک دم سے اور پریشان ہو جاتی ہے کہ اس کی پریشانی اب چلتے پھرتے لوگوں کو بھی نظر آنے لگی تھی اور وہ ایک دم سے بولتی ہے نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں۔ اتنی دیر میں ان دونوں کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں اور پھر داریا اس سے پوچھتی ہے کہ آپ کا نام کیا ہے اور وہ مسکراہٹ کے ساتھ بتاتی ہے میرا نام مروہ ہے اور آپ کا نام کیا ہے آپی؟ وہ اسے بتاتی ہے کہ میرا نام داریا ہے۔ پھر مروہ بڑی شفقت سے اسے پوچھتی ہے کہ کیا میں آپ کو آپی بلا سکتی ہوں اگر آپ برا نہ منائیں؟ دراصل مروہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی اور اس نے بچپن سے لے کر اب تک کی ساری زندگی تنہائی میں گزاری تھی داریا کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں ایک دم سے انسیت آئی جیسا کہ کسی بھی لڑکی کو دیکھ کر

اس کے دل میں آتی تھی کہ کاش وہ اس کی بہن ہوتی لیکن داریا کو دیکھ کر اسے رہا نہیں گیا اور اس کے منہ سے فوراہی اس کے لیے آپی کا لفظ نکلا اور تب سے ہی اس نے دل ہی دل میں اس کو آپی مان لیا تھا لیکن اس کو یوں محسوس ہوا جیسے داریا کو یہ ناگوار گزرا ہے کیونکہ اس کی آنکھوں میں آپی کا لفظ سن کر آنسو نکل آئے تھے تو اس نے داریا سے اس کو آپی بلانے کیلئے اجازت لینا چاہی۔ داریا دل ہی دل میں سوچنے لگی کہ اس کا رب بھی کتنا رحیم ہے جو دل میں اس کے چاہت تھی اس کے رب نے کتنی جلدی اس کو حقیقت بنا دیا شاید مروہ کو ہی اس کی زندگی میں اس کا دوست اس کی بہن بنا کے بھیجا گیا تھا جو کہ اس کی تمام پریشانیوں کو ختم کر سکتی تھی اس نے مسکراتے ہوئے مروہ کو جواب دیا کیوں نہیں تم جانتی ہو میری تو کوئی چھوٹی بہن بھی نہیں ہے مجھے خوشی ہو گی اگر تم مجھے آپی بلاؤ گی۔ مروہ عمر میں تو داریا سے کافی چھوٹی تھی چونکہ وہ انٹر کی طالب علم تھی لیکن داریا کو اس کی باتوں سے یو محسوس ہوا جیسے کہ وہ بہت میچور لڑکی ہو۔ اور پھر وہ دونوں کافی دیر تک بیٹھ کر باتیں کرتی رہیں۔ ایک آدھ دفعہ تو لائبریرین نے ان کو ٹوکا بھی لیکن وہ نیم سرگوشی میں ایک دوسرے سے باتیں کرتی رہیں۔ داریا کو آج

لائبریری آنے کا بہت مزہ آیا تھا اور کچھ وقت کیلئے ہی سہی وہ اپنی زندگی کی پریشانیوں سے نجات حاصل کر چکی تھی۔اس نے

تحیا کیا کہ وہ روزانہ لائبریری آ کے مروہ سے ملا کرے گی۔لائبریری میں باتیں کرتے کرتے وقت کا پتہ نہیں چلا اور داریا نے ایک دم اپنے موبائل پہ ٹائم دیکھا تو وہ مروہ سے اجازت لے کر گھر جانے کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی۔مروہ بھی اس کو دیکھ کر فوراً سے اٹھی اور اپنا نقاب سیٹ کرنے لگی جو کہ اس نے لائبریری میں آ کے کھول رکھا تھا اور پھر داریا کو مروہ سے معلوم ہوا کہ مروہ شرعی پردہ کرتی ہے چونکہ لائبریری کا یہ حصہ صرف اور صرف لڑکیوں کے لیے مخصوص تھا اور یہاں پہ کوئی لڑکا موجود نہیں تھا اس لیے اس نے اپنا نقاب کھول رکھا تھا۔اس ماڈرنائزد ور میں ایک لڑکی کو شرعی پردہ کرتے ہوئے دیکھ کر داریا بہت امپریس ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆

اس سے ملنے کی چاہت اگلے دن بھی داریا کو لائبریری کھینچ لائی اور پھر دو تین دن میں ہی دونوں کے درمیان بہت اچھی دوستی کا آغاز ہوا۔ مروہ نے ایک دن داریا سے پوچھا آپی کیا بات ہے ہماری

ملاقات کو تقریبا آج تیسرا دن ہے لیکن آپ لائبریری میں کتابیں پڑھنے آتی ہیں اور ایک بھی کتاب پڑھے یا ساتھ لیے بغیر ہی چلی جاتی ہیں آپ کس قسم کی کتاب پڑھنا چاہتی ہیں۔ میں آپ کی

مدد کر سکتی ہوں۔ داریا نے اسے جواب دیا میں صرف اس کتاب کو پڑھنا چاہوں گی جو مجھے اس زندگی اور دنیا سے فرار حاصل کروادے یہ سن کر مروہ ہنسنے لگی پھر تو ہم دونوں ایک ہی چیز کو پڑھ کر اس دنیا سے فرار حاصل کر سکتے ہیں داریا اس کو دیکھنے لگی اور پوچھا کیا تم ایسی کتاب کو جانتی ہو جس کو پڑھ کے میں اس دنیا سے فرار حاصل کر سکوں تو مروہ نے جواب دیا ہاں بالکل بلکہ وہ کتاب تو ابھی اس وقت میرے ہاتھ میں موجود ہے۔ اس کی نظر اس کے ہاتھ میں موجود کتاب میں پڑتی ہے جو کہ ایک ناول ہوتا ہے اور وہ اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگتی ہے جس

پر مروہ جواب دیتی ہے جی بالکل آپی آپ صحیح سوچ رہی ہیں صرف ناولز ہی وہ کتابیں ہیں جو کہ ہمیں اس دنیا سے فرار حاصل کرا سکتی ہیں داریا اس بات کو جھوٹ سمجھتی ہے لیکن پھر مروہ اسے سمجھاتی ہے کہ ان کے کرداروں کی خوشی اور کاملیت جب ہم پڑھنے والوں کو خوشی دیتی ہیں نہ تب ہم لوگ اپنی زندگی کی تمام تر تلخیوں کو بھول جاتے ہیں اور پھر میں خود اپنی زندگی سے فرار حاصل کرنے کے لیے ناولز کا استعمال کرتی ہوں اگر آپ بھی ناولز پڑھنے کا آغاز کرنا چاہتی ہیں تو میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں تو داریا کہتی ہے ٹھیک ہے تو کیا تم مجھے کوئی ناول بتا سکتی ہو میں اس کو پڑھ لوں گی تو پھر مروہ اسے عمیرہ احمد کا پیر کامل پڑھنے کا مشورہ دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ اگر آپ اپنے ناولز کی زندگی کا آغاز اس ناول سے کریں گی تو آپ کے لیے یہ بہت خوش آئین بات ہو گی اور پھر اسی دن داریا لائبریری سے پیر کامل ایشو کروا کے اپنے ساتھ گھر لے جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

داریا گھر جاتے ساتھ ہی پیر کامل کو پڑھنا شروع کر دیتی ہے اور تھوڑا بہت ناول پڑھنے کے بعد رات کو مروہ کو اس کے نمبر پر میسج کر کر شکریہ ادا کرتی ہے کہ واقعی اس کا مشورہ کافی

کار آمد ثابت ہوا ہے مروہ اور داریا نے ایک دوسرے کے فون نمبرز لائبریری میں ہی ایکسچینج کر لیے تھے رات کو دونوں باتیں کر رہی ہوتی ہیں کہ وقت کا پتہ نہیں چلتا اور 12 بج جاتے ہیں تو تب مرو داریا سے معذرت کرتی ہے اور اسے بتاتی ہے کہ اگر وہ اب نہ سوئی تو صبح تہجد کے لیے وہ اٹھ نہیں پائے گی۔ داریا مروہ سے پوچھنے لگتی ہے تم تہجد کیوں پڑھتی ہو کیونکہ آج تک اس نے سب کو

تہجد صرف اور صرف اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے پڑھتے دیکھا تھا اور اس کو نہیں لگتا تھا کہ مروہ کی عمر محبت والی ہے۔ لیکن پھر مروہ اسے خود ہی بتانے لگتی ہے آپی دراصل میں تہجد اس لیے پڑھتی ہوں تاکہ جو بھی میری خواہش ہو اللہ تعالی اسے فورا قبول کر لیں اور ایسا ہوتا بھی ہے تہجد کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی اور میں اپنی ہر دعا اللہ پاک سے تہجد میں کرتی ہوں اور وہ چیز مجھے مل جاتی ہے ایک دم داریا کے ذہن میں خیال آتا ہے کہ کیوں نہ وہ بھی تہجد کی نماز پڑھنا

شروع کر دے اور اللہ سے اس پہر جس پہر سب سو رہے ہوتے ہیں اپنی محبت کو مانگے کیا پتا جلد ہی اللہ پاک اس کی سن لے اور اس کو اس کی محبت سے نواز دے۔ داریا بھی پھر مروہ کو اللہ حافظ کہہ کر تہجد کا الارم سیٹ کر کے سو جاتی ہے

☆☆☆☆☆

یہ داریا کی دنیا میں ایک نیا موڑ تھا۔ اس دن وہ پہلی مرتبہ تہجد کی نماز ادا کرنے کیلئے فجر سے گھنٹا پہلے اٹھی تھی۔ اپنا گرم بستر چھوڑ کر وہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرتی ہے۔ اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنے اللہ سے اپنی بات منوانے کیلئے کیونکہ وہ جانتی تھی ماں باپ سے جب ہم نے بات منوانی ہوتی ہے تب ہم ان کی ہر بات مانتے ہیں اور وہ کام کرتے ہیں جس سے وہ خوش ہوں وہ رب تو ہمیں سب سے زیادہ چاہتا ہے تو پھر بھلا کیوں وہ وہ سب نہ کرے جس سے اس کا اللہ اس سے راضی ہو جائے اور اس کی بات مان لے خاص کر کے تب جب اس کا بندہ اتنی سردی میں اپنا گرم بستر چھوڑ کر ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے اس کی پسندیدہ عبادت کرے

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔ہر طرف رات کا گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا،اور ستارے پورے زور و شور سے چمک رہے تھے۔اُس رات داریا کا دل بہت خوشی سے بھرپور تھا، کیونکہ وہ جانتی تھی کہ رات کی ان گہرائیوں میں وہ اپنے رب سے جو بھی مانگے گی اسے ضرور ملے گا۔۔۔

داریا وضو کر کے سر پر اسکارف لپیٹ کر جائے نماز بچھاتی ہے اور اپنی زندگی کی پہلی نماز تہجد ادا کرتی ہے۔ سجدے میں سر رکھ کر،اس نے اللہ سے اپنی محبت کو پانے کی دعا کی،اور اپنے دل کے سکون و اطمینان کیلئے بھی دعا مانگی۔وہ ارحان کو حاصل کرنے کی دعا کرتی رہی۔اُس کی آنکھوں میں امیدوں کی روشنی موجود تھی اور وہ اُس دعا کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مانگ رہی تھی۔ سجدے میں سر رکھ کر اس نے اللہ سے اپنے خوابوں کی تکمیل کی بھی دعا کی۔اور وہ اس امید سے اپنے اللہ سے مانگتی گئی کہ وہ اللہ اُس کے خوابوں کو ضرور پورا کرے گا۔اور اسی پل اُسے محسوس ہوا کہ اللہ اُس کی دعاؤں کو ضرور قبول کرے گا،اور وہ اپنے رب کے قربت بھی ضرور حاصل کر لے گی۔اس نے اپنے دل کی گہرائیوں میں موجود ہر دعا کو اللہ کے سامنے رکھا۔

نماز کے بعد، جیسے ہی اس نے قرآن پاک کھولا، اُس کا دل ایمان سے منور ہو گیا۔ اُس نے قرآن کے حروف کو اپنی روح میں اترتے پایا اور اللہ کی باتوں کو اپنے دل میں بسانے کی کوشش کی۔ یقینن یہ سب کرنے کے بعد اسے یوں محسوس ہوا اس نے صدیوں پرانی اپنی روح کی پیاس بجھائی ہو اور اس کو بہت سکون محسوس ہوا ہو۔ جیسے اللہ نے اس کے دل سے سارا غم نکال کر کہیں دور پھینک دیا ہو۔ آج اس نے فیصلہ کیا کہ وہ روز تہجد کی نماز ادا کرنے کیلئے اٹھا کرے گی۔

☆☆☆☆☆

پیر کامل کو پڑھتے ہوئے داریا کو آج تیسرا دن تھا اور ناول پڑھنے کے دوران جب داریا انگوٹھوں سے کتاب کی صفحات کو ہلاتی تھی اُس کا دل خوشی سے بھر جاتا تھا، جیسے اُس نے ایک نئی دنیا کا دریا پایا ہو۔ وہ ناول کے ہر نئے پہلو اور سسپینس کو جاننے کے لئے بے صبر ہوتی تھی جیسے کہ وہ اپنے اندر کی خواہشات کو حقیقت میں تبدیل کر رہی ہو۔

دار یا ناول کی دنیا میں گم ہوتے ہوئے اپنی خیالوں کی دنیا میں کھو جاتی تھی، وہ اُس کہانی کے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کرتی تھی جیسے کہ وہ خود اُس دنیا کا حصہ ہوں۔

ہر صفحے پر وہ اپنی خیالات میں چلی جاتی اور اُس کہانی کی خوبصورتی میں گم ہو جاتی۔اُس کا دل انہیں پڑھ کر خوشی سے بھر جاتا جیسے کہ اُس نے اپنے خیالات کو سچ کر دیا ہو۔اس کا ناول بس ختم ہونے ہی والا تھا تو وہ فیصلہ کرتی ہے کہ آج فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ سونے کی بجائے اپنے ناول کو ختم کرے گی آخر میں جب وہ دیکھتی ہے کہ کس طرح نو سال کے لمبے انتظار کے بعد سالار سکندر کو اس کی سچی محبت سے نواز دیا گیا تھا تو اس کی آنکھوں میں آنسوں امنڈ آتے ہیں وہ بہت خوش ہوتی ہے کہ کس طرح سے ایک کردار نے اپنی محبت کو حاصل کر لیا تھا اور اسی سوچ میں وہ اپنی ادھوری محبت کے ادھورے پن کو بھول جاتی ہے اور ایک مکمل محبت کے مکمل

ہو جانے پر خوش ہونے لگتی ہے اور اس کو اسی وقت مروہ کی بات سمجھ آتی ہے کہ واقعی کس طرح سے انسان ناولز کے ذریعے دنیا کی تلخیوں سے فرار حاصل کر سکتا ہے۔

صبح اُس کا چہرہ خوشی سے روشن تھا اور وہ صبح سے ہی

لائبریری جانے کا انتظار کرنے لگتی ہے۔وہ انتظار کرتے کرتے سوچنے لگتی ہے کہ وہ مروہ کو بتائے گی کہ کس طرح اس کی بتائی ہوئی ترکیب سے اس نے دنیا سے فرار حاصل کر لی۔

داریا اپنے ذہن میں سالار اور امامہ کے کرداروں کو سوچتی رہتی ہے۔ان کی صبر و قربانی، ان کی محبت اُسے بہت متاثر کرتی ہے۔اُن کی خیالی تصویریں اُس کے دل میں جگہ بنا لیتی ہیں۔یونیورسٹی جا کر داریا فارحہ کو بھی پیر کامل کی کہانی سناتی ہے۔

جب داریا لائبریری جاتی ہے تو وہ مروہ کو بتاتی ہے کہ اُسے امامہ اور سالار کے کردار بہت پسند آئے ہیں۔مروہ بھی داریا کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئی بولتی ہے پھر تو آپی آپکو مجھے شکریہ

کرنا چاہیے جس پر داریاں مسکراتے ہوئے کہتی ہے کیوں نہیں مائی لٹل کیوٹی۔وہ اسے مزید بتاتی ہے کس طرح پیر کامل پڑھ کر اسے کیا کچھ سیکھنے کو ملا۔

داریا مروہ سے مخاطب ہو کہ مزید پوچھتی ہے کہ وہ اسے بتائے کہ اسے مزید اب کونسی کتابیں پڑھنی چاہیے۔تو مروہ اسے بتاتی ہے کہ پیر کامل کے بعد تو اسے آبِ حیات ہی پڑھنا چاہیے جس کے بعد پھر داریا آبِ حیات کو ایشو کروا کے گھر چلی جاتی ہے۔۔

☆☆☆☆☆

اب وہ روز فجر سے ایک گھنٹہ پہلے اٹھتی اور نماز تہجد ادا کرتی۔

کیونکہ لاحاصل کو پانے کیلئے تہجد کی نماز بہت ضروری ہے اور وہ یہ بات سمجھ چکی تھی ۔کیونکہ ایک یہی عبادت ہے جس میں لاحاصل بھی آپ کا مقدر بن جاتا ہے کیونکہ جو نصیب میں ہی نہیں ہے تہجد کی دعائیں اس کو آپ کا مقدر بنا دیتی ہیں۔اللہ کو یہ لمحات بہت پسند ہے

جب ساری دنیا سو رہی ہوتی ہے اور اس کا ایک بندہ جا کر اس سے کچھ مانگ رہا ہوتا ہے۔ تو بتاؤ اللہ پھر کیسے نہیں اس انسان کا مقدر کو بدلے گا۔

اس سے اس کو اپنی روح کی گہرائی تک سکون پہنچتا محسوس ہوتا تھا۔ اب وہ شاید کبھی بھی اس روٹین کو چھوڑنہ پاتی یہ عادت ہے ہی اتنی خوبصورت۔ روز وہ رات کو گیارہ بجے تک اپنے کام نپٹا کر لیٹ جاتی اور سو جاتی۔ پھر وہ تہجد کیلئے اٹھتی نماز ادا کرتی اور کچھ دیر بیٹھ کر قرآن پاک پڑھتی جب تک فجر کی اذانیں نہ ہو جاتیں۔ پھر نماز فجر ادا کرنے کے بعد وہ سورۃ یس کی تلاوت کرتی اور پھر سے سو جاتی۔ ہر روز کی طرح داریا کو ثانیہ بیگم یونیورسٹی کیلئے اٹھاتی اور پھر وہ تیار ہو کر یونیورسٹی چلی جاتی۔ یونیورسٹی کا سارا وقت وہ اسی طرح فارحہ کے ساتھ گزارتی اور دوپہر کو ظہر کی نماز اور کھانے کے بعد پھر سے سو جاتی۔ پھر اٹھ کر عصر کی نماز ادا کرتی اور لائبریری کیلئے نکل جاتی اور وہاں مروہ کے ساتھ ایک اچھا وقت گزار کر اور اس سے نئی نئی منفرد باتیں سن کر مغرب کی اذانوں سے پہلے پہلے ہی گھر آ جاتی۔ پھر ثانیہ بیگم کے ساتھ گھر کے کام کاج میں تھوڑی بہت مدد کروا دیتی۔ رات کا کھانا کر اپنی فیملی کے ساتھ تھوڑا بہت کوالیٹی ٹائم سپنڈ کرتی اور باقی کا وقت گیارہ بجے تک ناول پڑھنے پر لگا دیتی۔ اس کو اب اپنی زندگی واپس ڈگر پر آتی

محسوس ہو رہی تھی جس سے وہ بہت خوش تھی۔شاید وہ پھر سے زندگی کی طرف لوٹ آئی تھی ۔اتنے دنوں کی مصروفیت میں اسے ارحان کی یاد نے بھی بیگانہ کر دیا تھا اور جب اس کو اس چیز کا احساس ہوا تو یہ بھی اس کیلئے لمحہ فکریہ بن گیا اور ایک بار پھر سے ارحان کی یاد نے اس کے دماغ اور دل پر ڈیرے ڈال لیے تھے اور اب اس کو ارحان کی یاد شدت سے ستانے لگی تھی۔اس نے انسٹا گرام پلے اسٹور سے ڈائون لوڈ کرنا شروع کیا جو کہ اس نے ارحان سے لڑائی سے پہلے کا ان انسٹال کر کے رکھا تھا۔اسی دوران اس نے وٹس ایپ پر ارحان کا نمبر سیو کر کے اس کی پروفائل کھولی تو اسے ارحان کی ڈی پی شو ہونے لگی جس کا مطلب تھا ارحان اب اسے انبلاک کر چکا ہے اس کے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑی اور پھر اس نے انسٹا گرام پر ارحان کی پروفائل سرچ کی مگر اس کو ارحان کی آئی ڈی نہ ملی جسکا مطلب یہ تھا کہ وہ اب تک وہاں پر بلاک ہے۔۔۔۔اس نے فارحہ سے کہا کہ ارحان کی آئی ڈی پر اگر کوئی اسٹوری لگی ہوئی ہے تو اس کی اسٹوری کا سکرین شاٹ بھیج دے۔ تقریبا دس منٹ کے بعد فارحہ نے داریا کو میسج کر کے اطلاع دی کہ اس کے ساتھ ساتھ ارحان نے فارحہ کو بھی بلاک کر رکھا تھا کیونکہ وہ داریا کی دوست تھی اور وہ شاید جانتا تھا کہ داریا اس سے ہی کہی گی ارحان کی جاسوسی کا لیکن فارحہ بھی پھر فارحہ ہی تھی

ارحان سے چار ہاتھ آگے اس نے اس مقصد کیلئے ایک فیک آئی ڈی بنا رکھی تھی جس سے اس نے ارحان کی اسٹوری کا اسکرین شاٹ کر کے بھیجا۔ جس میں صاف صاف اس کا ہاتھ کسی لڑکی کے ہاتھ میں دکھائی دے رہا تھا اور اس کے اوپر اس نے الحمدللہ کا کیپشن لگا رکھا تھا۔ یہ سب دیکھ کر داریا ایک بار پھر سے بہت ٹوٹ چکی تھی اس کو جہاں اس کی زندگی تھوڑی سی چلتی ہوئی نظر آئی تھی اب وہ بالکل ہی مدھم سی ہو چکی تھی۔ وہ سوالات کی بارش میں برسنے لگی تھی۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ اُس کی دعاؤں کو نہ سنے، کیسے ہو سکتا ہے کہ اُس کی دعاؤں کو قبول نہ کیا جائے، کیونکہ اس کا اللہ تو غفور و رحیم تھا بخشنے والا تھا سننے والا تھا اسے تمام امیدیں صرف اسی سے وابستہ تھیں۔ لیکن پھر کیوں اس کی دعائیں اللہ نے نہیں سنیں؟ داریا کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا تھا، اور اُس کا دل افسوس میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔ اُس کی روح میں اندھیرے کے سایے چھا رہے تھے، اور وہ امید کی کرن کو بجھتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ یقیناً آج کی رات اس پہ بہت بھاری ہونے والی تھی۔ انسان کتنا بے بس ہو جاتا ہے نہ، جب آپ شدت سے ایک انسان سے بات کرنا چاہوں اور آپ اُسے بات کرنا تو دور کی بات، اُسکو دیکھ بھی نہ پاؤ تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ رات دیر تک ارحان کو خیالوں میں اپنے سوچتی رہی اور اس کی سوچ اس کی پریشانی میں مزید

اضافہ کرتی گئی پھر بلآخر اس کو خیال آیا صبح تہجد کے وقت اٹھنے کا اور سوچنے لگی اگر وہ یوں ہی جاگتی رہے گی تو صبح نماز کے لیے اس سے اٹھا نہیں جائے گا تو وہ اپنی سوچوں پر قابو پاتے ہوئے اللہ کا ذکر شروع کرتی ہے اور اس ذکر کو کرتے کرتے جلد ہی سو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

داریا کی آنکھ فجر سے چالیس منٹ پہلے کھلتی ہے وہ بستر سے اٹھتی ہے اور وضو کر کے جائے نماز کا رخ کرتی ہے۔ کوئی اگر اس کو اس وقت تہجد پڑھتا دیکھتا تو کبھی یقین نہ کر پاتا کہ یہ وہی لڑکی تھی جو کسی صورت اپنی نیند نہیں چھوڑتی تھی اور رات کے اس پہر اٹھ کر اپنی محبت کو حاصل کرنے کیلئے نماز تہجد ادا کر رہی تھی۔۔۔۔ شاید محبت نام ہی اسی کا ہے کہ اپنی ذات اپنی خواہشات اپنا آرام و آسائش اپنی پسندیدگی کو ختم کر دیا جائے اور پھر محبوب کی بے حسی بھی سہی جائے۔۔۔۔ محبت تو حاصل ہی خاک ہو کر ہوتی ہے۔ آنسوؤں کے ساتھ، وہ اپنے پورے وجود کو لیے اللہ کے سامنے سجدے میں جھک جاتی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اس کو سکون صرف یہاں ہی ملے گا۔ وہ اللہ کو بتاتی ہے کہ کیسے ارحان نے اُسے دکھ دیا ہے کیسے اس نے اسے اظہار محبت کیا اپنی محبت میں گرفتار کیا اور پھر چھوڑ گیا اور اب شاید وہ کسی اور کا بھی ہو گیا ہے۔ اپنے

دل کی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کے ساتھ داریا اپنے رب کے سامنے اپنی دل کی بات کرتی ہے۔ اُس کی آنکھوں سے گرتے آنسو اُس کے اذیتوں اور درد کی داستان سناتے ہیں۔ وہ سجدے میں گر کر اپنے تمام آنسوں بہا دیتی ہے۔

داریا کا سارا دن غمگیں اور تھکا تھکا سا گزرتا ہے۔ ہر پل اُس کا دل اُسے یاد دلاتا ہے کیسے اُس کی زندگی میں تاریکیاں چھائی ہیں۔ اُس کا دل ہر پل ایک عجیب سی بے چینی محسوس کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

داریا عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد لائبریری چلی جاتی ہے۔ اس کے چہرے سے ویسے ہی پریشانی جھلکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ مروہ دیکھتی ہے کہ داریا کی آنکھوں میں غم کا سایہ چھایا ہوا ہے۔ وہ کچھ پریشان نظر آرہی تھی۔ مروہ اسے پوچھتی ہے

داریا آپی۔۔۔ کیا ہوا؟ آپ ٹھیک تو ہیں نا؟

اب تک داریا اور مروہ کے درمیان اچھی خاصی انڈرسٹینڈنگ ڈیویلپ ہو چکی تھی۔ مروہ بہت ہی محبت بھری۔۔۔ دلکش اور سنجیدہ لڑکی تھی جو نرم دل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک

سماجی انسان بھی تھی جو اپنی زندگی میں احساس اور محبت کو بڑی اہمیت دیتی تھی۔اس کا دل بہت نرم اور محبت بھرا تھا، جو اُس کو دوسروں کے دکھ اور خوشی میں شریک ہونے پر مجبور کر دیتا تھا۔

مروہ دوستوں کی خاطر ہر چیز کا سامنہ کر سکتی تھی، جہاں وہ اپنے دوستوں کی مشکلات اور دکھوں میں شریک ہوتی اور ان کی مدد کرتی تھی وہاں اس کے دوست بھی اپنی خوشیاں اس کے ساتھ ضرور بانٹتے تھے کیونکہ وہ انکی چہیتی تھی۔وہ ہمیشہ بہت ہی اصول پسند اور بہترین دوست ثابت ہوئی تھی۔مروہ کی خوبیاں اُس کی زندگی کے ہر پہلو میں نظر آتی تھیں کیونکہ وہ ایک متواضع اور شفاف سیرت شخصیت تھی جس کی باتوں میں دلچسپی، حکمت عملی اور محبت بھری ہوتی تھی۔اُس کی دوستی کسی بھی شخص کے دل کو جیتنے کی طاقت رکھتی تھی اور اُس کا کردار اس قابل تھا کہ وہ دوستوں کے دلوں میں ہمیشہ یادگار رہے۔

مروہ کے یوں نرمی سے پوچھنے پر داریا کی آنکھوں میں آنسو امڈ آتے ہیں،اور اس کا دل چاہتا ہے کہ بس وہ کسی سے اُپنا دکھ بانٹ لے ورنہ یہ تکلیف لیے اس کا دل ابھی کے ابھی پھٹ جائے گا۔اپھر مروہ کے شفقت سے دوبارہ دریافت کرنے پر،داریا اپنی اور ارحان کی تمام داستان مروہ کو سنا دیتی ہے۔وہ درد بھری آواز سے بولتی ہے مروہ وہ میرے دل کو تھام کر پھر چھوڑ گیا۔"یہ سب وہ بار بار دہراتا ہے،جب جب بھی میں نے اپنی محبت کی بھیک مانگی وہ مجھے تب تب ہی چھوڑ گیا اور میں اب بھی اسی کو دعاؤں میں مانگتی پھرتی ہوں۔کیا اللہ میری دعائیں نہیں سنے گا؟؟کیا میری محبت ہمیشہ کیلئے ناکام ہو گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

مروہ داریا کے قریب ہوتی ہے اور آہستہ سے اُس کا ہاتھ پکڑتی ہے۔"آپی،آپکو ناامید ہونے کا کوئی حق نہیں۔"وہ کہتی ہے،اپنی آواز میں التجا کرتے ہوئے۔"اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے،اور وہ ہمیشہ ہمیں ہمارے حق میں بہترین چیزیں دیتا ہے۔دیکھیں آپی میں آپکو آج بتاتی ہوں کہ اللہ کو نہیں پسند کہ اس کا بندہ کسی اور کے آگے بھیک مانگے یا گڑگڑائے تو

پھر آپ نے ارحان بھائی کے سامنے بھیک کیوں مانگی۔آپ جانتی ہیں آپ کو وہ چھوڑ کر کیوں جاتے ہیں کیونکہ آپ ان کے سامنے جھک جاتی ہیں جب ہم اللہ کے سامنے جھکتے ہیں تو اللہ ہمیں سب کچھ نواز دیتا ہے کیونکہ اسے پتہ ہوتا ہے کی اس کے بندے کو صرف اس سے ہی امید ہے جبکہ اگر ہم انسان کے سامنے جھکتے ہیں تو وہ غرور کرتا ہے کہ اس بندے کو تو مجھ سے آس ہے اور پھر اللہ بھی ناراض ہوتا ہے کہ ہم اس کے سوا کسی کے سامنے کیوں جھکے اور کسی اور سے امید کیوں لگائی اپنے رب کے سوا۔آپی وعدہ کریں آئندہ اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکیں گیں اور نہ ہی بھیک مانگیں گیں۔

جس پر آنسو بہاتی ہوئی داریا اس کا ہاتھ تھام کر ہاں میں سر ہلاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

داریا کی آنکھوں میں آئے آنسوں اس کے چہرے پر جھلکنے لگتے ہیں،اور وہ اب کی بار عہد کرتی ہے کہ وہ کسی کے آگے بھیک نہیں مانگے گی سوائے اللہ کے۔اُس کا دل اب تھوڑا مطمئن ہوتا ہے تو وہ پوچھتی ہے۔"کیا تمہیں لگتا ہے واقعی میرے لئے بہترین ہو گا؟"

مروہ پیار سے داریا کا ہاتھ پکڑتی ہے اور محبت سے مسکراتی ہے۔"ہاں داریا آپی۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں بہترین دیتا ہے۔وہ ہمیشہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور ہمیں اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ہمیشہ امید رکھو، کیونکہ جو اللہ کرتا ہے، وہ بہتری کے لئے ہوتا ہے۔"

داریا مروہ کی باتوں سے کافی حد تک مطمئن ہو چکی تھی اور دل ہلکا کرنے کے بعد وہ گھر کی طرف رخصت ہو گئی۔گھر پہنچتے ہی اُس کی نظر ایک فارحہ کے بھیجے ہوئے میسج پر پڑھتی ہے جس میں اس نے ارحان کی اسٹوری کا اسکرین شاٹ بھیجا ہوتا ہے۔جس میں لکھا تھا کہ کل کی اسٹوری صرف ایک ڈیئر تھا جو کہ اس کو اس کے دوستوں سے ملا تھا اور وہ تصویر اس نے پنٹرسٹ سے لی تھی، میں معزرت خواہ ہوں۔اب کہی جا کے داریا کی جان میں جان آتی ہے اور وہ اللہ کا شکر ادا کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

اب اس کو ناولز پڑھتے ہوئے کافی وقت بیت چکا ہوتا ہے۔۔۔جب بھی وہ کسی ناول کی کہانی پڑھتی ہے اسے گویا یوں محسوس ہوتا جیسے وہ ان کرداروں کے بیچ گھوم رہی ہو۔اُس کا دل اُن کی مصیبتوں،خوشیوں،اور تجربات کے ساتھ جڑ گیا ہو۔جب وہ ناول کے مکمل ہونے پر مین کرداروں کی خوشی میں خوشی ڈھونڈتی،تو کہیں نہ کہیں وہ روتی بھی تھی کوئی نامکمل کردار میں اپنی زندگی کا عکس دیکھ کر۔اس کو بھی تکلیف ہوئی تھی وہ بھی روئی تھی جب امامہ ہاشم نے کہا تھا کچھ لوگ ہمارے لیے نہیں ہوتے لیکن وہ ہماری ایڑی کا کانٹا کیوں بن جاتے ہیں۔۔۔۔جب ایڈم بن محمد نے کہا تھا خاموشیاں تو بہت سارے بھرم رکھ لیتی ہیں۔۔۔۔جب اس نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تھے اور اس کا دل خالی ہو گیا تھا اور اس کے دل کی بات دل میں ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔ اس نے ایڈم بن محمد میں خود کو تلاش کیا تھا جب ایڈم نے کہا تھا کچھ لوگ ہمارے لیے نہیں ہوتے ہم دعائیں کریں یا جادو ہمیں نہیں ملیں گے۔ان لوگوں کی خواہش کو ترک کر دینا ہمارے دل کو مار دیتا ہے۔۔۔۔۔میں ایڈم بن محمد اپنا دل اس امید پر مار رہا ہوں کہ کبھی نہ کبھی میرا یہ زخم بھی بھر جائے گا۔۔۔۔جب عمر نے علیزے کو کہا تھا وہ اس سے محبت نہیں کرتا ۔۔۔۔جب ہالے سلطان کا جانا ہارون شاہد کا دل مار گیا تھا اور اس نے وقار کی خاطر اپنی محبت کی

بھیک نہیں مانگی تھی۔۔۔اب وہ یہ بات دل ہی دل قبول کر چکی تھی کہ اگر اس کی محبت میں صدق ہوئی تو اس کو وہ ضرور مل جائے گی جس طرح سے سالار کو اس کی محبت نو سال انتظار کے بعد مل گئی تھی اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ آدم بن محمد کی طرح وہ بھی اپنی محبت کو نہیں حاصل کر پائے گی چاہے وہ دعائیں کرے یا جادو اور علیزے اور وجدان کی طرح وہ اپنا خالی سا وجود لیے یہ ساری زندگی گزارے گی مگر فرق صرف اتنا ہو گا کہ ملیحہ اور عمر اس دنیا سے گئے تھے اور انہوں نے صبر کر لیا تھا مگر وہ جیتا جاگتا شخص جس پر وہ اپنی ساری محبتیں لٹاتی تھی وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔اس پر صبر کرنا اس کیلئے مشکل تھا۔کتنی عجیب بات تھی نہ کہ پہلے جن افسانوں اور داستانوں کو پڑھ کر وہ انکی دنیا میں گم ہو جایا کرتی تھی اپنی پریشانی بھول جایا کرتی تھی خوش ہو جایا کرتی تھی آج وہ ان داستانوں کے ادھورے کرداروں میں خود کو تلاش کر رہی تھی۔ایسا نہیں تھا کہ اس کو اپنے رب پر یقین نہ تھا لیکن اب اس کا دل اس کو مانگنے کی بھی ہمت نہ کرتا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی اس شخص کا کچھ مدت کیلئے حاصل ہو جانا اس کیلئے اور تکلیف اور اذیت کا سبب ہو گا ایسا ہی تو ہوتا آیا تھا اب وہ سب قسمت کے ہاتھ چھوڑ کر اللہ کی رضا میں راضی ہو چکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اللہ کی خوشنودی کے خاطر اس نے اپنی محبت ترک کی ہے اور اس کو اس کا اجر

ضرور ملے گا اب وہ راضی تھی اپنے رب کے ہر فیصلے میں چاہے اس فیصلے میں اس کو اس کی محبت عطا کر دی جائے یا پھر اسکو ساری زندگی اسی کے بغیر گزارنی پڑے۔ جس شخص نے اسے محبت اذیت خوشی غم اور ہر احساس سے متعارف کروایا تھا جس کی خاطر اس کی سانسیں چل رہی تھی جس کو وہ صبح شام اٹھتے بیٹھتے سوچتی تھی اس شخص کی محبت اب اسکے دل میں آہستہ آہستہ دم توڑ رہی تھی اور یہ بہت تکلیف دہ تھا اس کیلئے اس محبت کے پروان چڑھنے نے اسے اتنی خوشی کا احساس نہ دیا تھا اور نہ ہی ارحان کی بے رخی بے وفائی اور سخت الفاظ نے اسے تکلیف میں مبتلا کیا تھا جتنا یہ ختم ہوتی محبت اس کا امتحان لے رہی تھی وہ یہی تو چاہتی تھی یا وہ اسے مل جائے یا اس کی محبت اسکے دل سے رخصت ہو جائے لیکن پھر اب ایسا ہونے میں اسے اور تکلیف کیوں ہوتی تھی وہ ان کیفیات کو سمجھنے سے عاری تھی وہ نہیں جانتی تھی آخر اس کی زندگی کی پہیلی کب سمجھ میں آئے گی آخر کیا لکھا ہو گا اس کے رب نے اسکی قسمت میں لیکن وہ یہ بات جانتی تھی کی جس پر اس نے اپنی زندگی کا فیصلہ اب چھوڑ دیا ہے وہ کبھی اسکے ساتھ کچھ غلط نہ ہونے دے گا اور اسے بہترین سے نوازے گا اور وہ مطمئن تھی۔ بہت جلد اس کی زنگی کی پہیلی حل ہونے والی تھی پر وہ اسے سمجھ نہیں پا رہی تھی آخر وہ اس کو بوجھتی بھی تو کیسے بوجھتی یہ اس کے رب کی طرف

سے بھیجی گئی پہیلی تھی جسے صرف وہ خود ہی جانتا تھا اور وہ تو صحیح وقت پر ہر چیز تم تک پہنچاتا ہے تو پھر وقت سے پہلے کی آزمائش کا تو ہر حال میں اس کو سامنا کرنا تھا تاکہ وہ اپنے رب کے آگے سرخرو ہو سکتی۔

☆☆☆☆☆

داریا ایک دن لائبریری جاتی ہے۔جب وہ مروہ کو دیکھتی ہے۔اُس کو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مروہ اُس سے کچھ کہنا چاہتی ہے۔داریا مروہ کے قریب ہو کر پوچھتی ہے کہ کیا بات ہے، تو مروہ اُسے بتاتی ہے کہ وہ اس سے اپنی زندگی کا سب سے بڑا راز شیئر کرنا چاہتی ہے۔داریا مروہ کو تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے تم بلا جھجک مجھ سے شیئر کر سکتی ہو۔۔۔۔۔مجھے امید ہے میں کسی نہ کسی طرح تمہاری مدد ضرور کروں گی جس سے تمہاری یہ بے سکونی ختم ہو جائے۔مروہ داریا کو بتاتی ہے کہ کالج میں داخلے سے پہلے اُس نے اپنی پری کلاسز کے لئے ایک اکیڈمی میں داخلہ لیا تھا۔وہاں اُس کی ایک سینئر سے جسکا نام روحان تھا انٹریکشن ہوئی۔وہ اس سے محبت کرنے

لگی۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چیٹنگ کرنے لگے اور پھر ایک دن اُسنے اسے بتایا کہ وہ اسے صرف ایک دوست سمجھتا ہے اور اسکی ایک گرل فرینڈ پہلے سے ہی ہے۔اس کے بعد سے اس نے اس سے چیٹنگ بند کر دی کیونکہ مروہ کو ایک نامحرم سے چیٹنگ کا احساس ہونے لگا اور وہ خود کو سب کا قصوروار سمجھنے لگی۔اگر وہ کمزور نہ پڑتی تو سب ٹھیک رہتا، لیکن اُس کی ایک غلطی نے اُسے گنہگار بنا دیا۔تب سے لے کر اب تک وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتی ہے اللہ سے۔۔۔۔تہجد پڑھتی ہے اور ہر وہ کام کرتی ہے جس سے اللہ اس سے معاف کر دے مگر پھر بھی اسے لگتا ہے کہ اللہ اس سے ناراض ہے۔وہ یہ باتیں کرتے ہوئے رونے لگتی ہے۔

داریا نے مروہ کو سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔اگر تم روحان سے بات نہ کرتی اور تمہیں دکھ نہ ہوتا، تو تم اللہ کے اتنا قریب نہ آتی جتنی تم اب ہو۔اس کو آزمائش سمجھ کر بھول جاؤ اور آگے آنے والی زندگی کیلئے اس غلطی سے سبق حاصل کرو۔اس نے مروہ کو بتایا کہ اللہ کی راہ میں ہر مصیبت اور دکھ کو ایک موقع بنا کر بھیجا جاتا ہے اللہ۔سے قریب ہونے کیلئے۔اور اللہ تو غفور الرحیم ہے وہ ہر گناہ معاف کرنے والا ہے تم توبہ تو کر کے دیکھو۔اگر تمھاری توبہ سچی ہے تو اللہ تمہیں ضرور معاف کر چکا ہو گا۔

داریا کی بات کو اس نے کافی حد تک سمجھا۔ وہ جانتی تھی کہ اُس نے احمد کے ساتھ چیٹنگ کر کے ایک غلطی کی ہے، لیکن اب وہ اُسے دوبارہ نہیں دہرائے گی۔ اُس کو احساس تھا کہ اللہ اُسے معاف کر دے گا اور اب وہ ہر گز کبھی بھی اس راستے پر نہیں چلے گی جس پر چلنے سے اللہ نے اسے منع کیا ہے۔ اُس نے فی الحال اپنی گذشتہ غلطیوں کو بھول کر ایک نئی شروعات کرنے کا فیصلہ کیا، اب وہ زندگی کی ہر موقع پر اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے تیار تھی۔

☆☆☆☆☆

داریا رات کو سونے سے قبل اپنے دل میں بہت سارے سوالات لیے بیٹھی ہوتی ہے۔ اسے خیال آتا ہے کہ وہ بھی تو اللہ کی رضا کے خلاف گئی ہے؟ کیا اللہ اس سے بھی ارحان سے بات کرنے کی وجہ سے ناراض ہے؟ اس بے چینی اور غم میں ڈوبی ہوئی داریا کو مروہ کی باتیں سمجھ آنے لگتی ہیں کہ کیوں اس نے چیٹنگ کو اتنا بڑا گناہ سمجھا ہوا ہے جب وہ کچھ بہت سے مذہبی اسکالرز کے بیان اس معاملے پر سنتی ہے۔ اس وقت اس کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ تو اس راستے پر تھی جس پر چلنے سے اللہ نے منع فرمایا تھا تو پھر اس راستے پر چل کر خوشیاں کیسے حاصل کر سکتی تھی اور اسی وجہ سے اسے اتنا سہنا پڑھ رہا ہے۔ یہ بات بھی اسے اب سمجھ آچکی

تھی کہ اللہ نے اس قسم کے ریلیشن سے کیوں منع فرمایا ہے کیونکہ اللہ ہم سے بہت پیار کرتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ یوں ہمارا دل ٹوٹے مگر ہم اس کے فرمان کو بھول جاتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جس سے وہ منع کرتا ہے تب ہی ہم لوگ ٹوٹے دل کی لیے گھوم رہے ہوتے ہیں۔ وہ اب سمجھ جاں چکی تھی اللہ پاک ہمیں کسی بھی قسم کی حرام ریلیشنشپ سے بچنے کا اس لیے کہتے ہیں تا کہ ہمارا دل نہ ٹوٹے چاہے وہ ریلیشنشپ صرف موبائل کی چیٹنگ تک ہی محدود کیوں نہ ہو۔ وہ بہت پشیمان تھی اور من ہی من خود سے وعدہ کر چکی تھی اب وہ کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

داریارات کے آخری پہر اٹھتی ہے اور نماز تہجد ادا کرتی ہے۔وہ اللہ سے معافی مانگتی ہے اور اپنے گزشتہ گناہوں کو یاد کرتی ہے۔ساتھ ہی وہ اللہ سے عہد کرتی ہے کہ اگر اب کبھی ارحان خود آکر بھی اُس سے بات کرے تو وہ اس حرام ریلیشنشپ کی طرف دوبارہ نہیں جائے گی۔

داریا کو دعا مانگنے کے بعد ایک سکون سا محسوس ہوتا ہے جیسے اللہ نے اس کی تمام دعائیں بھی سنی ہو اور اس کو ایک اور موقع بھی دے دیا ہو کیونکہ وہ جانتی تھی وہ جس کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہی تھی وہ تو غفور ورحیم ہے بخشنے والا مہربان ہے اگر وہ ساری زندگی بھی کوئی گناہ کرتی رہی اور اپنی زندگی کے آخری لمحے اس سے معافی مانگ لے سچے دل سے تو وہ اسے معاف کر دے گا وہ تو اپنے بندے سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہے۔اب وہ اپنی زندگی کو اللہ کے راستے پر لے جانے کے لئے تیار تھی۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہی وہ راستہ تھا جس پر چل کر وہ کبھی ذلت اور رسوائی کو نہ پائے گئی بلکہ یہ راستہ تو اس کے سکون قلب کا ذریعہ ہو گا۔اب اس کی ذات میں کافی تبدیلیاں آچکی تھیں۔وہ بہت سی نئی اسلامی باتیں مروہ سے

سیکھنا چاہتی تھی اور ان پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنا چاہتی تھی۔ مروہ اس کیلئے اس کی زندگی کا ایک نہایت اہم انسان ثابت ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆

اب وہ ہر روز بُری طرح ٹوٹ کر بکھر کر سو جاتی ہے اور ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ تہجد میں اٹھ کر اپنے رب کو سجدوں میں تمام دل کا حال بتاتی۔۔اور جب وہ سجدے سے سر اٹھاتی تو ہر روز اُس کی آنکھوں میں غیر معمولی سی چمک ہوتی جیسے تہجد کے سجدے نے اُس کی زندگی سے ساری مایوسی اور پریشانی مٹا دی ہو۔اس کو ہر روز امید کی کرن ملتی کہ شاید آج یہ آخری شکوے کا سجدہ ہو جو اُس نے اللہ کو کیا ہے اور کل کا سجدہ ہو سکتا ہے شکرانہ کا سجدہ ہو۔رات کو سوتے ہوئے آخری سوچ اُس کی وہی تھی اور صبح اُٹھتے ہی پہلا خیال بھی...زندگی نے اُس کو عجیب کشمکش کا شکار کر دیا تھا نہ تو ارحان اُس کو حاصل ہو رہا تھا اور نہ ہی اُس کے ذہن سے نکل رہا تھا۔

...اب تواُس کوارحان کے ساتھ ہونے کی چاہت سے زیادہ اُس کے اُس خیال سے انسیت ہو گئی تھی جواُس کو کبھی ارحان کی طرح خود غرض بن کر اکیلا نہیں چھوڑتا تھا۔جب انسان آخری حد تک ٹوٹ جاتا ہے تو پھر وہ ان چیزوں کا ہر وقت تصور کرنے لگتا ہے جواُسے خوش کر سکتی ہو لیکن کبھی ممکن نہ ہو سکتی ہوں۔...اسی طرح داریا کے ساتھ ارحان نہیں تھا مگر اُس کا خیال ہمیشہ اُس کے ساتھ تھا وہ اُس سے باتیں کرتا تھا اُس کا خیال رکھتا تھا پہلے کی طرح اور اُس کی عزت بھی کرتا تھا جو کہ شاید ارحان خود کبھی نہ کر سکا تھا ایسا۔...داریا خود بھی جانتی تھی کہ اس طرح ہر وقت اُس کو سوچنا اُس کو پاگل پن کے قریب کر رہا ہے مگر وہ احساس ہی اتنا حسین ہوتا وہ اُسے سوچنے سے خود کو روک نہیں پاتی حقیقت میں نہ صحیح خیال میں تو ارحان صرف داریا کا ہی تھا ارحان کے جانے کے بعد اب داریا کو ناولز پڑھنے کی لت بھی لگ گئی تھی جسکی وجہ سے اس کی ہیلو سینیشنز میں مزید اضافہ ہوتا گیا وہ ناول کے ہر کریکٹر کی خوشی میں اپنی خوشی تلاش کرتی اور ان کے غم میں غمگیں ہو جاتی وہ پیر کامل پڑھتی تو سالار کو اپنا ارحان مانتی اور امامہ کو خود تصور کرتی، جنت کے پتے پڑھتی تو جہان ارحان بن جاتا اور وہ حیا اسی طرح دوسرے ناولز کے ہیرو اور ہیروئن کو پڑھتے ہوئے اُسے وہ اُن کی کہانی نہ لگتی بلکہ اپنی اور ارحان کی لگتی۔...کتنی حسین دنیا ہوتی ہے

نہ ناولز کی ہم اس میں وہ تمام خوشیاں ڈھونڈ لیتے ہیں اور پا لیتے ہیں جو ہمیں حقیقت میں کبھی نہیں مل سکتیں۔

☆☆☆☆☆

آج وہ تہجد کے وقت سجدے میں اپنے رب سے گفتگو کرتے ہوئے پھر سے رو دی پر اُس نے اپنے رب سے آج صرف اتنا ہی کہا، "یااللہ! میں تیری رضا میں راضی ہوں۔ اگر تو وہ شخص میرے حق میں بہتر ہے اور تو نے اُسے میرے قسمت میں لکھا ہے تو اُسے میرا محرم بنا دے، ورنہ آج میں تجھ سے دعا مانگتی ہوں کہ میں اُسے ہمیشہ کے لئے بھول جاؤں۔ یااللہ! یہ کیسی آزمائش لے رہا ہے تو میری نہ تو اُسکو میرا ہونے دیتا ہے اور نہ ہی مجھے اُسے بھولنے دیتا ہے۔ میں آج تجھ سے دعا مانگتی ہوں کہ اگر وہ میری قسمت میں نہیں ہے تو اُسے میرے دل اور زندگی سے ہمیشہ کے لئے نکال دے اور مجھے اپنی رضا میں راضی کر دے۔ اب میری آزمائش ختم کر

دے یارب ذوالجلال۔اب مجھ سے یہ اور برداشت نہیں ہوتا،تو ہی تو کہتا ہے تو کسی کو اُسکی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا۔اب مجھ میں اور طاقت نہیں بچی۔۔۔۔میری آزمائش بھی ختم کر دے۔میں اُسکا بُرا نہیں چاہتی،بلکہ کبھی بھی اُسکا بُرا ہوتے دیکھ بھی نہیں سکتی،لیکن پھر بھی میں سوچتی ہوں کہ کسی کا دل دکھا کر وہ خود خوش کیسے رہ سکتا ہے۔۔۔۔کیا اُسکا دل نہیں کانپتا یہ سوچتے ہوئے کہ اُس نے میرے ساتھ کتنا بُرا کیا۔میں اُسکا بُرا نہیں چاہتی،میرے اللہ! میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ اُس تڑپ اور اُس صبر اور اُس بے چینی کو وہ بھی محسوس کرے میرے لئے جو میں کرتی ہوں،اُسے علم ہو جائے کہ اُسکی بے رخی کتنی تکلیف دیتی ہے،وہ میرے لئے ویسے ہی تڑپے جیسے میں تڑپتی رہی ہو،وہ بھی تجھ سے صبر مانگے اور اُسکو صبر نہ آئے تاکہ اُسے بھی پتا چل سکے کہ محبت اتنی آسان نہیں ہوتی کہ بس اظہار کرو اور بات ختم۔وہ یہ جان سکے کہ اظہارِ محبت کر کے تو بیچ راہ میں اکیلا نہیں چھوڑ دیتے بلکہ اُسکو نبھانے کے لئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔اس نے کہا تھا مجھ سے جس سے محبت کرو اُس کو بتا دو کہ اُسے محبت ہے،پر کیا وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ بتانا کافی نہیں ہوتا بلکہ اُسے نکاح کیا جاتا ہے تاکہ اُسے ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لیا جائے۔پر اُس نے جو میرے ساتھ کیا ہے نہ اُسکی تکلیف موت کی تکلیف سے بھی زیادہ ہے۔میرے اللہ! محبت کی

پٹری پہ چڑھا کر مجھے اکیلا کر دیا اُس نے اب اور برداشت نہیں ہوتا، یارب! اب اِس آزمائش کو ختم کر دیں۔۔اب جب وہ اللہ کی رضا میں راضی ہو چکی تھی تو اُس کا اللہ اُسکو کیسے تنہا کر سکتا تھا؟ اب اُسکو صبر بھی آ رہا تھا۔اب وہ یہی سوچتی پھر کیا ہوا، اگر مجھے وہ نہیں ملا تو مجھے میرا اللہ تو مل گیا نا، اور اللہ کا ساتھ ہر ساتھ سے بہتر ہے۔مجھے اس دنیا میں وہ نہیں ملے گا تو کیا ہوا۔۔۔جب قیامت کے روز اللہ مجھ سے پوچھے گا بتا تو نے میری خاطر اس دنیا میں اپنی کون سی پیاری چیز چھوڑی تو میں اُسکا نام لے کر اللہ کو بتاؤ گی، میں نے اپنی محبت چھوڑ دی تھی یا اللہ۔اور وہ میرا رب اُسکا دوگنا اجر مجھے عطا فرمائے گا۔ہاں، اب وہ واقعی راضی ہو گئی تھی اللہ کی رضا میں۔مرد کی محبت اظہار کرنے کے بعد ختم ہونے لگتی ہے بلکل اُس طرح جیسے چاند حاصل کر کے اُسکے داغ نظر آنے لگتے ہیں، جب کہ عورت کی محبت شروع میں تو اتنی زیادہ نہیں ہوتی مگر پھر وقت کے ساتھ اُسکی شدت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور یہی داریا کی محبت میں بھی ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

آج داریا کا لائبریری میں آخری دن تھا جو کیونکہ اس کے بعد سے وہ اپنے سالانہ امتحانات میں مصروف ہونے والی تھی۔داریا نہیں چاہتی تھی یوں اتنی دیر کیلئے مروہ سے بغیر ملے رہے پر وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی آخر کو اس کو اپنے فائنل ایگزیمز کی تیاری جو کرنی تھی۔۔۔۔داریا نے مروہ کو مخاطب کیا۔۔۔۔مروہ میں اب اپنے پیپرز ختم ہونے کے بعد لائبریری آسکوں گی ۔۔۔۔۔مروہ جو کہ یہ سن کر بہتا اداس ہو گئی۔۔۔۔۔آپی پر تو بہت ٹیلنٹڈ ہیں آپ ایسے بھی تو تیسری کر سکتی ہیں لائبریری آ کے۔۔۔۔۔۔داریا مروہ کو سمجھاتے ہوئے بولتی ہے نہیں مروہ مجھے اپنے کمفرٹ زون میں پڑھنے کی عادت ہے مجھ سے اپنے کمرے کے علاوہ اور کہی پڑھائی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔مروہ داریا کو زیادہ انسسٹ نہیں کرتی اور پھر اسے پیپرز کی تیاری کیلئے وش کرتی ہے۔۔۔۔۔آپی وش یو آبسیسٹ آف لک فار یور ایگزیمز۔جلدی جلدی سے پیپرز دے کر واپس آیئے گا۔مجھے آپ کا انتظار رہے گا۔۔۔۔داریا پیار سے اس کی چہرے پر ہلکی سا ہاتھ لگاتی ہے۔۔۔۔اور مروہ کے چہرے کی مسکراہٹ یونہی برقرار رہتی ہے۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

آج داریا کے امتحانات ختم ہو چکے تھے۔۔۔غروب آفتاب کے بعد وہ اپنے کمرے میں صوفے پر موجود تھی جبکہ گہری سوچوں نے اسے اپنے گرد گھیرا ہوا تھا۔۔جب اس کے فون پر نوٹیفیکیشن کی آواز نے اسے اس سحر سے آزاد کیا۔۔۔اس کو کسی انجان نمبر سے کوئی میسج آیا تھا۔۔۔داریا نے بے دیہانی میں اسے کھولا۔

"Hey"اس میں لکھا تھا

www.novelsclubb.com

بھیجنے والے کی پروفائل پکچر خالی تھی، جس کی وجہ سے وہ بھیجنے والے کی شناخت کرنے سے قاصر تھی۔بے چینی کی لہر اس پر چھا گئی اور اس نے میسج کر کے دریافت کرنا چاہا کہ کس نے اسے میسج کیا ہے۔

"آپ کون ہیں؟"اس نے واپس سے ٹیکسٹ کیا،اس کی انگلیاں کانپ رہی تھیں۔

کچھ لمحوں بعد جواب آیا ارحان

صدمے کی لہر داریا کی رگوں سے دوڑ رہی تھی۔ارحان،وہ آدمی جس نے اس کے دل کو لاکھوں ٹکڑوں میں توڑ دیا تھا۔اب اس کو کیوں میسج کر رہا تھا؟۔

www.novelsclubb.com

"اب مجھے کیوں میسج کر رہے ہو؟"اس نے پوچھا،اس کی آواز گھبراہٹ سے بھری ہوئی تھی۔

"بس ایسے ہی کر دیا۔" اس نے جواب دیا۔

پھر انہوں نے کچھ اور مختصر پیغامات کا تبادلہ کیا۔ ایسا لگتا تھا کہ ماضی کے زخم دوبارہ نمودار ہو رہے ہیں، جس سے درد کے پرانے شعلے مزید بھڑک رہے ہیں۔ داریا غصے، ناراضگی اور ایک عجیب خواہش کے امتزاج کو محسوس کرنے سے باز نہیں رہ سکی جس کی وہ پوری طرح سے وضاحت نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

تاہم، جیسے جیسے بات چیت آگے بڑھتی گئی، ابتدائی عجیب و غریب انداز آہستہ آہستہ ختم ہوتا گیا۔ ارحان کے پیغامات زیادہ کثرت سے آنے لگے، اور داریا نے خود کو بھی اب نارمل کر لیا۔

سب سے پہلے، داریا پرانی باتوں کو لے کر ہچکچاہٹ محسوس کر رہی تھی۔اسے ماضی میں ارحان سے شدید تکلیف پہنچی تھی،اور اسے خدشہ تھا کہ وہ اسے پھر سے توڑنے آیا ہے۔لیکن جیسے جیسے وہ باتیں کرتے رہے،اسے احساس ہوا کہ اسے اپنے اعمال پر حقیقی طور پر پچھتاوا ہے۔

"میں جانتا ہوں کہ میں نے بہت گڑبڑ کی ہے اور تمہارا دل دکھایا ہے،"اس نے اعتراف کیا۔مجھے آپ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کبھی نہیں کرنا چاہیے تھا جس طرح میں نے کیا تھا۔ مجھے افسوس ہے،داریا۔'

داریا کا دل تھوڑا سا نرم پڑ گیا۔ وہ ہمیشہ مانتی تھی کہ ارحان اس سے پیار کرتا تھا، چاہے وہ اسے کا اظہار نہ بھی کرے اور خود غرض ہی کیوں نہ ہو جائے۔ اب ایسا لگ رہا تھا ارحان کو اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن سے داریا نے پھر سے لائبریری جانا شروع کر دیا تھا۔ اس نے ارحان کے میسجز کے بارے میں مروہ کو بتایا۔ جس پر مروہ نے اسے مشورہ دیا کہ وہ جلد از جلد ارحان کو فورس کرے کہ وہ اپنے گھر والوں سے بات کرے تاکہ اب اس کی زندگی میں مزید پریشانیاں نہ آ سکیں۔

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

بعدازاں،ان دونوں کے درمیان مزید طویل بات چیت شروع ہو جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

داریا اب فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ ارحان سے صاف صاف بات کرے گی اور اسے صاف

صاف بتائے گی کہ وہ حرام ریلیشنشپ میں نہیں رہنا چاہتی۔اگر وہ اس سے واقعی محبت کرتا ہے

تو اپنے گھر والوں سے اس کے مطعلق بات کرے۔

www.novelsclubb.com

داریا: آپکی زندگی میں میری کیا اہمیت ہے؟

آرحان: تم بتاؤ کیا ہے؟

سوال کس نے پہلے پوچھا؟: داریا

داریا تفتیش والے انداز میں پوچھتی ہے

ارحان: بہت اہمیت ہے

www.novelsclubb.com

داریا: کیوں ہے اہمیت؟

ارحان: اہمیت ہے بس۔

داریا: کیوں ہے؟

ارحان: آپکو نہیں پتہ کیوں اہمیت ہے؟

داریا: نہیں۔

www.novelsclubb.com

داریا: اچھا، یہ بتائیں ہمارے بیچ میں رشتہ کیا ہے؟

اَرحان: محبت کا؟

داریا: ہاں۔

توبس اسی لئے اہمیت ہے تمہاری: ارحان

www.novelsclubb.com

میری محبت تو ویسے ہی قائم ہے جیسے پہلے تھی اس میں کوئی کمی نہیں آئی اور نہ ہی کبھی

آئے گی۔ میں خود اس بار بس لڑائی وغیرہ نہیں چاہتا، بس میں چاہتا ہوں آپ میری ہو جاؤ۔

تو پھر اب کیا کرنا ہے؟: داریا

شادی: ارحان

گھر والوں سے بات کرنی ہے اب؟: داریا

www.novelsclubb.com

میں کروں گا۔: ارحان

ویسے بھی ماما پیچھے پڑی ہوئی ہیں۔۔

شادی کرو، شادی کرو۔ لڑکیوں کی پکس بھیج دیتی ہیں مجھے۔ ٹھیک ٹھیک۔۔ : داریا

اب اس دفعہ آپ مجھ سے دور ہوئے نا تو یقین کریں میں واقعی مر جاؤں گی۔

تو بس اب انہیں بتاؤں گا تمہارے بارے میں : ارحان

www.novelsclubb.com

کہ بس، جلدی جلدی رشتہ ہو، اسے پہلے کہ لڑائی ہو جائے۔

داریا: آپ کب بات کریں گے؟

ابھی کر تو رہا ہوں: ارحان

مجھ سے نہیں، گھر میں۔۔ : داریا

2-3 دن تک کروں گا۔۔۔ : ارحان

میرے خیال سے ہمیں تب تک تھوڑی کم کم بات: داریا

www.novelsclubb.com

کرنی چاہیئے، پھر لڑائی نہ ہو جائے۔

نہیں ہوتی، کیوں؟ کس خوشی میں کم کم بات؟: ارحان

میں اب بس آپ کو کھونا نہیں چاہتی: داریا

www.novelsclubb.com

ہمیشہ آپکے ساتھ رہنا چاہتی ہوں

اور میں آپکو پانا چاہتا ہوں۔: ارحان

میں تو آپکی ہی ہوں۔: داریا

اور ہمیشہ میری ہی رہو گی: ارحان

داریار ضوان پاشا صرف اور صرف ارحان کی ہے۔: داریا

www.novelsclubb.com

اس دل میں صرف اور صرف آپ ہی ہو۔بہت کوششیں کیں آپکو نکالنے کیں پر اب

آپ نہیں نکلتے۔

نکال کے دکھاؤ زرا پھر میں بتاتا ہوں: ارحان

میں نے نکالنا ہی نہیں۔۔۔۔۔: داریا

www.novelsclubb.com

میری پیاری شہزادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔: ارحان

جی بس آپکی۔۔۔۔۔۔۔: داریا

ماما سے بات کرنی پڑے گی، کال پر تو کر لو گی نا۔: ارحان

میں کیا بات کروں گی؟: داریا

بس مجھے کیا پتا، جو پوچھے بتا دینا۔: ارحان

www.novelsclubb.com

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا کہ یہ بھی کرنا پڑے گا۔: داریا

ہاں نہ: ارحان

اچھا داریا مجھے زرا باہر تھوڑا کام ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔اللہ حافظ۔

اللہ حافظ۔۔۔۔۔میں آپکا ویٹ کروں گی۔:داریا

اس کے بعد ارحان اپنے دوستوں کے ساتھ باہر چلا جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

اگلی صبح۔

صبح سے کوئی میسج نہیں آیا۔ناراض ہو کیا؟۔: ارحان

اتنے لمبے وقت کے لیے جانا ہو تو بتا دیا کریں۔میں ویٹ نہ کیا کرو: داریا

www.novelsclubb.com

رات کافی دیر تک آپکا ویٹ کرتی رہی میں۔

کیوں میرے لیے اب ویٹ نہیں کر سکتی؟: ارحان

ساری زندگی کیسے کرو گی پھر ویٹ؟

انتظار موت ہوتا ہے۔۔ : داریا

www.novelsclubb.com

اور موت کو یاد رکھنا چاہئے۔: ارحان

سمجھ آئی؟

جی: داریا

سوری یار، خفامت ہونا، میں تمہیں ٹائم نہیں دے پا رہا۔: ارحان

www.novelsclubb.com

بس میں کوشش کرتا ہوں لیکن زرا روٹین بزی ہوئی ہوئی ہے۔

کوئی بات نہیں، میں سمجھتی ہوں۔: داریا

اتنے کام نکل آتے ہیں کہ کیا بتاؤں۔ :ارحان

کوئی بات نہیں: داریا

آپ میرے ساتھ ہیں، یہی بہت ہے

www.novelsclubb.com

بس جب ریپلائی نہیں دیتے تو غصہ آجاتا ہے، لیکن آپکا ایک ہی میسج دیکھ کر ختم ہو جاتا

ہے۔۔

تمہیں پتہ ہے میری کیا روٹین ہے۔ صبح دس بجے :ارحان

انٹرنشپ پہ جاؤں گا وہاں سے 6 بجے ڈیڈ کے آفس۔ پھر 8 بجے گھر۔ پھر 9 بجے جم۔۔اور

اس کے بعد تھوڑی دیر باہر دوستوں کے ساتھ بزی رہتا ہوں۔ پھر تقریباً ساڑھے گیارہ بجے

www.novelsclubb.com

تک فری ہو گا۔اور کھانہ وغیرہ کھاؤ گا

میری بھی یونیورسٹی سٹارٹ ہو رہی ہے کوئی بات نہیں: داریا

میں بھی بزی ہی رہو گی کل سے۔

پھر اس کے بعد ہی تم سے بات ہو پائے گی اگر تم جاگ رہی ہوئی تو: ارحان

آپ نہ اپنے آپ کو بھی ٹائم دیا کریں۔ خود کو اتنا بزی نہ کریں آپکی: داریا

www.novelsclubb.com

طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔

تمہارے جانے کے بعد خود کو اتنا مصروف کیا کہ سوشل میڈیا: ارحان

بہت کم استعمال کرتا تھا۔

نہ کسی سے بات، نہ کسی سے دوستی، نہ کسی سے گپ شپ۔ بس ایک طرف پہ ہو گیا تھا۔

میں گئی تھی کہ آپ نے خود بھیجا تھا۔۔ : داریا

www.novelsclubb.com

بس ایک اکیلا بندہ نہیں ہوتا جو اپنے آپ کے ساتھ لگا رہتا: ارحان

ہے، میں ویسے ہو گیا تھا۔

تمہارے جانے کے بعد قسم کھائی تھی میں کسی کے ساتھ ریلیشن میں کیا کسی کو دیکھوں گا

بھی نہیں، میں نے اتنے وقت میں قسم نہیں توڑی کبھی۔۔

کیاواقعی؟۔ :داریا

www.novelsclubb.com

تمہارے جانے کے بعد کتنے لوگوں نے مجھے کہا چھوڑواسے۔۔۔۔:ارحان

مووا ون کرو، یہ کرو، وہ کرو، اتنی لڑکیاں ہیں اس سے اچھی ملے گی، میں نے سب کو

اگنور کیا۔۔

جب کوئی ایک آپکو اچھا لگ جاتا ہے اُس کے بعد باقی ساری: داریا

www.novelsclubb.com

دنیا سے نفرت ہو جاتی ہے اگر وہ ایک انسان آپکے ساتھ نہ ہو تو۔اس کی جگہ کسی کو نہیں

مل سکتی۔۔

میں دل میں یہی کہتا تھا میں اُسے پیار کرتا ہوں اور حد سے : ارحان

زیادہ کرتا ہوں چاہے وہ جیسی بھی ہے بس مجھے وہی چاہیے وہ بس میری ہے

آپکے جانے کے بعد میں پوری دنیا کو بھلا بیٹھی تھی کسی کے ہونے : داریا

یا نہ ہونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

میرا نام بھی یاد ہے کہ نہیں ؟۔ : ارحان

www.novelsclubb.com

آپ کا تو دل پر لکھا ہے۔ :داریا

ہاں ہاں،اور کسی کا آیا بھی تو آخری دن ہو گا اس کا اس دنیا:ارحان

میں

www.novelsclubb.com

آنا ہوتا تو آ نہیں گیا ہوتا اب تک۔:داریا

گڈ گرل:ارحان

میری پہلی اور آخری محبت آپ ہی ہیں: داریا

اور رہو گا بھی ہمیشہ ان شاءاللہ: ارحان

آپ کے علاوہ کسی کو دیکھنے کا بھی دل نہیں کرتا۔: داریا

www.novelsclubb.com

بہت دفعہ ماما نے کہاں یہاں سے رشتہ آیا ہے وہاں سے آیا ہے۔

ہاں دیکھ کر دیکھنا پھر آنکھیں ہی نہیں ہوں گی تمہاری۔: ارحان

ارحان آئی لو یو سو مچ: داریا

ہین۔۔۔۔۔۔یہ اتنا اچانک کیسے بول دیا۔: ارحان

ایسے ہی دل کیا تھا تو کھ دیا۔ حیران ہونا ہے تو ڈیلیٹ کر دیتی ہوں: داریا

www.novelsclubb.com

آئی لو یو مور میری زندگی: ارحان

بس اب کبھی مجھے چھوڑ کر مت جایئے گا: داریا

نہیں جاتا کیونکہ تم سے پیار جو کرتا ہوں: ارحان

اسی لیے تو کھ رہی گھر بات کر لیں: داریا

گھر والے کہیں گے ابھی صبر کرو: ارحان

www.novelsclubb.com

لیکن انکو یہ چیز پھر پتا ہو گی کہ ہم ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہیں: داریا

ٹھیک ہے میں بات کروگا اور جو ماما کہیں گی میں تمہیں بتا دوں: ارحان

گا

اگر انہوں نے منع کر دیا تو؟: داریا

ماما میری بات ضرور مانیں گیں: ارحان

www.novelsclubb.com

کتنا پیار کرتے ہو آپ مجھ سے؟: داریا

بہت زیادہ میری تو جان بھی تم پر قربان: ارحان

اب آپ کی اپنی ماما سے جب بات ہو گی تو ان سے انکا نمبر لے لو: داریا

گی تاکہ آپ کے بارے میں ان سے پتا چلتا رہے، آپ تو بہت مصروف انسان ہیں

جی جی ضرور لے لینا: ارحان

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

اگلی رات

ارحان فری ہیں؟: داریا

تمھارے لیے فری ہی فری ہوں۔: ارحان

www.novelsclubb.com

یار کتنا وقت ہو گیا نہ تمھاری آواز سنے ہوئے۔۔۔۔کال پر بات کریں

داریاجسکا موڈ آج تھوڑا ڈاؤن سا تھا ارحان کو لے کر کہ اس نے اب تک گھر بات نہیں کی

اور وہ مزید اس گلٹ میں نہیں رہنا چاہتی تھی کہ وہ کسی نامحرم سے بات کرتی ہے فرسٹریٹڈ ہو

کے بولتی ہے

www.novelsclubb.com

جس دن آپکے پاس کال کرنے کے تمام حق ہو گے نہ اس دن کال کریے گا

تو کیا ابھی کوئی حق نہیں کیا: ارحان

شاید ہاں: داریا

مطلب ابھی میں کچھ نہیں: ارحان

ٹھیک ہے ضرورت نہیں پھر مجھ سے بات کرنے کی

www.novelsclubb.com

اب آپ فضول میں ہی لڑائی کر رہے ہیں۔اچھا کریں کال: داریا

ارحان میسج سین پر چھوڑ دیتا ہے اور داریا اس کو کال کرنے لگتی جو کہ دوسری طرف سے

اٹینڈ نہیں کی جاتی جبکہ داریا دو تین بار مزید کوشش کرتی ہے مگر ارحان کال پک نہیں کرتا اور

پھر داریا ارحان کو میسج کرتی ہے۔میں پاگل ہوں نا جو بار بار اب فون کر رہی ہو

www.novelsclubb.com

یہ بات کس لئے کی تم نے کہ میرا کوئی حق نہیں: ارحان

یا میں نے فضول میں اتنا پیار اتنی محبت کی

اب میں کہوں کس حق سے میں تمہیں پیار کرو

تو میں نہیں کرتی کیا: داریا

اس سے اچھا تم مت کرو: ارحان

www.novelsclubb.com

سوچ کر بولا کرو کیا بول رہی ہو

سوری۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس وقت: داریا

جب سمجھ آجائے تم تب ہی اب میسج کرنا: ارحان

سوری یار۔۔۔مجھے بس یہی ڈر ہے کہ اگر آپکے گھر والے نہ مانے: داریرو کیا ہو گا۔ کیا

مجھے اپنی محبت کیلیئے پریشان ہونے کا حق نہیں۔ میں ہی غلط ہو ہر بار کی طرح۔۔

www.novelsclubb.com

میسج کر کے فون داریا میز پر رکھنے ہی والی ہوتی ہے کہ اس کا فون بجنے لگتا ہے۔۔۔ارحان

کالنگ۔۔۔۔۔۔

اب کی بار دار یا ارحان کی کال اٹینڈ کرتی ہے مگر انٹرنیٹ مسلہ کرنے لگ جاتا جس وجہ سے

کال ڈسکونیکٹ ہو جاتی ہے۔اور ان کی بات نہیں ہو پاتی

تمہارے تو نخرے ہی ختم نہیں ہوتے: ارحان

www.novelsclubb.com

انہی حرکتوں پر غصہ آتا ہے مجھے۔

میں بہت کنڑول کرتا ہوں کہ اب غصہ نہ آئے

پھر بھی تم ایسی باتیں کرتی ہو کہ میرا میٹر گھوم جاتا ہے

داریا اسے کئی دفعہ اس کے بعد کال کرتی ہے پر ارحان غصے میں اس کی

کال ریسیو نہیں کرتا

www.novelsclubb.com

کال پہ بات کرنی ہے تو کر لیں نہیں تو میں نیچے جا رہی ہوں۔۔: داریا

ماما بلا رہی ہیں مجھے

ابھی دماغ خراب ہوا ہے بعد میں آ کے بات کرنا: ارحان

اوکے سٹے بزی ناؤ: داریا

کر و فون اور اب ڈرامے مت کرنا: ارحان

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں کرنی اب بات: داریا

کیوں نہیں کرنی بات۔ پاگل ہو گیا: ارحان

ارحان اس کو اب کی بار کال کرتا ہے جس کو داریا ریسیو نہیں کرتی

مجھے کال مت کریں کیونکہ مجھے بات نہیں کرنی اب۔جب میں: داریا

کر رہی تھی تب تو بات نہیں کی اب میں کیو کرو بات غصہ کیا صرف آپکو آتا ہے مجھے نہیں

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے نہ کرو جا رہا ہوں میں۔بہت یو گیا ہے اب: ارحان

یہ سارے فساد کی جڑ ہی کال ہے۔جب نہ کروں تو لڑائی ہو جاتی ہے: داریا

ٹھیک ہے اب مت کرنا اللہ حافظ: ارحان

رکیں کرتی ہوں کال ریسیو کریں: داریا

نہیں کرتا میں ریسیو جاؤ: ارحان

www.novelsclubb.com

ایویں نہیں کرنی ریسیو۔ کیا ہو گیا ہے یار: داریا

کرو کال۔۔۔۔بلاک کر دوں گا تمہیں: ارحان

تو کیا جاؤں میں ؟: داریا

ہاں جاؤں اور کبھی مت آنا: ارحان

ایک وعدہ کرتے ہو کبھی ایسا دوبارہ نہیں کروگے پھر ویسا ہی کرتے: داریا

ہو آپ

اپنے کام نہیں پتہ تمہیں: ارحان

www.novelsclubb.com

سب غلطی میری ہی ہوتی ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔ہینا۔۔۔۔:داریا

ایک دم اتنے سنگ دل بننا کوئی آپ سے سیکھے۔۔۔۔یہ کیسی محبت ہے جو صرف کالنگ یا

چیٹنگ تک ہے۔۔۔اگر واقعی محبت ہے تو نکاح کریں مجھ سے کیونکہ اب مجھے نہیں کرنی یہ کالز

www.novelsclubb.com

اور چیٹنگ وغیرہ۔نکاح کرنا ہے مجھ سے کہ نہیں؟

اپنے آپ کو ٹھیک کرو پھر ہو گا سب کچھ:ارحان

میں ٹھیک ہی ہوں: داریا

میں آپ کے آنے سے پہلے بہت بار اللہ سے وعدہ کر چکی تھی کہ اب آپ آئیں گے تو

www.novelsclubb.com

صاف صاف بات کروں گی کہ نکاح کریں مجھ سے یہ حرام ریلیشنشپ میں نہیں آؤ گی یہ

چیٹنگ وغیرہ، لیکن شاید میرا ایمان ہار گیا اور شیطان جیت گیا لیکن اب میں ہوش میں آ چکی

ہوں اور جان چکی ہوں آزمائش بن کہ آئے تھے آپ میری اور میں ہار گئی اپنی آزمائش۔۔اپنے

اللہ کو ناراض کر کے کوئی انسان خوش نہیں رہ سکتا میں کیسے ہو سکتی تھی بس اب صاف بات یہی

ہے محبت ہے تو نکاح کر لیں نہیں تو میں آپ کی زندگی سے چلی جاؤں گی اور جب کوئی بھی اللہ کی

رضا کے لئے کسی کو چھوڑتا ہے تو اللہ پاک کوئی نہ کوئی وسیلہ بنا کر آپ کو وہ چیز عطا کر دیتے ہیں

www.novelsclubb.com

نہیں تو صبر تو دے ہی دیتے ہیں اور جب کسی کو صبر آ جاتا ہے نہ پھر کچھ بھی اس انسان کو توڑ نہیں

سکتا۔

اچھی طرح سوچ لیں سمجھ لیں کیا فیصلہ ہے آپ کا اور مجھے بتا دیں اس دفعہ میں بھیک نہیں

مانگوں گی اپنی محبت کی آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا میں اسکا احترام کروں گی نکاح کرنے یا نہیں

کرنے کا

www.novelsclubb.com

میں ایسے نہیں کر سکتا نکاح: ارحان

میں سہی بول رہی ہوں جو بھی فیصلہ ہے بتا دیں۔: داریا

اتنی ہمت ہے مجھ میں کہ برداشت کر سکوں

www.novelsclubb.com

جیسا میں کہا کروں ایسا ہی کیا کرو: ارحان

مجے ایک چیز کا جواب دیں بغیر غصے کے: داریا

ہمارے درمیان کیا رشتہ ہے؟

تمہیں نہیں پتہ کیا رشتہ ہے: ارحان

نہیں مجھے نہیں پتہ اور مجھے واقعی نہیں پتہ ہمارا رشتہ کیا ہے: داریا

www.novelsclubb.com

محبت کا رشتہ ہے: ارحان

محبت کا رشتہ کوئی رشتہ نہیں ہوتا بلکہ محبت بھی: داریا

نکاح کے بغیر ہوتی ہی نہیں ہے کچھ بھی۔۔۔کوئی اہمیت نہیں ہوتی اس کی۔آپ نے مجھے

ایک دفعہ کہا تھا جس سے محبت کرو اسے بتاؤ کہ آپ اس سے محبت کرتے ہو تا کہ اس کے دل

میں آپکی محبت پیدا ہو۔آج میں بھی آپکو بتا دیتی ہوں جس سے محبت کرو اسے صرف محبت کا بتاؤ

نہیں بلکہ اس سے نکاح کرو اس کے محرم بنو

تو مطلب ہمارے بیچ کوئی رشتہ نہیں۔۔۔ٹھیک ہے:ارحان

www.novelsclubb.com

نہیں ہے۔۔۔۔جب نکاح ہو گا تب ہی رشتہ ہو گا۔۔۔ نکاح کے بغیر: داریا

ہمارے رشتے کا کوئی نام نہیں ہے

تم بہت اسلام کی طرف چلی گئی ہو پھر یہ دماغ میں ڈالو کہ: ارحان

www.novelsclubb.com

اسلام میں بہت کچھ ہے

جی جانتی ہوں۔: داریا

میں کوئی پرفیکٹ مسلمان نہیں ہوں لیکن وہ ہر ممکن کوشش ضرور کر رہی ہوں جس سے

میں بن سکوں

ٹھیک ہے، جب ہمارے بیچ کوئی رشتہ نہیں تو میں ویسے ہی پاگل: ارحان

www.novelsclubb.com

ہوں پھر تمہارے پیچھے پڑا ہوں۔

یہی تو کھ رہی ہو رشتہ بنالیں: داریا

رشتہ اتنی جلدی نہیں بنتا: ارحان

جب تک رشتہ نہیں بنے گا تب تک تم میری کوئی بات نہیں مانو گی کیا؟

www.novelsclubb.com

میری کسی بات کی اہمیت نہیں ہو گی تب تک کیا؟

آپکی ہر بات کی اہمیت ہے۔۔ لیکن جب تک کوئی رشتہ نہیں بنتا: داریا

تب تک سب میں یہ چیٹنگ وغیرہ نہیں کرنا چاہتی

ٹھیک ہے آج کے بعد میرا کوئی میسج نہیں آئے گا: ارحان

اگر کبھی نکاح ہونا ہوا تو ہو جائے گا ورنہ نہیں ہو گا

www.novelsclubb.com

یعنی کہ آپ کوشش نہیں کریں گے: داریا

چپ کر جاؤ اب میرا دماغ خراب مت کرو: ارحان

چیٹنگ نہیں کرنی یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا،اب میں بھی مر نہیں رہا تمہارے پیچھے سمجھ

آئی ہے

کوئی کسی کیلئے نہیں مرتا ارحان: داریا

www.novelsclubb.com

نہیں کرتا میں تم سے نکاح جاؤ: ارحان

ٹھیک ہے۔۔۔آئندہ مجھے میسج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اور ہاں: داریا

اگر کبھی میسج کرنے کاارادہ بنے تو پہلے اپنے گھر والوں سے ہمارے بارے میں بات کر لینا

ارحان داریا کے اس میسج پہ تھمبس اپ کا ریکٹ کر دیتا ہے اور مزید کوئی جواب نہیں دیتا

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے کمرے کی لائٹ بند کر رکھی تھی اور بیڈ پر لیٹی وہ کبھی لیمپ کی لائٹ اون کر دیتی اور کبھی آف، جب وہ لیمپ کی روشنی آن کرتی تو کمرے کی چھت پر اس کو اپنا لیٹی ہوئی کا عکس نظر آتا۔ جس کو وہ مسلسل تک رہی تھی جو کہ لائٹ آف ہونے پر اندھیرے میں گم سا جاتا

۔

کمرے میں ہر سو خاموشی کے پہرے تھے۔ پورے کمرے میں داریا کی ابھرتی سانسوں کے ساتھ دبی ہوئی اس کے رونے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ وہ چاہتی تھی اس وقت اسے کوئی کسی وظیفہ کسی نماز کسی دعا کسی آیت کے بارے میں بتادے جس پر عمل کر کے وہ اپنی محبت حاصل کر لے یا پھر کوئی جادو ہی اسے مل جائے جو اسے ہمیشہ کیلئے ارحان کا ساتھ دے دے۔ لیکن اس وقت جو وہ کر سکتی تھی صرف صبر تھا۔ داریا کا چہرہ اب بھی آنسوؤں سے تر تھا۔ ناجانے کتنی دفعہ وہ خود کو سمجھا کہ اپنے آنسو صاف کر چکی تھی لیکن پھر نہ جانے کہاں سے افسوس کی لہر اٹھتی اور آنسوؤں کی برسات شروع ہو جاتی۔ دو گھنٹے بیت چکے تھے ارحان سے

بات ہوئے لیکن آنسوں تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔اب کی بار وہ رواس لیے نہیں رہی تھی کہ ارحان اس کو پھر سے چھوڑ کہ جا چکا ہے بلکہ اس کے رونے کی وجہ وہ وعدہ تھا جو اس نے اپنے رب کریم سے کیا تھا مگر پھر ارحان کی محبت کے آگے اسے پورا نہیں کر پائی تھی۔اس دکھ کے آگے ارحان کے جانے کا غم کہیں بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ایسا نہیں تھا کہ اسے اب ارحان کے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔اس کو فرق پڑا تھا لیکن وہ جانتی تھی ایسا ہی ہو گا ارحان یہی تو کرتا تھا۔آتا تھا اس کو دنیا میں بہت خاص محسوس کرواتا چند وعدے کرتا اور پھر اسے تنہا کر کے پہلے سے زیادہ تکلیف دے کے چھوڑ جاتا۔اس سب کی تو اسے عادت پڑ چکی تھی۔ہر دفعہ اس کے چھوڑ کے جانے کی ازیت اسے ہمیشہ پہلے سے زیادہ محسوس ہوتی تھی اور یہ بات اس نے اسے بتا رکھی تھی کہ وہ ایسا نہ کیا کرے اس کے ساتھ شاید تب ہی وہ ہمیشہ وہی کر کے اس کا دل توڑتا تا کہ وہ پہلے سے زیادہ بری طرح ہرٹ ہو سکے۔خیر ابھی تو صرف دو گھنٹے گزرے تھے اس سے آخری بار بات ہوئے اب نا جانے اس کو اور کتنی مدت کیلئے انتظار میں مبتلا رہنا ہو گا شاید ایک دن۔۔۔۔۔دو دن تین دن یا چار دن۔۔۔۔۔یا چار ہفتے یا چار مہینے یا چار سال۔۔۔۔۔کون جانتا تھا۔

وہ روتے ہوئے خود سے سرگوشی کر رہی تھی میرے زندگی کی سب سے بڑی غلطی ایک بے حس انسان سے محبت کرنا ہے۔اُس انسان کیلئے میں نے اپنا سب کچھ لٹا دیا لیکن میں ابھی بھی خالی ہاتھ کھڑی ہوں۔میں نے زندگی سے صرف اُس انسان کی تمنا کی لیکن وہ ہمیشہ میرا ہو کر مجھے اکیلا کر جاتا ہے۔اب میں اپنے آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ کبھی بھی آئندہ وہ آئے یا نہ آئے لیکن میں اب کبھی بھی آنے والے وقت میں اُس انسان کی باتوں میں نہیں آؤں گی، میں اُسے محبت نہیں کروں گی، میں اُسے اپنے ذہن سے نکال دوں گی۔میں ہر دفعہ اُس انسان کو بتا دیتی ہوں کہ مجھے اُس کے اس قسم کی رویے سے تکلیف پہنچتی ہے، وہ بالکل اُسی طرح تکلیف دیتا ہے۔میں نہیں جانتی وہ مجھ سے محبت کرتا ہے یا نہیں لیکن میری محبت سچی ہے۔میں اُس کی خاطر خود کو بھولا بیٹھی ہوں لیکن وہ شخص مجھے سننے تک کو تیار نہیں ہوتا۔وہ اس کے جذبات کو مزاق سمجھ کے کھیلتا رہا اور وہ اس کیلئے دعائیں کرتی تھی۔میں کسی کو اپنے دل کا حال بتاؤں، کوئی میرے سننے والا نہیں، کوئی مجھے سمجھنے والا نہیں۔اس کا روگ ایک دن میری جان لے لے گا۔ میں روتی بھی ہوں، گڑگڑاتی بھی ہوں، اُس کا دل نرم کیوں نہیں پڑتا میرے لیے؟ اُس انسان کی بے رخی بہت جان لیوا ہے۔۔۔۔ایسا منہ پھیرتا ہے کہ لگتا ہے میں کبھی کچھ تھی ہی نہیں اور

جب جان نثار کرتا ہے تو تب ایسا لگتا ہے کہ اس کی زندگی میں سب سے اہم ہوں۔وہ پل میں تولا ہے تو پل میں ماشا۔۔۔ناجانے کب تک وہ اپنا یہ وعدہ برقرار رکھ پائے گی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

☆☆☆☆☆

اب اس واقعے کو تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔داریا کی تکلیف اس دفعہ بہت زیادہ تھی اور وقت گزرنے کے ساتھ کم ہونے کی بجائے بڑھتی جارہی تھی۔۔۔۔۔اسنے اپنے آپ کو صرف یونیورسٹی سے کمرے اور کمرے سے یونیورسٹی تک محدود کر لیا تھا۔۔۔اس سارے عرصے میں اس نے لائبریری جانا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔مروہ نے بھی اسے بہت قائل کیا مگر وہ تھوڑے وقت کیلئے کسی سے بھی ملنا یا بات کرنا نہیں چاہتی تھی۔

آج عشاء کی اذانیں ہوتے ساتھ ہی داریا نے عشاء کی نماز ادا کی اور نماز پڑھنے کے بعد اس نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔۔۔۔۔۔"یااللہ،"وہ سرگوشی کرتی ہوئی بولی،اس کی آواز جذبات سے دم توڑ چکی تھی،"مجھے معاف کر دیں۔"میں نے اپنا وعدہ توڑا ہے۔میرے پیارے اللہ۔۔۔۔۔۔۔پلیز مجھے پھر سے ایک بار معاف کر دیں۔میں تو انسان ہوں خطا کرنا میرا کام ہے اور آپ تو اللہ ہیں نہ یہ دنیا تخلیق کرنے والے معاف کرنا آپ کی صفت ہے۔میں آج سے صرف آپکے بتائے ہوئے رستے پر ہی چلوں گی اور کبھی بھی غلطی نہیں کروں گی۔۔۔بس مجھے معاف کر دیں مجھے بس اب اس دنیا سے کوئی لینا دینا نہیں۔

اور پھر جب انسان یہ کہتا ہے کہ یااللہ! میں نے دنیا کو چھوڑ دیا اور تیرا راستہ اختیار کیا تو تب ہی آپکی آزمائش شروع ہو جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کے دماغ نے پچھلے چند ہفتوں کے واقعات کو دہرایا،ہر یاد بہت تکلیف دہ تھی بالکل چوٹ کی مانند۔جب تک ارحان کا میسج نہیں آیا تھا وہ پر عزم تھی کہ وہ ہر حال میں اپنا وعدہ نبھائے

گی مگر اس دن جب ارحان کا میسج آتا ہے تو اس کا ایمان کمزور پڑ گیا اور وہ اس آزمائش کو پھر سے صبر کا پھل سمجھ بیٹھی۔اسی بدولت پھر سے ایک بار اس کی زندگی میں ہل چل مچ جاتی ہے۔اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اس کے ساتھ ایسا ہو اسے محبت ہو اسکی عزت نفس یوں ختم کر دی جائے ۔۔۔۔۔۔۔لیکن وہ یہ بات بھول چکی تھی ہمارے چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جو تکلیف اور اذیت ہماری قسمت میں لکھی ہوتی ہے وہ ہمیں ہر حال میں ہی برداشت کرنی پڑتی ہے ۔۔۔وہ تو اپنی زندگی کی ہر شروعات ارحان کے ساتھ کرنا چاہتی تھی لیکن وہ تو ہر موقع پر اس سے روٹھا ہوا ہی ہوتا تھا۔اس کو فارحہ کی وہ بات یاد آئی جب اس نے کہا تھا دار یار ضوان پاشا کبھی کسی سے محبت نہیں کر سکتی اس کو آج سمجھ آیا تھا فارحہ صحیح کہتی تھی کیونکہ دار یار ضوان پاشا نے تو عشق کیا تھا۔۔۔محبت کی راہ تو پھر آسان ہوتی ہے لیکن عشق جس کو ہو جائے اسے زندگی بہت سے امتحانوں سے گزارتی ہے۔۔۔۔

گلٹ نے اسے ایک زہریلے سانپ کی طرح،اس کے دل کو جکڑا ہوا تھا، جس سے ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔

"یااللہ،"اس نے روتے ہوئے کہا،اس کی آواز ٹوٹی،"میں بھٹک گئی تھی۔میں اپنے ہی گناہ میں ڈوب رہی ہوں۔میں نے آپ کی رحمت،آپ کے فضل،آپ کی محبت کو فراموش کیا ہے۔میں آپ کی تعلیمات،میں سب کچھ بھول گئی تھی سب اس کی محبت کے آگے۔میں ایک گنہگار،کمزور،ٹوٹی ہوئی انسان ہوں۔

جیسے ہی وہ بول رہی تھی۔اس کے آنسو آزادانہ طور پر بہہ رہے تھے،جیسے اس کی روح کو صاف کر رہے ہوں۔۔۔۔۔جرم اور افسوس کی تہوں کو دھو رہے تھے۔

کمزوری کے اس لمحے میں،اس نے ایک موجودگی،ایک تسلی بخش گرمی محسوس کی،جو اسے گھیر رہی تھی۔گویا جیسے اللہ سن رہا تھا اور وہ کیوں نہ سنتا اس کا بندہ جب اسے سچے دل سے

توبہ کر کے بلاتا ہے وہ اس کی ضرور سنتا ہے۔اس کو اس وقت قرآن کی کچھ آیات یاد یاد آتی ہیں جس سے اس کے دل کو بہت تسلی ملتی ہے اور امید کی روشنی بھی دکھائی دیتی ہے۔

اس نے کہا یا اللہ میں تنہا ہوں۔اس کو فورا یہ آیت یاد آئی

تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔تم جہاں کہیں بھی ہو۔(اللہ)اور وہ

القرآن 57:4

جب اس نے اپنی زندگی کی تمام مشکلات کے بارے میں سوچا تو اس نے اپنے قریب کسی کو یہ آیت پڑھتے محسوس کیا

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

القرآن 2:286

جب اس کو اپنے پر ارحان کے کئے گئے ستم یاد آئے تب یہ آیت اس کے دماغ میں آئی۔

اور تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے

القرآن19:64

جب اپنے کمرے کی کھڑکی میں ہوا سے اڑتے پردوں سے جھانکتے آسمان کو دیکھا تب اسے یہ آیت سنائی دی

ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا۔

القرآن2:144

وہ سوچ رہی تھی اس کے پاس اب کوئی راستہ نہیں ہے تو اس کو یہ آیت اپنے کانوں میں سنائی دی۔

اے اطمینان پانے والی روح لوٹ چل اپنے رب کی طرف۔تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی سو تو شامل ہو جا میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو جا میری بہشت میں۔

القرآن89:27-30

جب وہ یہ سوچنے لگی کہ اس کے پاس تو کوئی نہیں ہے اس کی سننے والا تب اسے یہ آیت یاد آئی

میں اُن کے بہت قریب ہوں پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اُس کی پکار سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں

القرآن 2:186

کون تھا جو ہر وقت اس کے ساتھ جو اس کے ہر سوال پریشانی کا جواب تھا اس نے ہر سوال کے جواب میں ہر پریشانی کا حل صرف اللہ کو ہی پایا تھا۔۔۔اللہ ہی ہے جو ہمیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔۔۔وہ تو لوگوں کی محبت کیلئے رو رہی تھی لیکن وہ یہ بھول گئی تھی اس کا رب کہتا ہے وہ آزمائے گا تمہیں دنیا کی ہر محبت دکھا کر اور پھر کہے گا بتا کون ہے تیرا میرے سوا۔۔۔اس کے پاس تو اللہ کے سوا واقعی کوئی نہیں تھا۔۔۔اس کے دل کی خاموشی میں سرگوشی ہونے والی ان

آیات نے اسے امید کے ایک نئے احساس سے بھر دیا۔وہ جانتی تھی کہ اسے اپنے بنے ہوئے جال سے آزاد ہونا ہے۔اسے اپنے ایمان کی طرف،اللہ سے وابستگی کی طرف لوٹنا ہے

اب ایک بار پھر اس نے اللہ سے بھرپور عزم کے ساتھ دوا مانگنا شروع کی۔۔۔

"اے اللہ،"اس نے سرگوشی کی،"میں دوبارہ اپنا وعدہ نہیں توڑوں گی۔"میں اس دنیا کی آزمائشوں کا مقابلہ کروں گی۔میں اپنے ایمان کو مضبوط کروں گی۔میں آپ کی محبت،آپ کی رحمت،آپ کی معافی کی مستحق رہوں گی۔وہ جانتی تھی کہ آگے کا راستہ مشکل،چیلنجز اور آزمائشوں سے بھرا ہوگا۔لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اللہ اس کے ساتھ ہو تو وہ ان پر قابو پانے کی طاقت حاصل کر لے گی۔وہ جانتی تھی کہ اللہ کی خاطر اُس نے اُسے چھوڑا ہے۔اُسے کامل یقین تھا کہ وہ اُسے ایک دن بہترین بنا کر عطا کرے گا۔اور تب تک اسے اس بہترین وقت کا انتظار کرنا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

داریا کی آنکھ آج پورے دو بجے کھل گئی تھی تہجد پڑھنے کے بعد وہ فجر کی اذانوں تک بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرتی رہی۔ فجر کی سنت نماز ادا کر کے ایک دم پھر سے ارحان اس کے حواسوں پر سوار ہو چکا تھا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ حالانکہ رات کو نماز پڑھنے کے بعد وہ پورے عزم کے ساتھ اٹھی تھی کہ اب وہ مزید اس کیلئے آنسو نہیں بہائے گی مگر صبر تھا کہ اسے آ کر بھی نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔دو رکعت سنت کے دوران بھی تقریباً دس منٹ وہ سجدے میں جا کر اپنے رب کے آگے روتی رہی اور پوچھتی رہی یا اللہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا اور اب بھی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات جاری تھی۔

داریا اپنے حواسوں پر قابو پا کر فرض نماز کی نیت کرتی ہے جبکہ اس کی آنکھوں سے آنسوں ویسے ہی رواں تھے۔

دو رکعت فرض نماز پڑھتی اللہ واسطے منہ میرا قبلہ شریف اللہ اکبر

اس کے ذہن میں اس وقت سمیرا اور اس کی اس دن کی باتیں دہرائی جانے لگیں جب وہ اس کو آگے بڑھنے کیلئے سمجھا رہی تھی۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَااِلٰہَ غَیْرُکَ

اب اس کے دماغ میں سمیرا کی کی ہوئی بات دہرائی جانے لگی اللہ کرے دار یا تمہیں بھی کسی سے محبت ہو اور تم بھی میرا درد سمجھ سکو میری تکلیف جان سکو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اب اس کو وہ گھڑی یاد آتی ہے جب ارحان نے اس کو پہلی دفعہ میسج کیا تھا اور وہ سوچتی ہے کاش اس نے کبھی اس کو میسج کیا ہی نہ ہوتا کاش وہ اس کا جواب ہی نہ دیتی تو اس کی زندگی کتنی پر سکون ہوتی۔

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ • الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ • مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ • اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ • اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ • صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔۔۔۔۔۔آمین

www.novelsclubb.com

اب اس کے ذہن پر وہ وقت سوار تھا جب اسنے تنگ آ کر ارحان کے سوال کا جواب دیا تھا اور اس سے دوستی کر لی تھی جبکہ اس کی آنکھوں سے آنسوں ابھی بھی جاری تھے۔

اِنَّ-آاَعطَینَاکَ الکَوثَرَ• فَصَل لِرَبِّکَ وَانحَر•اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالاَبتَرُ

اب اس کو ارحان کی اور اس کی سب سے پہلی لڑائی یاد آتی ہے کاش وہ تب ہی واپس نہ آیا ہوتا اس کو وہ وقت یاد آتا ہے جب پہلی دفعہ وہ نماز کے بعد رو رو کر اس کے واپس آنے کی دعائیں مانگ رہی تھی کاش وہ تب ہی اس کے آنے کی دعا نہ مانگتی اور صبر کر لیتی تو اب تک اس کو بھلا چکی ہوتی۔

اب وہ اللہ اکبر کہ کر رکوع کی حالت میں تھی۔سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم۔۔۔۔۔سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم۔۔۔۔۔۔سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم۔۔۔

اب وہ سوچتی ہے کہ پہلے وہ کتنا اچھا ہوا کرتا تھا جب پہلی لڑائی کے بعد اس نے آ کے مجھے منایا تھا خود ہی اپنی غلطی کا احساس ہونے پر مجھ سے بات کر لی تھی اور اب تو اس کے آنے کا کوئی

دروازہ نہیں کھلا کیسے خالی ہاتھ ہو گئی ہے وہ اور آنسوں اور تیزی سے بہنے لگتے ہیں اور اب تو اس کی سسکیوں کی آوازیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔

اب وہ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے سیدھی کھڑی ہوتی ہے اور اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلی جاتی ہے

۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔۔۔۔۔۔۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔۔۔۔۔۔۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اب اس کو بار بار اسکا روٹھنا اور اپنے آپ کو اذیت پہنچانا یاد آتا ہے کس طرح غصے میں اس کو وہ کیسے اذیت پہنچاتا تھا۔اور داریا کس طرح گڑگڑا کے اس کے آگے اپنی محبت کی بھیک مانگا کرتی تھی لیکن وہ بے حس ہو جایا کرتا تھا اور کس طرح وہ اس کے آنسوؤں سے بھی نہیں ڈرتا تھا کہیں اس کو داریا کی آہ لگ گئی تو کیا کرے گا۔

اب وہ سجدے سے اٹھتی ہے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے پھر سے سجدے میں چلی جاتی ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔۔۔۔۔۔۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔۔۔۔۔۔۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اب اس کو وہ وقت یاد آرہا ہوتا جب وہ اپنی غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی ارحان کو کچھ ٹائم بعد معافیاں مانگ کے ترلے منتیں کر کے منا لیتی تھی

اب وہ سجدے سے اٹھتی ہے اور پھر سے کھڑی ہو جاتی ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۶﴾

اب داریا کے رونے کی شدت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کے رونے کی آواز بھی بلند ہو جاتی ہے جبکہ اب اس کو وہ پل یاد آرہا ہوتا ہے جب ارحان نے پہلی دفعہ اس کو پرپوز کیا تھا اور ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس کا پرپوزل قبول کر لیتی ہے اور سوچتی ہے کاش وہ تب ہی پیچھے ہٹ گئی ہوتی تب بھی دیر نہیں ہوئی تھی۔

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اب اس کو وہ کرپل یاد آتا ہے جب جب ارحان نے اس سے اظہار محبت کیا تھا۔اور اس کو اب وہ تمام اظہار صرف جھوٹ لگ رہے تھے کیونکہ اور ارحان کی محبت بھی جھوٹی لگ رہی تھی شاید اسے کبھی اس سے محبت ہو ہی نہیں پائی تھی وہ تو شاید اس سے دل بہلا رہا تھا۔

اب وہ پھر اللہ اکبر کہ کر رکوع کی حالت میں چلی جاتی ہے۔

سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم۔۔۔۔۔سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم۔۔۔۔۔۔سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم۔۔۔

اب کی بار اس کو اس کی اور ارحان کی وہ آخری بحث یاد آتی ہے اور اس کے دل میں اس کے واپس آجانے کی آس بالکل دم توڑ جاتی ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی جیسے اس کا دل بھی دم توڑ جاتا ہے اور اس کے اندر کی تمام امیدیں اور خواہشات بھی دم توڑ جاتی ہیں

وہ سَمِعَ اللہُ لِمَن حَمِدَہ کہ کر سجدے میں چلی جاتی ہے

سُبحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ۔۔۔۔۔۔سُبحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ۔۔۔۔۔۔سُبحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ

اور اللہ سے سوال کرتی ہے کیا وہ دل بہلانے کی چیز تھی کیا وہ کوئی کھلونا تھی جو دل بھر جانے کے بعد وہ اسے یوں پھینک کر چلا گیا۔کیا وہ اسی سب کے قابل تھی

اب وہ سجدے سے سر اٹھاتی ہے اور پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلی جاتی ہے

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔۔۔۔۔۔۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔۔۔۔۔۔۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اب وہ سوچتی ہے سب غلطی اس کی ہی تھی اسے شروعات میں ہی ارحان کے میسج کا ریپلائے نہیں دینا چاہیے تھا۔خود کو اس کا عادی نہیں بنانا چاہیے تھا اس کو ہر وقت میسر نہیں رہنا چاہیے تھا۔وہ اس کو بہلانے والا کھلونا خود بنی تھی اور اس نے اللہ کی نافرمانی کر کے اس کی بات نہ مان کر خود کو ایک کھلونا اور اس ذلت اور اذیت کے قابل خود بنایا تھا

اور وہ سجدے میں بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہی تھی اور آواز بھی خاصی بلند تھی اگر کوئی اس وقت جاگ رہا ہوتا تو اس کے رونے کی آواز سن کر پریشان ضرور ہو جاتا۔

سجدے سے اب وہ سر اٹھاتی ہے

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

جتنے بھی آنسوں آج تک اس نے ارحان کیلئے بہائے وہ سب کے سب ہی اس کی اپنی مہربانی تھی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اب وہ اپنے آپ سے ہمیشہ کیلئے ارحان سے دور رہنے کا وعدہ کرتی ہے اب وہ چاہے خود آئے یا نہ آئے وہ اس سے کسی صورت بات نہیں کرے گی بالکل ارحان کی طرح ہی بے حس بن جائے گی تاکہ اس کو احساس ہو اس نے اس کے ساتھ کتنا برا کیا

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ • رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ •

اب وہ اللہ سے اس کی رضا میں راضی ہونے کا وعدہ کرتی ہے اور یہ بھی سمجھ جاتی ہے کہ کچھ لوگوں کو اللہ آپکی زندگی میں اس لیے لاتا ہے تاکہ وہ لوگ آپ کا دل توڑ کے کر آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اللہ کے قریب کر جائیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ

وہ بہت اکیلی تھی اسے سنبھالنے والا کوئی نہ تھا اگر کوئی تھا تو صرف اللہ تھا۔ وہ روتے ہوئے نماز کے بعد جائے نماز پر ہی لیٹ گئی۔ وہ چاہتی تھی اسے کوئی گلے لگائے اور وہ دل بھر کر رو لے۔ اسے ایسا لگا لیٹے ہوئے کسی نے اسے اپنے سائے میں لے لیا ہو اور جس سے اسے اپنے اندر ایک سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوا۔ اللہ کا ساتھ سب سے قیمتی ہوتا ہے، سب چھوٹ جائے چاہے یہ ساتھ نہیں چھوٹنا چاہیے۔ اسے آج معلوم ہوا تھا۔

یہ بات تو ہے کہ نماز کی پہلی رکعت میں انسان کا دل کتنی ہی تکلیف میں کیوں نہ ہو آخری رکعت تک اسے سکون مل ہی جاتا ہے۔۔۔

☆☆☆☆☆

داریا صبح یونیورسٹی جانے سے پہلے مروہ کو میسج کر دیتی ہے کہ آج سے وہ روزانہ پھر سے لائبریری آیا کرے گی۔

یونیورسٹی میں داریا اور فارحہ یونیورسٹی کے لیکچر ہال میں بیٹھی ہوئی تھیں، جہاں ان کے پروفیسر فیشن ری ایکشن کو بورڈ پر سمجھا رہے ہوتے ہیں

پروفیسر: "تو اب آپ لوگوں کو فیشن ری ایکشن کے بارے میں بتاتا ہوں۔ فیشن ری ایکشن ایک اہم اینرجی پیدا کرنے والا عمل ہے۔ فیشن ری ایکشن میں ایک ایٹم کا نیوکلیئس ٹوٹ کر دو چھوٹے نیوکلیائی میں تبدیل ہو جاتا ہے جس وجہ سے ہیوج اماؤنٹ آف انرجی ریلیز ہوتی ہے۔ یہ توانائی بجلی بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ فارحہ جو کہ نوٹس بنانے میں مگن رہتی ہے اور داریا پر دیہان نہیں دے پاتی اور اس کی اداسی کو بھی محسوس نہیں کر پاتی۔ آج داریا اور

فارحہ کے درمیان گفتگو کا تبادلہ بھی نہیں ہوا تھا کیونکہ داریا لیکچر شروع ہونے کے بعد پہنچی تھی ۔۔داریا جو کہ پروفیسر کو سن تو رہی ہوتی ہے لیکن سمجھ نہیں پا رہی ہوتی کیونکہ پروفیسر ان کو بورڈ پر نیوکلیئر فشن سمجھا رہے تھی جبکہ داریا فشن ریکشن کو اپنے دل میں ہوتا محسوس کر سکتی تھی۔

پروفیسر، نیوکلیئر فزکس میں مہارت رکھتے تھے، فشن رئیکشن کی پیچیدگیوں پر وضاحت کر رہے تھے۔انہوں نے ایٹموں کے تقسیم ہونے کی بات کی، جس سے بہت زیادہ توانائی خارج ہوتی ہے۔ جیسے ہی داریا نے پروفیسر کے الفاظ سنے،اس کے خیالات ایک مختلف قسم کے ٹکڑے ٹکڑے کی طرف بڑھ گئے، جو اس کے اپنے وجود کی گہرائیوں میں واقع ہو رہے تھے۔

اس نے اپنے دل کو ایک چھوٹے سے نیوکلیئس کے طور پر تصور کیا، جو کہ جیسے پروٹون اور نیوٹرون قوتوں سے جڑا ہوا ہو۔اس کے پروفیسر نے جب فشن رئیکشن بیان کیا وہ درد اور غم کے ساتھ اس کو اپنے دل میں ہوتے ہوئے فشن ریکشن کا احساس شدت سے محسوس ہوا۔

جس طرح کسی ایٹم کا نیوکلئس چھوٹے نیوکلیائی میں تقسیم ہو سکتا تھا، اسی طرح اس کے غیر واضح احساسات کے بوجھ سے اس کا دل بھی پھٹ رہا تھا۔ وہ تمام لمحات جو وہ ارحان کے ساتھ گزار چکی تھی، اس کے دل میں ایک نیوٹرون کی طرح ٹکرا رہے تھے۔

فشننگ نیوکلئس سے خارج ہونے والی توانائی جذبات کی حساسیت کی طرح تھی جس سے اسنے خود کو ختم ہوتا محسوس کیا۔ یہ ایک شدید درد تھا جو اس کے پورے جسم میں پھیل رہا تھا، جس سے وہ کھوئی ہوئی اور تنہا محسوس کر رہی تھی۔

اپنی مایوسی کے درمیان، داریا کو احساس ہوا کہ وہ اب اپنے درد کو چھپا کر نہیں رکھ سکتی۔ نیوکلیئس تو صرف دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے جبکہ اس کا دل تو کئی حصوں میں ٹوٹ چکا تھا اور

چکنا چور ہو چکا تھا۔جب یورینیم کا نیوکلیئر دو حصوں میں ٹوٹتا ہے تو پوری دنیا اس جگہ ہونے والی تباہی کو دیکھتی ہے اور کئی لوگ اس سے اثرانداز ہوتے ہیں جبکہ اس کے دل میں ہونے والی تباہی کو صرف وہ ہی دیکھ سکتی تھی اور اثرانداز بھی وہی ہو سکتی تھی لیکچر ختم ہوتے ساتھ ہی وہ طبیعت خراب ہونے کا بہانا بنا کر گھر چلی گئی۔اس کا وجود ایک کھوکھلا خول تھا اور اب وہ خود کو ٹھیک کرنے سے قاصر تھی۔

☆☆☆☆☆

شام کو داریا مروہ سے لائبریری میں ملتی ہے۔۔۔۔داریا کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر اسے رہا نہیں جاتا وہ اس سے پوچھتی ہے داریا آپی آپ ٹھیک تو ہیں جس پر داریا زار و قطار رونے لگتی۔ہے آج سے پہلے داریا کو یہ لگتا تھا کہ اپنے آنسو دوسروں کے سامنے بہانا کمزوری ہے لیکن آج اس نے اپنی کمزوری مروہ کے سامنے بہادی تھی۔ارحان نے اس کو اتنا بے بس کر دیا تھا کہ

اب وہ اپنی کمزوری بھی سب کو دکھاتی پھر رہی تھی۔ مروہ نے داریا کے قریب جا کے اسے چپ کرایا اور پھر اس سے شفقت سے پوچھا داریا آپی کیا ہوا ہے مجھے سب بتائیں۔۔۔۔۔۔ پھر داریا نے اسے بتایا کہ پچھلے دنوں ارحان اور اپنی لڑائی کا سارا ماجرہ مروہ کو سنا دیا۔ روتے روتے اس نے مروہ سے کہا میں ارحان کے جانے پر نہیں رو رہی مروہ۔ مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ میں نے تہجد کے سجدے میں اپنے اللہ سے معافی مانگی تھی اور توبہ کی تھی کہ اب حرام ریلیشنشپ میں نہیں آؤ گی اور میں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کبھی ارحان کا میسج بھی آئے گا تو اس سے بات نہیں کروں گی لیکن دیکھو اس کے ایک میسج نے مجھے اتنا کمزور کر دیا کہ میں اپنے پروردگار سے کیا گیا وعدہ ہی بھلا بیٹھی اور اس سے بات کرنے لگی اور دیکھو میرے ساتھ پھر سے وہی ہو گیا ۔میں کتنی گنہگار ہوں میں بالکل بھی اچھی نہیں ہوں۔ مجھے بہت افسوس ہے میں نے یہ سب کیا ۔۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے سب سے بڑی تکلیف کیا ہوتی ہے نامحرم کی محبت میں گرفتار ہونا ہم اپنے اللہ سے بھی ایک نامحرم کو اپنی دعاؤں میں مانگ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ ہماری تو دعائیں بھی پاک نہیں ہوتیں۔ جس پر مروہ اسے تسلی دیتی ہے اور سمجھاتی ہے داریا آپی جو ہوا اسے بھول جائیں میں جانتی ہوں آپ غلطی پر تھی لیکن یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا محبت

انسان کو بہت بے بس بنا دیتی ہے اور مجھے جہاں تک لگتا ہے ارحان بھائی نے کبھی آپ سے محبت کی ہی نہیں ہے۔آپ جتنی جلدی ہو سکے ان کو بھول جائیں۔کیونکہ مرد کبھی بھی اپنی پسندیدہ عورت کو یوں تنہا چھوڑ کے نہیں جاتا کسی اور کیلئے کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی محبت کسی اور کو مل جائے۔آپ بس صبر کریں اور اللہ کے سپرد کر دیں اپنا فیصلہ۔صبر آپی آپکو اس یقین کے ساتھ کرنا ہے جس یقین کے ساتھ ہم روزہ رکھتے ہیں کہ افطار کا وقت آئے گا ہی آئے گا۔بالکل اسی طرح ایک نہ ایک دن آپ کو آپ کے صبر کا پھل بھی مل ہی جائے گا۔۔۔ویسے بھی کوئی دوسرا ہمیں ہرٹ نہیں کرتا یہ ہماری اپنی ایکسپکٹیشنز ہوتی ہیں جو ہمیں توڑ دیتی ہیں اور ہمارا دل مردہ کر دیتی ہیں سامنے والا خود کو ٹھیک سمجھتا ہے اور ہم خود کو لیکن اگر ہم خود کو ٹھیک کر لیں اپنے اندر کی برائی ختم کر لیں اور دوسروں سے ایکسپیٹیشنز رکھنا چھوڑ دیں ہم ہرٹ نہیں ہوں گے اور کوئی بھی ہمیں ہرٹ نہیں کر سکے گا۔پتہ غلطی ہم انسانوں کی خود کی ہوتی ہے، غلطی نہیں فطرت کھ لو۔اللہ نے ہمیں جس چیز سے منع کیا، ہماری ہی بہتری کے لئے کیا لیکن ہمیں یہ چیز تب تک سمجھ نہیں آتی جب تک ہمارا دل نہیں ٹوٹتا، جب تک ہم اللہ کی طرف واپس نہیں بھڑتے۔ذرا سا شیطان ہمیں بہکاتا ہے اور ہم اس کے بہکاوے میں آجاتے ہیں اور پھر سمجھ آنے

تک ہم اپنا سب نقصان کر چکے ہوتے ہیں تو پھر ہمیں یاد آتا ہے کہ اللہ ہم سے کہتا ہے بتا کون ہے تیرا میرے سوا اور پھر یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ہم پوری طرح سے اللہ کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اب وہ پوری طرح سے مطمئن ہو چکی تھی جو ہو گا بہتر نہیں بہترین ہو گا بس اسے دعا کرنا نہیں چھوڑنی۔۔۔دار یا سوچتی ہے ایسی کونسی بات ہے جو سب کہتے ہیں کہ ارحان اس سے محبت نہیں کرتا اور وہ خود بھی اس بات کو فارحہ اور مروہ کے سامنے تسلیم کرتی تھی مگر کہیں دور دل کے کونے میں اس کے یہ بات تھی کہ ارحان اس سے محبت کرتا ہے اور وہ یقین رکھتی تھی کہ وہ اسکے دل سے کبھی نکل نہیں پائے گا سب کی نصیحتوں کے بعد بھی آج تک وہ یہ خیال اپنے دل کے اس کونے سے نکال نہیں پائی تھی۔مروہ اس کو خیالوں میں گم دیکھتے ہوئے بولتی ہے انشاءاللہ آپ کے ساتھ بہترین ہو گا اور اب کی بار آپ اپنے فیصلوں پر قائم رہیے گا۔مجھے آپ سے پوری امید ہے آپ بہت اچھی ہیں۔آپ جانتی ہیں گناہ کرنے کے بعد اس گناہ کا احساس ہونا بھی کسی غنیمت سے کم نہیں ہے ایسا بھی تو ہو سکتا تھا نا آپ ارحان بھائی سے بات کرتی رہتی اور اس کے بعد آپ کو کوئی گلٹ بھی نہ ہوتا لیکن آپ کو مسلسل گلٹ تھا ان سے بات کرنے کا اور اسی گلٹ کو ختم کرنے کیلئے آپ نے ان سے نکاح کی بات کی اور اسی وجہ سے آپکی لڑائی ہو گئی۔آپ نے

انہیں اللہ کیلئے چھوڑا ہے اللہ کیلئے جب کوئی کچھ چھوڑتا ہے نہ تو اللہ اس سے کئی گناہ بہتر چیز عطا کرتا ہے آپ اطمینان رکھیں۔اب آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ ایسی غلطی کبھی نہیں دہرائیں گیں بس اب سے آپ اپنی ذات پر فوکس کریں گیں اور اپنے کیریئر پر فوکس کریں گیں۔ باقی جو آپ کے نصیب میں ہو گا آپ کو ضرور ملے گا وہ آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

مروہ سے بات کرنے کے بعد وہ خود کو بہت ہلکا پھلکا سا محسوس کرتی ہے اور فیصلہ کر لیتی ہے آج سے صرف اور صرف دیہان اپنی پڑھائی پر دے گی اور اپنے کیریئر پر فوکس کرے گی۔ باقی جو اس کے نصیب میں ہو گا کوئی اس سے وہ چھین نہیں سکتا چاہے وہ ارحان ہو یا کوئی اور ہو ۔وہ بس اب اپنی زندگی کے تمام فیصلے اپنے اللہ کا سپرد کر دے گی جس پر وہ یقین رکھتی تھی۔اس کا اللہ اس کی قسمت بہترین لکھے گا وہ جانتی تھی۔اس کو پورا یقین تھا اس کے رب نے اگر دیر لکھ دی ہے تو اس دیر میں کوئی نہ کوئی بھلائی موجود ہے۔اب وہ پر سکون ہو کے اپنے تمام زندگی کے فیصلے اللہ پر چھوڑ چکی تھی۔ کیونکہ وہ تو اسے ستر ماؤں سے بھی زیادہ چاہتا تھا۔ لیکن وہ مروہ سے کہتی ہے گہری سوچ میں ڈوبتی ہوئی لیکن میں اس کو اپنی دعاؤں میں ضرور مانگتی رہو گی۔۔۔میں اللہ سے مایوس تو نہیں ہو سکتی نہ۔۔۔ویسے بھی محبت انتظار مانگتی ہے اور میں اس کا انتظار کروں

گی۔۔۔مروہ اسے ایپریشیٹ کرتی ہوئی کہتی ہے تھینکس داسپیرٹ۔۔۔۔بس آپ نے ناامید نہیں ہونا جہاں ملنے کی امید نہ بھی ہو وہاں بھی یقین سے مانگیں نصیب بدلتا ہے یار لڑی نصیب بدلتا ہے۔

جب انسان ڈپریشن میں ہوتا ہے نہ تو تب اللہ کسی نہ کسی کو وسیلہ بنا کے بھیجتا ہے آپ کو ڈپریشن سے نکالنے کیلئے اور دار یا کیلئے وہ وسیلہ شاید مروہ ہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

وہ لڑکی امریکہ سے پاکستان جانے والی فلائٹ میں بیٹھی تھی اس نے سکائی کلر کا ہجاب۔۔۔۔کرتے شلوار کے اوپر پہن رکھا تھا۔اس کی سیٹ کھڑکی کے بالکل ساتھ تھی جس سے وہ بآسانی بادلوں کو دیکھ سکتی تھی ابھی کچھ دیر پہلے ہی ایئر ہاسٹس اس کے پاس سے کھائے

گئے ڈنر کا سامان اٹھا کے لے کے گئی تھی اور اس کے بعد سے وہ کھڑکی سے باہر بادلوں کو دیکھ رہی تھی بادلوں کو دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھ لگ گئی اور اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور اتنے میں اس کی آنکھوں کے سامنے اسکی زندگی کا سب سے بڑا لمحہ گھومنے لگا۔

وہ آج بہت خوش تھی کیونکہ آج اس کو بہت بڑی کامیابی حاصل ہونے والی تھی۔ یہ نہ صرف اس کی اور اسکے گھر والوں کی بلکہ پاکستان اور تمام عالم اسلام کی کامیابی تھی اور وہ ان تمام لوگوں کیلئے فخر کا باعث تھی۔ اب تقریب کا آغاز ہو چکا تھا۔ دنیا بھر سے کی گئی ریسرچز کو مختلف ایوارڈز سے نوازا جا رہا تھا اور اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہوتی ہیں اور اوپر سٹیج پر اس کو ایوارڈ کیلئے بلایا جانا تھا جیسا کہ اس نے اپنی زندگی کے پچھلے چار سال لگا کر ریسرچ کر رکھی تھی۔ اب اس کو سٹیج پر بلایا جا رہا تھا اور اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

".....And The award goes to

Miss Dariya Rizwan Pasha

...

www.novelsclubb.com

Miss Dariya

Miss Dariya...

ایئرہاسٹس کی آواز پر اس کی آنکھ کھلتی ہے جو کہ اس کو مخاطب کر رہی ہوتی ہے

Miss Dariya

داریا آواز میں سستی سے بولتی ہے یس۔۔۔۔ایئرہوسٹس منہ پر خوبصورت سی مسکان لئے بولتی ہے میم آپ کی سیٹ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے آپ یہاں پہ کمفرٹیبلی سو نہیں پائے گیں اور لہجے میں التجاع لیے اسے سیٹ تبدیل کرنے کا کہتی ہے۔داریا اپنا تمام سامان پکڑ کر سامنے والی سیٹ پہ جا کر بیٹھ جاتی ہے اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگتی ہے۔اس سیٹ کے ساتھ بھی ایک کھڑکی موجود تھی۔اس سے داریا باہر بادلوں کو پھر دیکھنے لگتی ہے۔۔۔۔۔کہیں کہیں اسے ستارے بھی چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور وہ پھر سے ماضی کی یادوں میں کھو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

مہینوں تک، داریاارحان کی یادوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی رہی۔اپنے ٹوٹے ہوئے دل کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتی رہی۔وہ اپنی پڑھائی میں مشغول رہی، اپنی تعلیم میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا، اور خود کو مصروف رکھا۔آخری سمسٹر کے امتحانات سے ایک ماہ قبل، داریا کو پروفیسر اویس نے بلایا۔

انہوں نے داریا کو بتایا کہ اسے ایک امریکی یونیورسٹی کی طرف سے تحقیق کے لیے مکمل فنڈڈ اسکالرشپ کی پیشکش کی گئی ہے کیونکہ اس کے پروجیکٹ کو اپروول مل چکا ہے۔داریا کو خود میں خوشی کی ایک لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ایک ایسا احساس جو اس نے طویل عرصے سے محسوس نہیں کیا تھا۔

تاہم اس کی خوشی قلیل مدت کی تھی۔وہ جانتی تھی کہ رضوان صاحب کبھی بھی اسے امریکہ جاکے پڑھنے کی اجازت نہیں دے گیں۔روایتی باپ تو نہیں تھے وہ کہ بیٹی کو اتنی دور پڑھنے کیلئے بھیجنا معیوب سمجھتے مگر وہ داریا کو لے کے حد سے زیادہ حساس تھے اور کبھی بھی خود سے اتنا دور جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

داریا شام کو جب لائبریری جاتی ہے تو اسے وہاں مروہ نہیں دکھائی دیتی۔۔۔وہ اپنا موبائل آن کر کے دیکھتی ہے شاید اس کا کوئی ٹیکسٹ آیا ہو۔۔۔۔مگر وہ بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔ داریا پھر خود سے مروہ کو میسج ٹائپ کر کے بھیجتی ہے مروہ جلدی لائبریری آؤ مجھے تمہیں کچھ بہت ضروری بتانا ہے۔۔۔۔اگلے پانچ منٹ میں اسے مروہ کا جواب موصول ہوتا ہے ٹھیک ہے آپی میں پانچ منٹ تک پہنچ رہی ہوں۔

مروہ لائبریری میں داخل ہوتے ساتھ داریا کی جانب بڑھتی ہے اور اس کے قریب بیٹھتے ہوئے اس کو سلام کرتی ہے۔۔۔اسلام و علیکم داریا آپی۔۔۔۔۔۔لائبریری کی ہوا پرانے کاغذوں کی خوشبوں سے مہک رہی تھی۔داریا کی انگلیوں ایک پرانی سی کتاب کے صفحات کو آگی پیچھے کرنے میں مصروف تھیں جب اس نے جوش و خروش سے مروہ کے سلام کا جواب دیا اس نے آگے کی بات سرگوشی میں کی کیونکہ لائبریرین ان کو ہی گھور رہی تھی،۔

مروہ مزید بات کرتی ہے داریا آپی کیا بات ہے۔۔۔۔سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔کہی پھر سے ارحان بھائی آپ کی زندگی میں آنے کی کوشش تو نہیں کر رہے؟؟؟؟

داریا اس کی فکر کو ختم کرتے ہوئے بولتی ہے مروہ۔۔۔۔۔نہیں نہیں وہ ایسا نہیں کرے گا اب۔۔۔۔بات روخوشی کی ہے مگر مجھے تھوڑی ٹینشن بھی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مروہ آنکھیں چھوٹی کرتی ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔ ٹینشن؟ کیسی ٹینشن؟ بتائیں نا، شاید میں آپ کی مدد کر سکوں۔

داریا ہچکچاتی ہے مجھے ایک بہت اچھا موقع ملا ہے، لیکن مجھے ڈر ہے بابا نہیں مانے گیں۔

مروہ تفتیش کرتی ہے موقع؟ کیا بات ہے، داریا آپی؟ کونسا موقع ملا ہے آپ کو؟

داریا ہلکا سا مسکراتے ہوئے مجھے امریکن یونیورسٹی کی طرف سے ایم ایس اور تحقیق کی فلی فنڈڈ اسکالرشپ کی پیشکش ہوئی ہے۔ میں ایک مہینے بعد جا سکتی ہوں۔

مروہ کی مسکراہٹ وسیع تھی "داریا آپی، واؤ! آپ نے اس کے لیے بہت محنت کی تھی۔

داریا کے گال سے آنسو بہہ گئے۔ 'مجھے معلوم ہے، لیکن... لیکن اگر میں چلی جاؤں تو کیا ہو گا؟ اگر میں اتنی دور چلی جاؤں تو کیا ہو گا؟'

مروہ نے داریا کی آواز میں اداسی محسوس کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔ 'داریا آپی، آپ اس اسکالرشپ کو ڈیزرو کرتی ہو۔" یہ زندگی میں ایک بار آنے والا موقع ہے۔"""" وہ رک گئی، پھر مزید بولی، 'لیکن میں سمجھتی ہوں۔ سب کچھ پیچھے چھوٹنے کے خوف سے اس موقع کو ضائع کرنا صرف ایک بیوقوفی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے معلوم ہے،" داریا نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے سانس لی۔ "بس۔۔۔ میرے بابا۔۔۔" وہ میرے جانے سے بہت حساس ہو جائے گیں۔۔ وہ ہمیشہ سے مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں

مروہ نے اسے غیر واضح خوف کو سمجھ کر سر ہلا دیا۔ لیکن داریا آپی، یہ آپکا خواب ہے۔ آپ اس پریشانی کو آپ کو روکنے نہیں دے سکتیں۔

داریا نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

داریا آپی کیا آپ ان کو منائیں گی؟؟ مروہ نے مزید پوچھا

ہاں دیکھوں کچھ تو کرنا پڑے گا دار یاسر گوشی کرتی ہے۔مجھے امید ہے وہ میری بات نہیں ٹوکے گیں۔۔۔۔تھوڑا مشکل ہو گا پر وہ ضرور مان جائیں گے۔

لائبریری میں ان کا باقی وقت جوش و خروش اور اضطراب کے عجیب و غریب امتزاج سے بھرا ہوا تھا۔انہوں نے اسکالرشپ،یونیورسٹی،امریکہ کی ثقافت کے بارے میں گپ شپ کی۔

جیسے ہی مغرب کی اذانوں کی آواز پورے شہر میں گونجنا شروع ہوئی،دار یاجانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

☆☆☆☆☆

داریا ہاتھوں میں چائے کے کپس کی ٹرے لیے اپنے گھر والوں کے پاس آتی ہے۔وہاں ارحم۔۔۔ثانیہ بیگم،اور رضوان صاحب،موجود ہوتے ہیں۔داریا چائے پیش کرتے ہوئے رضوان صاحب سے مخاطب ہوتی ہے۔۔۔بابا۔۔۔۔۔رضوان اس کو بہت ہی شفقت سے جواب دیتے ہیں جی میرا بچہ بولو کیا ہوا۔۔۔۔۔

داریا رضوان صاحب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے چائے کا کپ انہیں تھمستی ہے ۔۔۔۔بابا،میں آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

رضوان صاحب چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے داریا کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔ہاں بیٹا،کیا بات ہے۔۔۔بولو؟

داریا۔۔۔۔۔۔مجھے ایک بہت اچھا موقع حاصل ہوا ہے بابا،ایک ماہ میں ہمارے امتحانات ہیں اور اس کے بعد مجھے یونیورسٹی کی طرف سے اسکالرشپ پر امریکہ ریسرچ کیلئے بھیجنے کی پیشکش ہوئی ہے۔پروفیسر نے ڈاکومنٹس سبمٹ کروانے کیلئے دو دن کا ٹائم دیا ہے۔

رضوان صاحب آنکھیں سکیڑتے ہوئے داریا کی جانب دیکھتے ہیں۔داریا ۔۔۔۔۔۔۔مجھے ہائیر سٹڈیز کیلئے ابروڈ جانے کی اجازت دے دیں بابا۔۔رضوان صاحب بیٹا تم جانتی ہو کہ میں اس بارے میں کبھی رضامند نہیں ہوں گا۔میں تمہارے بارے میں بہت حساس ہوں۔۔۔ایک پل بھی خود سے تمہیں دور نہیں کر پاؤں گا۔

www.novelsclubb.com

ثانیہ بیگم التجائیہ نظروں سے رضوان صاحب کی جانب دیکھتی ہیں جیسے کہہ رہی ہوں کہ صاف صاف منع کر دیں۔۔۔۔مگر ساتھ ہی ارحم داریا کی حمایت کرتا ہوا بولتا ہے۔۔۔۔بابا،

داریا آپی کو اس موقع کا فائدہ اُٹھانے دیں۔انہوں نے بہت محنت کی ہے۔ثانیہ بیگم غصے سے ارہم کو ٹوکتی ہیں۔۔۔۔ارحم ابھی تم اتنے بڑے نہیں ہوئے کہ اپنے بابا کو سمجھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

رضوان صاحب کو اس چیز کا احساس ہوتا ہے کہ ان کی بیٹی نے بہت محنت کی تھی اس کیلئے اور وہ اس کو دکھی بھی نہیں دیکھ سکتے تھے لیکن پھر بھی وہ اس پر اظہارِ ناراضگی کرتے ہیں کہ وہ ان سے امید نہ رکھے کہ وہ اسے جانے کی اجازت دیں گے۔۔۔۔۔نہیں، میں اس پر رضامند نہیں ہو سکتا۔داریا نہایت دھیمی آواز میں بولتی ہے مگر، بابا۔۔۔

ارحم جس سے بہن کو یوں دیکھا نہیں جاتا داریا کی حمایت میں فوراہی پھر سے بولتا ہے بابا دیکھیں آپی نے دن رات اتنی محنت کی ہے اور اب اگر ان کو ان کی زندگی کا سب سے بڑا موقع مل رہا ہے تو ان کو اویل کرنے دیں۔آپ آپی کی فکر مت کریں آپی اپنا دیہان بھی خود رکھ سکتی ہیں اور حفاظت بھی کیونکہ میری آپی بہت اسٹرانگ ہیں رضوان صاحب ارحم کو سمجھانے والے انداز میں کہتے ہیں۔۔۔۔"بیٹا، تم کبھی نہیں سمجھ سکتے کہ میں داریا کو کیوں نہیں بھیجنا

چاہتا۔۔۔۔۔۔ارحم فوراسے بولتا ہے کیونکہ آپ کو لگتا ہے کہ آپی اپنا خیال نہیں رکھ پائیں گیں اتنی دور نہیں رہ سکیں گی اسی لیے آپ آپی کیلئے پریشان ہیں۔

رضوان صاحب بولتے ہیں نہیں میں جانتا ہوں کہ وہ اپنا دیہان خود رکھ سکتی ہے لیکن شاید داریا کو میں کبھی خود سے اتنا دور نہ بھیج پاؤں کیونکہ میں اسے خود سے دور نہیں کر سکتا۔

ارحم سمجھاتے ہوئے بالکل ایک میچیور بڑے بھائی کی طرح بولتا ہے بابا جن سے محبت کی جاتی ہے ان کی خوشی میں خوش ہوا جاتا ہے اور آپی کی خوشی اپنی ہائیر سٹڈیز میں ہے اور یہ ان کی تعلیم کے لئے ایک بہترین موقع ہے۔ان کے مستقبل کے لئے ایسے مواقع بار بار نہیں آئے گیں۔

ارحم کی بات سن کر رضوان صاحب بہت حیران ہوتے ہیں کہ وہ بھائی جو ایک منٹ کیلئے بہن سے لڑنا بند نہیں کرتا کیسے آج اس کا ساتھ دے رہا ہے ایک پل کیلئے انہیں ارحم پر فخر سا محسوس ہوا اور انہوں نے سر

ہلاتے ہوئے بولا چلو اچھا تم کہتے ہو تو میں ضرور سوچو گا اس بارے میں اور پھر وہاں سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور ان کے پیچھے پیچھے ہڑبڑاتی ہوئی ثانیہ یہ بیگم بھی چلی جاتی ہیں کہ کہیں

رضوان صاحب داریا کو باہر کے ملک پڑھنے کیلئے بھیجنے پر آمادہ ہی نہ ہو جائیں کیونکہ وہ تو اسی سال داریا کی شادی کروادینا چاہتی تھیں۔داریا آگے بڑھ کر ارحم کو گلے لگاتے ہوئے کہتی ہے میرا پیارا بھائی اگر آج تم نہ ہوتے تو بابا کبھی سوچنے کیلئے بھی رضامند نہ ہوتے۔ارحم منہ میں بڑبڑاتا ہے میں نے یہ آپ کے لیے نہیں کیا آپی بلکہ اپنے لیے کیا ہے اب پورے گھر پر میرا راج ہو گا اور تو اور آپ کے کمرے پر بھی جس پر داریا اسے خود سے دور دھکیلتے ہوئے شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے دھمکی دیتی ہے خبردار میرے کمرے کی طرف دیکھنا بھی مت۔۔

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

رضوان صاحب اپنے کمرے میں موجود تھے جب ان کے چہرے پر کچھ بہت گہری سوچوں کے سائے لہرا رہے تھے۔ثانیہ بیگم ان سے مخاطب ہوتی ہیں رضوان آپ نے داریا کو منع کیوں نہیں کیا؟۔۔۔۔۔رضوان صاحب ساکن بیٹھے بیٹھے جواب دیتے ہیں۔۔۔۔۔شاید واقعی یہ اس کیلئے ایک اہم موقع ہو۔۔۔۔۔۔ثانیہ بیگم ان کی جانب دیکھتے ہوئے

۔۔۔۔۔۔۔یقینن یہ ایک بہت قیمتی موقع ہے جو کہ کوئی کھونا نہیں چاہے گا لیکن رضوان دار یا کی عمر اب شادی کی ہو رہی ہے ابھی سے ڈھونڈنا شروع کریں گے تو کل کو کوئی اچھا رشتہ ملے گا اور پھر وقت پر شادی ہو سکے گی۔۔۔۔۔۔ لیکن اگر اس دوران دار یا باہر چلی جاتی ہے تو پھر بہت مشکل ہو جائے گی۔رضوان صاحب بے تاثر سے ثانیہ بیگم کی بات سن کر اپنی کتاب کے مطالعے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔رضوان صاحب کے اندر اس وقت بے شمار سوچیں گھر کر رہی تھیں مگر وہ اپنی بیٹی کی خوشی کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے۔وہ اپنی انہی سوچوں میں کتاب کے صفحات کو آگے پیچھے کر رہے تھے جیسے ثانیہ بیگم کو بتانا چاہ رہے ہوں اس وقت وہ کچھ تنہائی چاہتے ہیں اور ان کو مشغول دیکھ کر سمجھ بھی گئی تھی اور ثانیہ بیگم پھر اٹھ کے رات کے کھانے کی تیاری دیکھنے چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

رات کے کھانے کی میز پر سب خاموشی سے کھانا کھا رہے ہوتے ہیں اور سب ہی رضوان صاحب کے فیصلے کے انتظار میں ہوتے ہیں جب رضوان صاحب داریا سے مخاطب ہوتے ہوئے بولتے ہیں کہ اب سے روزانہ کھانا داریا بنائے گی، جس پر ثانیہ بیگم کی خوشی کی انتہاء نہیں رہتی کہ اب واقعی رضوان بھی اس کی شادی کا سوچ رہے ہیں۔ جب کہ داریا مایوس ہو جاتی ہے تو رضوان صاحب بولتے ہیں "پوچھو گی نہیں کہ کیوں؟" داریا آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے بولتی ہے کہ "مجھے آپ کا ہر فیصلہ قابلِ قبول ہے بابا۔" رضوان صاحب مسکراہٹ دباتے ہوئے کہتے ہیں "گڈ، مجھے تم سے یہی امید تھی اور کل اپنی ماما کے ساتھ شاپنگ پر جا کر کچھ نئے کپڑے لے آنا۔" جس پر داریا بولتی ہے "بابا، میرے پاس بہت کپڑے ہیں مجھے ان کی ضرورت نہیں۔" جب رضوان صاحب بولتے ہیں تو کیا میں اپنے بیٹی کو پرانے کپڑے دے کر امریکہ بھیجوں گا؟ اور کیا امریکہ بھیج دوں کہ جب کہ اسے کھانا بھی نہ بنانا آتا ہو اور وہ روز نوڈلز کھا کے گزارا کرے۔۔۔۔ دیکھوں اگر تمہیں امریکہ جانا ہے تو سب سے پہلے کھانا بنانا سیکھو میں تمھاری صحت پر کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتا۔۔۔۔ داریا کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آجاتے ہیں۔ شکریہ بابا وہ ان کے گلے لگتے ہوئے کہتی ہے جس پر وہ اُس کے آنسو صاف کرتے ہیں اور

کہتے ہیں "اپنے ڈاکومینٹس مجھے دے دو، میں ایک دفعہ دیکھ لوں سب کچھ ٹھیک ہے یا نہیں۔ میری بیٹی کی آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے، جس پر اُسے احساس ہوتا ہے کہ ارحان کی خاطر اس نے آنسو بہا کر اچھا نہیں کیا، اس کے جانے سے کیا ہوتا؟ اس کے پاس اتنا پیار کرنے والا باپ موجود ہے جب۔ ثانیہ بیگم مسرت سے بیٹھی مسکرا رہی ہوتی ہیں کیونکہ وہ رضوان صاحب کے فیصلے پر یقین رکھتی تھیں کیونکہ وہ ایک ماں تھیں وہ اپنی بیٹی کی خوشی میں خوش تھیں۔

☆☆☆☆☆

اب داریا کے امتحانات بالکل سر پر آن پہنچے تھے۔ داریا نے عزم کر رکھا تھا اس بار کے فائنل امتحانات میں وہ پہلے سے بھی زیادہ محنت کرے گی اور ہر حال پہلے سے زیادہ گریڈز لے گی۔ داریا روز صبح تہجد کے وقت بیدار ہو کے نماز ادا کرتی اور پھر اس کے بعد فجر کی نماز ادا کرتی ۔ پھر وہ اپنے نوٹس نکال کر اپنے پیپر کی تیاری کرنے لگتی اور پھر رات گئے تک بیٹھ کر پڑھتی رہتی۔ وہ خود کو جاگتا رکھنے کیلئے بار بار کافی کا استعمال کرتی تھی کیونکہ اس کی خوشبو اس کے تھکے ہوئے دماغ کو تقویت بخشتی تھی۔ میز پر بکھری ہوئی کتابیں اور نوٹس ہر وقت موجود رہتے تھے ۔ گھنٹے دنوں میں بدل گئے اور داریا کی محنت چلتی رہی۔ جیسے جیسے گھڑی چلتی گئی، دباؤ بڑھتا گیا۔

داریا کا شیڈول اور بھی سخت ہو گیا۔اس نے کافی اور سراسر قوت ارادی کے ساتھ اپنی کئی دنوں کی نیند کی قربانی دے دی تھی۔اس کا کمرہ تعلیمی کوششوں کی پناہ گاہ میں تبدیل ہو چکا تھا، جہاں صرف کاغذات کی ہلچل اور اس کے اپنے دل کی مسلسل دھڑکن کی آوازیں آتی تھیں۔

راتیں خاص طور پر سخت تھیں۔جیسے جیسے باہر کی دنیا سست ہوتی گئی، داریا نے انتھک محنت کی، اس کا دماغ تمام کانسیپٹس کو اپنے اندر جذب کرتا گیا۔

جیسے جیسے امتحانات کا آخری دن قریب آرہا تھا، داریا نے گھبراہٹ کا امتزاج محسوس کیا۔ اس نے اپنی تیاری میں اپنا دل اور جان لگا ڈالی تھی۔آخری پیپر والے دن ایک گہری سانس کے ساتھ، وہ امتحان ہال میں داخل ہوئی۔داریا سوالات کے جوابات لکھتی گئی، اس کا قلم مسلسل آنسر شیٹ پر روشنائی بکھیر رہا تھا۔اس نے ان بے خوابی راتوں کے دوران حاصل کردہ علم کا ہر اونس لکھ ڈالا تھا۔جیسے جیسے گھڑی چلتی گئی، وہ اپنا پرچہ حل کرتی گئی۔

جب گھنٹی بجی تو داریا تھکی ہوئی تھی۔آج کے بعد یہ گھنٹی اس کو کبھی سنائی نہیں دینے والی تھی۔۔۔آج کے بعد وہ ان کلاسس میں کبھی نہیں آسکے گی۔آج کے بعد وہ فارحہ کے ساتھ بیٹھ کر گراؤنڈ میں گھنٹوں باتیں نہیں کر سکے گی۔۔۔آج کے بعد وہ اور فارحہ ایک دوسرے سے شرط جیت کر ایک دوسرے کے پیسوں کا پنگا نہیں پی پائے گی۔۔وہ انیگزی کا چاؤمین نہیں کھا پائے گی۔۔۔۔چار سال اس نے یہاں گزارے تھے اور اب ایک دم سے ہی اس کو اس جگہ جس سے اس کو اپنائیت تھی۔۔۔جس سے اس کو محبت تھی۔۔۔۔اس جگہ کو اب اس نے الوداع کہنا تھا۔اب سب کچھ بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔وہ بھاری دل لیے ہوئے امتحانی کمرے سے باہر نکلی اور اپنے تمام کلاس فیلوز کے ساتھ ملی اور کچھ یادگار تصویریں بنائیں۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

آج سے داریا کو اپنے امریکہ جانے کی تیاری کا آغاز کرنا تھا۔ثانیہ بیگم نے کچھ کپڑوں کی خریداری کیلئے داریا کو ساتھ چلنے کو کہا لیکن داریا نے انہیں مزید کپڑے لینے سے منع کر دیا۔۔۔ماما ابھی پچھلے ہفتے تو جا کر آپ میرے جانے کیلئے نئے کپڑے لائی تھیں۔۔۔بہت ہیں وہ میں ان میں ہی گزارا کر لوگی اتنے پیسے خرچنے کی آپ کو ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی ہر نئے کپڑے کا اللہ کو حصاب بھی تو دینا ہے۔۔۔ثانیہ بیگم داریا کو دیکھتی رہیں وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی یہ وہی لڑکی تھی جس کا کپڑے بنانے سے دل نہیں بھرتا تھا۔۔داریا، تم کتنی بڑی ہو گئی ہو تمہارا بچپن کہاں چلا گیا ہے؟میری جان، تم تو اتنی سمجھدار نہ ہوا کرتی تھی۔"ثانیہ بیگم " اپنے آنسو صاف کر کے بولتی ہیں، "ممی،اب آپ کیوں رو رہی ہیں؟آپ ہی تو اس دن کے آنے کی دعا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ داریا کب بڑی ہو گی، کب جائے گا تمہارا یہ بچپن؟لو چلا گیا۔۔پر میں یہ ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ تمہارے چہرے کی مسکان بھی چلی جائے۔کچھ تو تھا جسے ثانیہ بیگم نے محسوس کیا تھا مگر وہ اسے سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔۔آخر کو وہ ماں تھیں وہ تو جانتی تھیں کب ان کی بیٹی خوش ہے اور کب نہیں۔

اس دن وہ ثانیہ بیگم کے ساتھ پھر شاپنگ پر گئی پر کپڑے نہیں خریدے بلکہ "اس نے اپنی عام ضرورت کی اشیاء خریدیں۔ جس میں ثانیہ بیگم اور فارحہ نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔اس نے کچھ کھانے پینے کا سامان بھی لیا کیونکہ وہ جانتی تھی جاتے ساتھ ہی تو اس کے پاس کھانے پینے کا بندوبست نہیں ہوگا نہ اور وہ وہاں کی سپر مارکیٹس سے بھی تو نہیں واقف تھی جن میں سے زیادہ لیے جانے والی چیزیں نوڈلز ہی تھے۔ تقریبا ایک ہفتے میں اس کی تمام تیاری مکمل ہو چکی تھی۔

اب بس وہ لاہور میں اپنے آخری دن گن رہی تھی۔۔۔اس کے اپنے لاہور میں آخری دن ۔۔۔۔۔وہ لاہور جس میں اس نے آنکھ کھولی تھی۔۔۔۔وہ لاہور جس سے اس نے اپنی زندگی کے بائیس سال محبت نہیں عشق کیا تھا۔ جس کا چپہ چپہ اس کو بہت عزیز تھا۔وہ تو ہر اس انسان سے لڑنے تک کو تیار ہو جاتی جو اس کے لاہور کے خلاف کچھ کہتا وہ پوری دنیا سے لاہور کی خاطر لڑ سکتی تھی۔۔۔۔اپنے وطن سے محبت تو ہر انسان کو ہوتی پر دار یا کو تو اپنے شہر سے عشق تھا۔

اب اس کو اپنے عشق کو الوداع کرنا ایک بہت تکلیف دہ عمل لگ رہا تھا جیسا کہ وہ نہیں جانتی تھی وہ کتنے عرصے کیلئے جا رہی ہے۔۔ کیا وہ کبھی واپس آسکے گی کہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

گھر کا لیونگ ایریا گلاب کے اور چمبیلی کی خوشبو سے مہک رہا تھا کیونکہ لیونگ ایریا کو ہلکا ہلکا ان پھولوں سے سجایا گیا تھا۔آج رضوان صاحب

نے داریا کے جانے سے پہلے داریا کی دوستوں فارحہ اور مروہ اور چند قریبی لوگوں کو اکٹھا کر کے داریا کیلئے الوداعی تقریب منعقد کی تھی۔رضوان صاحب، مسلسل ادھر سے ادھر مختلف کاموں کو سنبھالنے میں مصروف تھے کیونکہ وہ اس بات کو یقینی بنانا چاہتے تھے کہ سب کچھ بہت اچھے سے ہو جائے۔داریا کھڑکی کے پاس کھڑی تھی جو کہ آنے

والے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

جیسے جیسے اس کی فلائٹ قریب آ رہی تھی ویسے ویسے اس کے دل پر سب پیچھے چھوڑ کر جانے کا بوجھ بڑھتا جا رہا تھا۔ایک دم ارحان کا خیال اجاگر ہوتا ہے جو کہ تلخ درد کی مانند اس کے

اس کے دل کا بوجھ بڑھا دیتا ہے۔اتنی دیر میں فارحہ اور مروہ بھی آجاتی ہیں جو کہ داریا کو اپنی طرف مخاطب کرتی ہیں۔مروہ داریا کی اس سے دور جانے کی افسردگی چھپاتے ہوئے کہتی ہے آپی میں آپ کیلئے بہت خوش ہوں۔

"میں جانتی ہوں، مروہ،" داریا نے آنکھوں میں آنسوں لیے کہا۔لیکن میں تم دونوں کو بہت یاد کروں گی۔

www.novelsclubb.com

ہمیشہ خوش رہنے والی فارحہ بھی آج کچھ افسردہ تھی اس نے داریا کا ہاتھ پکڑا۔"فکر مت کرو، جب تم واپس آؤ گی تو ہم پھر سے بہت سا اچھا وقت سپینڈ کر لیں گے۔۔۔تم کونسا ہمیشہ کیلئے

جارہی ہو اور ویسے بھی اتنا جدید دور ہے۔۔۔ہم روز تم سے ویڈیو کال پر بات کیا کریں گے نہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔بس تم سارا دیہان اپنے جانے پر دو ہماری فکر مت کرو اور افسردہ مت ہو۔

"ہاں میں تم سے روز بات کر کے اپنے دن بھر کی روٹین شیئر کیا کروں گی۔۔ویسے بھی جب تک سب میں تمہیں نہ بتادوں میرے پیٹ میں درد رہتی ہے۔داریا نے فارحہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

مروہ،جو ابھی بھی جذباتی تھی،رونے لگی۔"""مجھے آپ کی کمی بہت محسوس ہو گی آپی، خاص کر کے ہماری لائبریری کی گپ شپ،اور وہ تمام کام جو ہم کرتے تھے۔

جبکہ فارحہ نے مروہ کو سمجھاتے ہوئے کہاارے پریشان کیوں ہوتی ہو میں ہوں نہ تم میرے سے بھی تمام باتیں کر سکتی ہوں لائبریری میں پر اب میری دوست کو اور ایمو شنل مت کرو۔اور پھر فارحہ نے اسے یاد کرایا کہ کیسے وہ اپنے بچپن کے دنوں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہائیڈ اینڈ سیک کھیلا کرتی تھیں۔ایک دم ان دونوں کا قہقہ بلند ہوتا ہے۔اب داریا اور فارحہ ایک ایک کر کے اپنے اکھٹے بیتائے ہوئے ہر لمحے کو یاد کرتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"اور میں ناولوں کے بارے میں کس سے بات کروں گی؟"مروہ ایک دم بولتی ہے جو اب بھی داریا کے جانے کے صدمے سے نہیں نکل پا رہی تھی،اس کی آواز جذبات سے دم توڑ رہی تھی۔"صرف آپ ہی تھی جو مجھے سمجھتی تھیں۔ہر پل بہت بڑی بڑی باتیں کرنے والی

اب کی بار بالکل بچی سی بن گئی تھی اور داریا کے گلے لگ کے رونا چاہ رہی تھی مگر وہ جانتی تھی ایسا کرنے سے داریا کو جانے میں اور مشکل ہو گی اور وہ ہمیشہ یہی اٹکی رہے گی جو کہ وہ نہیں چاہتی تھی۔داریا اب کی بار اسے باہوں میں بھر کے جواب دیتی ہے ارے میری چھوٹی سے مروہ میں جارہی ہوں بس لیکن میں تم دونوں کیلئے ہر پل موجود رہوں گی۔۔چاہے ہمارے درمیان میلوں کا فاصلہ ہو۔میں تم دونوں سے صرف ایک کال کی دوری پر ہو گی تم جب چاہے مجھے فون کر لیا کرنا۔۔۔مروہ جو خود کو اب تھوڑا بہت کمپوز کر چکی تھی سرگوشی میں بولی۔۔۔۔آپی آپ واپس آؤ گی نہ؟؟داریا نے سرگوشی کی ہاں میں اپنی مروہ کیلئے ضرور واپس آؤ گی۔داریا نے اپنی دوستوں کو مضبوطی سے گلے لگایا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

آج وہ دن تھا جب داریا کو امریکہ روانہ ہونا تھا۔داریا کا دل جوش و خروش اور گھبراہٹ کے امتزاج سے دھڑک رہا تھا رضوان صاحب نے آہستہ سے اس کا سوٹ کیس اٹھایا اور سوٹ کیس کو کمرے سے باہر لے گئے۔

جیسے ہی وہ باہر نکلی، داریا کی نگاہیں اپنے پورے گھر پر دوڑنے لگیں۔اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔اس کی آنکھوں کے سامنے یہاں بیتایا گیا ایک ایک لمحہ گھومنے لگا۔وہ اپنے چھوٹے بھائی ارحم کی طرف مڑی اور سرگوشی کی۔۔۔تمھاری بہت مہربانی ہو گی اگر تم میرے کمرے سے دور رہو گے تو۔

www.novelsclubb.com

ارحم داریا کی بات سے بے خبر ہو کر آگے بڑھتا ہے اور اسے مضبوطی سے گلے لگا لیتا ہے۔ان کی ماں ثانیہ بیگم قریب ہی کھڑی تھیں اور اپنی بیٹی کے محفوظ سفر کے لیے دعا کر رہی تھیں۔ثانیہ بیگم اور ارحم نے اکھٹے داریا کو گلے لگایا۔۔۔۔ثانیہ بیگم نے ڈھیر ساری دعائیں پڑھ کر داریا پر پھونکیں اور اس کو اپنی دعاؤں کے سائے میں رخصت کیا۔وہ اپنے بچپن کے گھر کی دہلیز پر

کھڑی تھی۔رضوان صاحب سوٹ کیس گھر سے باہر گھسیٹتے ہوئے لے گئے جب کہ داریاان کی پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ایک دام داریار کی اور رک کر اسنے اپنی ماں اور ارحم کو پیچھے مڑ کر دیکھا دیکھا۔۔۔۔اور پھر ایک نظر گھر پر دوڑا کر باہر چلی گئی۔۔جیسے ہی وہ کار کے قریب پہنچی،داریا نے دیکھا کہ فارحہ گاڑی کے پاس اس کے انتظار میں کھڑی ہے۔اس نے ایک آخری بار فارحہ کو گلے لگایا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ایئرپورٹ کی جانب بڑھنے والی گاڑی ایک غیر واضح بھاری پن سے بھری ہوئی تھی۔ رضوان صاحب خاموش رہے،ان کی نگاہیں آگے کی سڑک پر جمی تھی جبکہ داریا ایک آخری بار اپنے لاہور کی سڑکوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔نہ جانے اب کب دوبارہ وہ انہیں دیکھ پائے گی۔

جیسے ہی داریا بورڈنگ گیٹ کے قریب پہنچی،رضوان صاحب نے اسے مضبوطی سے گلے لگالیا۔جو کہ گھر سے یہاں تک خاموش ہی تھے۔اب شاید رو رہے تھے۔اپنا بہت خیال رکھنا

میرا بچہ۔۔۔"انہوں نے آیت الکرسی کی تلاوت کرتے ہوئے اور اسے اس پر پھونکتے ہوئے سرگوشی کی فی امان اللہ۔

داریا اب اپنا سامان پکڑ کر اندر کی جانب بھڑ گئی جب کہ اس نے ایک بار پیچھے مڑ کر دیکھا رضوان صاحب اب بھی وہی ساکت کھڑے تھے۔رضوان صاحب کھڑے اسے دیکھتے رہے جب تک کہ وہ ان کی آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

اور اس طرح،داریا نے اپنی زندگی میں ایک نئے باب کا آغاز کیا۔

☆☆☆☆☆

داریا کے امریکہ میں پہلے قدم

آکلینڈ کے ہلچل مچانے والے شہر میں داریا کے جہاز نے لینڈ کیا۔داریا نے پہلی بار اس سرزمین پر قدم رکھتے ہوئے ایک تبدیلی کو محسوس کیا۔جیسے ہی وہ ایئرپورٹ کے ٹرمینل سے نکلی،اس کی آنکھوں نے ہجوم کو اسکین کیا،ان ناواقف چہروں کی تلاش کی جو اسے اس کی نئ منزل کی طرف لے جائیں گے۔

اچانک،اس کی نگاہیں دو نوجوان لڑکیوں پر پڑیں،ان کے چہرے مسکراہٹوں سے چمک رہے تھے۔انہوں نے اس کے نام 'داریا' کا ایک بورڈ پکڑ رکھا تھا۔وہ ان کے قریب پہنچی اور انہیں بتایا کہ وہ ہی داریا ہے۔

"ویلکم ٹو آکلینڈ، داریا،" لمبی لڑکی نے گرمجوشی سے اس کا استقبال کیا۔ 'ہم یونیورسٹی سے ہیں، آپ کے سینئرز۔ ہم آپ کو آپ کے ہاسٹل لے جانے آئے ہیں۔

داریا ان لڑکیوں کے پیچھے چلنے لگی۔ ہاسٹل تک کے سفر میں داریا ایک عجیب سی تذبذب میں مبتلا رہی۔ جیسے ہی وہ یونیورسٹی کے سامنے سے گزرتی ہے وہ اپنے سامنے ایک شہر میں دوسرا شہر آباد ہونے کا منظر دیکھتی ہے۔ ابھی تو اسے ہاسٹل جانا تھا سیدھا تو یونیورسٹی وہ کل ہی دیکھ سکتی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ ہاسٹل پہنچ جاتی ہیں۔ ان میں سے چھوٹی قد و قامت والی لڑکی اب کی بار داریا کو مخاطب کرتے ہوئے کہتی ہے سو ہیئر از دی ہاسٹل۔

ہاسٹل پہنچنے پر لڑکیاں داریا کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر چلی گئیں۔ جیسے ہی اس نے اندر قدم رکھا، اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ کمرے کا مشاہدہ کرنے لگیں۔ کمرہ کشادہ اور اچھی طرح سے روشن تھا، جس میں دو آرام دہ بستر تھے جن میں سے ایک اس کی روم میٹ کے لیے

ہو سکتا تھا جو ابھی تک نہیں پہنچی تھی اس کمرے میں دو سٹیڈی ٹیبلز۔۔۔دو کپڑوں والی الماریاں اور ایک آئینہ بھی تھا۔ایک بڑی کھڑکی جس سے شہر بھر کا دلکش نظارہ نظر آرہا تھا۔یہ کھڑکی ٹیرس کی جانب کھلتی تھی جس میں چھوٹے چھوٹے گملوں میں خوبصورت پھول کھلے ہوئے موجود تھے۔پھولوں کو دیکھ کر داریا جو گھر سے میلوں دور گھر کا احساس ہوا۔داریا خود کو ٹیرس میں جانے سے نہ روک پائی۔۔۔جہاں جا کر اس کی نظر نیچے کی ہلچل مچانے والی سڑک پر پڑی جو کہ ایک چھوٹی سی دنیا کی طرح لگ رہی تھی، جبکہ دور دراز کی پہاڑیوں نے ایک دلکش پس منظر کو پینٹ کیا

www.novelsclubb.com

داریا کو گھر کا خیال جب آیا تو اس نے اپنا فون اٹھایا اور اپنے گھر کا نمبر ڈائل کیا۔اپنی محفوظ آمد کی خبر سناتے ہوئے اس کی آواز جذبات سے لرز اٹھی۔ایک مختصر گفتگو کے بعد،اس نے فون بند کر دیا اور جائے نماز بچھا سے شکرانے کے نوافل ادا کیے۔

جیسے ہی سورج غروب ہونا شروع ہوا، شہر کی تمام روشنیاں جگمگانے لگیں جو کہ ایک بہت ہی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔اس کے بعد داریا نے لباس تبدیل کر کے آرام دہ کپڑے پہن لیے۔جب وہ اپنے بستر پر لیٹ گئی تو اسے سکون اور اطمینان کا احساس ہوا۔

داریا، جسکا اس ہلچل مچانے والی امریکی شہر میں آج پہلا دن تھا۔۔رات کے آخری پہر الارم کی آواز سے اٹھ بیٹھی۔اس نے وضو کر کے تہجد کے نوافل ادا کیے اور پھر فون ایپ پر قرآن کی پر سکون تلاوت کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اس نے آکلینڈ کے وقت کے مطابق مسلم ایپ پر تمام نمازوں کے وقت کا الارم آن کر رکھا تھا۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس غیر مسلم ملک میں اسے اذان کی آواز کم و بیشتر ہی سننے کو

ملے گی۔ فجر کی نماز پڑھنے اوپھر سورۃ یاسین کی تلاوت کرنے کے بعد، وہ ایک بار پھر سے سو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

دروازے پر ایک ہلکی سی دستک سے اس کی آنکھ کھلتی ہے۔ وہ اٹھ کے بیٹھ جاتی ہے، نیند کو جھپکتے ہوئے جب داریا دروازہ کھولتی ہے تو انہی دو لڑکیوں کو باہر کھڑا دیکھتی ہے، ان کی مسکراہٹیں آکلینڈ کی دھوپ کی طرح روشن تھیں۔

"داریا، گڈ مارننگ! آکلینڈ میں پہلا دن مبارک ہو" لمبی لڑکی نے اپنی آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔ ناشتے کے لیے تیار ہو؟۔

داریا، تھوڑی گھبراہٹ میں، مسکرا دی۔ "گڈ مارننگ۔ بہت بہت شکریہ میں ابھی اٹھی ہوں۔

تم جانتی ہو، کل رات جب تم نے دروازہ نہیں کھولا تو ہم پریشان تھے دوسری لڑکی نے کہا ،اس کی آواز تشویش سے بھری ہوئی تھی۔ ہم یہ پوچھنے آئے تھے کہ کیا تم رات کے کھانے میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہتی ہو، لیکن دروازہ بند تھا۔ ہم نے سوچا کہ شاید تم باہر جا چکی ہوں گی۔

داریا کو تھوڑی شرمندگی سی ہوئی "ایم سوسوری" میں سفر سے اتنا تھک گئی تھی کہ جلدی سو گئی اور پھر مجھے دروازے کی دستک کا علم بھی نہیں ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے۔" ہمیں خوشی ہے کہ تم ٹھیک ہو،" لمبی لڑکی بولی۔ "چلو ناشتہ کرتے ہیں ۔" ہمارے پاس آپ کو یونیورسٹی کے بارے میں بتانے کے لیے بہت کچھ ہے

"شکریہ۔"اس نے بے دلی سے کہا۔"میں یونیورسٹی کے بارے میں سننا اور اسے دیکھنا پسند کروں گی۔"

پانچ منٹ بعد، داریا کمرے سے باہر نکلی، خوبصورتی سے بھرپور۔اس نے گلابی پھولوں والا کرتا پہنا تھا، اس کی متحرک رنگت ہاسٹل کی خاموشی کے بالکل برعکس تھی، جسے سادہ جینز کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔اس کے سر کا اسکارف، اس کے سر کے گرد خوبصورتی سے لپیٹا ہوا تھا، جو اس کی گرم خصوصیات کو واضح کرتا تھا۔وہ جانتی تھی یہ اسکارف ہی اس کو دوسرے سے مختلف بنائے گا اور وہ اس بے شمار قومیت اور مذاہبِ سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں پہچان لی جائے گی کہ اس کا تعلق

اسلام سے ہے۔

"واہ،داریا"، لمبی لڑکی نے کہا،اس کی آنکھیں تعریف میں پھیلی ہوئیں تھیں۔۔۔واؤ داریایو آر لو کنگ گارجیئس۔۔۔۔۔۔نو ڈائوٹ ایشیا ہیز آل دا بیوٹی۔۔۔۔۔۔یہ عام سی بات تھی دوسرے کونہ پیننٹس میں رہنے والے ایشیا کی خوبصورتی سے بہت متاثر ہوتے تھے جیسے کہ ہم ایشیاء میں رہنے والے ان کی خوبصورتی سے۔

www.novelsclubb.com

"تم خوبصورت لگ رہی ہو،"دوسری لڑکی نے بھی کہا،اس کی آواز حقیقی تعریف سے بھری ہوئی تھی۔

داریا کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔"شکریہ۔"اس کی آنکھیں شکر گزاری کے ساتھ چمکنے لگیں۔

جیسے ہی وہ نیچے اترتی ہیں، لڑکیوں نے اسے یونیورسٹی کے بارے میں کہانیاں سنانی شروع کر دیں،اس کے وسیع و عریض کیمپس،اس کی متحرک طلباء کی زندگی،اور اس کے پیش کردہ بے شمار مواقعوں کی تصاویر پینٹ کیں۔انہوں نے لائبریری، کتابوں کے کیڑوں کی پناہ گاہ پکنک اور سست دوپہر کے لیے بہترین سبز لان،اور ہلچل مچانے والی طلبہ یونین، سرگرمی اور سماجی زندگی کے مرکز کے بارے میں بتایا۔

"اور، یقینا، ہم آپ کو یو سی برکلے کیمپس میں بھی لے جائیں گے،" لمبی لڑکی نے جوش سے کہا۔ "یہ صرف ایک مختصر ڈرائیو کی دوری پر ہے، اور آپ کو مشہور کیمپینائل، بیل ٹاور بھی دیکھنا پڑے گا۔

جیسے ہی داریا نے ہاسٹل کے کوکنگ ایریا میں قدم رکھا، اس کا استقبال ایک ہال نے کیا جس میں کوکنگ کیبنٹس اسٹال کی طرح لائن میں لگے ہوئے تھے۔ ہر اسٹال میں لاکڈ سٹوریج کیبنٹس موجود تھے جس میں کھانا پکانے کے آلات موجود تھے اور اس میں گروسری کا سامان رکھنے کی بھی جگہ موجود تھی۔ ایک کونے میں، اس کے کمرے کا نمبر ایک کیبنٹ پر درج تھا ۔ ہیٹ اسٹاک سے تھوڑا فاصلے پر ایک مائیکرو ویو اون موجود تھا جس کے سامنے ایک میز اور دو کرسیاں پڑی تھیں۔ اس کے ساتھ ایک لاکڈ ریفریجریٹر بھی تھا۔ یہ آپ کا گھر ہے گھر سے دور۔۔۔۔ دوسری لڑکی نے کہا اپنے آپ کو آرام دہ بنانے کے لیے آزاد محسوس کریں

اس کے بعد وہ اسے ہاسٹل سے یونیورسٹی لے گئے۔ وہ یونیورسٹی کی حدود میں داخل ہوئیں۔ سو مس داریا ویلکم ٹو دی یونیورسٹی آف کیلیفورنیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لمبی لڑکی بولی

داریا کی آنکھوں میں خوشی کی ایک چمک دوڑی۔

جیسے ہی وہ کیفے ٹیریا پہنچیں، لڑکیوں نے اسے دن کے لیے اپنے منصوبے شیئر کیے۔ ہم اس کے بعد سپر مارکیٹ جا رہے ہیں، لمبی لڑکی نے کہا۔ "ہم آپ کو پہلے تین دنوں کے لیے کھانا دیں گے، لیکن اس کے بعد، آپ کو اپنی گروسری خود کرنی ہو گی۔ ہاسٹل میں کوکنگ ایریا اس لیے ہے تاکہ آپ اپنا کھانا خود بنا سکیں۔۔

www.novelsclubb.com

داریا نے سر ہلایا، سمجھ گئی۔ "بہت بہت شکریہ۔" میں اسی بارے میں سوچ رہی تھی۔ میں جلد ہی سپر مارکیٹ جا کر گروسری کر لوں گی۔

"فکر نہ کرو، ہم تمہاری مدد کرتے رہیں گے،" دوسری لڑکی نے اسے یقین دلایا۔"ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ تم آرام دہ اور پر سکون رہو اور اگر اب تمہارے پاس کوئی سوال ہے تو پوچھو۔"

ان لڑکیوں کے ساتھ داریا نے یونیورسٹی کے ایک گائیڈڈ ٹور کا آغاز کیا۔ان دونوں نے اسے اس بس کے بارے میں جانکاری دی جو اسے روز ہاسٹل کے پوائنٹ سے یونیورسٹی لے کے آئے گی۔اسے اس کا شعبہ،اس کی لیب،اور یہاں تک کہ اس کے مستقبل کے کلاس روم بھی دکھائی گئیں۔کیمپس کے پیمانے اور شان و شوکت نے اسے حیران کیا تھا۔

'یہ کسی فلم کی طرح ہے،'اس نے اپنے آپ سے بڑبڑایا۔۔۔۔

اس دورے کا اختتام فریشر زویک کے تعارف کے ساتھ ہوا، جو نئے طلباء کے استقبال اور مختلف کمیونٹیز کو فروغ دینے کے لیے تیار کردہ تقریبات کا ایک سلسلہ تھا۔

جیسے جیسے دن گزرتا گیا داریا کے موبائل پر ظہر کی نماز کیلئے الارم بجنے لگا۔اس نے ان لڑکیوں سے نماز کی ایک مخصوص جگہ کے بارے میں پوچھا۔انہوں نے داریا سے کہا ۔۔۔۔۔داریا تم بے فکر رہو۔۔۔۔۔ہم تمہیں کامن روم لے چلتے ہیں وہاں تم بآسانی اپنی عبادت کر سکتی ہو۔۔۔۔وہ اسے کامن روم میں لے گئیں، جہاں اس نے پہلے ان کی مدد سے ایک پر سکون کونے کو دیکھا۔اس نے اپنے بیگ سے پیراشوٹ کی سفری جائے نماز نکالی اور نماز ادا کی۔کامن روم سے نکلتے ہوئے داریا کی نگاہیں بین الاقوامی طلباء کے ایک گروپ پر پڑیں جو پر جوش انداز میں باتیں کر رہے تھے۔وہ ان کے متنوع پس منظر اور زبانوں کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکی، جو یونیورسٹی کی عالمی رسائی کا ثبوت تھا۔

www.novelsclubb.com

ان لڑکیوں کے ساتھ، داریا نے قریبی سپر مارکیٹ میں قدم رکھا۔ حلال کھانوں کی ایک شیلف نے اس کا استقبال کیا، وہ دونوں جانتی تھی داریا مسلمان ہے اور اس لیے وہ اسے حلال کھانوں والی سائیڈ پر ہی لائی تھیں۔ ایک غیر ملکی سرزمین میں ایک تسلی بخش نظارہ لڑکیوں نے اپنے پسندیدہ برانڈز کی طرف اشارہ کیا اور تجاویز پیش کرتے ہوئے اس کی رہنمائی کی۔

جیسے ہی وہ سپر مارکیٹ سے نکلیں، داریا یہاں کی روڈز دیکھ کر حیران رہ گئی۔ فٹ پاتھ طلباء، سائیکل سواروں سے بھرے ہوئے تھے، جس سے نظاروں اور آوازوں کا ایک کالیڈوسکوپ بن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہلچل مچانے والی گلیوں میں آرام دہ کیفے تھے،ان کی کھڑکیاں رنگین بورڈز سے آراستہ تھیں۔داریا تازہ تیار کی گئی کافی اور دلکش پیسٹری کی خوشبو کی طرف راغب ہوئی۔ان لڑکیوں نے سب سے زیادہ مقبول مقامات کی طرف اشارہ کیا، جہاں طلبہ اکثر جمع ہوا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

اپنے کمرے میں واپس آکر اس نے وائی فائے کو کونیکٹ کیا۔اسکرین پیغامات کی ہلچل سے چمک اٹھی۔فارحہ اور مروہ فہرست میں سب سے اوپر تھیں،انہوں نے اسے خوب میسجز کر رکھے تھے 'ویلکم ٹو آکلینڈ اور ہم تمہارے لیے بہت خوش ہیں۔داریا نے سب کو جواب دیا،اس کے چہرے پر ایک گرم مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس کے بعد اس نے اپنے دن کی کچھ تصاویر ارحم کو بھیجیں، جس میں شہر کی گلیوں اور یونیورسٹی میں لی گئی اپنی تصاویر تھیں اور پھر اس نے وضو کر کے عصر کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد اس نے رضوان صاحب، ثانیہ بیگم اور ارحم کے ساتھ ویڈیو کال پر بات کی۔ اس نے جوش و خروش سے انہیں اپنا کمرہ دکھایا، پھر اپنے ٹیرس سے اس نے انہیں آکلینڈ کے وسیع و عریض شہر کے منظر کو دکھایا۔

www.novelsclubb.com

ارحم آکلینڈ کو دیکھ کر حیران ہوئے بنا نہ رہ سکا "واہ، داریا آپی یہ بہت بڑا اور خوبصورت شہر ہے اس نے چیخ کر کہا۔

اس کے بعد اس نے مغرب کی نماز ادا کی، اس کا دل اپنی زندگی کے اس نئے باب پر بہت مطمئن تھا۔ جیسے ہی وہ اپنی جائے نماز کو تہہ کر رہی تھی، دروازے پر دستک کی آواز آئی۔ اس نے دروازہ کھولا۔۔۔اس کو ایک لمبے سیاہ بالوں والی لڑکی جس کہ چہرے پر ایک دوستانہ مسکراہٹ تھی ان دو لڑکیوں کے ساتھ کھڑی نظر آئی۔ داریا، منت سے ملو، ان میں سے ایک نے تعارف کرایا، "تمھاری روم میٹ یہ ابھی ابھی انڈیا کے لکھنؤ سے یہاں پہنچی ہے۔ تم اور منت دونوں ہی اپنی ریسرچ اور ایم فل نیوکلیئر سائنسز میں کر رہے ہو۔

www.novelsclubb.com

منت داریا کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرادی،اس کی آنکھیں گرم جوشی سے چمک رہی تھیں۔

ہیلو منت ! داریا نے اس کا استقبال کیا اور پر جوش آواز میں اس سے مخاطب ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔

مجھے بھی آپ سے مل کر اچھا لگا،داریا،"منت نے جواب دیا،اس کی آواز نرم تھی۔

داریا ابھی منت کو ہی دیکھ رہی تھی جسے وہ شاید ایک ہندو لڑکی سمجھ رہی تھی،جبکہ لمبی لڑکی اس کی نظروں کو سمجھ چکی تھی فوراسے بولی وہ بھی تمھاری طرح مسلمان ہے داریا۔

داریا جو کہ سب جان گئی تھی کہ وہ لمبی لڑکی اس کی نظریں بھانپ چکی ہے شرمندہ سا ہوتے ہوئے بولی یہ تو بہت اچھا ہے۔۔۔۔۔ ہمیں مل کر رہنے میں اب کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔

منت بھی داریا کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے مسکرادی۔وہ دونوں لڑکیاں منت کو فریش ہونے کا کھ کر کمرے سے باہر چلی گئیں اور جاتے جاتے ان میں سے ایک ان سے مخاطب ہوتے ہوئے بولی ہم تم دونوں کو رات کے کھانے کیلئے بلانے آئیں گے تم دونوں تیار رہنا۔

جیسے ہی وہ لوگ جاتی ہیں منت اپنے سوٹ کیس سے ایک آرام دہ کرتا شلوار نکالتی ہے جبکہ داریا اسے باتھروم دکھاتی ہے تاکہ وہ فریش ہو سکے۔

رات کے کھانے سے واپس آکر،داریا عشاء کی نماز ادا کرتی ہے۔عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ دونوں اپنے اپنے بیڈ پر لیٹ جاتی ہیں۔منت نے جب داریا کی غیر معمولی سی خاموشی محسوس کی تو اس نے اس خاموشی کو توڑنے اور داریا سے دوستی کی شروعات کرنے کیلئے بات کا آغاز کیا۔کیونکہ منت ایک ایکسٹرووورٹ تھی اب وہ مزید خاموش نہیں رہ سکتی تھی۔

تو پھر داریا کیسا لگا تمہیں آکلینڈ؟؟؟داریا ہلکی سی مسکراہٹ لیے۔۔۔۔۔اچھا ہے مگر ۔۔۔۔۔منت بولتی ہے مگر کیا۔۔۔۔۔۔یو نو واٹ منت میں لاہور سے ہوں اور ہم لاہوری دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں ہم وہاں جا کے کیا کہیں گے لہور لہور اے۔۔۔۔۔لاہور والی بات نہیں ہے یہاں۔۔۔۔۔۔۔

یعنی کہ تم بارڈر پار سے ہو پاکستان سے۔۔۔۔ہم تو ہمسائے نکل آئے یار ۔۔۔۔۔۔۔منت پر جوش ہوتی ہوئی بولی۔

اب پھر سے ان دونوں کے درمیان ایک خاموشی قائم ہو گئی اب کی بار یہ خاموشی توڑنے والی پھر سے منت ہی تھی۔۔۔۔۔۔سوشل میڈیا پر تمھارے

لاہور کی بہت سی ریلس دیکھ رکھی ہیں۔۔۔۔مجھے تمھارا لاہور بہت فیسینیٹ کرتا ہے سپیشلی اندرون لاہور والی سائیڈ کی ریلس تو بس مت پوچھو۔۔۔۔۔مجھے تم کچھ لاہور کے بارے میں بتاؤ۔۔۔۔۔۔داریا تو بس جیسے اس سوال کے انتظار میں ہی تھی اور پھر بس بولنے لگی ۔۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ پاکستان کا سب سے خوبصورت شہر لاہور ہے۔بہت سے پاکستانی اس سے انکار کریں گے لیکن لاہوری ہونے کی وجہ سے میرا شہر مجھے سب سے خوبصورت لگتا ہے۔میں آکلینڈ امریکہ میں ہوں لیکن میرا دل اب بھی لاہور میں پھنسا ہوا ہے۔جب آپ نے اپنی زندگی کا ایک حصہ لاہور میں گزارا ہو تو کوئی دوسرا شہر آپ کو کبھی لاہور کی طرح فیسینیٹ نہیں کر سکتا۔

کیا واقعی اتنا پیارا ہے تمھارا لاہور۔۔۔۔۔منت داریا کی باتیں سن کر بولی۔۔۔۔۔ہاں نہ منت اس سے بھی کئی زیادہ پیارا ہے میرا لاہور۔۔۔اب بس بھی کرو داریا اب تم لاہور کی اتنی

تعریفیں کرو گی تو میرا بھی دیکھنے کا دل کرے گا کاش میں بھی تمھارا لاہور دیکھ پاتی۔۔۔۔۔۔
منت تم دیکھنا جب کبھی تم میرا لاہور دیکھو گی نہ تب تم بھی یہی کہو گی کہ داریا تم سچ کہتی تھی۔۔۔۔۔۔منت منہ بناتے ہوئے ہماری گورنمنٹس کبھی ایسا ہونے ہی نہ دیں۔۔۔۔داریا بھی بولی ہاں یہ تو ہے چلو خیر کوئی نہیں۔۔۔۔۔

منت جو بڑی غور سے داریا کی باتیں سن رہی تھی مزید پوچھنے لگی۔۔۔اور بتاؤ کچھ اپنی فیملی کے بارے میں۔۔۔۔۔داریا فخر سے بتانے لگتی ہے میرے بابا انجینئر ہیں اور وہ ملٹائی نیشنل کمپنی میں کام کرتے ہیں۔وہ میری اور میرے چھوٹے بھائی کے بہترین مستقبل کے لیے سخت محنت کرتے ہیں۔اور میری ماما ہاؤس وائف ہیں۔اور ایک چھوٹا بھائی ارحم ہے جس سے میری بہت لڑائی ہوتی ہے مگر پھر بھی اس میں میری جان بستی ہے۔تم بھی تو کچھ بتاؤں اپنے بارے میں۔۔۔۔۔۔منت ایک لمبی آہ بھرتی ہے۔۔۔۔۔۔میں انڈیا لکھنؤ سے ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میرے ابو کا انتقال ہو چکا ہے اور میں یہاں صرف اس لیے آئی ہوں تاکہ ریسرچ کے بعد یہاں ہی کوئی اچھی سی جاب حاصل کر سکوں تاکہ اپنے چھوٹے بہن اور بھائی کی بہترین جگہ سے پڑھائی کروا سکوں۔میں یہاں تک صرف اور صرف اپنے بل بوتے پر پہنچی ہوں داریا۔۔۔۔میں نے

یہاں تک آنے کیلئے بہت محنت کی ہے۔۔۔۔۔میں ہائیر اسکول میں تھی جب میرے ابو کا انتقال ہوااور تب میرا چھوٹا بھائی دس۔۔۔بہن بارہ اور میں ستارہ سال کی تھی۔۔۔۔امی نے لوگوں کے کپڑے سی سی کے ابتدائی دنوں میں گھر کو چلایا لیکن پھر جب میں یونیورسٹی میں گئی تو ان کیلئے فیس وغیرہ سب بہت مشکل ہو گیا تب ہی میں نے سخت محنت کر کے اپنی زندگی بہترین بنانے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔یقین کرو دار یا میرے سگے تایا نے میرے باپ کی دکان پر قبضہ کر لیا اور ہم یتیموں کا حق کھالیا۔۔۔وہ تو بڑے اسلامی عالم بنے پھرتے تھے تو کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ یتیم کا حق کھانے سے اللہ نے سختی سے منع کیا ہے۔۔۔۔۔اپنے گھر جب روز وہ اپنے بچوں کا پیٹ بھر کر سوتے تھے تو تو ان کو کبھی اپنے یتیم بھتیجے بھتیجیوں کا خیال نہیں آیا۔۔۔۔ہمیں ہمارے باپ کی ملکیت سے ہی محروم کر دیا گیا۔جب یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہوا تو تب میری امی کو آکر کہنے لگے کہ اس کی شادی کر دیں لڑکی ذات کو پڑھا کر کیا کرے گیں وہ اور ویسے بھی یونیورسٹی کی اتنی فیس کیسے دے گیں وہ۔۔۔ویسے بھی وہ اپنے بھائی کی زمہ داریوں کیلئے پریشان ہوتے ہیں اس سے تو کم از کم ان کو نجات ملے گی جبکہ اپنی بیٹی کو میرے باپ کے پیسے پر دہلی کی ٹاپ یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے کے دیا تھا۔ان کی زیادتیاں یہاں ختم نہیں ہوئی بلکہ اپنے محلے

کے ایک نشئی لڑکے کا رشتہ بھی پیش کیا۔آخر ایک انسان کب تک برداشت کر سکتا ہے تب میں نے انہیں صاف صاف الفاظ میں یاد دلایا کہ انہیں ہمارے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور ہمارے گھریلو معاملات میں آئندہ دخل اندازی نہ کریں میری یونیورسٹی کی فیس ہم۔ان سے نہیں مانگیں گے وہ بے فکر رہیں۔تب سے میں نے اپنی یونیورسٹی کی فیس کیلئے کڑی محنت کی ہوم ٹیوشنز دیے۔۔۔آن لائن ٹیوشنز دیے جس سے یونیورسٹی کی فیس کے ساتھ ساتھ میں امی کی گھر کے اخراجات میں بھی مدد کرنے لگی اور بس پھر مجھے یہ اسکالرشپ ملی اور میں اس کو بہترین موقع جان کے قسمت آزمانے چلی آئی۔۔۔۔

داریا جس کی آنکھوں میں اس کی کہانی سن کے آنسو آگئے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ہر وقت ایک خوبصورت مسکان چہرے پر سجائے رکھنے والی لڑکی کس طرح سے اتنی مشکلات کا سامنا کر کے آج یہاں ہے اور اس کا موازنہ خود سے کرنے لگی رضوان صاحب نے آج تک اس کو کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی اس نے زندگی تو بہت آسانی سے گزاری تھی کبھی زمانے کے مصائب تو رضوان صاحب نے ک اس تک پہنچنے ہی نہیں دیے تھے۔منت داریا کو دیکھتے ہوئے بولی خیر چھوڑو یہ سب یہ بتاؤ پاکستان میں تمھاری کتنی دوستیں ہیں۔۔۔

دریا کی آنکھیں ابھی بھی کچھ نم تھیں اسے بتانے لگی میں نے آج تک زیادہ دوستیں نہیں بنائیں میری صرف ایک ہی دوست رہی ہے بچپن سے فارحہ جو کہ میرے آنے سے یقیننا بہت اداس ہو گی جبکہ ایک سال پہلے میری ملاقات لائبریری میں مجھ سے چھوٹی ایک لڑکی سے ہوئی تھی مروہ وہ بھی میرے لیے بہت خاص ہے اور بس۔۔۔۔۔۔دار یاان کے ذکر پر اب تھوڑا غمگیں ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

منت ہمدردی کرتی ہوئی بولی میں جانتی ہوا پنے پیاروں کو پیچھے چھوڑ کر آنا ایک بہت تکلیف دہ عمل ہے لیکن فکر نہ کرو دار یا، تم یہاں نئے دوست بنالو گی اور میں بھی تو ہوں نہ اب تمھاری دوست۔۔

دار یا مسکراتے ہوئے بولی ہاں بالکل۔۔۔۔۔منت کی گرم جوشی اسے آہستہ آہستہ اسے اسکے خول سے باہر نکال رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب سارا ہاسٹل گھپ اندھیرے میں تھا تب داریا کے کمرے میں ہلکی سی لیمپ کی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور اس مدھم سی روشنی میں داریا فجر کی نماز ادا کر رہی تھی۔ جیسے ہی داریا نے نماز پڑھ کر سلام پھیرا اس کی نظر بیٹھی ہوئی منت پر پڑی جو کہ اسے ہی حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔

"اوہ، منّت،" داریا نے کہا، "سوری میں نے تمھاری نیند خراب کر دی۔ میں نے تو بس لیمپ ہی جلایا تھا کہ کہی تم جاگ نہ جاؤ مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم لیمپ کی لائٹ سے بھی جاگ جاؤ گی۔

www.novelsclubb.com

منت آہستہ سے مسکرائی۔۔۔۔ارے نہیں داریا۔۔۔۔بس نئی جگہ ہے تو نیند نہیں آئی بلکہ یہ تو اچھا نہیں ہو گیا۔۔۔۔اب میں بھی تمھاری وجہ سے نماز پڑھ لوں گی۔۔۔۔ تمھیں پتہ ہے ہمیشہ نیند کی وجہ سے میری فجر کی نماز رہ جاتی ہے۔

فجر کی نماز پڑھنے کے بعد وہ دونوں پھر سے سو جاتی ہیں کیونکہ ابھی یونیورسٹی جانے میں چار گھنٹے تھے۔

صبح آٹھ بجے ان دونوں کی آنکھ کھلی اور پھر وہ دونوں ناشتے کیلئے تیار ہونے لگیں۔ سفید فلیپر اور سر پر سفید اسکارف کے ساتھ داریا نے لائلک کلر کا ٹاپ پہن رکھا تھا۔ منت اس سے اپنی آنکھیں نہ ہٹا سکی اور اس کی خوبصورتی کی تعریف کرنے لگی۔

منت، داریا نے اسے مخاطب کیا، مجھے نہ تھوڑا سا عجیب لگتا ہے ان لوگوں سے کھانا کھانا ۔۔۔۔۔۔اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو کیا ہم آج گروسری کر کے آج سے ہی اپنا کھانا بنانا شروع کر دیں۔

منت کو داریا کی بات سہی لگی۔ "یہ بہت اچھا ہو گا، داریا ہم آج ہی سپر مارکیٹ چل کے گروسری کر لیں گے۔

www.novelsclubb.com

ناشتے کے بعد وہ دونوں ان دونوں لڑکیوں کے ساتھ سپر مارکیٹ چلی گئیں اور انہوں نے مرغی، سبزیاں مصالحے اور کھانا پکانے کیلئے ضروری سامان خرید لیا۔

گروسری کے بعد، وہ دونوں لڑکیاں انہیں امریکی سم کارڈ خریدنے کے لیے ایک سم کارڈ کی شاپ پر لے گئیں۔ادھر سے داریا اور منت نے اپنے اپنے سم کارڈ خریدے۔انہوں نے ہاسٹل واپس پہنچنے پر ان دونوں لڑکیوں کا شکریہ ادا کیا اور ان دونوں کا شکریہ ادا کرنے کیلئے ان دونوں کو رات کے کھانے کی دعوت دی۔

شام کے وقت داریا نے بریانی بنانی شروع کر دی۔اس نے شیلف پر سب سے پہلے اپنا موبائل رکھا جس پر بریانی بنانے کی ریسیپی وہ یوٹیوب سے دیکھ رہی تھی اور پھر اس کے مطابق تمام مصالحے شیلف پر رکھنے لگی۔اس نے مصالحوں کو احتیاط سے ناپا،اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ یہ ان کے امریکی مہمانوں کے لیے زیادہ مصالحے دار نہ ہو۔منت نے، بھی چاکلیٹ پڈنگ بنائی کیونکہ شام کو وہ آنلائن ٹیوشنز دے رہی تھی اس لیے وہ کم محنت والی چیز ہی بنا سکی۔

جب مہمان پہنچے تو ان کے کوکنگ ایریا میں دور دور تک بریانی کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی جو کہ شاید اب دم پر تھی۔لڑکیوں نے داریا کی تعریف کی کہ تمہاری بریانی کی خوشبو دور دور تک پھیلی ہوئی ہے تم یقیننا ایک ماہر شیف ہو۔۔۔۔داریا اس کی تعریف سن کر ایک دم ماضی میں چلی گئی اور اپنی ماں کی بات کو یاد کرتے ہوئے مسکرانے لگی۔تم نکمی ہو داریا۔۔۔۔تم ایک انڈہ تک نہیں ابال سکتی۔تمھارا کیا بنے گا آخر۔

منت اور داریا نے مل کر کھانا لگایا اور پھر ان سب نے مل کر کھانا کھایا۔

www.novelsclubb.com

کھانا کھانے کے بعد لمبی لڑکی بریانی کی تعریف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔میں نے آج تک اتنے مزے کا کھانا نہیں کھایا۔۔۔۔۔۔ہمیں پتہ ہوتا کہ تم لوگوں کی بریانی اتنی مزے کی ہوتی ہے تو بہت پہلے ہی ٹرائی کر چکی ہوتی۔دوسری لڑکی اپنا منہ ٹشو پیپر سے صاف کرتے ہوئے بولی بالکل یہ بہت لذیز تھی اور یہ پڈنگ بھی بہت مزے کی تھی۔۔۔منت تم نے بہت اچھی

بنائی ہے یہ پڈنگ۔وہ دونوں ہی بہت خوش ہو گئی تھی اپنی تعریف سن کر اور مسکرا کر ان کا شکریہ ادا کرنے لگیں۔لمبی لڑکی مزید بولی۔۔۔۔۔۔تم لوگوں کو ہم سے وعدہ کرنا ہو گا کہ آئندہ جب کبھی بھی بریانی یا کچھ بھی دیسی بناؤ گی تو ہمیں ضرور انوائٹ کرو گی۔داریا نے مسکرا کر جواب دیا کیوں نہیں ضرور۔۔۔۔ویسے بھی آپ لوگوں نے ہماری بہت مدد کی ہے ہم اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔۔اس کے بعد کافی پیتے ہوئے وہ لوگ بیٹھ کر کئی باتیں کرتے رہے اور پھر وہ دونوں لڑکیاں اپنے گھر کو چلی گئیں۔۔

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ان کا فریشرز ویک اب ختم ہو چکا تھا۔داریا اور منت نے مل کر تقریبا پوری یونیورسٹی دیکھ لی ہوئی تھی۔آج ان کو پہلے دن اپنی لیب میں جانا تھا۔ان کے یہاں آنے کے مقصد کا آج پہلا دن تھا۔داریا بالکل تیار کھڑی ہوتی ہے جبکہ منت ابھی واشروم میں ہوتی ہے جب دروازے پر

دستک ہوئی۔۔۔۔جب داریا دروازہ کھولتی ہے تو دیکھتی ہے کہ ایک فلاور شاپ کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے ایک لڑکا ہاتھ میں سن فلاور کا ایک بکے لیے کھڑا تھا اور اس پر ایک نوٹ بھی تھا ۔۔۔۔اس لڑکے نے دریافت کیا۔۔۔۔۔۔مس داریا۔۔۔۔۔۔۔۔داریا نے جواب دیا یس۔۔۔۔۔اس لڑکے نے مزید کہا۔۔۔دس بکے از فار یو اور وہ اس کو یہ بکے تھماتا ہوا چلا گیا ۔۔داریا نے حیرانی اور پریشانی کے عالم میں اس پر لکھا نوٹ پڑھا۔۔۔۔۔جس پر کچھ یوں لکھا تھا ۔۔۔۔۔۔۔بیسٹ آف لک فار یور فرسٹ ڈے۔۔۔۔۔۔داریا حیران ہوتے ہوئے سوچنے لگی یہ بکے اس کیلئے کس نے بھیجا ہو گا وہ تو یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں۔۔۔۔۔اور بھیجے بھی اسے سن فلاورز گئے تھے جو کہ اس کے فیورٹ تھے اور یہ بات صرف اس کے قریبی لوگوں کو ہی پتہ تھی جبکہ یہاں پر تو کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا۔ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی کہ منت واشروم سے باہر نکلی اور شیشے کے آگے کھڑے ہو کر اپنے گیلے بال بنانے لگی۔۔۔۔شیشے سے جب اس کی نظر سن فلاورز کے خوبصورت بکے پر پڑتی ہے تو وہ داریا سے کہتی ہے کہ ہائے یہ انگریز بھی کتنے اچھے ہوتے ہیں جانتی تک نہیں ہمیں اور ہمیں پہلے فری کا کھانا کھلاتی رہیں اور

اب یہ گڈلک بکے بھجوادیا۔۔۔نہیں منت یہ انہوں نے نہیں بھجوایا۔۔۔تم یہ بات کیسے کھ سکتی ہو داریا۔کیونکہ جب ہم کسی کو کوئی بکے بھیجتے ہیں تو ان میں زیادہ تر گلاب ہی ہوتے ہیں مگر ان میں سن فلاورز ہیں اور وہ میرے پسندیدہ پھول ہیں اور وہ یہ بات نہیں جانتیں۔۔۔اور تو اور اس بکے میں صرف میرا نام ہے اگر وہ یہ بھیجتیں تو ہم دونوں کا نام ہوتا۔۔منت تفتیش سے پوچھنے لگی پھر یہ کس نے بھیجے ہیں۔۔داریا جو خود بھی یہ نہیں جانتی تھی کہ کس نے بھیجے ہیں یہ پھول خود کو تسلی دینے کیلئے کہنے لگی ہو سکتا ہے فارحہ یا مروہ میں سے کسی نے آنلائن بک کرواکے بھیجے ہوں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

ریسرچ لیب زور و شور سے چمک رہی تھی۔ ہر جانب مختلف خطوں سے آئے ہوئے لوگ موجود تھے۔ پروفیسر ہیری، جن کی داڑھی ان کے لیب کوٹ کی طرح سفید تھی، سامنے کھڑے تھے، ان کی آواز جوش و خروش سے گونج رہی تھی۔

"خوش آمدید، آپ سب کو،" انہوں نے اپنی عینک کے موٹے شیشوں کے پیچھے اپنی آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ یہ ایک نئے سفر کا آغاز ہے۔۔۔ایک سائنسی سفر کا آغاز ۔۔۔۔۔۔جو کہ آپ کی آنے والی زندگیوں کا فیصلہ کرے گا۔۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے مزید مستقبل میں ان کی جانب سے اس لیب میں کیے جانے والے کاموں پر تفصیلی اور دنیا کو تبدیل کرنے کے لیے جوہری توانائی کی صلاحیت کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے چیلنجوں، قربانیوں، رجحانات کے بارے میں بات کی۔ لیکن سب سے اہم بات انہوں نے استحقاق کے بارے میں کی۔

آپ سب مستقبل ہو،"انہوں نے اپنی آواز نرم کرتے ہوئے کہا۔""""آپ ہی ہیں جو دنیا کے توانائی کے بحران کو حل کریں گے،جو کائنات کے رازوں کو کھول دیں گے۔

وہ تھوڑی دیر کیلیے رکے،اپنے الفاظ کا وزن کم ہونے دیا۔پھر وہ مسکرائے۔"اب آیئے ہم سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔"آپ میں سے ہر ایک،ہمیں اپنا نام،آپ کہاں سے آئے ہیں،اور اپنی بیچلرز ڈگری کے بارے میں بتائے گیں۔

دنیا کے ہر کونے سے آئے ہوئے طلباء نے ایک ایک کر کے اپنا تعارف کرایا۔ جاپان سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان لڑکے، جس کی آواز نرم اور شرمیلی تھی، نے فیوژن انرجی سے اپنی دلچسپی کے بارے میں بتایا۔ برازیل سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی، جس کی آنکھیں جذبے سے چمک رہی تھیں، نے جوہری فضلہ کے انتظام پر اپنی تحقیق کے بارے میں بات کی۔ انگلینڈ ۔۔فرانس۔۔۔۔۔کینیڈا۔۔۔۔آسٹریلیا اور دنیا کے مختلف خطوں سے آنے والے تمام افراد نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

www.novelsclubb.com

پھر داریا کی باری آئی۔ وہ اونچی کھڑی تھی، اس کی نگاہیں پروفیسر ہیری کی جانب تھیں ۔میرا نام داریا رضوان پاشا ہے۔ اس کی آواز صاف اور پراعتماد تھی۔ میں پاکستان سے ہوں۔ میرے پاس نیوکلیئر انجینئرنگ میں بیچلرز کی ڈگری ہے۔

کمرے میں ہر جانب خاموشی تھی۔چند سر مڑ گئے،چند سر گوشیوں کا تبادلہ ہوا۔داریا، ایک ایسی لڑکی جس کی مسکراہٹ ایک کمرے کو روشن کر سکتی تھی،اس ریسرچ میں شامل ہونے والی اس کے ملک کی پہلی لڑکی تھی۔

اس کے ساتھ اس کی روم میٹ منت کھڑی ہوئی میں منت قریشی ہوں اس نے کہا،اس کی آواز داریا کے مدمقابل مدھر تھی۔میں لکھنؤ،انڈیا سے ہوں،اور میرے پاس نیوکلیئر انجینئرنگ کی ڈگری ہے۔

پروفیسر ہیری نے ہنستے ہوئے کہا، "آہ، ایک زبردست جوڑی! میں دیکھ سکتا ہوں کہ ہمارے پاس دو ذہین ذہن ہیں جو آگے کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تیار ہیں۔ ویل آئی وانٹ یو ٹو بی ٹو گیدر ایز یو بوتھ بیلونگ فرام آنیبر کنڑیز۔۔۔۔۔۔

دو سالہ تحقیقی منصوبہ بالآخر شروع ہو گیا۔ داریا اور منت کا ایک ساتھ جوڑا بنایا گیا، ان کا موضوع تھا

The development of advanced nuclear reactors for sustainable energy production.

"واہ،"منت نے جوش و خروش کے ساتھ اپنی آنکھیں وسیع کرتے ہوئے سرگوشی کی،

"یہ بہت اچھا ہے! یہ نیوکلیئر ریسرچ کا جدید ترین پہلو ہے۔'

داریا نے مسکرا کر کہا،'یہ بہت کام کرنے والا ہے اور میں اب مزید اس موضوع پر ریسرچ کرنے کیلئے انتظار نہیں کر سکتی

www.novelsclubb.com

ان کے ارد گرد پیچیدہ مشینری اور کمپیوٹر اسکرینز تھیں جن میں پیچیدہ گراف دکھائے گئے تھے۔

"تو منت،" داریا نے تجسس سے بھری آواز میں شروع کیا، "نیوکلیئر ری ایکٹر ٹیکنالوجی کی موجودہ حالت کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟"

منت اپنی کرسی پر پیچھے جھکی، اس کی انگلیاں میز پر تھیں۔ 'مجھے یقین ہے کہ مستقبل چھوٹے، ماڈیولر ری ایکٹرز میں مضمر ہے۔ وہ محفوظ ہوتے ہیں، زیادہ موثر اور تعینات کرنے میں آسان بھی ہیں۔'

داریا نے سر ہلایا، "میں متفق ہوں۔" اور ہم تھوریم ری ایکٹرز کی

www.novelsclubb.com

صلاحیت کو بھی نہیں بھول سکتے۔وہ یورینیم پر مبنی ری ایکٹرز سے کہیں زیادہ محفوظ ہیں اور ان میں جوہری پھیلاؤ کا خطرہ بہت کم ہے۔

ان کے درمیان بات چیت آسانی سے،خیالات اور نظریات کی ہم آہنگی کے ساتھ جاری رہی۔انہوں نے ری ایکٹر کے مختلف ڈیزائنوں کی خوبیوں اور،فضلے کو ٹھکانے لگانے کے چیلنجز اور جوہری توانائی کے سیاسی مضمرات پر گفتگو کی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

لیب میں فلورو سینٹ لائٹس اوپر کی جانب لگی ہوئی تھیں جس نے ہال نما کمرہ روشن کر رکھا تھا۔کیمیکلز کی خوشبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔داریا جو کہ ریسرچ کے کام میں

مگن تھی اور اس کی انگلیاں مسلسل لیب کے کمپیوٹر پر کوئی ڈیٹا ٹائپ کر رہی تھیں جو کہ اس کی صلاحیت بھانپنے کیلئے پروفیسر ہیری نے کچھ دیر پہلے اسے دیا تھا۔ جبکہ اس کے سامنے، منت، جو کہ اب اسکی روم میٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ریسرچ پارٹنر بھی تھی، اس کے قریب بیٹھی ایک ایلیمنٹ کا ریکشن ریٹ نوٹ کر رہی تھی۔ اور یہ کام بھی اس کے ذمہ پروفیسر ہیری نے لگایا تھا۔۔۔ جبکہ پروفیسر ہیری، جن کی آواز پر جوش طلباء سے بھرے کمرے کو ایک سیکینڈ میں خاموش کروا سکتی تھی، وائٹ بورڈ کے پاس کھڑے تھے، ان کی نگاہیں وہاں لکھے ہوئے کچھ نوٹس پر مرکوز تھیں سب کو مخاطب کرتے ہوئے بولے "سو ایوری ون لسن ٹو می کیئر فلی۔۔۔۔ انہوں نے اپنی آواز ہلکی کرتے ہوئے بات شروع کی۔ ہماری تحقیق کا ابتدائی مرحلہ اہم ہے۔ ہمیں ایک بیس لائن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ منت، آپ ابتدائی ڈیٹا اکٹھا کرنے کی ذمہ دار ہو گی۔ جبکہ دار یا، آپ نمونوں کا تجزیہ کریں گیں۔ اور پھر اس کے بعد ان کے گروپ کے تمام طلباء کو انکی انکی زمہ داری سونپ دی گئی۔

اگلے چند گھنٹوں تک وہ سب اپنے کام میں مصروف رہے۔داریا نے احتیاط سے تجزیہ کرنا شروع کیا جبکہ اس سے پہلے وہ منت کو ابتدائی ڈیٹا اکھٹا کرنے میں مدد بھی کر چکی تھی،منت کی انگلیاں کی بورڈ پر بہت رفتار سے چل رہی تھیں۔،اس کا دماغ حسابات اور مشاہدات کے گرد گھوم رہا تھا۔داریا باریک بینی سے نمونوں کا تجزیہ سیفٹی گلاسز لگائے کرنے میں مشغول تھی۔ پروفیسر ہیری،ان کی رہنمائی اور مدد کرنے کیلئے لیب کے گرد گھومتے رہے۔

☆☆☆☆☆

تاہم،جیسے جیسے تحقیق آگے بڑھتی گئی دن بھی اسی تیزی سے گزرنے لگے،ریسرچ پارٹنرز بننے کے بعد داریا اور منت کی دوستی اور گہری ہوتی گئی۔وہ لوگ کام میں مصروف تھے

جب ان کو ارد گرد سے اونچی اونچی لڑائی کی آوازیں سنائی دی۔ فرانس سے آنے والی لیزا اور برازیل کی ایما کی کسے بات پر آپس میں بحث چھڑ چکی تھی۔

"تم اس بات کو اتنی سنجیدگی سے نہیں لے رہی، لیزا،" ایما نے اس پر چیختے ہوئے اپنی آواز کو سخت کرتے ہوئے بولی۔ 'ہم یہاں اپنے کیریئر کو خطرے میں نہیں ڈال سکتے تمھاری وجہ سے۔ ابھی انکی لڑائی کی وجہ کھل کر سامنے بھی نہ آئی تھی جب ایما آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں لیے کچھ بولنے والی تھی کہ پروفیسر ہیری، جن کا چہرہ تشویش سے بھرا ہوا تھا، اپنے شاگردوں کے درمیان بڑھتے ہوئے تناؤ کو دیکھتے ہوئے ان کے قریب آئے۔ ایک دم سے ان کو روکنے والے انداز میں بولے انف۔۔۔۔ ناٹ ایون آسنگل ورڈ فروم یو باتھ۔۔۔۔۔۔

شاید پروفیسر ہیری پہلے سے ہی جانتے تھے کہ وہ دونوں کسی پرسنل بات کو جواز بنا کر ایک دوسرے کے کام سے نقص نکال رہی تھیں" انہوں نے کہا۔ آپ لوگ یہاں پر دوستیاں اور دشمنیاں بڑھانے کو نہیں آئے ہیں اگر دوستی ہوتی ہے تو ٹھیک ہے مگر دشمنیاں پالنے کی کوئی

ضرورت نہیں۔۔۔آپ دونوں یہاں یہ سب کرنے نہیں آئیں۔۔۔۔آپ یہاں کام کرنے آئی ہیں،ایک ایسا کام جو دنیا میں حقیقی فرق پیدا کر دے گا۔یاد رکھیں کہ آپ نے یہ سفر کیوں شروع کیا،اس جذبے کو یاد رکھیں جس کی خاطر آپ اپنے پورے ملک سے یہاں پہنچے ہیں اور ان فضول کے لڑائی جھگڑوں سے گریز کریں۔

اور انہوں نے وہی کیا۔۔۔۔انہوں نے اپنے اختلافات،اپنی ذاتی پریشانیوں کو وقتی طور پر سائیڈ پر رکھ دیا اور تمام تر توجہ اپنے کام پر مرکوز کر لی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

منت کمرے کے پردے پیچھے کرتی ہے جب صبح کے سورج کی روشنی داریا کے چہرے پر بھکرتی ہے جس روشنی کو خود پر سے ہٹانے کیلئے داریا اپنے بازوؤں کو آنکھوں پر رکھ لیتی ہے۔۔

منت اس کو آواز لگاتی ہے اٹھو داریا اگر تم نہ اٹھیں تو بس ہمیں یہی ہی چھوڑ جائے گی اور پھر ہم لیب لیٹ پہنچے گیں اٹھ جاؤ نہ پلیز جلدی سے۔۔۔۔۔اب ثانیہ بیگم کی ذمہ داری داریا کو صبح اٹھانے والی منت لے چکی تھی۔۔۔۔۔داریا اٹھ کی بیٹھ جاتی ہے جو کہ چہرے سے ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش نہیں لگ رہی تھی۔۔۔اوف داریا تم کتنا سوتی ہو۔۔۔کیسے سو لیتی ہو اتنا۔۔۔منت جیسے اس کی اس عادت سے تنگ آچکی تھی۔۔۔۔۔دادیا اسے گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔۔۔تمہیں پتہ ہے منت۔۔۔۔۔نیند مجھے اس لئے عزیز ہے کیونکہ جو سکون میں جاگتے ہوئے ڈھونڈ رہی ہوتی ہوں وہ مجھے نیند میں مل جاتا ہے۔ہر دکھ،پریشانی،تکلیف اور عذاب سے چھٹکارے کا ذریعہ صرف نیند ہی تو ہوتی ہے۔۔۔منت اس کی بات کو سمجھنے سے قاصر تھی اس نے اس کی طبیعت کی کچھ تبدیلی محسوس کی تھی وہ اس سے پوچھنے لگی تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ داریا۔۔۔۔داریا نے جواب دیا۔۔۔۔۔ہاں بس تھوڑا بہت سر درد ہے۔۔ داریا اسے مدھم سی آواز میں کہتی ہے منت مجھے ڈسپنسری جا کر پین کلر لا دو پلیز۔۔۔۔۔۔جس پر منت فکر مند ہوتے ہوئے داریا سے دریافت کرتی ہے۔۔۔۔۔داریا کب سے تمہارے سر میں درد ہے۔۔۔۔۔داریا اسی تھکی تھکی زکام زدہ آواز میں بولتی ہے صبح فجر کے ٹائم بھی میرے سر

میں درد تھا اور اب بھی بہت درد ہو رہا ہے۔ منت داریا کا ماتھا چیک کرتی ہے اسے ہلکا سا بخار فیل ہوتا ہے۔۔۔۔۔ وہ داریا کو آج یونیورسٹی جانے سے سختی سے منع کر دیتی ہے اور اسے روز رات دیر تک کام کرنے پر بھی بہت ڈانٹتی ہے جبکہ داریا اسے سمجھاتی ہے کہ وہ نہیں جائے گی تو اس کا کام پینڈنگ پر چلا جائے گا۔ جبکہ منت بضد رہتی ہے کہ وہ اسکا سارا کام خود ہی دیکھ لے گی لیکن داریا بھی ضد میں اس سے چار ہاتھ آگے ہوتی ہے تو پھر منت اسکے بالآخر یونیورسٹی جانے پر رضامند ہو جاتی ہے مگر اس صورت میں جب وہ اس کا بنایا ہوا ناشتہ کرے گی اور میڈیسن لے کہ کچھ دیر کی ریسٹ کرے گی اور پھر اگر وہ بہتر فیل کرے تو یونیورسٹی آ جائے۔۔۔۔۔۔۔ داریا خوشی خوشی مان جاتی ہے

داریا منت کا بنایا ہوا ناشتہ کرتی ہے اور میڈیسن لے کر کچھ دیر کیلئے ریسٹ کرتی ہے۔ جب داریا تھوڑا بہتر محسوس کرنے لگتی ہے تو وہ لوکل بس کے ذریعے یونیورسٹی جانے کا فیصلہ کرتی ہے۔ وہ پہلے یونیورسٹی کی بس کو ڈھونڈتی ہے شاید وہ ہی اسے مل جائے لیکن بس آخری بار پانچ منٹ پہلے ہی روانہ ہو چکی تھی۔ اس نے لوکل بس سے جانے کا فیصلہ کیا۔ لوکل بس سے

یونیورسٹی جانے کیلئے اسکو بس تبدیل بھی کرنی پڑنی تھی۔اس کو پہلی بار بس تو آرام سے مل گئی مگر دوسری بس کیلئے اسے انتظار کرنا پڑا۔

جب وہ اگلی بس کا انتظار کر رہی تھی،اس نے ایک چھوٹے سے بلی کے بچے کو سڑک کے پار دوڑتے ہوئے دیکھا۔اس کے قریب سے جب ایک کار تیزی سے گزری تو،بلی کا بچہ منجمد ہو گیا،اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔بغیر کسی ہچکچاہٹ کے داریا اسکی مدد کو آگے بڑھی اور بلی کے بچے کو باحفاظت سڑک کے بیچ سے اٹھالیا۔

لیکن اسی جلد بازی میں،اس نے آنے والی کار کو نہیں دیکھا جس نے اسے ٹکر ماری،جس سے وہ زمین پر جا گری۔گاڑی تیزی سے بھاگ گئی،جبکہ داریا کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔

جب اسے اپنی چوٹ کی شدت کا احساس ہوا تو وہ پینک کرنے لگی آج اس کو شدت سے اپنے گھر اور گھر والوں کی یاد آئی تھی ایک ہلکی سی خراش پر وہ سارا گھر سر پر اٹھا لیتی تھی اور آج اس اجنبی ملک میں خون بہتہ ہوا ہاتھ لیے بیٹھی تھی جہاں اس کی مدد کو کوئی نہیں آنے والا تھا نہ بابا نہ ماما اور نہ ہی ارحم۔ وہ وہاں ہی بیٹھ گئی، اس کا جسم کانپ رہا تھا، اس کا دماغ کام کرنا بھول چکا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچانک اس کے کانوں میں ایک ہلکی سی آواز آئی۔ "بچے، تم ٹھیک تو ہو؟"

داریانے اوپر دیکھا ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا۔اس نے جب داریا کے ہاتھ سے خون بہتا دیکھا تو فوراً سے اپنی جیب سے رومال نکال کر اسکے زخم پر باندھا۔۔۔۔۔داریا اس کو ابھی بھی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اس نے داریا کی نظریں بھانپ کر اسے اپنا تعارف کروایا میرا نام پیٹر ہے اور میں یہاں قریب اولڈ ایج ہوم میں رہتا ہوں۔اور تم۔۔۔تم کون ہو۔۔۔۔۔ میرا نام داریا ہے اور میں یونیورسٹی جا رہی تھی جب یہ حادثہ ہو گیا۔۔۔۔تم بیرون ملک سے ہو داریا نے ہاں میں سر ہلایا۔۔مسٹر پیٹر اس کے زخم کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے کہنے لگے خون نہیں رک رہا تم میرے ساتھ اولڈ ایج ہوم چلو میں تمھارے زخم کی سہی سے مرہم پٹی کر دوں گا۔ اور پھر ان کی مدد سے، وہ ان کے قریبی گھر، ایک اولڈ ایج ہوم، جہاں وہ رہتے تھے، تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

مسز امیلیاء پیٹر کی بیوی نے اپنے مہربان اور مستحکم ہاتھوں سے داریا کے زخم پر پٹی باندھی اور اسے پیار کرنے لگیں شاید وہ جان چکی تھیں اس وقت وہ شدت سے اپنے گھر والوں کو یاد کر رہی تھی۔ان کی محبت اور شفقت نے داریا کو ثانیہ بیگم کی یاد دلائی۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ تمہارے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا میری بچی مسز امیلیا نے اپنی آواز کو پر سکون کرتے ہوئے کہا۔ تمہیں بہت تکلیف ہو رہی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ،" داریا نے کانپتے ہوئے جواب دیا۔امیلیاء نے اسے پوچھا مگر یہ چوٹ تمہیں لگی کیسے ہے؟ داریا نے اسے تمام قصہ سنا دیا اور پھر داریا خوشی سے بولی مجھے خوشی ہے کہ میں نے بلی کے بچے کو بچا لیا۔

"آپ کا دل مہربان ہے، بچہ،" مسٹر پیٹر نے اپنی آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ مجھے تم جیسی خوبصورت دل رکھنے والی لڑکی سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔

داریا نے اگلے چند گھنٹے اولڈ ایج ہوم میں مسٹر پیٹر اور امیلیاء سے باتیں کرتے ہوئے گزارے۔ اس نے ان کی زندگیوں، ان کی خوشیوں اور ان کے غموں کے بارے میں ان سے سنا ۔ جیسے ہی اس نے ان کی کہانیاں سنیں، اس نے اپنے اندر بہت خوشی محسوس کی۔

اس دن کے بعد، داریا نے ہر ہفتے کے آخر میں ان سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ وہ ان کے ساتھ گھنٹوں گزارتی، کہانیاں بانٹتی، ہنستی اور ان کو بھی ہنساتی۔ کچھ ہی وقت میں مسٹر پیٹر اور امیلیاء اس کے لیے بہت اہم بن گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

لیبارٹری میں ہمیشہ کی طرح آج بھی فلورو سینٹ لائٹس روشنی بکھیر رہی تھیں۔ منت، جو کہ کسی نمونے کے تجزیے میں مصروف تھی اس کے چہرے پر پریشانی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے احتیاط سے اس نمونے کو تھوڑا سا ٹیسٹ ٹیوب میں منتقل کیا۔ اس کی انگلیاں، تیز اور مستحکم، ایک تجربہ کار سائنٹسٹ کی طرح حرکت کر رہی تھیں۔

منت تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔۔دار یانے اس کی واضح پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔

منت۔نے اوپر دیکھا،اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔'صرف یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہوں کہ یہ منحوس ریکشن سہی سے ریڈ نگز کیوں نہیں دے رہا۔

داریامنت کے قریب چلی آئی اور خود بھی مشاہدہ کرنے لگی۔۔۔کتنی دیر سے کوشش کر رہی ہو؟

"تقریباً تین گھنٹے سے،" منت نے آنکھیں میچتے ہوئے سانس لی۔ "میں نے سب کچھ سو بار چیک کیا ہے۔"

تو پھر شاید یہ بریک کا وقت ہے،" داریا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔ تم صبح سے اس پر کام کر رہی ہو شاید اس لیے۔۔۔۔ تھوڑی دیر بریک لو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

www.novelsclubb.com

منت نے ہچکچاتے ہوئے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا۔ دوپہر کے کھانے کا وقت گزر چکا تھا۔ 'میں ابھی صرف یہی کرنا چاہتی ہوں۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔

"ہمارے پاس ابھی ایک ہفتہ ہے،" داریا نے منت کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "اور تم کیا پروفیسر ہیری کو جانتی نہیں ہو؟ داریا کندھے اچکاتے ہوئے بولی انہیں صرف آج کے کام سے مطلب ہے اور وہ تو تمھارا ہو ہی جائے گا انشااللہ۔۔۔۔۔۔

منت نے داریا کی بات مانتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔ ٹھیک ہے پر صرف ایک مختصر وقفہ۔ اور پھر میں اپنی کافی ختم کرتے ہی کام پر واپس آجاؤ گی۔

داریا مسکرا کر منت کو کینٹین کی طرف لے کر جا ہی رہی تھی جب لیب کا ماحول بدل گیا کیونکہ پروفیسر ہیری نے اپنے تحقیقی گروپس میں کچھ تبدیلی کرنے کا غیر متوقع فیصلہ کیا تھا۔ داریا جو اپنے پروجیکٹ کی لیڈر تھی اور منت جو اس کے ساتھ سیکنڈ لیڈر تھی اسے ہٹا کر اب لیزا کو داریا کو اسیسٹ کرنے کی ڈیوٹی دے دی گئی تھی اور اب منّت ایما کے پروجیکٹ کو لیڈ کرے گی کیونکہ وہ ایسا کرنے کے لیے کافی ذہین تھی پروفیسر ہیری کے مطابق۔ یہ سب انکی اس دن کی غیر متوقع لڑائی کا نتیجہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں پروفیسر ہیری کے فیصلے پر اب بھی حیران ہوں،" داریا نے اپنی ہلکی گرم کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ اب تک ہم خوشی سے ایک ساتھ کام کر رہے تھے مگر اب مجھے اس لیزا کے ساتھ کام کرنا پڑے گا لیکن میں تمہاری کامیابی کی وجہ سے یہ کڑوا گھونٹ بھی خوشی خوشی پی جاؤ گی۔

منت نے بکھرے ہوئے بالوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے نیچے اپنے پیالے کی طرف دیکھا۔"میں بھی۔"مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے مجھ میں وہ

صلاحیت دیکھی جو کہ شاید میں نے بھی کبھی اپنے اندر نہیں دیکھی

"شاید نہیں یقینن کیونکہ وہ بہت ایکسپیرینسڈ ٹیچر ہیں،"داریا نے کہا،اس کی نگاہیں اپنے پیالے میں گھوم رہی کافی پر مرکوز تھیں۔ہو سکتا ہے پر مجھے اس ایما کے ساتھ بالکل بھی کام نہیں کرنا میں ہر وقت منہ ٹیڑھا کر کے انگریزی نہیں بول سکتی اور ویسے بھی اس کی لیڈ چھیننے پر وہ مجھے سکون سے نہیں رہنے دے گی۔

داریا نے اسے تسلی دی کہ اب وہ ایسا کچھ بھی کرے گی تو پروفیسر اس کو واپس فرانس بھجوا دیں گے۔

کافی پینے کے بعد دونوں لیب واپس آتی ہیں اور تب تک سب کچھ تبدیل۔ ہو چکا ہوتا ہے ۔۔۔۔اب اس کو داریا کے ساتھ جانے کی بجائے اپنے گھروں کو خود لیڈ کرنا تھا اور اس کیلئے یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری تھی۔۔۔اس نے اس سب سے ڈیل کرنے کیلئے ایک حکمت عملی سوچ رکھی تھی۔۔۔۔جبکہ داریا بھی سوچ چکی تھی وہ کس طرح سے لیزا کے ساتھ ڈیل کرے گی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

داریا مسلسل سیمپل کے اینالسز میں مصروف تھی۔دوسری طرف منت بھی اپنے گروپ کے ساتھ جدوجہد کر رہی تھی۔پروفیسر ہیری کی سخت نگرانی کی بدولت ان کی ریسرچ ایک زبردست چیلنج ثابت ہو رہی تھی۔

داریا جو کہ ابھی ابھی ڈیٹا اینالائز کر کے دوسرے نمونوں کی جانچ پڑتال کے لیے جانے والی تھی سامنے سے منت کو آتا دیکھتی ہے۔جو کہ کچھ پریشان لگ رہی تھی۔۔۔۔۔داریا نے اس سے پوچھا سب ٹھیک تو ہے منت تم کچھ پریشان لگ رہی ہو؟منت منہ لٹکاتے ہوئے اس کو جواب دیتی ہے ہاں یار داریا تم جانتی ہو میں کب سے اس ریکشن کو صحیح سے کرنے کی کوشش کر رہی ہوں مگر ہر دفعہ کچھ نہ کچھ خراب ہو جاتا ہے اور پھر اس کا ریکشن ریٹ نکلتا نکلتا رہ جاتا ہے اب تو میرے سر میں بھی درد ہونے لگی ہے اس ریکشن کو کرتے کرتے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا، آگے بڑھی اور آہستہ سے منت کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔"فکر نہ کرو منت۔"میرا تقریباً کام ہو چکا ہے تو میں تمھاری مدد کروا دیتی ہوں۔بس مجھے بتاؤ کہ تم نے اب تک کیا کیا ہے اور کتنی دفعہ کوشش کی ہے۔

جیسے ہی داریا نے منت سے انفارمیشن لی، اس نے جلدی سے دماغ چلاتے ہوئے مسئلہ ڈھونڈنا شروع کر دیا۔وہ ہمیشہ سے ہی تو ایسی تھی۔بکبھی اپنی دوستوں کو مشکل میں نہیں دیکھ سکتی تھی اپنا کام چھوڑ کر ان کا کام کر دیا کرتی تھی اور اسی ادا سے تو داریا رضوان پاشا جانی جاتی تھی۔کچھ ہی دیر میں داریا نے منت کو ریکشن ریٹ نکال کر دے دیا۔مسئلہ اس کے ریکشن میں نہیں تھا اس کی کلکولیشنز میں تھا۔منت نے داریا کا شکریہ ادا کیا جس پر داریا منت پر غصہ ہوئی اور پھر وہ اپنا کام نپٹانے لگی۔

لینچ بریک میں داریا اور منت کیفے میں بیٹھے ہوئے سینڈوچز کے ساتھ کافی پی رہے تھے۔ جب داریا کا فون بجنے لگتا ہے وہ کافی کا کپ نیچے رکھ کے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی ہے اور فون کی اسکرین پر دیکھتی ہے جس پر ارحم کا نام موجود تھا۔اس نے کال ریسیو کی۔۔۔۔۔۔۔فون سے آواز آئی۔۔۔۔۔۔اسلام و علیکم۔۔۔۔آپی کیسی ہیں؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔داریا نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا وا علیکم السلام آپی کے بھائی تم بتاؤ کیسے ہو میں تو

بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔آج اتنے دنوں بعد آپی کی یاد کیسے آگئی؟؟؟ارحم جواب دیتا ہے آپی وہ نانا بابا نے آفس جاتے وقت مجھے کہا تھا کہ آپ کو فون کر لو اور ایک ضروری بات بتا دوں۔۔۔۔۔۔داریا تفتیش سے کون سی ضروری بات؟؟؟؟ارحم دھیرے سے بولتا ہے آپی وہ بابا کے آفس کولیگ ہیں نہ انکل فرقان۔۔۔۔۔وہ نہ کل ہی امریکہ آئے ہیں آفیشل میٹنگ اٹینڈ کرنے تو ماما بابا نے ان کے ہاتھ آپ کیلئے کچھ ضرورت کا سامان بھیجا ہے کپڑے جوتے وغیرہ اور مامانے تو آپکی پسندیدہ دو تین ڈشز بھی فریز کر کے بھیجی ہیں۔۔۔۔۔داریا۔۔۔۔۔۔۔ارحم اسکی کیا ضرورت تھی تم ماما بابا کو منع نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔۔ تمھیں تو پتا ہے اب میں منت کی طرح فورن سٹوڈنٹس کو آنلائن ٹیوشنز دے رہی ہوں جس سے مجھے اچھے خاصے پیسے مل جاتے

ہیں تو میں اپنی یہ چھوٹی موٹی ضروریات پوری کر لیتی ہوں۔آپی زیادہ باتیں مت کریں یہ آن لائن ٹیوشنز آپ نے اب آ کے دینی شروع کی ہیں بچپن سے لے کے اب تک آپ نے بابا کے پیسوں سے یہ ضروریات پوری کی ہیں تو اب کیسی شرم۔۔۔۔۔ویسے انہوں نے اتنے پیار سے سب بھیجا ہے آپ کیلئے اور آپ ہیں کہ آپ کے نخرے ہی نہیں ختم ہو رہے۔۔۔۔۔داریا منہ بناتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔۔۔اچھا اچھا بس زیادہ میرے بڑے نہ بنا کرو چھوٹے ہو تو چھوٹے ہی رہو۔۔۔کب کہاں کیسے ملنا ہے انکل سے؟؟؟

ارحم بولتا ہے کل ویک اینڈ ہے تو آپ کل ہی ان سے مل لیجئے گا کیونکہ ماما کو خدشہ ہے کہ ان کی بنائے ہوئے کھانے آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی نہ خراب ہو جائیں جبکہ انہوں نے انکل کو سخت تاکید کی تھی انہیں فریج میں ہی رکھیے گا۔۔۔۔اور ہاں انکل کا کانٹیکٹ نمبر آپکو بھیج دیا ہے تو آپ انہیں آج فون کر کے ملنے کی جگہ وغیرہ ڈیسائیڈ کر لینا۔۔۔۔داریا او کے ٹھیک ہے ارحم مجھے زرا کام ہے اللہ حافظ اپنا اور ماما بابا کا بہت خیال رکھنا۔ارحم۔۔۔۔۔۔اللہ حافظ آپی آپ بھی اپنا بہت خیال رکھیے گا۔۔۔۔۔

اب وہ منت کی طرف دیکھ رہی تھی اور ساتھ ہی کچھ سوچ رہی تھی۔اس نے التجا کرتے ہوئے منت کو مخاطب کیا"منت، کیا تم میرے ساتھ مال چلو گی؟ مجھے ماما بابا اور ارحم کے لیے کچھ گفٹس خریدنے ہیں۔ارحم کے لیے کچھ چاکلیٹس، گھڑی، بیگ.. جیسا تم جانتی ہو۔۔۔یہی معمولی چیزیں۔۔۔وہ ماضی کے ایک فلیش بیک کو یاد کرتے ہوئے منت کو بتانے لگی تمھیں پتا ہے منت بابا جب بھی کسی فورن ٹوئر سے واپس آتے تھے تو ہمارے لیے ڈھیروں چاکلیٹس لاتے تھے اور ارحم میری چاکلیٹس بھی چوری چوری فریج سے نکال کے کھا جاتا تھا اور پھر میں بہت روتی تھی پھر بابا میرا موڈ اچھا کرنے کیلئے مجھے اپنے ساتھ آئسکریم کھلانے لے جاتے تھے اور ارحم بہت جیلس ہوتا تھا۔اسے چاکلیٹس بہت پسند ہیں منت میں اپنے بھائی کو بہت ساری چاکلیٹس بھیجوں گی اور ویسے بھی اب تو میں کماتی بھی ہوں آنلائن ٹیوشنز سے اور اب تک میں نے اپنے گھر والوں کو اپنی کمائی سے کچھ نہیں لے کے دیا۔مجھے بہت اچھا لگے گا ان کیلئے کچھ لے

www.novelsclubb.com

کے۔منت نے داریا کے ساتھ جانے کیلئے رضامندی ظاہر کی۔۔۔یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے داریا تم جہاں بھی جاؤ گی تمھیں میں وہاں ہی ملو گی۔

لیب سے فارغ ہو کر وہ دونوں ہاسٹل جانے کی بجائے مال چلی گئیں۔داریا شیلفوں کی جانب نظریں دوڑا رہی تھی۔اس نے ثانیہ بیگم کے لیے ایک خوبصورت، برانڈڈ ہینڈ بیگ اور ارحم کے لیے ایک برینڈڈ گھڑی نکالی۔اس نے رضوان صاحب کے لیے پرفیوم کی ایک بوتل بھی خریدی جبکہ فارحہ اور مروہ کیلئے اس نے برینڈڈ میک اپ کا سامان لیا اور ارحم کیلئے بیگ بھر کے چاکلیٹس لیں۔اسے سب کیلئے کچھ لینا تھا مگر جب سے وہ یہاں آئی تھی اس نے خود کیلئے بھی کچھ نہ لیا تھا۔۔۔اب اس کے اندر کوئی خواہش ہی نہ بچی تھی جیسے۔۔۔۔کچھ خواہشات آپکی زندگی میں ایسے ہوتی ہیں جن کے بعد آپ کی تمام خواہشات دم توڑ جاتی ہیں۔شاید ارحان داریا کہ وہی خواہش تھا جس کے بعد سے اسے کوئی خواہش ہی نہ رہی تھی۔۔

☆☆☆☆☆

اتوار کی شام کو داریا نے انکل فرقان کو ہاسٹل ہی لینچ پر انوائیٹ کیا کیونکہ وہ اپنا ویک اینڈ کبھی بھی باہر جا کے ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ ایسے میں اسے سونے کیلئے وقت نہ ملتا۔ڈنر کی تیاری اس نے اور منت نے مل کر کی تھی۔داریا اور منت نے ان کیلئے الفریڈو پاستا اور چکن منچورین وڈ چائنیز رائس بنائے تھے ہمیشہ کی طرح یوٹیوب سے دیکھ کر کیونکہ داریا جانتی تھی کہ انکل فرقان کو چائنیز کھانے اور پاستا بہت پسند ہے۔۔۔۔۔وہ ایک نکمی لڑکی تھی جو کہ جب بھی یوٹیوب سے دیکھ کر کوئی نئی ریسیپی بناتی تو ایسا لگتا کہ وہ کسی ماہر شیف نے بنائی ہو۔۔۔۔ایسے خیالات اس کے بارے میں رضوان صاحب کے تھے جب ثانیہ بیگم اس کو نکما کہتی تو اور آج بھی کھانا اس نے بہت مزے کا بنایا تھا۔انکل فرقان پورے ایک بجے ان کے کوکنگ ایریا میں موجود تھے۔انکل فرقان رضوان صاحب کی عمر کے لگ بھگ تھے مگر ان کے چہرے پر موجود سفید

داڑھی انہیں ان کی عمر سے بڑھاد کھاتی تھی۔جوان کے تھوڑا مذہبی ہونے کی نشان دہی بھی کرتی تھی۔انہوں نے داریا کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس کے سر پر پیار دیا۔پھر داریا نے انکا تعارف منت سے کروایا۔اس کے بعد انہوں نے داریا کو اس کا سامان دیا اور اسے ثانیہ بیگم کے سے انداز میں کھانوں والے تھیلے کو فوراً فریج میں رکھنے کا کہا۔۔۔داریا ایک دم مسکرادی جبکہ منت دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی کہ اب کئی دن انہیں کھانا نہیں بنانا پڑے گا۔اس کے بعد انہوں نے انکل فرقان کے ساتھ بیٹھ کے کھانا کھایا۔۔انکل فرقان جو کہ پہلے ہی داریا کہ انداز سے متاثر ہو چکے تھے جس طرح ایک غیر مسلم ملک میں رہ کر بھی وہ اپنی تہذیب کی عکاسی کر رہی تھی اور جس طرح اس نے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا اس کے ہاتھ کا کھانا کھا کہ اس کی تعریف کیے بنا نہ رہ سکے۔۔۔وہ تو اسے بچپن سے ہی جانتے تھے اور وہ انہیں ہمیشہ سے ہی پسند بھی رہی تھی۔۔۔۔یہاں تک کہ جب وہ اپنے بیٹے کیلئے رشتہ ڈھونڈ رہے تھے تب انہوں نے سب سے پہلے رضوان صاحب سے ہی داریا کیلئے بات کی تھی مگر اس وقت داریا یونیورسٹی کے پہلے سال میں تھی اور ہر باپ کی طرح رضوان صاحب بھی چاہتے تھے ان کی بیٹی کامیاب ہو اور پھر وہ اس کی شادی کریں۔انکل فرقان نے رضوان صاحب کے اس فیصلے کا احترام کیا اور اس

وجہ سے اپنی دوستی کو متاثر نہیں کیا۔ مگر آج تو وہ داریا سے کچھ زیادہ ہی متاثر ہو چکے تھے وہ سوچ رہے تھے شاید وہ ادھر کے ماحول میں ڈھل چکی ہوں گی مگر وہ تو آج بھی کرتا شلوار میں ملبوس سر پر اسکارف لیے تھی جو کہ وہ پاکستان میں نہیں لیا کرتی تھی مگر یہاں اس نے لے رکھا تھا جو کہ بہت ضروری تھا اس کی مسلم شناخت کیلئے۔ انہوں نے داریا کو بتایا جب تم گئی تھی تو شروع شروع میں رضوان بہت پریشان رہتا تھا کی پتہ نہیں تم کیسے رہو گی تمہیں لے کے وہ بہت پریشان رہتا تھا اور بہت سے وسوسے اسے ستاتے تھے کہ اپنا دیہان کیسے رکھو گی مگر پھر اس نے یہ سب مجھ سے کہنا چھوڑ دیا میں سمجھا شاید وہ مطمئن ہو چکا ہے مگر اس دن جب اسنے یہ سامان مجھے سونپا تو اس نے پھر سے اپنی پریشانی کا اظہار کیا تمہیں لے کر۔۔۔ وہ تو کبھی مطمئن ہوا ہی نہیں تھا اور شاید کبھی ہو بھی نہ کیونکہ وہ تو ایک باپ ہے اور اس کی فکر تمہیں لے کر کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ لیکن میں جا کر اس کو بتاؤ گا کہ وہ خوش نصیب ہے کیونکہ اسے تمھارے جیسی بیٹی ملی۔ میں اسے بتاؤ گا کہ ہماری داریا بہت سمجھدار ہے وہ بہت اچھے طریقے سے سب مینج کر رہی ہے اور تو اور بھابھی کو بھی بتاؤ گا اگلی بار مجھے لگتا ہے آپ اسے کھانا بنا کر نہیں وہ آپکو بنا کے بھیجے گی۔ اب تو اسے کھانا بنانا بھی آ گیا ہے تو فکر کی کیا بات۔۔۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں انہیں

تمھاری طرف سے مطمئن کرنا میری ذمہ داری ہے اب۔داریا کی آنکھوں میں آنسوؤں کا گولہ اٹک گیا۔انکل فرقان نے جانے سے پہلے داریا کے سر پر ہاتھ رکھا جب وہ جانے لگے تو داریا نے انہیں روکتے ہوئے وہ بیگ تھمادیا جس میں اس نے گھر والوں کیلئے تحائف لیے تھے۔انکل نے حیرانی سے پوچھا یہ کیا ہے بیٹا۔۔۔انکل وہ یہ آپ بابا کو دے دیجئے گا ارحم کیلئے کچھ سامان ہے اور پھر اس نے انکل کو ایک گفٹ دیا جو کہ ان کیلئے تھا کیونکہ اس کے پاس پہلی بار پاکستان سے کوئی مہمان آیا تھا۔انکل کے جانے کے بعد داریا اور منت باقی کا سارا دن سوتی ہی رہیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

انکل فرقان اب واپس پاکستان جا چکے تھے اور داریا کے بھیجے ہوئے تحفے تحائف بھی اس کے گھر پہنچ چکے تھے۔جب اس نے گھر کال کی تو رضوان صاحب کی آواز فخر سے بھر گئی۔

"داریا، تمہیں اتنی پریشانی میں نہیں پڑنا چاہیے تھا۔۔۔اتنا کچھ بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن شکریہ، میری بیٹی۔۔۔۔مجھے تم پر بہت فخر ہے۔۔۔۔بہت تعریفیں کیں ہیں فرقان نے تمھاری۔"داریا، تمہیں تحائف پر اتنا خرچ نہیں کرنا چاہیے تھا۔تم یہاں ایک طالب علم ہوں پڑھنے آئی ہو، تمہیں اپنی پڑھائی پر توجہ دینی چاہیے۔۔۔۔میں تو اب بھی یہی کہوں گا یہ آنلائن ٹیوشنز دینی چھوڑ دو میں ابھی زندہ ہوں اور اپنی بیٹی کے خرچے برداشت کر سکتا ہوں۔اگلی بار کچھ بھیجنا ہو تو بس اپنا پیار بھیج دینا۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا اپنے باپ کی باتوں پر مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔وہ جانتی تھی کہ رضوان صاحب صرف اسکی بھلائی چاہتے ہیں، اور اسے اس کی پڑھائی کے ساتھ کسی صورت بھی کمپرومائز نہیں کرنے دینا چاہتے تبھی وہ اس کی آنلائن ٹیوشنز کے خلاف تھے۔جیسے ہی اس نے فون بند کیا، اسے

احساس ہوا کہ اگرچہ وہ میلوں دور ہے پر پھر بھی اس کے باپ نے کبھی اسے خود سے دور ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا۔ یہ ہی وہ وجہ تھی کہ اس پردیس میں بھی داریا بہت باہمت تھی۔

☆☆☆☆☆

داریا اور منت ڈھیروں سٹوڈنٹس کے ہمراہ لائبریری میں موجود تھیں۔۔لائبریری کی ہوا میں مایوسی تھی اور وہ باسی کافی کی خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔منت، جس نے بال ایک جوڑے میں باندھ رکھے تھے،ایک نصابی کتاب کو پڑھ رہی تھی،اس کی پیشانی پر کچھ سلوٹیں موجود تھیں۔داریا،جو اس کے سامنے میز پر بیٹھی تھی،پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی،جب اس کی آنکھیں منت کے تناؤ والے چہرے پر پڑی اور داریا کو پریشانی میں مبتلا کر گئی۔۔۔۔تم نے خود کو بیمار کرنا ہے منت داریا نے کہا،اس کی آواز تشویش سے بھری ہوئی تھی۔'منت،ایک بریک لے لو۔تم۔کب سے یونہی بیٹھی ہوئی ہو۔'

منت،اوپر دیکھے بغیر، بڑبڑائی، نہیں داریا ابھی میری بالکل بھی تیاری نہیں ہے۔آدھے سے زیادہ سلیبس ابھی پڑھنے والا پڑا ہے۔۔۔۔۔داریا نے سانس لی۔ان کے پہلے سمسٹر کے سالانہ امتحانات سر پر تھے

www.novelsclubb.com

"دیکھو،" داریا نے منت کی گرفت سے نصابی کتاب لینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "چلو پھر چلتے ہیں۔" تمھیں تازہ ہوا چاہیے۔'

"لیکن کل پیپر ہے!" منت نے احتجاج کیا، اس کی آواز میں گھبراہٹ موجود تھی۔

'اور اگر تم بریک نہیں لو گی تو تم کسی زومبی کی طرح دکھنے لگو گی اپنی آنکھوں کے گرد کے حلقوں کو دیکھو۔۔،' داریا نے جواب دیا، اس کی آواز مضبوط تھی۔ "چلو، میں تمہیں اس وقت تک پڑھنے نہیں دوں گی جب تک تم بریک نہ لے لو۔"

آخر کار منت نے اپنی ہار تسلیم کی اور داریا کے ساتھ بریک لینے کے لیے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ شام کی ٹھنڈی ہوا ان کو خوشگوار احساس دے رہی تھی۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے خاموشی سے چلتی رہیں، ان کو اس وقت ہلکی ہوا سے پتوں کے ہلنے کی آواز بہت سکون دے رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ لائبریری واپس چلی گئیں، ان کی مشترکہ گفتگو سے ان کی پریشانیوں کا وزن کم ہو گیا تھا۔ جیسے ہی وہ لائبریری میں داخل ہوئے، منت نے پھر سے جوش سے پڑھنا شروع کر دیا۔ اسے اب بھی بہت کچھ پڑھنا تھا، لیکن وہ اکیلی نہیں تھی۔ اس کے پاس داریا تھی اور اسکے لیے اتنا ہی کافی تھا۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن داریا پیپر دینے کیلئے نکلنے ہی لگی تھی اور منت پہلے ہی نیچے بس اسٹینڈ پر پہنچ چکی تھی۔۔۔جب وہ دروازہ لاک کر رہی تھی کہ ایک ڈیلیوری بوائے ہاتھوں میں سن فلاورز کا بکے لیے سامنے کھڑا تھا اس نے دریافت کیا مس داریا؟؟؟داریا نے تذبذب میں کہا یس۔اس نے وہ گلدستہ اس کے ہاتھوں میں تھمایا اور چلا گیا آج بھی اس پر ایک نوٹ تھا جس پر لکھا تھا بیسٹ آف لک فار یور پیپرز۔۔۔۔اب کی بار واقعی داریا بہت پریشان ہوئی تھی آخر یہ کون تھا پچھلی بار تو وہ یہ سمجھی تھی کہ شاید فارحہ یا مروہ میں سے کسی نے بھیجا ہے مگر اس نے ان سے پوچھا تھا انہوں نے اسے بتایا انہوں نے نہیں بھیجا مگر ایسا ہو سکتا ہے کہ شاید یونیورسٹی کی طرف سے آیا ہو۔۔۔اس نے ان سے مزید بات نہیں کی مگر وہ پریشان تھی کیوں کہ باقی تو کسی کو ایسا گلدستہ نہیں آیا تھا مگر پھر وہ اس بات کو بھول گئی اور آج پھر یوں اس کے سامنے یہ گلدستہ موجود تھا ۔۔۔وہ تو شکر تھا منت پہلے ہی نیچے جا چکی تھی ورنہ وہ داریا سے تفتیش کرتی کہ کس نے بھیجا ہے۔ اس نے کمرے کا دروازہ پھر سے کھولا اور گلدان میں جا کے وہ پھول رکھ دیے۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی اس کی ذات کو لے کے یہاں کوئی تماشا ہوا اور اس نے خاموش رہنے کا فیصلہ کیا اور یہ

بھی فیصلہ کیا کہ اگر اگلی بار اس کو ایسا بکے آیا تو وہ اس ڈیلیوری بوائے کے ہی منہ پر دے مارے گی۔۔۔

☆☆☆☆☆

آج داریا اور منت کے امتحانات کا نتیجہ آنے والا تھا۔جب وہ لوگ نتیجہ معلوم کرنے کیلئے نوٹس بورڈ کے پاس پہنچے تو منت نے داریا کو پر جوش انداز میں بتایا۔۔۔۔

داریا تم نے کر دکھایا،اس کی آنکھیں جوش و خروش سے بھرپور تھیں۔۔۔داریا تم نے ٹاپ کیا ہے۔۔۔۔میں جانتی تھی کہ تم یہ کر سکتی ہو۔

داریا اب بھی اس بات پر یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ واقعی ٹاپ کرنے والا کوئی اور نہیں وہ خود ہے۔۔۔۔اس نے دل ہی دل میں اللہ کا ڈھیروں شکر ادا کیا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد وہ پروفیسر ہیری سے ملے جنہوں نے اس کو اس کی مارک شیٹ دی۔داریا نے نتائج کی شیٹ پکڑی،اس کے چہرے پر ایک حیران کن مسکراہٹ پھیل گئی اور وہ منت سے کہنے لگی۔"مجھے یقین نہیں آرہا منت۔منت خوش ہوتے ہوئے اس کو بولی تو یقین کرلوں اب ۔۔۔۔۔"

منت کی مارک شیٹ جو کہ اب تک ایشو نہیں ہوئی تھی وہ لینے منت کلرک آفس گئی ہوئی تھی جب کہ داریا کو پروفیسر نے تھوڑے سے کام کیلئے روک لیا تھا۔اس کو ایکس ریز روم میں کام کرنا تھا۔۔۔جس وجہ سے پروفیسر ہیری نے اسے سخت تاکید کی تھی کہ اپنا موبائل روم سے باہر چھوڑ کر جائے۔۔۔۔اس نے ان کی بات ہر عمل کرتے ہوئے اپنا موبائل باہر ہی رکھوا دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا وہ کام نپٹا کہ منت کے پاس کلرک آفس جانے ہی والی تھی جب اس نے منت کا آدھا گھنٹہ پہلے کیے ہوا میسج پڑھا کہ وہ اب کیفیٹیریا جا رہی ہے تم بھی وہی ہی آ جانا۔۔۔داریا منت کو میسج کر کے بتاتی ہے ک وہ کیفیٹیریا ہی آ تہی ہے اگر وہ اب بھی وہاں موجود ہے۔۔۔وہ کیفیٹیریا جا رہی ہوتی ہے جب اس کی نظر پھر ایک ڈیلیوری بوائے پر پڑی تھی جو کہ سن فلاورز کا بکے لیے اس تک ہی آ رہا تھا اسی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ اس نے دریافت کیا مس داریا۔۔۔۔۔۔ رائٹ دس بکے از فار یو۔داریا نے تفتیش کرتے ہوئے اسے دریافت کہ یہ بکے مجھے کون بھجواتا ہے؟جس پر اس لڑکے نے مسکرا کے جواب دیا سوری مس۔۔۔۔ہم اپنے کلائنٹس کی انفارمیشن شیئر نہیں کرتے۔۔۔۔اس نے داریا کو بکے تھمایا اور جانے لگا جب داریا نے اسے ابھی رکنے کا کہا اور اس بکے پر موجود نوٹ پڑھنے لگی آئی نو یو کین ڈو اٹ۔۔۔آئی ایم ویری پراؤڈ آف یو۔۔۔۔۔۔داریا نے غصے کے عالم میں وہ بکے اٹھا کے اسی ڈیلیوری بوائے کے منہ پر دے مارا۔۔۔آئندہ ہمت مت کرنا اپنے یہ بکے مجھ تک لے کے آنے کی ورنہ میرے سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھ آئی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔سامنے سے آتی ہوئی منت جو کہ داریا کو تھوڑا

پریشان دیکھ رہی تھی پوچھنے لگی داریا کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نہ؟؟؟ داریا خود کو کمپوز کرتے ہوئے ہاں ہاں میں ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ کہتی ہے۔۔۔

منت داریا کو بتانے لگی کہ اس کے نمبرز کلاس میں ففتھ ہائیسٹ ہیں۔۔۔ داریا منت کو لے کے بہت خوش ہوتی ہے اور اسے مبارکباد دیتی ہے۔۔۔ منت خوشی سے چہکتے ہوئے داریا سے کہتی ہے آؤ داریا مسٹر اینڈ مسز پیٹر سے ملنے چلیں اور انہیں بھی یہ خوشی کی خبر سنائیں ۔۔۔۔اور پھر ہم ان کے ساتھ سیلیبریٹ بھی کر لیں گے۔۔۔ داریا بھی اس بات پر متفق تھی ۔۔۔دونوں باتیں کرتی کرتی یونیورسٹی سے باہر چلیں گئیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

اس کی زندگی میں، ارحان کی کمی نے ایک ناقابل تلافی خلا پیدا کر دیا تھا جسے وہ اپنی زندگی کی مصروفیات کو بڑھا کر ختم کرنے کیلئے یہاں تک آگئی تھی اور وہ کافی حد تک بہت مصروف بھی ہو چکی تھی۔۔ارحان کی یادوں کو پیچھے چھوڑ چکی تھی مگر جب کبھی اس کی یاد اسے آتی تو وہ خود کو آج بھی وہی کھڑا ہوا محسوس کرتی۔۔۔۔ کبھی کبھی وہ اپنی دعاؤں میں اس کو مانگنا بالکل ہی چھوڑ دیتی جیسے وہ تسلیم کر چکی ہو جو چیز قسمت میں نہ ہو وہ دعاؤں سے بھی نہیں ملتی لیکن اس کے دل کے کہی دور کونے میں ایک آس اب بھی باقی تھی کہ ارحان اسے ضرور ملے گا اور پھر وہ اس کے دوبارہ ملنے کے لیے جوش و خروش سے دعا کرتی تھی مگر صرف اپنے دل میں زبان پر لائے بغیر جیسے وہ اس حقیقت سے بھاگنا چاہتی ہو کہ وہ آج بھی اسکو پانا چاہتی ہے، دل کی گہرائیوں میں، امید کی ایک چمک باقی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب کبھی اس کو تھوڑا بہت وقت ملتا، ارحان کی یادیں اس کی سوچوں پر پہرہ ڈال دیتیں، اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتیں۔ اس وقت وہ اپنے سینے میں ایک ایسا درد اترتا محسوس کرتی جس کی تکلیف تو نہیں تھی مگر پھر بھی بہت تکلیف تھی جو اس کی روح تک کو زخمی کر دیتی تھی۔ اس کا اس وقت دل کرتا بس کچھ ہو اور سب فنا ہو جائے۔

وہ صرف صبر چاہتی تھی اب اور اللہ سے بھی صبر ہی مانگتی تھی۔ وہ جانتی تھی اگر وہ اُسکو اِس دنیا میں نہ ملا تو آخرت کے جہاں میں ضرور ملے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اِس دنیا کے بچھڑے ہوئے کو آخرت میں ملا دیتے ہیں۔ اب صرف اُس کو صبر آنے کا انتظار تھا۔ جس طرح کبھی کبھی وہ اس کو دعاؤں میں مانگنا بالکل چھوڑ دیتی بالکل اسی طرح کبھی کبھی وہ ہر دعا اس یقین سے مانگتی کہ شاید یہی اُسکی قبولیت کی دعا ہو۔ وہ آج تک اپنی نمازوں میں اُسکو مانگنا نہیں بھولی تھی کیونکہ اُسے اللہ پر یقین تھا ایک نہ ایک دن اُسکو وہ چیز واپس لوٹا دی جائے گی اور بہترین طریقے سے لوٹا دی جائے گی جو کہ اُس نے اپنے اللہ کے لئے چھوڑ دی تھی۔ وہ ہمیشہ اُسکے لئے خاص رہے گا، پھر چاہے وہ اُسکا ہو یا نہ ہو۔ اُسکی اس سے بات ہو یا نہ ہو۔ وہ اسکے نصیب میں یو نہ ہو۔۔۔ وہ ہمیشہ اُسکو کامیاب کی بلند ترین سیڑھیوں پر دیکھنا چاہتی ہے اور ہمیشہ یہی دعا کیا کرتی تھی۔ محبت تو ہے

ہی ہر روز نئی تکلیف کے جذبے سے گزرنے کا نام۔۔اور ہر تکلیف ختم نہیں کی جاتی بلکہ کچھ تکالیف کو برداشت بھی کیا جاتا ہے۔۔۔

وہ اکثر سوچا کرتی تھی کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی کسی کیلئے تڑپے اور اسے اس کی خبر نہ ہو۔۔۔ کبھی نہ کبھی تو اسکا خیال اسے بھی آتا ہو گا۔۔۔۔بے چینی تو اسے بھی ہوتی ہو گی۔۔۔۔ صبر تو اسے بھی نہیں آتا ہو گا۔۔۔۔۔

ایسی کیا چیز تھی جو اُس نے اپنی محبت حاصل کرنے کے لیے نہ کی تھی،اگر کوئی اُسے صحرا میں سے پانی ڈھونڈ کر لانے کا بھی کہہ دیتا تو وہ ایسا بھی کر گزرتی۔بس وہ طویل انتظار سے گھبراتی تھی۔۔۔۔اور اتنا ہی طویل۔انتظار وہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وقت تو آگے بڑھتا گیا، لیکن ارحان کی یادیں اس کے ذہن میں نقش رہیں۔اپنے کام اور نئے دوستوں کی موجودگی نے بھی اس کو ارحان کی یاد سے بیگانہ نہیں کیا۔پر سکون راتوں میں، جب دنیا خاموش ہوتی تب وہ خود کو اپنی گمشدہ محبت کی تلخ یادوں میں کھویا ہوا محسوس کرتی۔ جب کبھی اس کی بے چینی میں اضافی ہوتا تب وہ اس کی تصاویر دیکھ کر آنسو بہاتی۔

بس فرق صرف اتنا تھا کہ اس نے ارحان کے بغیر ہی جینا سیکھ لیا تھا یہاں تک کہ جب اس کا دل اس کے لیے تڑپ رہا ہوتا تب وہ ایک پر مسرت مسکان لیے سب لوگوں سے ملتی۔کون جان سکتا تھا اس کی تکلیف کو۔وہ جانتی تھی کہ اس کی قسمت لکھی جا چکی ہے، چاہے اس میں ارحان شامل نہ ہو جس کے ساتھ وہ اپنی زندگی گزارنے کے خواب دیکھا کرتی تھی۔وہ یہ تسلیم کر چکی تھی وہ اسکا نہیں مگر وہ اسے آج بھی یاد تھا تھا کیونکہ وہ اسکی پہلی محبت تھا جسے اس نے حقیقی

خوشی سے واقف کروایا تھا۔ مگر ان تمام وسوسوں کے ہوتے ہوئے بھی اسے اللہ پر یقین تھا وہ اس کی اتنی چاہت رائیگاں نہیں جانے دے گا۔۔۔۔۔

کئی دفعہ منت نے اس کے اس غم کو محسوس کیا تھا اور کئی دفعہ اس سے پوچھنے کی کوشش بھی کی مگر وہ اسے کھ دیتی بس گھر کی یاد آ رہی ہے۔ منت چونکہ اب آنلائن ٹیوشنز کے ساتھ ہوم ٹیوشنز بھی دینے لگی تھی۔۔۔ایک دن جب وہ یوم ٹیوشنز دے کے واپس گھر آئی تو داریا کو روتے ہوئے جائے نماز پر گرے پا کر پریشانی کے عالم میں پوچھنے لگی۔ "کیا کوئی ایسی چیز ہے داریا جو تمھیں پریشان کرتی ہے؟" وہ آہستہ سے پوچھتی۔ تم اسے میرے ساتھ شیئر کر سکتی ہو۔ لیکن داریا اسی وقت اس کے پاس سے اٹھ کر واش روم چلی جاتی ہے اور منہ ہاتھ دھو کہ باہر آ کر منت کو بتاتی ہے کہ بس کبھی کبھی میرے سر کا درد بہت شدت اختیار کر جاتا ہے جس کو میں برداشت نہیں کر پاتی اور رونے لگ جاتی ہوں۔ منت پریشان ہو جاتی ہے۔۔۔داریا ایسا تھا تو تم

نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا اگر زیادہ درد ہوتی ہے تو ہم ڈاکٹر سے کنسلٹ کر سکتے ہیں زیادہ مسئلہ نہ ہو جائے کہی۔۔۔۔داریا کہتی ہے نہیں اس کی ضرورت نہیں میں بس پین کلر لوں گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی۔

اور اس طرح اس نے اپنی لاحاصل محبت کا راز راز ہی رہنے دیا کیونکہ داریا جانتی تھی کہ کوئی کسی کا دکھ نہیں سمجھتا، سب صبر کرنے کا کہہ کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔اس لئے اپنا دکھ صرف اللہ کو سنائیں، اس نے عہد کر لیا تھا کہ وہ کسی کو بھی اپنی کیفیت سے آگاہ نہیں کرے گی اور اپنے احساسات کو اپنے دل میں ہی دفن کر لے گی، ان کا نام تک زبان پر نہیں لائے گی۔پھر چاہے اس چیز کی اذیت سے اس کا دل پھٹ ہی کیوں نہ جائے۔جب کوئی ایک شخص آپ کی پوری دنیا بن جاتا ہے تو وہ ایک ہی کافی ہوتا ہے آپ کو پوری دنیا سے نفرت یا محبت کروانے کے لئے۔وہ ارحان کو کبھی بھی محبت کرنا بند نہیں کر سکتی تھی، لیکن وہ اس کی دی ہوئی تکلیف کو کبھی بھی بھلانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ یہ تکلیف ہی اسے سب سے زیادہ مضبوط بناتی تھی۔وہ

فیصلہ کر چکی تھی جو جیسا تھا ویسے ہی رہے گا اس کا سفر جاری رہے گا، خوشی اور غم دونوں سے بھرا ہوا، لیکن وہ ہمیشہ اس کی محبت کی یادوں کو یاد رکھے گی جو اس نے ایک دفعہ محسوس کی تھیں

--

☆☆☆☆☆

آکلینڈ کی ہلچل مچانے والی گلیوں میں سردیوں کی ایک شام داریا اور منت نے ایک ساتھ اپنی پہلی برف باری دیکھی۔ آسمان سے گرنے والے سفید برف کے گولے شہر کو ایک قدیم سفید کمبل سا پینٹ کر رہے تھے، وہ دونوں حیرت میں کھڑے ہو کر اس کی دلکش اور خوبصورت منظر کو اپنی آنکھوں میں قید کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

داریا کی آنکھیں حیرت سے چمک رہی تھیں جب اس نے بولا منت تمھیں پتہ ہے ہمارے لاہور میں ہر خوبصورت منظر موجود ہے سوائے اس منظر کے۔۔۔۔آج میں واقعی دل سے آکلینڈ کی خوبصورتی کی تعریف کرنا چاہو گی۔

"یہ کسی جادو کی طرح ہے داریا،"منت نے جواب دیا،اس کی آواز نرم اور تعریف سے بھری ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا ان کا رشتہ اور بھی مضبوط ہوتا گیا۔وہ دونوں ایک دوسرے کی سالگراہ پر خاص اہتمام کرتیں۔۔۔مزے مزے کے کھانے بناتیں۔۔۔ایک دوسرے کو تحائف دیتی اور سپیشل فیل کرواتیں۔

رمضان کے مقدس مہینے کے دوران، وہ ایک ساتھ مل کے روزے رکھتی تھیں اور صحری اور افطاری کبھی پاکستانی اور کبھی انڈین سٹائل میں بناتیں۔

پچھلے دو سالوں میں انہوں نے دونوں عیدیں بھی بڑے جوش و خروش سے منائیں تھیں ۔دونوں مہینہ لگا کر عید کی شاپنگ کرتیں اور عید والے دن صبح سویرے ہی نیا لباس پہن کر آکلینڈ کو ڈسکور کرنے چلی جاتیں۔وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تحائف کا تبادلہ بھی کرتیں اور شاندار ضیافت کا اشتراک بھی کرتیں۔۔۔۔

ان دونوں نے اپنی گرمیوں اور سردیوں کی چھٹیاں بھی یادگار بنائی تھیں۔انہوں نے آکلینڈ کے قریب کے علاقوں کا سفر کیا،امریکہ کی مختلف ثقافتیں دیکھیں۔۔۔۔وہ دونوں ہر ویکیشن پر آکلینڈ کے کسی قریبی شہر چلی جاتیں اور ادھر کے مشہور مقامات کی سیر کرتیں۔

ایک دھوپ والی دوپہر،جب وہ ایک پارک میں ٹہل رہی تھیں،تو وہ بچوں کے ایک گروپ سے ٹھوکر کھا گئیں جو کہ برف کا آدمی بنا رہے تھے۔خوشی کا ایک بے ساختہ لمحہ،وہ ان کے ساتھ شامل ہوئیں،ان کی ہنسی پارک میں گونج رہی تھی۔

'دیکھو،وہ اسے میری طرح بنا رہے ہیں!'ایک بچے نے برفانی آدمی کی ٹیڑھی کارٹ کی ناک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اوراس ٹوپی کے ساتھ، یہ بالکل آپ کی طرح لگتا ہے،" داریا نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا

۔

ہنسی اور برف کے گولوں کے درمیان، ان کی دوستی مزید گہری ہو گئی، جو ایک نہ ٹوٹنے والا رشتہ بن گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

دو سال منت دو سال کیسے گزر گئے پتہ بھی نہیں چلا۔۔۔یہی لگتا ہے ابھی کچھ دن پہلے ہی ہم نے آکلینڈ کی سرزمین پر قدم رکھے تھے اور آج دیکھوں ہماری یہاں رہنے کی مدت پوری ہو گئی۔۔۔یہ دو سال کس طرح ہم نے کڑی محنت کی۔۔۔۔بے خوابی اور تھکاوٹ کے ساتھ گزارے یہ صرف ہم ہی جانتے ہیں کس طرح ہم نے اپنی نیند کی قربانی دے کر ریسرچ کی کس طرح دن رات محنت کی کس طرح خود کو تھکایا اور آج دیکھو ہم نے فتح حاصل کر لی۔

اور "ہماری محنت رنگ لے آئی منت نے جوش و خروش سے بھری آواز میں جواب دیا"، ۔یاد ہے جب ہم نے پہلی بار ریسرچ لیب میں قدم رکھا تھا ہمیں لگا تھا ہم کبھی بھی پروفیسر ہیری کی ریسرچ سہی سے نہیں کر پائے گیں اور اب دیکھو ان کی ریسرچ لیب کی سب سے کامیاب ریسرچ ہم دوں وں کی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا نے ایک ای میل نکالی اور اسے منت کے حوالے کرتے ہوئی بولی تم جانتی ہو میری ریسرچ نیوکلیئر سائنسز کے انٹرنیشنل ایوارڈ کیلئے منتخب کرلی گئی جس پر چند عرصہ مجھے مزید تحقیق کرنی ہو گی اور اس کے بعد مجھے ایوارڈ مل جائے گا۔

منت نے ای میل پڑھی وہ داریا کی خوشی میں بہت خوش ہوئی تھی "یہ ناقابل یقین ہے! کیا تم واقعی یہ ایوارڈ حاصل کرنے جارہی ہو؟'

مجھے خود اس بات پر یقین نہیں ہو رہا کیونکہ میری ریسرچ سے بہت بہتر ریسرچز ہیں... داریا منت کو بتانے لگی جبکہ منت داریا پر غصہ ہونے لگی۔۔۔۔داریا یہ تمھاری ریسرچ ہے اس لیے تمہیں بونگی لگ رہی ہے لیکن جن سائنٹسٹس نے اس کا انتخاب کیا ہو وہ تمھاری طرح بونگے نہیں ہے یں وہ جانتے ہیں اس میں کچھ خاص ہے تبھی تمھیں منتخب کیا۔داریا منت کو دیکھتے ہوئے بولی مجھے تمھیں بتانے کیلئے ایک اور خوشخبری بھی ہے۔۔۔۔اس کے چہرے پر

ایک شرارتی مسکراہٹ پھیل گئی۔"ہمیں ایک ساتھ یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی اسکالرشپ کی پیشکش کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی ہمیں انٹرنشپ پر بھی ریفر کرے گی تاکہ ہمیں کوئی اچھی نوکری مل سکے۔دار یا کی بات سن کے منت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔۔ جس دن کیلئے اس نے اتنی محنت کی تھی وہ آج حقیقت بن کے اس کے سامنے تھا۔

"ایک ساتھ "منت دار یا کے گرد اپنے بازو پھیلاتی ہوئی چیخ اٹھی یہ اب تک کی سب اچھی خبر تھی۔۔۔۔یقیننا ہمارے گھر والے بہت خوش ہوں گے۔۔۔۔منت اپنے گھر کال ملاتی ہوئی دوسری طرف چلی گئی جبکہ دار یا بھی اپنے گھر فون کرنے لگی۔۔۔۔۔۔رضوان صاحب اور ثانیہ بیگم جہاں بیٹی کی کامیابی پر خوش تھے اور سمجھ رہے تھے کہ اب انکا انتظار ختم ہونے والا ہے دار یا واپس گھر آنے والی ہے اس کی دوسری خبر سے وہ لوگ افسردہ ہو گئے لیکن اس چیز کا اظہار انہوں نے دار یا کو نہیں ہونے دیا۔جب دار یا فون کاٹ کے منت کی طرف جانے لگی تھی

تب پھر سے اسے نے سامنے سے ایک فلاور شاپ کی شرٹ پہنے ایک لڑکے کو خود کے قریب آتے دیکھا جس کے ہاتھ میں وہی سن فلاورز کا بکے تھا اور اس نے آگے بڑھ کر اس سے پوچھا مس داریا؟؟؟اس نے ہاں میں جواب دیا وہ اس کے اگلے قدم کو جانتی تھی۔اس نے ہو بہو پھولوں کا بکے اسے تھما دیا۔۔۔اس بار بھی ہمیشہ کی طرح اس پر ایک نوٹ چسپاں تھا ویل ڈن داریا۔۔۔جیسٹ کیپ راکنگ۔۔۔۔آئی ایم آلویز دیئر فار یو۔۔۔۔۔اس نے یہ بکے اٹھایا اور پاس پڑے اسٹول پر رکھ دیا۔۔۔اس دن کے بعد سے اس فلاور شاپ کی طرف سے داریا کو بکے ریسیو نہیں ہوا تھا جس کے ڈیلیوری بوائے کے منہ پر اس نے بکے اٹھا کے مارا تھا۔۔۔۔

لیکن اس کی زندگی کے ہر اہم موقع پر اس کی ہر خوشی ہر سالگرہ عید رزلٹ وغیرہ پر یہ پھول آنے کا سلسلہ نہیں رکا تھا۔ہر دفعہ اسے پھول کسی نئی فلاور شاپ سے موصول ہوتے۔۔۔وہ جو کوئی بھی تھا اس نے شہر بھر کی تمام فلاورز شاپ سے اسے پھول بھجوائے تھے۔۔۔اور اس کو اس پر یونہی نوٹ ملتا۔۔حیرانی کی بات تو یہ تھی کہ وہ کہی بھی ہوتی یہ پھول اس کا پیچھا کرتے کرتے اس تک آجاتے اور تو اور پھول لا کے دینے والا ہمیشہ ڈائیریکٹ اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھتا کہ وہی داریا ہے۔۔۔وہ یہ تو نہیں جانتی تھی کہ یہ پھول اسے کون

بھجواتا ہے مگر وہ یہ ضرور جانتی تھی وہ جو کوئی بھی ہے وہ اسے بہت اچھے سے جانتا ہے اور ہر وقت اس کے آس پاس ہے تب ہی تو ان پھولوں کو اس تک پہنچا دیتا ہے۔۔پہلے تو وہ اس سے چڑتی تھی مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے ان پھولوں کی عادت ہونے لگی تھی۔۔۔۔ اس پر موجود نوٹ وہ سنبھال لیتی جبکہ پھولوں کو آس پاس ہی جہاں کھڑی ہوتی رکھ دیتی ۔۔۔۔۔چونکہ اس انسان نے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا اور نہ ہی تنگ کیا تھا تو اس نے اس بات پر خاموشی اختیار کی رکھی اور منت تک کو نہیں بتایا۔۔۔

☆☆☆☆☆

اب ان کی زندگی ایک نیا موڑ لے چکی تھی۔ان دونوں نے یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی شروع کر دی تھی اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں کو شہر کی بہترین ریسرچ لیبز میں نوکری بھی مل چکی تھی جس سے انہیں اچھے خاصے پیسے بھی ملتے تھے۔۔منت کے گھر کے حالات بھی بہت

اچھے ہو چکے تھے۔اور اس نے آنلائن ٹیوشنز دینا چھوڑ دیا تھا۔۔انہوں نے جلد ہی رینٹ پر ایک فلیٹ لے لیا تھا۔

یہ ہمارا نیا گھر ہے منت۔۔۔۔داریا نے پر جوش ہوتے ہوئے فلیٹ کا دروازہ کھول کر منت کو دکھایا۔۔۔۔ہماری اپنی چھوٹی سی نئی دنیا۔

www.novelsclubb.com

یہ بہت خوبصورت ہے داریا،"منت نے خوشی سے اپنی آنکھیں جھپکاتے ہوئے جواب دیا۔ پچھلے چند مہینوں میں ہماری زندگی میں کتنی خوشگوار تبدیلیاں آئی ہیں داریا۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔۔اب زندگی کتنی حسین لگتی ہے سب کچھ پرفیکٹ ہے۔۔۔۔اب امی لوگوں کے کپڑے نہیں سیتیں۔۔۔۔۔آیت اور حمزہ شہر کے اچھے انسٹیٹیوٹس میں پڑھنے جاتے ہیں

اورامی بتارہی تھی کہ اب انکاارادہ گھر شفٹ کرنے کا ہے۔۔۔سب کچھ کتنا اچھا ہو گیا ہے نہ

داریاجو منت کی خوشی میں بہت خوش تھی ایک دن سے اپنے اندر کا خلا محسوس کرنے لگی اس کی زندگی میں تو ابھی بھی کوئی کمی تھی کچھ ابھی بھی نامکمل سا تھا۔۔کیا وہ کبھی کھ سکے گی کہ سب کچھ پرفیکٹ ہے۔۔۔اسے آج بھی بھی ایک تنہائی نے گھیرے ہوا تھا۔۔۔

ان کا نیا سفر ابھی بس شروع ہوا تھا، لیکن وہ مکمل یقین کے ساتھ جانتی تھیں کہ وہ ہر اس چیلنج کو پورا کریں گی جو ان کے ذمہ ہو گا۔۔ایک دوسرے کے شانہ بہ شانہ، ساتھ ساتھ

☆☆☆☆☆

اتوار 24، اکتوبر 2021

آج بھارت اور پاکستان کے درمیان ورلڈ کپ کا میچ تھا۔ داریا اور منت دونوں ہی اس تکرار کو لے کے بہت پر جوش تھیں۔ منت جو کہ پر اعتماد تھی ہر دفعہ کی طرح آج بھی اس کی ٹیم انڈیا پاکستان کو ہرا دے گی لیکن داریا بھی ہمیشہ کی طرح اس بار بھی پر امید تھی کہ جو پہلے کبھی نہیں ہوا وہ ہو گا اور اس کی پی سی ٹی انڈیا کو اس بار شکست دے گی۔ کئی دفعہ دونوں اس بات پر بحث کر چکی تھیں کہ اس بار تو ہماری ٹیم ہی جیتے گی لیکن پھر جب منت اس کو یاد کرواتی کہ آج تک انڈیا ورلڈ کپ میں کبھی بھی پاکستان سے نہیں ہارا تو اب کیسے ہارے گا کہتی ہے تو وہ چپ کر جاتی ہے اور دل ہی دل میں اللہ سے دعا مانگنے لگتی ہے کہ اللہ جی پلیز اس بار عزت رکھ لیں منت کے سامنے اور انڈیا کو ہرا دیں۔۔۔۔ مگر منت تھیں کہ اسے بار بار چھیڑتی ہی جا رہی تھی کہ اس بار بھی میچ ون سائیڈڈ ہو گا اور انکی ٹیم بہت بری طرح ہارے گی اب کی بار داریا سے بھی رہا نہ گیا اور وہ بولی ہاں منت میچ تو ون سائیڈ ہی ہو گا مگر جو بری طرح ہارے گا وہ میری پی سی ٹی نہیں بلکہ تمھاری ٹیم ہو گی کیونکہ ہمارے پاس بابر ہے رضوان ہے شاہین ہے حارث ہے تمھارے پاس کیا ہے؟؟؟ وہی کوہلی اور بس۔۔۔۔۔۔ چلو دیکھ لیتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

جیسے ہی صبح ہوئی میچ کا بھی آغاز ہو گیا۔انڈیا اور پاکستان میں میچ کا وقت شام کا تھا مگر آکلینڈ میں اس وقت صبح کے سات بج رہے تھے جب میچ شروع ہوا۔ان دونوں نے اپنی اپنی ویک اینڈ کی نیند کی قربانی دیتے ہوئے موبائل ایپس پر میچ لگا لیا۔۔۔

منت نے داریا کو چھیڑا داریا تم تو واپس سے سو جاؤ تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا نیند کی قربانی دینے کا کیونکہ تمھاری ٹیم تو ویسے بھی ہار ہی جائے گی اب کی بار داریا نے کہا بکواس بند کرو اور وہ دیکھو ٹاس ہو رہا ہے۔اتنے میں ہائی لائٹ چلنے لگی کہ بھارت نے ٹاس جیت لیا ہے۔۔۔منت فخر سے بولی لو دیکھ لو آج تو قسمت بھی ہمارے ساتھ ہی ہے۔۔۔۔۔بھارت نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔اور اس طرح میچ کا آغاز ہوا۔۔۔منت اور داریا دونوں ہی کی نظریں موبائل کی اسکرینز پر ٹکی تھیں۔۔۔۔پہلا اوور پاکستان کی جانب سے شاہین شاہ آفریدی نے کروا رہا تھا جبکہ انڈیا کی جانب سے اوپننگ بیٹس مین کے ایل راحل اور روہت شرما کریس پر موجود تھے۔اب

پہلے اوور کی تین بالز ہو چکی تھیں جب شاہین کی سخت بالنگ سے متاثر ہو کر داریا نے منت کو کہا جانتی ہو یہ کون ہے؟؟منت فوراسے بولی ہاں جانتی ہوں شاہین ہے۔۔۔۔داریا اسے چھیڑنے والے انداز میں بولی یہ جانتی ہو کہ اسکی خاصیت کیا ہے؟؟؟منت چڑ کے بولی مجھے شوق نہیں جاننے کا داریا بولی چلو میں بتا دیتی ہوں ویسے بھی ابھی تھوڑی دیر میں خود دیکھ بھی لو گی۔۔۔۔۔ یہ جو شاہین شاہ آفریدی ہے نہ یہ مشہور ہے پہلے ہی اوور میں وکٹ لینے کیلئے تو کیا خیال ہے اس کا شکار کون ہو۔۔۔۔۔۔۔۔راحل یا پھر روہت اور ابھی یہ بات اس کے منہ میں ہی تھی کہ شاہین کی بال پر روہت شرما ایک اسکور پر آؤٹ ہو گیا۔۔۔۔۔۔داریا بولی دیکھا پھر اب تو جان ہی گئی ہو گی کہ شاہین کس بلا کا نام ہے۔۔۔۔۔۔۔پھر وہ اسکرین کی جانب دیکھنے لگی اور بولی ارے ارے یہ تو وہی ہے نہ ہمارے کوچ صاحب۔۔۔۔ارے کوچ صاحب کو ہی آؤٹ کر دیا ناٹ فیئر شاہین۔۔۔۔۔۔منت جو کہ اب رونے والی تھی بولی بس کرو ابھی تو ایک ہی گیا ہے باقی ساری ٹیم ہے ہماری ابھی اور کوہلی بھی تو ہے نہ ابھی۔۔۔۔اب روہت کی جگہ کوہلی آتا ہے۔۔۔۔۔چھ اسکور پر اگلی وکٹ پھر شاہین لیتا ہے اور اب کی بار اس کا شکار راحل ہوتا ہے۔۔۔منت جس کو اب بس سکتا ہی لگ چکا تھا جبکہ وہ کوہلی کی وجہ سے مطمئن تھی۔۔۔راحل کے بعد کھیلنے کیلئے

سوریا کمار یادو آتا ہے اور ٹیم کے اکتیس اسکور پر گیارہ رنز بنا کے آوٹ ہو جاتا ہے۔۔۔اس کے بعد ریشب آتا ہے اور انتالیس رنز بنا کر آوٹ ہو جاتا ہے۔۔۔پھر ویراٹ کوہلی کی ہالف سنچری کمپلیٹ ہوتی ہے اور منت ایک دم پھر سے چہکنے لگتی ہے مگر پھر وہ بھی آؤٹ ہو جاتا ہے۔ میچ کا اختتام پانڈیا اور بھونیشور کمار کی وکٹوں گرنے پر ہوتا ہے۔۔انڈین ٹیم بیس اوورز میں سات وکٹوں کے نقصان پر صرف 151 رنز بنا سکی تھی۔جبکہ شاہین نے تین وکٹیں لیں۔۔۔حسن علی نے دو اور حارث رؤف اور شاداب خان نے ایک ایک وکٹ لی تھی۔۔دار یا ٹیم انڈیا کی حالت دیکھ کے بولے بنا نہ رہ سکی ارے یہ بھی کوئی اسکور ہے اس سے زیادہ مہنگا تو ہمارے پاکستان میں پیٹرول ہو گیا ہے ہمارے اسٹینڈرز کا تو ٹارگٹ دیتے۔۔۔بے شک جو مزاق منت نے شروع کیا تھا اسے دار یا ہی ختم کرنے والی تھی۔

منت تو ابھی بھی پر امید ہی تھی، لیکن یہ امید جلد ہی ختم ہو گئی جب بابر اعظم اور محمد رضوان پاکستان کے لیے میدان میں اترے۔ان دونوں نے آتے ساتھ ہی انڈین گیند بازوں

کی دھلائی شروع کر دی۔۔ہر چھکے اور چوکے پر داریا خوشی سے اچھل رہی تھی جبکہ منت سر پکڑ کے بیٹھ چکی تھی۔بہت دعائیں مانگی اس نے کے کسی طرح یہ آؤٹ ہو جائیں پر وہ نہیں ہوئے۔۔ ان کی شراکت داری ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مضبوط ہوتی گئی۔ہندوستانی باؤلرز نے سخت محنت کی، لیکن ایسا لگتا تھا کہ کچھ بھی ان کو نہیں روک سکتا۔۔۔ان کے بلے کے ہر اسٹروک کے ساتھ، رنز آسانی سے ڈھیر ہو گئے۔

سترہ اشاریہ پانچ اوورز کھیلنے کے بعد یہ جوڑی ناقابل شکست رہی اور بابر اعظم نے جیتنے والا شاٹ مارا، جس سے پاکستان کے لیے تاریخی فتح حاصل ہوئی۔بابر اعظم نے باون بالز پر باسٹھ رنز بنائے جبکہ رضوان نے پچپن بالز پر اناسی رنز بنائے۔۔۔۔۔اب کی بار پھر سے داریا بولی کیا کہا تھا میں نے جو پہلے نہیں ہوا اب ہو گا اور ہمارے بابر اور رضوان تمھاری پوری ٹیم کے چھکے چھڑانے کیلئے کافی ہوں گے۔۔۔۔اب یاد رکھنا یہ فتح۔۔۔۔انڈیا نے ہمیں بہت بار شکست

دی ہے مگر دس وکٹوں سے کبھی نہیں دی تو یہ ایک فتح تمھاری تمام فتوحات پر بھاری ہے۔۔۔
منت کی آنکھیں مایوسی کے آنسوؤں سے بھر گئیں، لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی، داریا نے اپنے بازو اس کے گرد لپیٹ لیے۔

ہم دوست ہیں منت،' داریا نے سرگوشی کی، ہمیں ان اختلافات کو اپنے بیچ میں نہیں لانا چاہئے مگر تم کب سے مجھے زچ کر رہی تھی تو اس لیے میں نے بھی تمھیں بہت غصہ دلایا مگر میں یہ نہیں چاہتی تھی کہ تم رونے لگو۔۔۔مجھے معاف کر دو منت اگر کچھ زیادہ برا بولا ہو تو۔۔۔۔
منت اس کے کو گلے لگا کر کہنے لگی معافی تو مجھے مانگنی چاہیے یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے

☆☆☆☆☆

اب ان کو آکلینڈ میں رہتے ہوئے چار سال بیت چکے تھے۔۔۔ان چار سالوں میں داریا نے بے شمار محنت کی تھی۔۔دن رات ایک کر کے۔۔۔پوری دنیا

بھلا کر صرف اپنی ریسرچ پر کام کیا تھا اور آخر کار آج اس کو اس کے صبر کا پھل مل چکا تھا ۔۔۔اسے دنیا بھر کے سامنے انٹرنیشنل ایوارڈ سے نوازا گیا تھا۔۔۔۔آج اس کو اس کی ان تھک محنتوں کا صلہ مل چکا تھا۔۔۔آج اس پر سب کو بہت فخر تھا۔وہ بہت کچھ پیچھے چھوڑ کر آئی تھی اپنے ماما باپ اپنا بھائی اور اپنی جان سے پیاری دوستوں کو اور اپنی محبت کو بھی۔۔۔۔۔۔اب اس کو رضوان صاحب کا بار بار اسرار واپس آنے کو لے کے بہت پریشان کر رہا تھا۔۔۔وہ اپنے باپ کو مزید تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔اور اپنے سے جڑے رشتوں سے دور بھی نہیں ہونا چاہتی تھی مگر صرف ایک اپنی محبت سے دور بھاگنے کی ضد اس کو مسلسل اس پردیس میں روکے ہوئے تھی۔۔۔لیکن وہ جس کی آڑ میں آ کے یہ سب کر رہی تھی اس کو تو اس کی محبت سے فرق تک نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔چار سال بیت چکے تھے مگر کبھی اس نے داریا سے دوبارہ کانٹیکٹ کرنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔کیا یہی تھی اس کی محبت اس نے تو پیچھے مڑ کر تک نہیں دیکھا۔۔۔شاید اس نے کبھی اس سے محبت کی ہی نہیں تھی تب ہی تو وہ اس سے منہ

موڑے بیٹھا تھا۔۔۔اب وہ بھی اس لاحاصل کیلئے اپنے پیارے رشتوں سے دور نہیں رہے گی وہ پاکستان ضرور جائے گی جب ارحان کو کوئی فرق نہیں پڑتا تو اسے بھی اس کی پروا نہیں تھی۔۔۔۔۔

جیسے ہی اس نے اپنے فیصلے پر غور کیا، داریا کو وہ آفر یاد آئی جو کہ اس کی لیب نے اسے کی تھی کہ اسے چھ ماہ کیلئے اسلام آباد کی ایک کمپنی میں اس کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں جا کر کام کرنا ہو گا کیونکہ وہ ایک پاکستانی تھی اسے لیے وہ ہی اس ماحول میں اچھے سے کام کر سکے گی اس لیے انہوں نے اس کا انتخاب کیا تھا۔۔۔اس نے سوچا کہ وہ انہیں ہاں کر دے۔۔کیونکہ اس طرح سے وہ اپنا کام بھی کرتی رہے گی اور اپنے ماں باپ کے قریب بھی رہ لے گی۔۔۔۔۔

داریا نے اگلے دن لیب جا کر پاکستان جانے کیلئے حامی بھر لی۔ مگر اس نے اپنی ڈگری کو لے کے خدشے ظاہر کیے کہ وہ کسی صورت نہیں چاہے گی کہ ان چھ ماہ میں اس کی ڈگری کا کوئی حرج

ہو۔انہوں نے اس کی یہ بھی مشکل دور کر دی اور اسے بتایا کہ وہ اسی ریسرچ سنٹر میں اپنی ڈگری کی ریسرچ جاری رکھ سکتی ہے اور اپنے رزلٹس کو اپنے سپروائزر سے شیئر کرتی رہے اور وہ پاکستان میں رہ کر ہی اپنی تحقیق کرے

اور امتحانات سے پہلے پہلے وہ واپس امریکہ آ جائے گی۔۔۔۔

بے شک یہ داریا کیلئے ایک بہترین موقع تھا اپنے گھر والوں کے ساتھ وقت گزارنے کا، وہ راضی ہو گئی۔اسے مزید انفارمیشن دی گئی کہ اس کی پاکستان کے لیے فلائٹ اگلے ماہ طے کی گئی ہے۔وہ اسلام آباد میں اپنی ڈیوٹی جوائن کرنے سے پہلے ایک ہفتہ اپنے گھر والوں کے ساتھ لاہور گزار سکتی ہے کیونکہ وہ چار سال بعد واپس جا رہی تھی اسی لیے اس کیلئے لاہور کی فلائٹ کا انتخاب کیا گیا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی داریا گھر پہنچی،اس کے اندر ایک بار پھر سے دل اور دماغ کی جنگ چھڑ چکی تھی۔ اپنے پیاروں کے ساتھ دوبارہ ملنے کے خیال نے اسے خوشی سے بھر دیا،لیکن دوسری طرف ارحان کے ہی شہر جا کر کام کرنا اس کو نئی مصیبتوں کا پتہ دے رہا تھا اگر اس کا اس سے سامنہ ہو گیا تو۔پھر بھی،آخر میں،وہ جانتی تھی کہ ایک نہ ایک دن اسے یہ قدم اٹھانا ہی تھا پاکستان جانا ہی تھا تو اب کیوں نہیں اس نے اس حقیقت کو جلد ہی تسلیم کیا اور پاکستان جانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

اس وقت داریا اور منت شہر کے سب سے کراؤڈڈ ہلچل مچانے والے مال کے درمیان موجود تھیں۔۔۔۔منت جو کہ داریا کی شاپنگ میں مدد کروا رہی تھی،داریا نے اپنے گھر والوں

اور دوستوں کے لیے خریداری کا آغاز کیا۔اس نے رضوان صاحب۔۔۔ثانیہ بیگم۔۔۔۔ارحم۔۔۔۔۔مروہ۔۔۔۔فارحہ۔۔۔۔۔۔اس کے گھر والوں۔۔۔۔اپنی خالہ وغیرہ سب کیلئے بہت کچھ خریدا تھا۔

جیسے ہی وہ ایک کی چین والے اسٹال سے گزر رہی تھی،اس کی نگاہیں ایک بھاری موٹر سائیکل کی ایک شاندار کی چین پر پڑیں۔ایک لمحے میں اس کو ارحان کا خیال آیا اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے،اس نے اسے ارحان کیلئے خرید لیا۔۔۔وہ جانتی تھی وہ اسے کبھی اسے دے نہیں پائے گی مگر پھر بھی وہ اسے خریدنے سے خود کو نہ روک پائی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب وہ اپنے سے جڑے ہر رشتے کیلئے کچھ نہ کچھ خرید رہی تھی تب وہ اس کیلئے کچھ کیوں نہ خریدتی جس سے وہ بہت محبت کرتی تھی۔ اگرچہ ان کا رشتہ غیر واضح تھا، مگر پھر بھی وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے خود کو یہ کی چین لینے سے نہ روک پائی۔

ہر خرید کے ساتھ، داریا کا دل محبت سے بھر جاتا۔ اس نے مسٹر اور مسز پیٹر اور منت کے لیے سوچ سمجھ کر تحائف خریدے کیونکہ وہ چاہتی تھی جانے سے پہلے ان کو بھی کچھ بہت قیمتی دے کر جائے جس سے وہ اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

جب داریا گھر سے ایئرپورٹ کیلئے نکلنے والی تھی اس نے منت کو گلے لگا کے اسے اس کا تحفہ تھمایا۔۔۔۔جس کو دیکھ کر منت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ بولی پاگل تم کونسا ہمیشہ کیلئے جا رہی ہوں ہم اکھٹے آئے تھے اور اکھٹے ہی جائیں گے جس پر داریا مسکرا کر بولی وقت کا کوئی پتہ نہیں ہوتا۔۔۔۔اس لیے یہ تحفہ تمھارے لیے جو کہ تمھیں ہمیشہ میری یاد دلائے گا

۔۔۔۔منت نے ایک بار پھر سے داریا کو گلے لگایا اور اس کے بعد سیٹ بیلٹ پہن کر داریا سے پوچھنے لگی چلیں۔۔۔۔داریا نے اسے کہا ایئرپورٹ سے پہلے مجھے اولڈ ایج ہوم لے چلو مجھے مسٹر اینڈ مسز پیٹر سے بھی ملنا ہے۔

وہ ان چار سالوں میں بہت دفعہ اس جگہ آ چکی تھی کبھی اپنی خوشیاں بانٹنے تو کبھی اپنا غم کم کرنے۔۔۔۔مگر آج وہ انہیں شاید آخری بار ملنے آ رہی تھی۔۔۔۔۔وہ اپنا ہر ویک اینڈ ان کے ساتھ گزارتی تھی

مسٹر اینڈ مسز پیٹر اس کے لیے خاندان کی طرح بن چکے تھے۔اولڈ ایج ہوم لیونڈر کی ہلکی خوشبو اور پرانے گرامفون ریکارڈز کی نرم آواز سے بھرا ہوا تھا۔آکلینڈ میں یہ اولڈ ایج ہوم داریا

کیلئے سب سے پر سکون مقام تھا۔ جیسے ہی وہ ان کے کمرے میں داخل ہوئی،اس نے مسٹر اور مسز پیٹر کو اپنی کرسی پر بیٹھے دیکھا۔جب مسٹر اور مسز پیٹر نے داریا کو دیکھا تو اس کا کھلے دل سے استقبال کیا۔داریا نے حال احوال پوچھنے کے بعد مسز پیٹر کو بتایا کہ وہ اپنی امانت جانے سے پہلے لینے آئی ہے۔۔۔وہی جائے نماز جو کہ داریا کو مسز پیٹر نے اس کی سالگرہ پر گفٹ کی تھی ۔۔۔۔۔مسز پیٹر جو کہ داریا کے جانے پر کافی غمگیں دکھائی دیتی تھی اپنی الماری کی جانب بڑھ گئی اور ادھر سے احتیاط سے جائے نماز نکال کر لا کے داریا کو تھمادی۔داریا نے ان کا شکریہ ادا کیا ۔داریا نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے بولا آپ کیا جانتے ہیں کہ میں آپ دونوں کو الوداع کہنے آئی ہوں۔۔۔۔۔جانے سے پہلے میں آپ سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔مسز پیٹر افسردگی سے ہاں جانتے ہیں۔۔۔۔۔داریا ان کی جانب مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے ارے میری پیاری امیلیاء آنٹی آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں ہم روز بات کیا کرے گے نہ اور آئی پرومس نا یہ منت کبھی میری کمی آپکو محسوس نہیں ہونے دے گی اور اس نے اپنے بیگ سے دو گفٹ کی ڈبے نکالے اور ایک مسز پیٹر اور ایک مسٹر پیٹر کو تھمادیا۔۔۔۔یہ لیں آنٹی یہ آپ کیلئے فون ہے جس پر ہم روزانہ فون پر بات کر سکے گیں۔۔۔۔۔جبکہ پیٹر انکل یہ آپ کیلئے گھڑی ہے اب آپ باہر

جائیں تو اسے پہن کر جائیں تاکہ آپ کو وقت کا پتہ چلتا رہے اور آپ وقت پر واپس آسکیں ۔۔۔۔۔ص قصص

داریا میری بچی۔۔۔۔۔۔مسز پیٹر نے اسے شفقت سے مخاطب کیا۔۔۔۔مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔مجھے امید ہے کہ تم میری مدد ضرور کرو گی۔۔۔۔۔

داریا ان کی بات کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گئی،اس کا ہاتھ مسز پیٹر کو پکڑنے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا

مسٹر پیٹر نے تیز آواز میں کہنا شروع کیا۔۔۔۔ہم نے تقریباً اپنی ساری زندگی گزار دی ہے اور ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ ہم نے اپنی اس زندگی میں بہت سی غلطیاں کی ہیں ۔۔۔۔بغیر کسی رہنمائی کے بغیر کسی مقصد کے ہم تمام زندگی اپنی گزار چکے ہیں۔۔۔۔۔۔

داریا انکی بات غور سے سن رہی تھی،اس کا دل ڈوب رہا تھا۔اس نے مسٹر پیٹر کو کبھی اتنا مایوس نہیں دیکھا تھا،ان کے عام طور پر خوش مزاج چہرے اب گہرے پچھتاوے کے احساس سے بھرے پڑے تھے۔

ہم نے تمہیں دیکھا ہے داریا۔۔۔ان کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔مسز پیٹر نے مزید کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم نے وہ سکون اور وہ خوشی دیکھی ہے جو تمہیں تمھارے ایمان سے ملتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم نے اس مہربانی اور ہمدردی کو دیکھا ہے جو تمھارے دل سے بہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔ہمیں وہی سکون۔۔۔وہی خوشی اور وہی ہمدردی چاہیے جو تمھارے پاس ہے، داریا۔۔۔۔۔۔ہم بھی تمھاری طرح مسلمان بننا چاہتے ہیں

داریا نے جذبات کی لہر محسوس کی،اس کا دل حیرت اور گہری خوشی کے امتزاج سے بھر چکا تھا۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کا عقیدہ ان کی زندگیوں میں اتنی گہری تبدیلی کا باعث بنے گا۔

مسٹر پیٹر نے مزید کہا ہم نے تمہاری تمہارے مذہب کیلئے عقیدت دیکھی ہے اور ہم سے بہت متاثر ہیں۔۔۔۔اب ان کی آواز غم توڑ رہی تھی۔۔۔۔ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں ۔۔۔۔۔ہم نئے سرے سے شروعات کرنا چاہتے ہیں،اس ایمان میں سکون اور رہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں جو تمھیں بہت عزیز ہے۔داریا پلیز ہماری مدد کرو ہمیں مسلمان بنادو۔

مسٹر پیٹر مزید بولے کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب آتے ہوں گے ہم چاہتے ہیں ہم مسلمان ہونے کا اعتراف تمھارے آنکھوں کے سنٹنے کریں۔۔۔۔۔اتنے میں دروازے ہر دستک ہوتی ہے اور مولوی صاحب کمرے میں آتے دکھائی دیتے ہیں۔۔۔۔۔

مولوی صاحب سن کے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ان کو حق اور سچ یعنی اسلام کے درست راستے پر ڈٹے رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔۔۔اس کے بعد وہ کلمہ شہادت ادا کرنا شروع کرتے ہیں اور مسٹر اینڈ مسز پیٹر ان کے پیچھے پیچھے دہراتے ہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ کے سوا کوئی "معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم "اس کے رسول ہیں۔

لیوینڈر کی خوشبو اور پرانے گرامفون ریکارڈز کی نرم آواز سے بھرے اس پر سکون کمرے میں ایک تبدیلی واقع ہوئی تھی۔ مسٹر اور مسز پیٹر، ان کی زندگی ہمیشہ کے لیے بدل گئی تھی، انہوں نے کھلے دل سے اسلام قبول کیا تھا۔

داریا کا دل خوشی سے بھر چکا تھا آج اللہ نے اسے اس قابل بنایا تھا کہ دو غیر مسلم اس سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر چکے تھے۔۔۔۔۔داریا نے انہیں اپنی پسند کے اسلامی نام دینے کی خواہش ظاہر کی۔۔۔۔جس پر وہ دونوں خوشی خوشی رضامند ہو گئے۔۔۔۔۔۔اس نے مسز پیٹر کو اُم کلثوم جبکہ مسٹر پیٹر کو علی نام دینے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔ان دونوں نے خوشی خوشی ان ناموں کو اپنا لیا۔۔۔۔۔۔اور اس کے بعد وہ ان سے مل کے ایئرپورٹ کیلئے روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

جیسے ہی داریا چیک آؤٹ کی طرف بڑھی، ایک تلخ احساس اس پر چھا گیا۔اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ اس جگہ پر کب واپس آئے گی یا وہ کبھی یہاں واپس آ بھی پائے گی یا نہیں۔وہ اپنے سامان کی ٹرالی گھسیٹتے ہوئی ٹرمینل کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

داریا جس پر نیم غنودگی طاری تھی جیسے ہی اسپیکر پر منزل پر پہنچنے کا اعلان سنتی ہے اٹھ بیٹھتی ہے۔۔۔چار سال، چار لمبے سال جب اس نے اپنے شہر، اپنے وطن کو چھوڑا تھا۔یادیں پھر سے تازہ ہو گئیں۔اس نے لاہور کی اپنائیت والی فضا کو چار سال بعد اپنے اندر اترتا محسوس کیا۔۔۔کچھ تو خاص تھا اس ہوا میں جو اسے آکلینڈ میں نہیں ملا شاید یہ اس جگہ کی اپنائیت تھی جو اسے بے حد عزیز تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیسے ہی جہاز نیچے اترا، داریا کا دل اس کے سینے میں تیزی سے دھڑکنے لگا۔اس نے جب لاہور کی سرزمین پر قدم رکھا سب کچھ اسے اپنے پاس لوٹتا ہوا محسوس ہوا جو کہ چار سال پہلے وہ اسی جگہ چھوڑ چکی تھی۔سب کچھ گھر واپسی، ایک گرمجوشی سے گلے ملنے کی طرح محسوس ہوا ۔۔۔۔۔۔اس کا شہر لاہور اس کی روح کے ایک حصے کی طرح محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

وہ ہوائی اڈے سے باہر نکلی، جذبات کی لہر اس پر چھا گئی جب وہاں ارحم اور رضوان صاحب کو اپنا انتظار کرتے دیکھا۔ارحم، جو کہ چار

سال پہلے ایک بچہ تھا، اب ایک نوجوان لڑکا بن چکا تھا۔اس نے اسے مضبوطی سے گلے لگا لیا۔۔ویلکم بیک مائی ڈیئر آپی۔۔۔۔۔۔داریا آنسو پیتے ہوئے تھینک یو ارحم۔رضوان صاحب

جن کے چہرے پر اب بڑھاپے کے آثار نمایاں ہو رہے تھے ان دونوں بہن بھائیوں کو یوں دیکھ کر گرمجوشی سے مسکرائے،ان کی آنکھیں ان کی اپنی خوشی کی عکاسی کر رہی تھیں۔انہوں نے اپنے بچوں کو دیکھتے ہوئے ماشااللہ بولا تو داریا ان کی طرف مخاطب ہوئی۔۔۔۔بابا اور وہ فوراً کے سے ان کے گلے لگ گئی۔۔۔۔کیسے ہیں آپ۔۔۔۔رضوان صاحب بولے اب بھلا مجھے کیا ہو سکتا ہے میرا بچہ جو آ گیا۔۔۔ایک دم بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔۔

ان کی گاڑی سڑک پر چلتے ہوئے گھر کی طرف رواں دواں تھی،داریا کی نگاہیں اپنے شہر کی خوبصورتی دیکھنے میں مصروف تھیں اور وہ دل ہی دل میں بول رہی تھی ایسی بات کہاں تھی آکلینڈ میں۔اس کے شہر کی مسجدیں۔۔۔۔ہلچل مچانے والے بازار،خوبصورت پارکس ۔۔۔۔۔ہر نظارہ پرانی یادوں کی لہر کو واپس لے آیا۔

آخر کار کچھ دیر میں وہ اپنے گھر پہنچ گئی۔جب گاڑی پورچ میں پہنچی تو اس نے گاڑی سے باہر نکل کر ایک نگاہ اٹھا کے اپنے گھر کو دیکھا جو کہ آج بھی ہو بہو ویسا ہی تھا مگر گارڈن میں لگے پھول اب پہلے جیسے نہ رہے تھے وہ پہلے کی طرح زیادہ تعداد میں نہیں تھے اور جو تھے وہ بھی مرجھائے تھے اور ان کی ڈالیاں ایسے جھکی ہوئی تھیں جیسے داریا سے شکایت کر رہے ہوں کہ ان چار سالوں میں کسی نے ان کی دیکھ بھال نہیں کی۔ابھی وہ یہ دیکھ ہی رہی تھی کہ اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اس نے دروازے کی جانب دیکھا وہ ثانیہ بیگم تھیں اس کی ماں اس سے بے تحاشا محبت کرنے والی اور ہمیشہ اپنی محبت کو اپنی ڈانٹ میں چھپانے والی۔۔۔۔۔وہ بھی شاید اب پہلے جیسی نہ رہیں تھیں۔۔۔۔ان کے بالوں میں کچھ سفید بال واضح نظر آرہے تھے۔وہ بھاگتی ہوئی آگے بڑھی اور جا کر ان کو گلے سے لگا لیا۔۔۔۔ماما آئی مسڈ یو آلوٹ۔۔۔۔۔ثانیہ بیگم اسے خود سے دور کرتی ہوئے بولی آئی مسڈ یو ٹو میرا بچہ۔۔۔۔۔ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ۔۔۔۔۔اور وہ اس کا ماتھا چومنے لگیں۔۔۔۔رضوان صاحب نے اس ایموشنل سین کو کھانسی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے ختم کیا اور کہنے لگے بھئی اب کیا ساری محبت یہی دروازے پر نچھاور کر دو

گی۔۔۔۔جب وہ اندر گئی تو اسے سامنے سے فارحہ آتی ہوئی نظر آئی جس نے گود میں ایک چھوٹے سے بچے کو اٹھا رکھا تھا۔اس بچے کو دیکھ کر جیسے داریا کے اندر کا بچہ بھی جاگ چکا تھا اس نے فارحہ سے پوچھا یہ عیسیٰ ہے نہ اور اس کو پکارنے لگی۔۔۔ہیلو عیسیٰ کیسے ہو۔۔۔مجھے تو امید ہے تمھاری اس بے وفاما نے تمھیں میرے بارے میں نہیں بتایا ہو گا چلو میں بتاتی ہوں میں ہوں تمہاری اکلوتی خالہ۔۔۔۔اس کا چھوٹا سا ہاتھ داریا کی طرف بڑھا اور داریا نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا دیکھو یہ مجھے سلام کر رہا ہے۔۔۔۔داریا ایک دم بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔ہاں ہاں دیکھوں تو سہی اس نے اپنی زندگی کا پہلا سلام اپنی چار سال بعد آنے والی خالہ کو کیا ہے کتنی خوش قسمت ہو تم فارحہ بولی۔۔۔۔آؤ گے آپ میرے پاس میں آپ کیلئے بہت سارے گفٹس لائی ہوں۔۔۔عیسیٰ داریا

کی باتوں سے لطف اندوز ہوتا ہوا کھلکھلا کر ہنسنے لگا اور بس پھر داریا سے رہا نہیں گیا اور اس نے عیسیٰ کو گود میں اٹھا لیا۔۔۔فارحہ کی شادی پچھلے سال ہی ہوئی تھی،اور یہ اس کا بیٹا تھا۔

داریا عیسیٰ کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی اور عیسیٰ بھی اس سے بہت شوق سے کھیل رہا تھا جیسے پتہ نہیں کب سے اسے جانتا ہو۔۔۔ان کو دیکھ کر فارحہ بولی لو بھئی مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے عیسیٰ میری جگہ لے لے گا۔۔۔میں تو تمہاری محبت میں چلی آئی تھی پتہ ہوتا یہاں نو لفٹ کا بورڈ ملے گا تو عیسیٰ کو ہی بھیج دیتی۔۔۔۔۔داریا اسے مزید چڑاتے ہوئے بولی کوئی بات نہیں اگلی بار ایسے کر لینا۔۔۔فارحہ مزید چڑ گئی یعنی تمہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔داریا بولی جب بے بی اتنا پیارا ہو گا تو بھلا ماما سے باتیں کون کرے گا۔۔۔اچھا یہ چھوڑو میں تمھیں پہلے ہی بتا دیتی ہوں کہ بھئی میں تم سے ناراض ہوں کتنی منتیں کی تھیں تمھاری کہ میری شادی میں آ جاؤ چاہے ہفتے کیلئے آؤ پر تم آئی کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔یاد ہے تمھیں تو تب میرے سمسٹر کے فائنل چل رہے تھے میرا آنا بہت مشکل تھا۔۔۔بٹ آئی رئیلی ریگریٹ کی جس پل کی میں نے ہمیشہ خواہش کی تھی میں ان میں ہی شامل نہیں ہو پائی۔۔۔بھلا بیسٹ فرینڈ کی شادی بھی

کوئی چھوڑنے والی چیز ہوتی ہے۔۔۔میرے بس میں ہوتا تو میں ضرور آتی۔۔۔ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہی تھی کہ ثانیہ بیگم سب کو رات کے کھانے کیلئے بلانے لگی۔۔۔انہوں نے آج سب داریا کی پسند کا بنا رکھا تھا۔۔۔بریانی۔۔۔۔شامی ٹکیاں۔۔۔پاستہ اور چکن ریشمی ہانڈی۔۔۔۔۔داریا نے اتنا اہتمام دیکھ کر ثانیہ بیگم سے کہا۔۔۔ماما اتنا سب بنانے کی کیا ضرورت تھی آپ نے فضول میں خود کو تھکایا ہے۔۔۔۔میری بیٹی اتنے عرصے بعد آج گھر آئی تھی تو اس کیلئے میں یہ سب نہیں بناؤ گی تو کس کیلئے بناؤ گی۔۔۔جب میں روز اس ارحم کیلئے اتنی محنت کر سکتی ہوں جو ہر وقت بیٹھا بستر ہی توڑتا رہتا ہے۔۔۔۔تو اپنی بیٹی کیلئے کیوں نہیں وہ تو اتنے عرصے بعد آئی ہے۔۔۔اتنا عرصہ پتہ نہیں تم نے ٹھیک سے کھانا کھایا بھی ہو گا یا نہیں کہ بس نوڈلز پر ہی زندہ رہی ہو۔۔۔یہی سوچ کر اتنا کچھ بنالیا۔۔۔۔جب ارحم کو توپوں کے رخ اپنی طرف ہوتے دکھائی دیے تو بولنے لگا جا رہا ہوں میں اپنے لیے کوئی نوکری تلاش کرنے اور تب ہی آؤں گا واپس جب اس گھر میں میری کوئی عزت ہو گی۔۔۔ابھی تک میلوڈراما کرئیٹ کرنے کی اس کی عادت نہیں گئی چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔۔۔داریا اسے مزید تپانے لگی ۔۔۔۔۔ان سب نے ساتھ مل کر رات کا کھانا کھایا۔۔۔۔اور اس کے بعد داریا اپنے کمرے

میں چلی گئی۔۔۔اس نے اپنا کمرہ دیکھا آج بھی وہ ویسے کا ویسا ہی تھا ایک بھی چیز ٹس سے مس نہ ہوئی تھی کہ ارحم آ کے پیچھے سے بولنے لگا یہی سوچ رہی ہوں نہ کہ اب تک اس پر میں نے قبضہ کیوں نہیں کیا۔۔۔کیا بتاؤں یار بس موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔ماما نے چابیاں چھپا کے رکھی تھی اور ہر ویک اینڈ خود اپنی نگرانی میں یہاں کی صفائی کرواتی تھی۔۔۔۔ورنہ آن یہ کمرہ میرا ہوتا۔۔۔اب تو بس یہی دعا ہے کہ کوئی دیدہ دلیر لڑکا آئے اور آپ کو بیاہ کی یہاں سے لے جائے تاکہ میں آپ کے کمرے پر ہمیشہ کیلئے قبضہ کر سکوں کیونکہ تب واپسی نہیں ہو گی نہ آپ کی۔۔۔داریا کشن اٹھا کے ارحم کو مارنے ہی والی تھی کہ ارحم نے اس سے کشن کھینچ لیا۔۔۔تم زیادہ ہی بکواس نہیں کرنے لگ گئے۔۔۔ہاں کیا کروں بڑی بہن امریکہ جو ہوتی ہے تو اتنا بکواس کرنا تو میرے ٹشن میں آتا ہے۔۔۔اور وہ ادھر سے بھاگ گیا۔۔۔۔اس کے جانے کے بعد وہ صوفے پر بیٹھ گئی جب ثانیہ بیگم اس کے پاس آئی۔۔۔اور وہ ان کو اپنے چار سالوں کے قصے سنانے لگی۔۔۔اسی دوران اس نے ان کی گود میں سر رکھا اور اس نے ایک سکون کا احساس محسوس کیا جسے وہ برسوں سے نہیں کر پائی تھی۔۔۔ثانیہ بیگم داریا کے ہاتھوں میں اپنی انگلیاں پھیرتی ہوئی اس کی کہانیاں سنتی رہیں۔

یونہی ثانیہ بیگم سے باتیں کرتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو نیند کی آغوش میں سونپ دیا ۔اتنی پر سکون نیند اسے ان چار سالوں میں نہیں آئی تھی۔اس کی ماں کی گود کی گرمائش نے اسے پر سکون نیند میں ڈال دیا۔وہ گھر تھی،آخر کار،واقعی گھر،ماما بابا اور ارحم کی محبت اور گرم جوشی سے گھرا ہوا گھر،وہ شہر جس سے وہ پیار کرتی تھی،اور وہ یادیں جو اسے واپس لے کر آئی تھیں ان کے درمیان۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈائننگ ٹیبل پر ہر طرف تازہ پکی ہوئی چائے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اور سب لوگ ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔داریا ابھی ابھی شاور لے کے اپنے کمرے سے باہر آئی تھی۔۔۔ اس کے بال ابھی بھی نم تھے۔۔۔۔۔داریا ہمیشہ کی طرح ارحم کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ثانیہ بیگم نے اسے چائے کا کپ تھمایا۔اس کی نگاہیں اپنے ہاتھوں میں بھاپ والے کپ پر مرکوز تھیں۔اس کے ساتھ ارحم بیٹھا تھا جو ناشتہ کرتے وقت بار بار اپنی نظریں اپنے موبائل پر ڈال دیتا اور کچھ ٹائپ کرنے لگتا۔۔۔۔داریا نے بڑے واضح طور پر اس کی اس حرکت کو نوٹ کیا اور اس کو اپنا کندھا مار کر مخاطب کرتے ہوئے شرارت سے بولی تو پھر بابا کو کب بتاؤں میں۔۔۔۔ ارحم ایک دم ہڑبڑا کر داریا کو دیکھنے لگا کہ کیا بتانا ہے۔۔۔۔۔یہی کہ میری بھابھی مل چکی ہے۔۔۔۔۔ارحم ایک دم شرما سا گیا اور ہونٹ دباتا ہوئے بولنے لگا آپی ایسا کچھ نہیں ہے ۔۔۔۔۔ابھی تو میں بچہ ہوں میری پڑھنے کی عمر ہے۔۔۔۔۔اچھا ایسا کچھ نہیں ہو تو پھر کیسا ہے اور یہ بچہ بار بار موبائل دیکھ کر مسکرا کیوں رہا تھا۔۔۔۔داریا بولی۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں آپی وہ راشد میسج کر رہا تھا۔۔۔۔م م میم بھیجی تھی بس وہی دیکھ کے ہنسی آگئی۔۔۔۔۔اچھا تم کہتے ہو تو

مان لیتی ہوں مگر مجھے تو راشد کے پیچھے چھپی ہوئی راشدہ نظر آ رہی ہے۔۔۔۔۔واٹ دا ہیل ۔۔۔۔۔راشدہ۔۔۔

رضوان صاحب نے سب لوگوں کی توجہ اپنے پر مرکوز کروائی۔وہ ایک پر سکون اختیار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے،ان کی آنکھیں میز کو اسکین کر رہی تھیں جب انہوں نے اپنی چائے کا گھونٹ لیا۔

www.novelsclubb.com

"داریا،"انہوں نے آواز ہلکی کرتے ہوئے بات شروع کی۔"کیا تم واقعی ہی ہفتے بعد اسلام آباد چلی جاؤ گی؟"

داریا کا ہاتھ اس کے پیالے کے گرد جکڑا ہوا تھا۔ 'بابا، آپ جانتے ہیں کہ مجھے اپنے چھ ماہ کے پروجیکٹ کے لیے اگلے ہفتے اسلام آباد جانا ہے'

"لیکن داریا،" رضوان صاحب نے مداخلت کی، "تم اسلام آباد میں کیسے رہو گی؟" آکلینڈ میں، منت تمھارے ساتھ تھی، ہمیں اس وجہ سے تمھاری فکر نہیں ہوتی تھی لیکن اسلام آباد میں تم بالکل اکیلی ہو گی۔

بابا کمپنی مجھے رہنے کیلئے جگہ دے گی،'داریا نے اصرار کیا،'میں اب بچی نہیں ہوں۔

"یقیناً تم بچی نہیں ہو،"رضوان صاحب نے تسلیم کیا،لیکن ان کی آنکھوں میں ایک گھبراہٹ ابھرنے لگی۔لیکن تمہارا اکیلا رہنا ٹھیک نہیں ہو گا۔یہ محفوظ نہیں ہے۔آکلینڈ اور اسلام آباد میں رہنے میں فرق ہے۔'

"میں محتاط رہوں گی،"داریا نے مزید کہا۔

www.novelsclubb.com

میز پر ایک کشیدہ خاموشی چھا گئی، جو صرف چمچوں کے جھپکنے اور اخبارات کی ہلکی ہلکی آواز سے ٹوٹی۔ رضوان صاحب نے اسے اپنی ماں کو اپنے ساتھ اسلام آباد لے جانے کو کہا۔ لیکن وہ راضی نہیں ہوئی کیونکہ وہ اپنی وجہ سے ان کی زندگیوں میں خلل نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

ثانیہ بیگم، آخر کار بولی، اس کی آواز تشویش سے بھری ہوئی تھی۔ "داریا میں تمہارے ساتھ اسلام آباد میں رہ سکتی ہوں۔" منت کی وجہ سے پہلے ہم تمھاری فکر سے آزاد تھے۔ لیکن اسلام آباد میں کوئی نہیں ہے۔ تمہیں میرے ساتھ وہاں جانا ہی ہو گا۔'

داریا کی آنکھیں پھیل گئیں۔"اماں، میں آپکی زندگی اپنی وجہ سے ڈسٹرب نہیں کر سکتی ۔"آپ یہاں رہتی ہیں، اپنی فیملی اور دوستوں کے ساتھ۔۔۔۔

ثانیہ بیگم کا ہاتھ بڑھا، اس کی انگلیاں آہستہ سے داریا کے بازو سہلانے لگیں۔"اس کی فکر مت کرو، داریا۔"میں تمہاری ماں ہوں، تمہاری دیکھ بھال کرنا میرا کام ہے اور کیا تم میری فیملی نہیں؟؟؟

'لیکن اماں،' داریا نے اصرار کیا، اس کی آواز مدھم ہوئی، 'یہی وجہ ہے کہ میں اس نوکری کی پیشکش کو قبول نہیں کر رہی تھی۔۔'

www.novelsclubb.com

رضوان صاحب کے ہونٹوں سے ایک سانس نکلی۔"داریا،"ان کی آواز مضبوط لیکن پیار سے بھری ہوئی تھی،انہوں نے کہا،"تمہاری ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلام آباد میں تمھارا اکیلا رہنا محفوظ نہیں ہے۔ تمھیں اسلام آباد جانے کی اجازت صرف تب ہی ملے گی جب تم اپنی ماں کو ساتھ لے جانے پر رضامند ہو گی۔

www.novelsclubb.com

داریا نے ہار مانتے ہوئے کہا جیسا آپ کو بہتر لگے بابا۔وہ جانتی تھی کہ اس کے بابا ٹھیک تھے، لیکن وہ اپنی وجہ سے ان تمام لوگوں کی لائفس کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ثانیہ بیگم نے اپنی بیٹی کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے موضوع بدل دیا۔"داریا،"اس کی آواز اب نرم ہو گئی،اس نے کہا،"تمہارے لیے ایک اچھا پرپوزل آیا ہوا ہے۔اگر تم راضی ہو تو ہم اس ہفتے کے آخر میں تم سے ملنے کے لیے انہیں فون کر دیتے ہیں۔

داریا کا سر جھٹکنے لگا،اس کی آنکھیں چوڑی ہو گئیں۔"اماں"اس نے کہا'میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی!مجھے ابھی بہت کچھ اچیو کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

داریا۔۔۔۔۔رضوان صاحب نے رکاوٹ ڈالی، لیکن تم پہلے ہی بہت دفعہ انکار کر چکی ہوں ایک دفعہ ان سے مل لو۔ تمہاری ماں صرف تمھارے مستقبل کے بارے میں سوچ رہی ہے۔بہت سے اچھے اچھے گھروں سے تمھارے لیے رشتے آچکے ہیں ہم کب تک سب کو منع کرتے رہیں گے۔۔۔۔۔

داریا نے کہا ٹھیک ہے میں اماں کو اپنے ساتھ اسلام آباد لے جانے کو تیار ہو گئی ہوں لیکن پلیز مجھے شادی کیلئے ابھی فورس نہ کریں۔

ہمیشہ ماں بیٹی کے درمیان امن قائم کرنے والے رضوان صاحب نے مداخلت کی۔'ثانیہ ،'انہوں نے کہا،'اسے سوچنے کا وقت دو۔"ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔

www.novelsclubb.com

ثانیہ بیگم نے سر ہلایا،اس کا چہرہ تھوڑا سا مرجھا گیا۔"""""ہاں،ضرور،رضوان۔"""""

"ہم اسے وقت دے دیتے ہیں۔۔۔۔۔"""""

داریا نے سکھ کا سانس لیا۔وہ جانتی تھی کہ بات چیت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی،لیکن کم از کم ابھی کے لیے،دباؤ ختم کر دیا گیا تھا۔اس نے رضوان صاحب کی طرف دیکھا،اس کی آنکھیں شکر گزاری سے بھر گئیں۔اس سے نظروں میں حمایت کا خاموش وعدہ کرتے ہوئے رضوان صاحب مسکرائے۔

www.novelsclubb.com

ناشتہ جاری رہا،غیر واضح تناؤ کے ساتھ ہوا ابھی بھی موٹی تھی۔لیکن جیسے ہی چائے ٹھنڈی ہوئی اور کھڑکی سے سورج کی روشنی نکلی،گھر میں معمول کا احساس واپس آ گیا۔

☆☆☆☆☆

غروب آفتاب کے بعد داریا کا کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوتا ہے جب اس کے کمرے پر دستک ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔جب وہ اٹھ کر دروازہ کھولتی ہے تو خود کے سامنے فارحہ اور مروہ کو کھڑا پاتی ہے۔۔۔۔مروہ ایک دم سے آگے بڑھ کر داریا کو گلے لگا لیتی ہے آپی کیسی ہیں آپ ۔۔۔۔داریا اسے خود سے جدا کرتے ہوئے کہتی ہے میں بالکل ٹھیک تم کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔

مروہ جس کی یونیورسٹی کا آخری سمسٹر چل رہا تھا اب بہت بڑی ہو چکی تھی اور پہلے سے زیادہ میچیور بھی۔۔۔۔داریا کو بتانے لگتی ہے آپی آپ کو پتہ ہے میں نے آپ کو کتنا مس کیا فارحہ آپی کی تو میرے ساتھ بالکل بھی وائبس میچ نہیں ہوتی تھیں۔۔۔۔یہ ہمیشہ تین چار مہینے لگا دیتی تھی ناول ختم کرنے میں جبکہ آپ اور میں تو دو دن میں ہی ختم کر لیتے تھے۔۔۔۔ان کو بہت کہنا پڑتا تھا ناول پڑھ لیں پلیز پھر یہ جا کہ پڑھتی تھی اور پھر ان کی شادی کے بعد تو انہوں نے وہ بھی

پڑھنے چھوڑ دیے تھے اور عیسیٰ کے آنے کے بعد تو میسجز پر بات بھی کرنا بھول گئی تھی ۔۔۔۔۔۔داریا مروہ کی شکایتوں پر مسکرا رہی تھی جب فارحہ نے عیسیٰ کو بیڈ پر احتیاط سے بٹھایا اور مروہ کو گردن سے پکڑ لیا ہاں بھئی بولو کیا کھ رہی ہو تم۔۔۔ایک تو تمھاری تنہائی دور کرنے کو تمہیں خوش کرنے کو میں تمہارے لیے ناولز پڑھتی تھی اور تم ناشکری میری ہی برائیاں کر رہی ہو۔۔۔۔۔داریا نے آگے بڑھ کر دونوں کو الگ کیا۔۔۔۔تم دونوں کیا بچوں کی طرح لڑ رہی ہو۔۔۔۔کوئی کھ سکتا ہے یہ جو بچوں کی طرح لڑ رہی ہیں ان کا ایک بچہ بھی ہے اور تم شاید یونیورسٹی کے آخری سمسٹر میں ہو نہ۔۔۔۔مجھے لگ رہا ہے جیسے پری سکول میں جاتی ہو۔۔۔۔۔ وہ دونوں کھل کھلا کے ہنسنے لگیں۔

داریا جس کی گود میں اب عیسیٰ تھا اس کو اچھالتے ہوئے بولی فارحہ یہ کتنا پیارا ہے نہ مجھے اس پر بہت پیار آتا ہے۔۔۔۔ضرور یہ اپنے بابا پر گیا ہے تب ہی تو پیارا ہے ورنہ تم پر جاتا تو پتہ نہیں کیسا ہوتا۔۔۔۔۔فارحہ یکدم بولی۔۔۔۔۔۔۔داریا تم ویسے کچھ زیادہ بد تمیز نہیں ہو گئی ۔۔۔۔۔یہ میرا بیٹا ہے اور مجھ پر گیا ہے اور میری طرح ہی پیارا ہے۔۔۔۔۔۔داریا ہنستی ہوئی ۔۔۔۔۔ہاں بھائی تمھارا ہی بیٹا ہے تم تو سیریس ہی ہو گئی لیکن یہ تو بہت صبر والا ہے زرا بھی

نہیں روتا جبکہ اس کی اماں تو یونیورسٹی میں آنے کے بعد تک نسیم آنٹی کو ناکوں چنے چبواتی رہی ہے۔۔۔۔دار یا تم کیا قسم کھا کہ آئی تھی کہ واپس آکر بس مجھے ہی زلیل کرو گی۔۔۔۔دار یا ہنستے ہوئے اچھا سوری آخری بار تھا اب نہیں کہتی تمھیں کچھ۔۔۔۔۔

دار یا، جس کی آنکھوں میں عیسیٰ کیلئے پیار جھلک رہا تھا، آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر موسیٰ کے گال پر پیار کرتی ہے۔"ماشاءاللہ ماشاءاللہ عیسیٰ واقعی بہت پیارا ہے گھر جا کر اس کی نظر اتار لینا کہی اس کو میری ہی نہ نظر لگ جائے،"وہ اپنی آواز نرم کرتے ہوئے فارحہ سے کہتی ہے۔"وہ سچ میں تم جیسا دکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

بستر کے کنارے پر بیٹھی مروہ ان کی بات میں حصہ ڈالتی ہوئی بولی۔"فارحہ آپی اس کی آنکھیں ہو بہو آپکے جیسی ہیں

www.novelsclubb.com

فارحہ ہنس پڑی،ایک نرم، سریلی آواز جو پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔"اوہ،مجھے تو پہلے سے ہی پتہ ہے میرا عیسیٰ مجھ سا دکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

داریا نے سر ہلایا،اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔"تمہیں اسے ہر روز میری تصویر دکھانی ہو گی،فارحہ،"اس نے کہا،اس کی آواز میں عیسیٰ کیلئے بے پناہ محبت تھی"اسے اپنی خالہ کی پہچان تو ہو۔۔۔تاکہ میں جاؤں تو یہ مجھے بھول نہ جائے بلکہ ہر روز اس کی مجھ سے ویڈیو کال پر بات کروایا کرو۔۔۔۔

تینوں دوست کچھ دیر کیلئے خاموش ہوئیں جب صرف عیسیٰ کی ہلکی سی چیخ کی آواز آئی۔ پھر سے تینوں عیسیٰ کے انہیں مخاطب کرنے کے انداز پر ہنسنے لگیں۔

فارحہ نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا، "تم جلد ہی اسلام آباد جا رہی ہو دار یا تم پھر سے بہت دور چلی جاؤ گی ہم سے۔

داریا کی مسکراہٹ لمحے بھر کے لیے دم توڑ گئی، لیکن وہ جلد ہی اس کے چہرے پر پھر سے نمودار ہو گئی، اس کی آواز ہلکی تھی۔ ہاں کیونکہ میری ڈیوٹی اسلام آباد میں منتقل ہو چکی ہے ۔۔۔۔۔ ویسے بھی آسلام آباد تو پاکستان میں ہی ہے تم چھٹیوں میں حاتم بھائی کے ساتھ چکر لگا لینا اور کبھی میں لاہور آ جاؤ گی۔۔۔۔ ٹینشن کی کیا بات ہے۔۔۔۔

"مجھے معلوم ہے،" فارحہ نے کہا،اس کی آواز غم کے اشارے سے بھری ہوئی تھی۔

"مگر ایسا نہیں ہو گا۔"

کمرے میں ایک ہلکی سی خاموشی چھا گئی۔دار یانے ماحول میں تبدیلی کو محسوس کرتے ہوئے نرمی سے فارحہ کے بازو پر ہاتھ رکھا۔"تم پریشان مت ہو،"اس نے کہا،اس کی آواز تسلی بخش تھی۔"اب تو بھئی تمھارے پاس عیسیٰ ہے نہ وہ تمہیں اس کی خالہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گا۔۔۔۔

"یہ تو میری ساری دنیا ہے،" فارحہ نے محبت سے بھری ہوئی آنکھوں سے عیسیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن پھر بھی"...

فارحہ اب ادھر ادھر دیکھ رہی تھی، اس کی نگاہیں داریا کی طرف پھسل گئیں۔ "کیا تمہیں ارحان اب بھی یاد ہے؟" اس نے ہلکی آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

داریا کا ہاتھ فطری طور پر اس کے ہار پر چلا گیا، ایک نازک چاندی کی زنجیر جس میں ایک چھوٹا سا دل لاکٹ تھا۔ اس نے زبردستی مسکراہٹ برقرار رکھتے ہوئے بولی جبکہ اس کی آواز ہلکی تھی۔ "شاید میں اسے کبھی نہیں بھول سکتی۔ میں جانتی ہوں فارحہ وہ میری قسمت میں نہیں

ہے اور میں اب اس کو دعاؤں میں بھی نہیں مانگتی میں نے اس کیلئے تڑپنا چھوڑ دیا ہے مگر میں اسے کبھی بھلا نہیں سکتی کیونکہ اس پر میرا اختیار نہیں ہے۔۔۔۔

فارحہ کی آنکھیں نم ہو گئیں، اس کی نگاہیں داریا کے چہرے پر جم گئیں۔"مگر آپکی آنکھیں ایک الگ کہانی سناتی ہیں، مروہ نے نرمی سے کہا۔آپ اب بھی ان سے اتنی ہی محبت کرتیں ہیں

www.novelsclubb.com

داریا کی مسکراہٹ غائب ہو گئی، اس کی جگہ درد کی ایک جھلک نظر آئی۔"یہ سب ختم ہو گیا تھا اسی دن جب وہ مجھے آخری بار چھوڑ کر گیا تھا، مروہ،"اس نے درد بھری آواز سے کہا۔"میں اب آگے بڑھ چکی ہوں۔"

"شاید تم اب بھی ٹھیک سے آگے نہیں بڑھ سکی داریا۔" فارحہ نے نرمی سے کہا۔ "شاید تمہاری اس سے اسلام آباد میں ملاقات ہو جائے۔" "شاید تُمہارے اور اس کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے۔"

داریا کی آواز سخت ہو گئی۔ "میں نے اس کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اگر میں اب اس سے ملتی بھی ہوں تو میں اسے بتا دوں گی کہ مجھے اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کی میرے دل میں کوئی اہمت نہیں ہے۔ میں بھی اس کے ساتھ ویسا ہی کروں گی جیسا اس نے میرے ساتھ کیا تھا۔

مر وہ خاموش رہی،اس کا دل اپنی دوست کے لیے دکھی تھا۔اس نے محسوس کیا کہ وقت کیسے بدل گیا ہے۔ایک وقت تھا جب وہ ارحان کیلئے کئی کئی دن روتی رہی تھی۔اب،وہ سنگ دل لگ رہی تھی،اس کے جذبات بے حسی کی دیوار کے پیچھے بند ہو گئے تھے۔

"میں تم لوگوں کیلئے کچھ گفٹس لائی ہوں،"داریا نے موضوع بدلنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے کہا،اس کی آواز مضبوط تھی۔وہ کھڑی ہو گئی،وہ شاید خود کو کمپوز کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔وہ الماری کی طرف بڑھی اور تین شاپنگ بیگز نکال کر لے آئی۔"یہ تمہارے اور عیسیٰ کیلیے ہے،فارحہ۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دو بیگس فارحہ کے حوالے کیے، جس نے شکر گزار مسکراہٹ کے ساتھ اسے قبول کیا۔

اس کے بعد، اس نے دوسرا بیگ لیا۔۔۔جو نازک لیس سے آراستہ تھا۔"یہ تمہارے لیے ہے، مروہ۔"

www.novelsclubb.com

مروہ نے ہچکچاتے ہوئے ڈبہ لے لیا، اس کی آنکھیں الجھن سے بھر گئیں۔شکریہ، داریا آپی اس نے کہا، اس کی آواز بمشکل ایک سرگوشی کی مانند تھی۔۔۔

داریاز بردستی مسکرائی۔"شکریہ کس چیز کا، مروہ اب کچھ اور بات کرتے ہیں۔

بات چیت ہلکے موضوعات کی طرف مڑ گئی، کمرے میں تناؤ قدرے کم ہو گیا۔ لیکن داریا اس احساس کو بھلا نہیں سکی کہ اس نے کچھ غیر واضح چھوڑ دیا ہے، ایک ایسی سچائی جو کہ ابھی بھی اس کو تکلیف پہنچاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

جیسے رات کی تاریکی بڑھی، فارحہ اور مروہ جانے کے لیے تیار ہو گئیں۔۔۔

"میں کل تمہیں فون کروں گی،" فارحہ نے جاتے ہوئے داریا سے وعدہ کیا

"عیسیٰ کو میری تصویر دکھانا نہ بھولنا،" داریا نے اسے یاد دلایا۔۔۔فارحہ مسکرا کر بولی ہاں ہاں نہیں بھولتی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

آج کے دن داریا کو اسلام آباد کیلئے نکلنا تھا۔۔۔اس کے جانے سے پہلے نسیم آنٹی نے داریا کیلئے دوپہر کے کھانے پر دعوت رکھی تھی۔سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ان

کے گھر کا لاؤنج سب کی پر جوش آوازوں سے گونج رہا تھا۔۔۔۔دار یا فارحہ ارسلان بھائی اور عائشہ بھابھی کونے میں بیٹھے اپنی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ تمام بڑے گھر کے دوسرے کونے میں موجود تھے۔۔۔۔رضوان صاحب بظاہر تو باتوں میں مشغول تھے لیکن وہ بار بار دار یا کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔دار یا کو خوش دیکھ کر ان کے دل میں ایک سکون سا اترا اور انہوں نے اس کی دائمی خوشی کے ہمیشہ آباد رہنے کی دعا کی

۔۔۔۔۔

تو،داریا عائشہ بھابھی داریا کو مخاطب کرتی ہوئی بولیں، کیا تم اسلام آباد کیلئے تیار ہو؟

داریا کی مسکراہٹ اسکا جوش و خروش ظاہر کر رہی تھی۔یقیناً،بھابی، یہ میرے لیے بہترین موقع ہے اور میں اس کیلئے پوری طرح سے تیار ہوں۔میرے لیے اس سے بڑھ کر کیا ہو گا کہ میں پاکستان کیلئے کچھ کر رہی ہوں۔۔۔اب کی بار ارسلان بھائی کی آواز بلند ہوئی سب باتیں چھوڑو یہ بتاؤ تم ہمیں ٹریٹ کب دو گی ایوارڈ حاصل کرنے کی خوشی میں۔۔۔۔۔داریا مسکراتے ہوئے شرارت سے جواب دینے لگی ایک تو میرے بھائی نے میرے بغیر ہی شادی کروالی ۔۔۔۔دوسرا میری دوست کی بھی شادی کروادی میری غیر موجودگی میں اور اب مجھ سے ہی ٹریٹ مانگ رہے ہیں۔۔۔۔بلکہ ٹریٹ تو آپ مجھے دیں۔۔۔۔اپنی شادی کی اور اپنے بچوں کی ۔۔۔۔۔فارحہ نے بھی حصہ ڈالا ہاں ہاں ٹریٹ تو ارسلان بھائی سے ہی ملنی چاہیے ویسے بھی جب سے میری شادی ہوئی ہے مجھے ان کی جیب ہلکی کرنے کا موقع نہیں ملا۔۔۔۔۔کیوں عائشہ

بھابھی صحیح کھ رہی ہوں نہ میں۔۔۔۔۔۔ہاں ہاں ضرور۔۔۔۔۔عائشہ بھابھی بولی۔۔۔۔۔

ارسلان بھائی اب ان تینوں کو چڑاتے ہوئے بولے تم نندیں اور بھابھی مل کہ جو مجھے لوٹنے کے منصوبے بنا رہی ہو نہ میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔خود تو تینوں ایک ٹیم ہو گئی ہو ۔۔۔۔۔۔عائشہ بھابھی شرارت سے بولی اس قدر کنجوسی کی توقع نہیں تھی آپ سے ارسلان ۔۔۔۔فارحہ اور داریا بھی مسکرانے لگی۔

کمرے میں ان کی ہنسی کی آواز چاروں طرف گونج رہی تھیں۔۔۔۔اس کے بعد نسیم آنٹی نے کھانا لگوایا اور سب کھانا کھانے لگے۔۔۔۔۔کھانے سے فری ہو کر ارسلان بھائی ان کو آئسکریم کھلانے لے گئے۔۔۔۔۔ماننا پڑے گا آج اتنے عرصے بعد بچپن کی یادیں تازہ ہو گئیں بہت مزہ آیا ارسلان بھائی کی جیب ہلکی کروا کے۔۔۔۔۔۔ارسلان بھائی چڑ کر بولے ہاں تم دونوں تو ہمیشہ سے یہی کرتی آئی ہو اور اب عائشہ کو بھی ملا لیا ہے اپنے ساتھ۔۔۔۔

جب آئسکریم کھا کر وہ لوگ واپس آئے تو دوپہر کی روشنی ڈھل چکی تھی۔۔۔۔۔رضوان صاحب اسلام آباد نکلنے کیلئے تیار تھے۔انہوں نے داریا اور ثانیہ بیگم کا تمام سامان کار کی ڈکی میں رکھ دیا تھا۔۔۔داریا اور ارحم جیسے ہی گھر پہنچے رضوان صاحب نے جلد ہی روانگی کی اطلاع دی ۔۔۔جب داریا اور ثانیہ بیگم نے سب سے مل لیا تو رضوان صاحب نے سفر کی دعا پڑھتے ہوئے سفر کا آغاز کیا۔۔۔گاڑی میں ہر سو خاموشی تھی۔۔۔۔۔داریا اور ارحم دونوں ہی کھڑکی سے باہر کی جانب روڈ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔آہستہ آہستہ شام کی تاریکی میں اضافی ہو رہا تھا اور شہر بھر کی لائٹس اسے جگمگاتے ہوئے نظر آ رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ شہر لاہور کی حدود سے نکل چکے تھے۔۔۔۔اس کے بعد زمین ڈھلتی ہوئی پہاڑیوں اور شاندار پہاڑوں کے نقش و نگار میں تبدیل ہو گئی جبکہ ان کے درمیان میں موجودہ سڑک پر ان کی گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہی۔ ہوا خوشگوار ہوتی گئی، اپنے ساتھ مٹی کی خوشبو لے کر۔ ہمیشہ پرامید رہنے والی ثانیہ بیگم بھی ان نظاروں کو نظرانداز نہ کر پائیں۔

"دیکھو، داریا، پہاڑ کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں!" انہوں نے کہا جبکہ ان کی آواز حیرت سے بھر گئی۔ ارحم ان کو چھیڑنے والے انداز میں بولا ماما ابھی تو اسلام آباد آیا بھی نہیں اور آپ ابھی سے فیسینیٹ ہو رہی ہیں۔۔۔۔ثانیہ بیگم اسے جھڑکتے ہوئے بولیں تم چپ کر کے نہیں بیٹھ سکتے جبکہ رضوان صاحب نے ابھی ارحم کو جھڑکا۔'

داریا کی نگاہیں اب بھی ان تمام خوبصورت مناظر پر مرکوز تھیں۔ پہاڑوں نے اپنی ناہموار خوبصورتی سے اس سفر کی عکاسی کی جس پر وہ چل رہی تھی۔ آگے چیلنجز تھے، بلکہ ایک نئی زندگی کا وعدہ، اپنی طاقت اور عظم کو دریافت کرنے کا موقع بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ اسلام آباد کے مضافات میں پہنچے، شہر کی روشنیاں رات کے آسمان میں برج کی طرح چمکنے لگیں۔ داریا نے اسلا آباد کو اپنے گاڑی کے شیشے سے دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں کہاں تو یہ ہے ارحان کا اسلام آباد۔ کیا پتہ یہ سفر واقعی اسے ارحان سے ملوادے۔۔ سفر ابھی شروع ہوا تھا، اور وہ اس کی تمام غیر یقینی صورتحال اور اس کی ناقابل فہم خوبصورتی کے ساتھ اسے گلے لگانے کے لیے تیار تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ پہاڑ ہمیشہ یہاں موجود رہیں گے، جو اس کو ہمیشہ اس کے کیے ہوئے سفر، اس کے پیچھے چھوڑی گئی زندگی اور اسلام آباد میں اس کی نئی زندگی کی یاد اسے دلاتے رہے گے۔

داریا کو ویٹس ایپ کی جانے والی لوکیشن کی ڈائریکشن فولو کرتے ہوئے رضوان صاحب اسلام آباد کے ایک پوش علاقے میں داخل ہوئے۔ جیسے ہی داریا نے اپنی کھڑکی سے باہر دیکھا، اس کی آنکھوں کو ایک دلکش منظر نظر آیا جس نے اسے مسحور کر دیا۔

www.novelsclubb.com

مارگلاہلز، پہاڑوں کا ایک شاندار سلسلہ، اس علاقے سے صاف نظر آرہا تھا، اس کی سرسبز ڈھلوان سرسبز جنگلات اور جھرنوں سے بھری ہوئی تھیں۔ وہ اپنی نظروں کو چاہ کر بھی ان خوبصورت مناظر سے ہٹا نہیں پا رہی تھی۔۔۔

داریا کی رہائش کا انتظام اسلام آباد کے ایک پوش علاقے میں کیا گیا تھا جو کہ اس کے آفس کے بہت قریب تھا۔ اس کے ارد گرد کی سڑکیں شاندار حویلیوں اور خوبصورت لانس سے بھری ہوئی تھیں۔ اس کو چھوٹی سی کوٹھی رہنے کیلئے دی گئی تھی جس میں وہ اور ثانیہ بیگم بآسانی رہ سکتی تھیں۔۔۔ اس نے ایک سرسری سی نظر کوٹھی پر ڈالی۔۔۔ اس کے باہر خوبصورت چھوٹا سا لان موجود تھا جس میں مختلف قسم کے پھول لگائے گئے تھے۔۔۔۔۔ دروازے سے انٹر ہوتے ساتھ ایک ٹی وی لاؤنج تھا جہاں صوفے موجود تھے اور اس کی دیواروں پر مختلف پینٹنگز لگائی گئی تھیں۔

داریا کے رہنے کا کمرہ وسیع اور ہوادار تھا، جس میں فرش سے چھت تک شیشے کی کھڑکیاں تھیں جو شہر کے وسیع نظاروں کو پیش کرتی تھیں۔ دیواروں کو پیچیدہ آرٹ ورک سے سجایا گیا تھا، اور قیمتی فرنیچر سے آراستہ کیا گیا تھا۔ کمرہ سکون کی پناہ گاہ تھا۔ دیواروں کو لیوینڈر رنگ سے رنگا گیا تھا، اور بستر کو پر تعیش کتانی میں لپیٹا گیا تھا۔

ڈائننگ ہال بھی اتنا ہی متاثر کن تھا، جس میں ایک چھوٹی سی مہنگی میز تھی جس پر پانچ سے چھ لوگ آرام سے ایڈجسٹ ہو سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے کبھی اتنی خوبصورت اور پر تعیش جگہ پر رہنے کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ وہ اپنی لیب کی شکر گزار تھی کہ اس نے اسے یہ موقع فراہم کیا۔

www.novelsclubb.com

داریا اپنے کمرے کی بالکونی سے باہر جھانک رہی تھی، جب ارحم اس کے قریب پہنچا۔

'داریا آپی،' اس نے کہا، 'مجھے خوشی ہے کہ آپ کو اتنا خوبصورت گھر ملا اب تو اپنا کمرہ میرے نام کر دیں پلیز۔۔۔۔۔ ہر وقت بکواس اچھی نہیں لگتی ارحم۔۔۔۔'

یہ گھر بالکل خوبصورت ہے مگر اتنا بھی نہیں کہ میں اپنا کمرہ تمہیں دے دوں،" داریا نے جواب دیا۔ا۔دونوں کی نوک جھوک بے شک ہمیشہ ایسے ہی چلتی رہتی تھی۔۔۔۔۔۔کیونکہ وہ بہن بھائی تھے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اگلے دن داریا اور رضوان صاحب لان میں بیٹھے تھے۔رضوان صاحب نے داریا سے کہا کہ وہ ماہانہ گروسری کے لیے اس کے ساتھ چلے تاکہ ثانیہ بیگم گھر میں کھانا بنا سکیں۔۔۔داریا ایک دم سر پر ہاتھ مارتی ہوئی بولی اف ہو بابا یہ تو میں بھول ہی گئی تھی۔اس کے بعد رضوان صاحب اور داریا قریبی سپر مارکیٹ چلے گئے اور مہینے بھر کیلئے راشن لے آئے۔۔۔

☆☆☆☆☆

اپنی نئ رہائش گاہ میں، دار یا نیند میں ہلچل مچا رہی تھی جب صبح کا سورج پردے سے جھانک رہا تھا۔ گزشتہ رات رضوان صاحب اور ارحم لاہور کیلئے نکل چکے تھے۔

جیسے ہی وہ بستر سے اٹھی، اس کی والدہ ثانیہ بیگم نے اسکا ماتھا چوما """گڈ مارننگ، میری جان، """میں نے تمہارے لیے ناشتہ تیار کر لیا ہوا ہے جلدی سے فریش ہو کر نیچے آ جاؤ

داریا نے سر گوشی کی ناشتہ۔۔۔۔۔۔۔ناشتے کے خیال سے ہی اس کا دل خراب ہونے لگا

۔۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے ماما۔اس نے آہستہ سے کہا۔

ثانیہ بیگم کی مسکراہٹ دھندلی پڑ گئی۔لیکن تمہیں ضرور ناشتہ کرنا چاہیے داریا اور تم ابھی تک اپنی یہ عادت ختم نہیں کر پائی۔

www.novelsclubb.com

داریا نے سانس لی۔وہ جانتی تھی کہ ثانیہ بیگم کسی صورت ٹلنے والی نہیں ہیں اس لیے اس نے انہیں کہا وہ فریش ہو کر آتی ہے اور پھر کر لے گی ناشتہ۔۔۔فریش ہو کر جب وہ نیچے آئی تو ثانیہ بیگم کو بتانے لگی۔۔۔ماما مجھے دیر ہو گئی ہے اور آج میرا پہلا دن ہے۔۔۔میں نے کیب بک کروالی ہے آپ ٹینشن نہ لیں میں ادھر سے لے کے کچھ کھالوں گی اور کل سے پکا آپ کے ہاتھوں سے ناشتہ کروں گی۔۔۔وہ چند دنوں تک کیب سے ہی آفس جانے والی تھی کیونکہ جو سیکنڈ ہینڈ گاڑی رضوان صاحب نے اس کیلئے خریدیں تھی وہ کچھ دنوں تک آنے والی تھی۔۔۔۔ وہ اسی افراتفری میں نکل ہی رہی تھی کہ دروازے پر گھنٹی بجی۔۔۔۔

اس نے اسے احتیاط سے کھولا تو اسے ایک ڈیلیوری بوائے ملا جس کے ہاتھ میں سن فلاورز کا بکے تھا۔اس کے ساتھ ہمیشہ کی طرح ایک نوٹ لگا ہوا تھا جس پر لکھا تھا بیسٹ آف لک داریا ۔۔۔۔۔داریا کی الجھن حیرت میں بدل گئی۔اسے یہ پھول کس نے بھیجے تھے؟کیا وہ انسان جو کہ اس کو آکلینڈ میں پھول بھجواتا تھا وہ اس کا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک آگیا ہے۔۔۔۔اگر یہ وہی ہے تو وہ کیا کرے گی۔۔۔آکلینڈ میں تو کسی کو کچھ پتہ نہیں چلا مگر یہاں اگر ثانیہ بیگم کو اس بات کا علم ہو گیا تو پتہ نہیں کیا ہو گا۔۔۔اس نے ڈیلیوری بوائے کا شکریہ ادا کیا اور بکے اندر لے گئی۔

یہ کہاں سے آئے ہیں داریا۔۔۔ثانیہ بیگم پوچھنے لگی۔۔۔۔داریا ہڑبڑاتی ہوئی سی انہیں بتانے لگی ماما شاید آفس سے بھجوائیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ثانیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اس سے بکے لیا اور کہا جاؤ تم اب انہیں میں سنبھال لیتی ہوں

www.novelsclubb.com

جیسے ہی داریا نے آفس کے اندر قدم رکھا، اس کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اس کے باس کی سیکرٹری نے آگے بڑھ کر داریا سے معزرت کی کوئی بھی آفس سے انہیں ریسیو کرنے نہیں آسکا۔۔داریا نے کہا اٹس اوکے مس شہوار۔۔۔ مس شہوار اس کو لے کے اس کے کیبن میں داخل ہوئی، وہ اپنے لیے رکھے ہوئے ناشتے کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ مس شہوار۔۔۔داریا اس کو

حیرت سے دیکھتی ہوئی کہنے لگی۔۔۔۔۔۔مس شہوار اسے دیکھ کر سمجھ گئی اور کہنے لگی وہ مس ایکچوئیلی ہمیں لگا کہ آپ ناشتہ نہیں کر کے آئی ہو گی ٹائمنگ تھوڑی جلدی تھی نہ اور ابھی آپ یہاں ایڈجسٹ بھی نہیں ہوئی تو اس لیے آپ کیلئے ناشتہ منگوالیا۔۔۔کسی بھی عجیب صورت حال سے بچنے کیلئے داریا نے ایک سینڈوچ اٹھایا اور مس شہوار کا شکریہ ادا کیا۔۔۔اس کے بعد مس شہوار نے داریا کو اس کی ڈیوٹی سمجھانی شروع کی۔۔۔مس داریا آپ کو ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں موجود تمام ریسرچرز کو سپروائز کرنا ہے اور سارا ڈیٹا اینالائز کر کے کولیکٹ کرنا ہے۔۔۔ آپ کا زیادہ تر کام آپ کے کیبن میں ہی ہو گا، لیکن آپ کو روزانہ دو سے تین بار ریسرچ لیب جانے کی ضرورت ہو گی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اسے مزید بتایا"اور آپ کی مسٹر خان سے آدھے گھنٹے میں ملاقات ہے تیار رہیے گا۔۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد مس شہوار اس کو مسٹر خان کے آفس کے باہر چھوڑ گئی۔۔۔اس کے آگے کی منزل اسے خود تہ کرنی تھی۔۔۔جیسے ہی وہ دفتر میں داخل ہوئی اسے سامنے بیٹھے ہوئے مسٹر خان کو دیکھ کر جھٹکا سا لگا کیونکہ مسٹر خان اور کوئی نہیں بلکہ ارحان خان ہی تھا اس کا ارحان جس سے اس نے کبھی بے تحاشا محبت کی تھی وہ ارحان جس نے اسے محبت میں تنہا چھوڑ دیا تھا وہ ارحان جس نے اسے سب کے بغیر جینا سکھا دیا تھا۔۔۔اس کو یہ اس کی نظر کا دھوکہ لگا مگر وہ وہی تھا جسے وہ سوچ رہی تھی۔وہ انسان جس کو اس نے ہمیشہ تصویروں میں دیکھا تھا آج حقیقت بن کے اس کے سامنے موجود تھا۔۔۔دو منٹ کو تو وہ جیسے پلکے ہی نہ جھپک پائی۔۔۔اسے اپنے پاؤں زمین میں دھنستے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔اس کا جادو تب ٹوٹا جب ارحان نے اسے مخاطب کیا۔۔۔ویلکم ٹو مائی آفس مس داریا۔۔۔اوہ تو یہ پہلے سے جانتا تھا۔۔۔اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔وہ چیخنا چاہتی تھی چلانا چاہتی تھی مگر اس وقت جو اس کے منہ سے نکل سکا وہ صرف

یہ لفظ تھا۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔ارحان نے محبت سے جواب دیاہاں داریامیں۔۔۔۔ارحان

۔۔۔۔

داریااپنے آنسوؤں کو پھندالگاتے ہوئے بولی کیایہ کافی نہیں تھاکہ آپ نے مجھے چھوڑدیا تھاایک بار نہیں کئی بار تواب کیاکرنے واپس آئے ہیں میری زندگی میں۔۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

داریاکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔"کیوں ارحان؟"آپ ایساکیوں کررہے ہیں؟ اب توسب ختم ہوئے بھی کافی عرصہ بیت چکاہے۔آپ کومجھے یہاں نہین بلوانا چاہیے تھا

۔۔۔۔۔

"مجھے امید ہے ہمارے درمیان اب سب ٹھیک ہو جائے گا داریا،" ارحان نے پر سکون انداز میں کہا۔ میں اب تمہیں دوبارہ کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ داریا منہ میں بڑبڑائی میں آج ہی ریزائن کر دوں گی۔ ارحان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ تمہارا ہمارے ساتھ کانٹریکٹ ہے تم چھ ماہ سے پہلے یہ جاب نہیں چھوڑ سکتی۔۔

www.novelsclubb.com

آپ میری زندگی سے ہمیشہ کیلئے کیوں نہیں نکل جاتے؟ داریا تقریباً رو پڑی تھی۔ آپ میرے پیچھے کیوں آتے رہتے ہیں؟ مجھے آپ سے نفرت ہے ارحان۔ مجھے آپ سے بہت نفرت ہے

اس نے اپنا بیگ پکڑا اور دروازہ مارتے ہوئے اس کے دفتر سے باہر نکل گئی۔

ارحان نے اسے جاتے ہوئے دیکھا، اس کے چہرے پر ایک تکلیف دہ تاثر تھا۔"میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔۔۔۔میں کبھی تمہیں چھوڑ کر گیا ہی نہیں تھا، داریا،"اس نے اپنے آپ سے سرگوشی کی۔میرے لیے چھ ماہ کافی ہیں کہ تم مجھ سے شادی کرنے پر راضی ہو جاؤ۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

ارحان اپنے آفس کے کمرے میں بیٹھا مسلسل کی بورڈ پر ٹائپنگ کرنے میں مصروف تھا۔ارحان کی میز کو باریکی سے ترتیب دیا گیا تھا۔ہر فائل اور دستاویز کو درستگی کے ساتھ ترتیب

سے رکھا گیا تھا۔۔۔اس کی موٹی پلکیں اور بھوری آنکھیں بہت گہرائی رکھتی تھیں جو کہ اس کی اس کے کام میں مہارت کی عکاسی کرتی تھیں۔۔۔۔۔اس نے بلیک سوٹ پہن رکھا تھا جو کہ اس کی پرسنیلٹی کو کافی رعب ودبدبے والا ظاہر کر رہا تھا۔وہاں آفس میں موجود تمام لوگوں کیلئے وہ رعب ودبدبے والا تھا بھی لیکن داریا کیلئے بات کچھ اور تھی وہ صرف واحد تھی جس کیلئے اس کی پرسنیلٹی سب سے مختلف تھی یہی وجہ تھی جب داریا اس کے کمرے کا دروازہ پٹخ کر گئی تھی تب مس شہوار کے رنگ اڑ چکے تھے کہ اس نے پہلے ہی دن ایسی گستاخی کر ڈالی۔۔۔۔یعنی یقینن یہ اس کا آخری ہی دن ہو گا اور اس کے ساتھ ساتھ ارحان کا جلال سب کے حصے آئے گا مگر ایسا کچھ بھی نہ ہوتا دیکھ کر وہ سکتے کے عالم میں چلی گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پچھلے دو سالوں سے ارحان نے اپنے ڈیڈ کے بزنس کی ساری ذمہ داری اپنے سر لے لی تھی جب ان کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔۔۔اس سے پہلے وہ اپنے ڈیڈ کے ساتھ شانہ بشانہ ان کے ساتھ کام کرتا تھا مگر جب ڈاکٹرز نے ان کو مکمل طور پر ریسٹ کرنے کا کہا تو ارحان نے بزنس کی ساری ذمہ داری اپنے سر لے لی۔۔۔اور اس نے اس ذمہ داری کو بھرپور محنت سے نبھایا بھی۔۔۔تب ہی تو مصطفی صاحب نے بزنس کی تمام ٹینشنز ارحان کے حوالے کر دیں اور خود تھوڑا بہت گھر سے ہی آفس کے معاملات دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔مصطفی صاحب نے چند سال پہلے ہی ایک ریسرچ سنٹر سے کانٹریکٹ سائن کیا تھا جس کی وجہ سے بیرون ممالک بھی ارحان کے ریسرچ کی فیلڈ میں بہت سے ریفرنسز تھے۔۔۔اگرچہ وہ خود ان سائنسی علوم سے واقف نہ تھا لیکن یہ کانٹریکٹ ان کے بزنس کیلئے بہت اچھا ثابت ہوا تھا اس لیے اتنا عرصہ بیتنے کے بعد بھی یہ کانٹریکٹ برقرار رہا۔۔۔ایک سال پہلے ہی ارحان نے اپنا ڈریم پراجیکٹ ریسرچ سنٹر میں اپروول کیلئے دیا جس میں اسے موئن جو دڑو اور ہڑپہ کے مقامات میں موجود قدیم چیزوں کی کھدائی کروانی تھی اور کاربن ڈیٹنگ کے زریعے ان قدیم چیزوں کی عمر معلوم کرنی تھی جس سے وہ مزید اس جگہ پر رہنے والوں کی ثقافت کے بارے میں جان سکے اور ان قدیم چیزوں کو تھوڑا

ماڈرنائزوے میں دنیا کو دکھا سکے۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی ایک ماہ قبل ہی ریسرچ سنٹر نے ارحان کے پراجیکٹ کو اپروو کیا تھا۔۔اب اس سلسلے میں اسے کافی چیلنجز کا سامنا کرنا تھا پر وہ پر عزم تھا کیونکہ ان چیلنجز میں اس کی رہنمائی اور اس کے پروجیکٹ کی سپرویزن کیلئے اس نے داریا کا انتخاب کیا تھا۔۔۔

جیسے ہی سورج کی روشنی کھڑکیوں سے گزرتی ہوئی ارحان پر پڑی۔۔۔۔اس کی بھوری آنکھیں مزید نمایاں ہونے لگیں،ارحان نے اپنی گردن کرسی کے ساتھ ٹکالی اور ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔ہلکی ہلکی سی ہوا چل رہی تھی جو کہ باہر ہونے والی بوندا باندی کی خوشبو ہر سو پھیلا رہی تھی،جو کہ اسے ماضی میں لے گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گہری سانس لیتے ہوئے اس نے آنکھیں کھولیں اور اپنے کام پر لوٹ آیا۔اس کی بھوری آنکھیں اس کے سامنے موجود دستاویزات کو اسکین کر رہی تھیں،اس کا دماغ تیز اور مرکوز تھا۔ لیکن ماضی شاید اس کا پیچھا چھوڑنے کو تیار نہیں تھا تب ہی تو پھر اس کے ارد گرد گھومنے لگا۔

اس کا دماغ ماضی کی یادوں کی بھول بلیا میں گم ہو گیا تھا۔ارحان کے ساتھ داریا کی آخری لڑائی اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔جب اس کو اس چیز کا احساس ہونا شروع ہوا تھا کہ اس نے واقعی داریا کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔اب وہ اپنی غلطی پر پشیمان تھا اور داریا سے اپنی غلطی کی معافی مانگ کر ان کے رشتے کے درمیان آئی دڑار ختم کر کے سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔لیکن ارحان اس سے معافی فون پر نہیں مانگنا چاہتا تھا۔۔وہ چاہتا تھا کہ داریا سے معافی اس کے بالکل سامنے بیٹھ کے مانگے۔۔۔ابھی وہ لاہور جانے کا فیصلہ کر کے ہی بیٹھا تھا جب کھانے کی میز پر مصطفی صاحب نے اسے اگلے ہفتے اپنے لاہور جانے کی اطلاع دی۔۔۔ابھی ان کو ریسرچ سنٹر سے کانٹریکٹ کیے کچھ ہی وقت گزرا تھا۔۔۔ارحان نے تھوک نگلتے ہوئے مصطفی صاحب

سے پوچھا۔۔۔خیریت ہے ڈیڈ آپ لاہور کیوں جانا چاہتے ہیں جس پر مصطفی صاحب نے اسے ایک گھوری ڈالی۔۔۔ارحان ایک دم گڑبڑا سا گیا۔۔۔وہ میرا مطلب تھا ڈیڈ آپ کو وہاں کوئی کام ہے؟؟؟ مصطفی صاحب اسے بتانے لگے ہاں بیٹا۔۔۔ریسرچ سنٹر نے یو ای ٹی کے گریجویٹس کیلیے ایک کاؤنسلنگ سیمینار رکھا ہے جہاں سے انہوں نے بہت سے سٹوڈنٹس کو ہائیر کرنا ہے۔۔۔وہ چاہتے ہیں کہ میں اس سیمینار میں بطور چیف گیسٹ شرکت کروں۔۔اب کی بار بولنے والی ارحان کی ممی تھیں۔۔۔ مصطفی پر آپ کو تو ڈاکٹر نے سفر سے منع کیا ہے آپکی ای سی جی صحیح نہیں آئی ہے تو آپ کیسے جا سکتے ہیں۔۔۔ مصطفی صاحب جانا ضروری ہے ویسے بھی میں ان سے زبان کر چکا ہوں اور مصطفی خان اپنی زبان سے نہیں پھرتا۔۔۔۔ارحان کے دماغ میں ایک خیال آیا کیوں نہ وہ اپنے ڈیڈ کی جگہ خود چلا جائے اور ویسے بھی داریا نے بھی تو اب تک یو ای ٹی سے پاس آؤٹ کر لیا ہو گا۔۔۔وہ مجھے وہاں دیکھ کر سرپرائز ہو جائے گی۔وہ اپنے ڈیڈ کو اس کو وہاں بھیجنے کیلیئے کنوینس کرنے لگا۔۔۔ارحان کی ممی کے اسرار پر مصطفی صاحب مان گئے ورنہ یہ وہ وقت تھا جب وہ ارحان پر اپنی بزنزافیئرز پر یقین کرنے سے بہتر اپنے آفس کے چپڑاسی پر یقین کرنے کو ترجیح دیتے تھے اور ایسا پہلی بار ہو رہا تھا۔۔۔

آخر کار ارحان لاہور ریوای ٹی پہنچا پر جوش تالیوں سے اس کا استقبال کیا گیا۔ جب وہ پر جوش طلباء سے خطاب کر رہا تھا، اس کی نگاہیں بار بار دار یا کی تلاش میں ہجوم کو دیکھ رہی تھیں۔ جب وہ اس دشمن جاناں کا حفظ شدہ چہرہ دیکھنے میں ناکام رہا تو مایوسی اس پر چھا گئی۔ جیسے ہی وہ اسٹیج سے نیچے اتر کے آگے کو بڑھ رہا تھا، ایک آواز نے اس کو روک دیا۔

مسٹر ارحان خان؟

www.novelsclubb.com

ارحان نے پلٹ کر دیکھا وہ ایک نوجوان لڑکی تھی جس کے بال لمبی پونی ٹیل میں بندھے ہوئے تھے۔ """"جی کہیے

وہ لڑکی طنزیہ سی مسکراہٹ لیے بولی ارے واہ تو کیا مجھے پہچانا بھی نہیں۔۔۔۔۔

ارحان بولا، سوری مجھے نہیں لگتا کہ میں آپ کو جانتا ہوں۔""اس نے جواب دیا۔"

وہ لڑکی اسی انداز میں بولی ارے ہاں آپ مجھے کیسے پہچانے گیں آپ تو مجھے جانتے ہی نہیں لیکن میں آپ کو اچھی طرح جانتی ہوں۔۔۔اس کی آواز اداسی اور غصے کے امتزاج سے بھری ہوئی تھی۔آپ نے میری سب سے اچھی دوست کا دل توڑا ہے۔آپ نے اس سے اس کی مسکراہٹ چھین لی۔۔۔۔۔۔۔

ارحان بمشکل صرف یہی بول سکا ک کون۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکی بولی۔۔۔۔داریا کی بیسٹ فرینڈ فارحہ۔۔۔یاد تو ہو گی ہماری گفتگو۔۔۔۔ارحان اسے پوچھنے لگا۔۔۔کہاں ہے داریا پلیز مجھے بتاؤ مجھے اس سے ملنا ہے۔۔۔۔اگر وہ یہی موجود ہے تو اب تک مجھ سے آ کے ملی کیوں نہیں

اب اسے کیوں ڈھونڈ رہے ہیں آپ؟ فارحہ نے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارحان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔"فارحہ پلیز دیکھو میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔؟"

مسٹر ارحان تم اسے اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟"وہ آخر کار اپنی زندگی کو دوبارہ شروع کر رہی ہے پھر سے زندگی کی طرف لوٹ رہی ہے،اور تم اسے ماضی میں واپس گھسیٹنے کے لیے یہاں پھر سے آ گئے۔اس سے دور رہو، مسٹر ارحان خان۔اس بار، میں تمہیں اسے تکلیف نہیں پہنچانے دوں گی۔دیکھوں پلیز فارحہ ایک بار بس ایک بار میرا یقین کر کے دیکھو اس سے میری ملاقات کروادو۔۔۔فارحہ اسے بتانے لگی کہ یہ ناممکن ہے کیونکہ۔۔۔۔۔تین دن پہلے ہی داریا یو ایس اے ریسرچ کیلئے جا چکی ہے۔۔۔ارحان بے حس و حرکت اپنے ساکت وجود کو لے کے وہاں سے چلا گیا۔۔۔اسے ہر حال میں اب داریا سے رابطہ کرنا تھا اس سے بات کرنی تھی مگر اس کی شرمندگی اسے ایسا کرنے سے روک رہی تھی اس نے واقعی اسے بہت دکھ دیے تھے وہ اس قابل نہیں تھا اس کی زندگی میں پھر سے شامل ہو سکے۔مگر وہ اس سے غفلت نہیں

برتنا چاہتا تھا وہ کس حال میں ہے کیسی ہے کہاں ہے یہ سب جاننا چاہتا تھا۔۔۔اسے بنا بتائے ہی وہ اس کے ساتھ کھڑا رہنا چاہتا تھا۔۔اس کے بارے میں اسے یہ تمام انفارمیشن فارحہ ہی دے سکتی تھی مگر وہ ایسا کبھی بھی نہیں کرے گی ارحان یہ جانتا تھا۔ارحان یہی سب سوچ رہا تھا جب اسے ریسرچ سنٹر کے ایک سپر وائزر نے اسکا تعارف پروفیسر اویس سے کروایا اور بتایا کہ یہ یہاں کے سب سے بیسٹ نیوکلیئر فزکس کے پروفیسر ہیں۔۔۔اسے ایک دم یاد آیا کہ داریا بھی تو انہی کا نام لیا کرتی تھی اور وہ بھی تو نیوکلیئر انجینئرنگ کر رہی تھی۔۔۔اب ارحان جان چکا تھا اسے کیا کرنا ہے۔۔۔پروفیسر اویس اس کیلئے فرشتہ بن کہ آئے تھے جو کہ اسے داریا کی تمام انفارمیشن دے سکتے تھے۔۔۔۔۔اس نے بڑے ماہر انداز سے ان سے باتیں کرنا شروع کیں ۔۔۔۔اوہ تو آپ ہیں پروفیسر اویس جنہوں نے ابھی تین دن پہلے ہی اپنی سٹوڈنٹ کو یو ایس اے بھیجا ہے۔۔۔دیکھا تھا ایک آرٹیکل سوشل میڈیا پر۔۔۔پروفیسر اویس مسکراتے ہوئے فخریہ انداز میں بتانے لگے آپ شاید داریا کی بات کر رہے ہیں۔۔۔۔جی جی شاید یہی تھا اس کا نام ۔۔۔ارحان ان کی تائید کرتے ہوئے بولا۔۔۔سپر وائزر جو کہ ارحان جو نکما سمجھتا تھا اس سے بہت متاثر ہوا۔۔۔بہت ذہین بچی ہے وہ بلکہ اس کو ریفر کرنے سے لے کر اس کے رہنے تک کا

بندوبست میں نے کیا ہے۔۔۔پروفیسر اویس بتانے لگے۔۔۔ارحان اب اصل بات کی طرف آیا اوہ تو یعنی آپ کے پاس اس کی تمام انفارمیشن ہے۔۔۔کیا آپ مجھے ان کی یونیورسٹی کے بارے میں آگاہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔پروفیسر اویس اسے تفتیشی نظروں سے دیکھتے ہیں ۔۔۔ارحان فوراسے بولنے لگا وہ دراصل آپ تو جانتے ہیں نہ کہ ہمارا تعلق بھی اب ریسرچ سنٹر سے ہے تو ہو سکتا ہے کل کو وہ کوئی بڑی سائنٹسٹ بن جائے تو ہمیں اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے نہ۔۔۔۔تو ایسے لوگوں کے بارے میں علم ہونا چاہیے نہ۔۔۔۔پروفیسر اویس تھوڑا پر سکون ہوتے ہوئے بولے۔۔۔۔آپ ایسا کیجئے اپنا ویٹس ایپ نمبر مجھے دے دیں میں ابھی آپ کو اس کی انفارمیشن سینڈ کر دیتا ہوں۔۔۔ارحان دل ہی دل میں قہقہے لگانے لگا کہ داریا اس پروفیسر اویس سے ڈرتی تھی جسے اس نے صرف دو منٹ میں پاگل بنا دیا۔۔۔

اس کے بعد ارحان نے ریسرچ سنٹر کے کانٹیکٹس یوز کرتے ہوئے داریا کی تمام انفارمیشن نکلوالی۔اس کے ساتھ ساتھ وہاں اس کی لیب میں کمپیوٹر سسٹم مینج کرنے والا کلرک ارحان کا دوست نکلا۔اس نے اسے داریا کی ہر انفارمیشن اس تک پہنچانے کو کہا۔۔۔داریا کو ریسرچ کے پہلے دن سن فلاورز کا بکے آن لائن بکنگ کروا کے بھجوانے والا بھی ارحان ہی تھا

۔۔۔ارحان نے اپنے اسی دوست کی مدد سے داریا کے موبائل میں ٹریکر فکس کروادیا تھا۔۔۔۔ اب وہ جہاں بھی جاتی اس کی لائیو لوکیشن ارحان کو مل جاتی اور وہ بکے لانے والے ڈیلیوری بوائے سے شیئر کر دیتا اور وہ ہمیشہ داریا کے عین سامنے لا کے بکے دیتا۔۔۔۔جب فرسٹ ٹرم کے رزلٹ پر داریا نے بکے اٹھا کے ڈیلیوری بوائے کے منہ پر مارا تھا تب ارحان اس ڈیلیوری بوائے کے ساتھ کال پر ہی تھا اور وہ بہت ہنسا تھا۔۔۔اسے لگتا تھا داریا ایسا بہت پہلے کر دے گی مگر اس نے دیر کر دی لیکن ایسا کیا ضرور۔۔۔۔اس لیے اس نے اس کے بعد سے شہر بھر کے تمام فلاورز شاپ سے اسے پھول بھجوائے تاکہ وہ ایسا دوبارہ نہ کر سکے۔۔۔۔جس دن داریا کو ایوارڈ ملنا تھا اس دن وہ خود سن فلاور کا بکے لیے اسے آمنے سامنے ملنے آیا تھا۔۔۔۔۔لیکن اس کی آنکھوں میں اپنی دی ہوئی تکلیف اور اذیت آج بھی تازہ دیکھ کر اس میں ایسا کرنے کی ہمت نہ ہوئی اور پھر اس نے ادھر موجود ایک بچے کے ہاتھ وہ بکے داریا کو پہنچا دیا۔۔آج اس نے پہلی بار داریا کو حقیقت میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔وہی خوبصورت سرمئی آنکھیں۔۔۔۔وہی مسکراہٹ ۔۔۔وہی خوبصورت حجاب۔۔۔۔بس اگر کچھ فرق تھا تو صرف اس کی آنکھوں میں موجود تکلیف جو کہ ارحان کیلئے بھی تکلیف کا باعث بن رہی تھی۔۔۔پاکستان آنے سے پہلے اس نے

داریا کی جاب والی لیب میں داریا کو اس کے پروجیکٹ کیلئے ریفر کرنے کی درخواست کی اور ایک بار پھر ریسرچ سنٹر کے حوالے کی وجہ سے اس کی بات مان لی گئی اور داریا کو پاکستان بھیج دیا گیا

ارحان نے دوسری بار داریا کو اسلام آباد کی سپر مارکیٹ میں ثانیہ بیگم اور رضوان صاحب کے ساتھ شاپنگ کرتے دیکھا تھا اس کو دو منٹ بھی نہیں لگے تھے یہ پہچاننے میں اس وقت داریا کے ساتھ موجود لوگ اس کے

والدین ہیں۔

☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ارحان کے ساتھ اپنی تازہ ترین بحث پر غصے میں داریا اپنے کیبن میں جا کے بیٹھ گئی۔اس کو ہمیشہ امید تھی کہ ان کا رشتہ ٹھیک ہو جائے گا اور جب اس نے یہ اس امید کو ہی چھوڑ دیا تب ارحان اس رشتے کو ٹھیک کرنے کیلئے آ گیا تھا، لیکن اس بار ایسا لگتا تھا کہ ان کا ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف ہونا مقصود ہے۔

وہ یقین نہیں کر سکتی تھی کہ ارحان کے ساتھ اس کی پہلی ملاقات اس طرح ہو گی

اس نے اپنے اندر گھوم رہے ہنگامہ خیز جذبات سے خود کو ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے خود کو اپنے کام میں لگا لیا۔ لیکن ارحان اور اس کی گفتگو اس کے دماغ میں گھوم رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے سانس لی اور خود کو اپنے کام پر توجہ مرکوز کرنے پر مجبور کیا۔وہ جانتی تھی کہ اسے اگلے چھ ماہ تک ارحان کو برداشت کرنا پڑے گا کیونکہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے پاکستان آنے سے پہلے کانٹریکٹ پیپرز سائن کر کے آئی تھی۔اب اسے سمجھ آ گیا تھا ارحان جانتا تھا کہ وہ کبھی بھی

اس کے ساتھ کام نہیں کرے گی اسے دیکھنے کے بعد تب ہی اس نے پہلے کانٹریکٹ سائن کروایا تھا۔

اب صبح سے دوپہر ہو چکی تھی مگر داریا نے خود کو ابھی بھی کاموں میں الجھائے رکھا تھا تاکہ اس کا ارحان سے آمنہ سامنہ نہ ہو لیکن وقتاً فوقتاً اس کو ارحان کا خیال آتا رہا اور اس کے دل میں اس سے تمام گلے شکوے ختم کر کے ایک نئی شروعات کرنے کی خواہش پیدا ہوئی جس کو اس نے فوراً رد کر دیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس دفعہ بھی ارحان اسے چھوڑ جائے گا۔اور وہ خود کو پھر سے کسی تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ جی، پلیز میری مدد کریں،"اس نے سرگوشی کی۔""""صحیح کام کرنے اور اپنے ایمان پر ڈٹے رہنے پر میری مدد کریں۔۔۔

داریا جانتی تھی کہ آگے کا راستہ مشکل ہو گا، لیکن وہ ہمت کے ساتھ اس کا سامنا کرنے کے لیے پر عزم تھی۔ وہ ارحان کے ساتھ کام کرتی رہے گی لیکن وہ اپنے عقیدے اور اپنے دل کی حفاظت کو بھی یقینی بنائے گی۔

☆☆☆☆☆

کچھ دیر پہلے تھمنے والی بوندا باندی نے اسلام آباد کی سڑکوں پر گیلی مٹی کی خوشبو پھیلا رکھی تھی۔۔۔۔داریا جو کہ گھر سے نکلنے میں لیٹ ہو چکی تھی اب سڑک کنارے کھڑی اپنی گاڑی کے پنکچر ٹائر کا معائنہ کر رہی تھی۔ داریا نے گاڑی کا دروازہ کھول کر ہاتھ بڑھا کر اپنا فون باہر نکالا تا کہ وہ کسی میکینک کو بلوا سکے مگر اس کا موبائل پاور آف ہو چکا تھا۔۔۔وہ دن بھر اتنا مصروف رہتی تھی کہ تین تین دن اپنا فون چارج کرنا ہی بھول جاتی تھی۔۔۔اج وہ اپنی غلطی ہر پچھتا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسی وقت،ایک کالی مرسیڈیز کاراس کے پاس آ کے رک گئی۔داریا ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ یہ کون ہو سکتا ہے جب شیشہ نیچے ہوااوراس کوارحان کا چہرہ دکھائی دیا،وہ تفتیش کرتے ہوئے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے بولا۔"گاڑی کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے داریا؟"

www.novelsclubb.com

داریاجو کہ ارحان کو نظرانداز کرنے کی بھرپور کوشش کررہی تھی اسے بتانے لگی ہاں ٹائر پنکچر ہو گیا ہے لیکن میں خود اس کے ساتھ ڈیل کرلوں گی۔

"تمھیں یقین ہے؟"ارحان نے ابرو اٹھائے، جیسے وہ اسے چیلنج کر رہا ہو۔داریا نے جب اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تو وہ ہر بڑا کر بولنے لگا۔۔۔کیونکہ مجھے پورا یقین ہے اس سڑک پر دور دور تک تمہیں کوئی مکینک نہیں ملے گا۔

داریا اسے جتانے والے انداز میں بتانے لگی تو نہ ملے۔۔۔میرے پاس ایک سپیئر ٹائر موجود ہے۔۔۔اور میں جانتی ہو ٹائر تبدیل کرنا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو بہت اچھی بات ہے داریا مگر یہ آکلینڈ نہیں اسلام آباد ہے یہاں تمھارا اکیلے زیادہ دیر کھڑے ہونا ٹھیک نہیں اس لیے میں تمہیں لفٹ دے دیتا ہوں اور تمھاری کار میرا مکینک آ کے لے جائے گا۔۔"ارحان نے زور دے کر کہا،اس کا لہجہ نرم ہو گیا۔دیر ہو رہی ہے اور بارش بھی پھر سے شروع ہو گئی ہے اب تو۔

داریا ہچکچائی۔وہ اس سے کسی بھی قسم کی مدد نہیں لینا چاہتی تھی اور ارحان کی بات بھی تو درست تھی، بارش میں پھنس جانے کا خیال، اس کا فون ڈیڈ، اسے مزید خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے،" اس نے اپنی سخت آواز میں تسلیم کیا۔ لیکن تم مجھ سے زیادہ بات نہیں کرو گے

--

ارحان نے مسکرا کر کہا۔"اس کی فکر نہ کرو۔"

داریا ایک نظر ارحان کو دیکھ کر دروازہ کھولتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔اس مہینے یہ تیسرا موقع تھا جب ارحان اس کی مدد کے لیے آیا تھا اس کے بنا مدد مانگے۔پہلی دفعہ تب جب آفس سے واپسی پر اسے کیب نہیں مل رہی تھی اور وہ جانتا تھا کہ داریا کبھی بھی اس کے ساتھ

جانے کو راضی نہیں ہو گی اسی لیے اس نے شہوار سے کہہ کر اسے گھر بھجوایا تھا اور دار یا یہ بات جانتی تھی کہ ارحان نے ہی اسے گھر چھوڑنے کا بولا تھا۔۔۔دوسری دفعہ تب جب دار یا لفٹ میں پھنس چکی تھی تب ارحان نے اپنے تمام میٹنگز چھوڑ کر سب سے پہلے دار یا کو لفٹ سے باہر نکلوانے میں لگ جاتا ہے اور تیسری دفعہ تب جب لیب میں کام کرتے ہوئے کیمیکل اس پر گرنے والا ہوتا ہے تب ارحان اسے بچا لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اور ان تمام واقعات کے بعد بھی دار یا نے اب تک ارحان کا شکریہ ادا نہیں کیا تھا۔وہ تو غصے میں اس سب کا ذمہ دار بھی ارحان کو ہی ٹھہرا رہی تھی نہ وہ ہوتا اور نہ یہ عجیب و غریب واقعات اس کے ساتھ پیش آتے۔۔۔لیکن اب اس کو ارحان سے شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب تک کی ڈرائیو پر سکون تھی، بوندا باندی اب بھی جاری تھی۔۔گاڑی کے فرنٹ مرر پر گرنے والے بارش کے قطرے مسلسل چلتے ہوئے وائپر صاف کر رہے تھے۔دار یا اب بھی

کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔جبکہ ارحان بار بار ڈرائیو کرتا ہوا داریا پر نظر ڈال لیتا تھا۔۔

تم جانتی ہو داریا،ارحان نے اپنی آواز ہلکی کرتے ہوئے بات شروع تم واقعی بہت سخت ہو گئی ہو۔

داریا اسے گھورتے ہوئے بولتی ہے۔'آپ یہ صرف اس لیے کہہ رہے ہو کہ میں نے آپ کی لفٹ کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"شاید،"ارحان نے اعتراف کیا،اس کی آنکھوں میں ایک شرارت تھی۔۔اب تو مجھے تمہارے ماتھے پر غصے سے آئیں ہوئیں لکیریں بھی پیاری لگتی ہیں۔

داریا سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے۔۔۔۔کیا یہ میری تعریف تھی

"ہاں نہ،"ارحان نے زور دے کر کہا،اس کی نگاہیں غیر متزلزل تھیں۔

www.novelsclubb.com

داریا کے دل کی دھڑکن رک گئی۔وہ جانتی تھی کہ ارحان اس کے دل میں اپنے لیے جذبات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن اب وہ بہت سخت دل ہو چکی تھی، اپنے جذبات کا اعتراف خود سے کرنے سے بھی ڈرتی تھی

جو لگتا ہے لگتا رہے لیکن مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو اس نے سرگوشی کی، ارحان جس کو اس کی آواز صاف سنائی دی تھی یوایکٹنگ کرنے لگا ہو جیسے اس نے کچھ نہیں سنا

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا میں کچھ عرصے سے تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔وہ رک گیا۔۔۔وہ اب بھی داریا کو ہی دیکھ رہا تھا۔پر وہ دشمن جاناں کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی ایک دم بے تاثر

۔۔۔بالا خر اسنے اعتراف کیا

Dariya

I don't know when and how I started loving you more with each passing day, more than words can express, more than any poem can convey, and more than any heart can contain

داریا جس لمحے سے بھاگنا چاہتی تھی ایک بار پھر وہ اس کے ہو بہو تھا۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی، جواب دینا چاہتی تھی، لیکن ایسا لگتا تھا کہ اس کے پاس الفاظ ختم ہو چکے ہیں۔اس نے صرف ایک نظر ارحان کو دیکھا اور بے تاثر سی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جبکہ اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔اب دونوں جانب غیر واضح سی خاموشی چھائی ہوئی تھی جب آفس کے سامنے ارحان نے گاڑی روکی۔۔۔۔داریا سے اس کے اعتراف کا کوئی بھی جواب دیے بغیر ہی چلی گئی

☆☆☆☆☆

اسلام آباد کے ہلچل مچانے والے شہر میں، جہاں سڑکیں زندگی سے بھری ہوئی تھیں، داریانے خود کو پھر سے ایک مشکل میں پایا۔اس کی گاڑی اب کی بار ہیٹ اپ ہو چکی تھی، جس کی وجہ سے وہ ایک مصروف سڑک کے کنارے پھنس گئی تھی۔ جیسے ہی اس نے مدد کیلئے ادھر ادھر نظر دوڑائی ایک واقف نے اسے پکارا جسے وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔۔۔۔ہاں یہ وہی تھا۔۔۔۔۔۔یہ ارحان تھا۔۔۔جو ہر مصیبت کے وقت اس کی ڈھال بن جاتا تھا اور بن بلائے اس کی مدد کرنے آجاتا تھا۔۔۔۔اسے تو یوں لگتا تھا وہ اس کو کسی ٹریکر کے تھرو ٹریک کر رہا ہوتا ہے تب ہی تو ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔۔۔۔وہ کہاں جانتی تھی کہ وہ واقعی اسے ٹریک کرتا ہے اب سے نہیں پچھلے چار سالوں سے۔۔۔۔

"داریا، تم اب یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"ایسا لگتا ہے کہ میری کار ہیٹ اپ ہو چکی ہے،" اس نے مایوسی سے بھری آواز میں جواب دیا۔ اس دن کے بعد ان دونوں کے درمیان بات نہ ہوئی تھی مگر وہ دونوں نارملی ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے۔۔۔۔

اب اگر تم نے گاڑی لینے ہی تھی تو تھوڑی اچھی والی گاڑی لے لیتی۔۔۔۔ لیکن گاڑی تو پھر بھی سہی دکھتی ہے اتنے مسئلے نہیں کرنے چاہیے اس کو جتنے یہ کرتی ہے۔۔۔۔ مجھے تو تمھاری ڈرائیونگ سکلز پر شک ہے۔۔۔۔

داریا نے اپنی آنکھیں پھیلاتے ہوئے جواب دیا۔"اوہ، ہیلو، مسٹر سب جانتے ہیں۔"میں آکلینڈ میں دو سال سے بغیر کسی مسئلے کے گاڑی چلا رہی تھی اور میرے پاس انٹرنیشنل ڈرائیونگ لائیسنس بھی ہے۔یہ پاکستانی کاریں، سڑکیں اور ٹریفک ہی مسئلہ ہیں۔اب وہ چڑ کر بولی بلکہ یہ سب بھی مسئلہ نہیں ہے اصل مسئلہ آپ ہیں۔۔۔آپکی وجہ سے ہوتا ہے یہ سب۔

"آہ یہ تو سراسر الزام تراشی ہے،"ارحان نے ہنستے ہوئے کہا۔'اور یہ میری غلطی نہیں ہے کہ تمھیں سہی سے گاڑی چلانی نہیں آتی۔۔۔۔

داریا نے طنزیہ قہقہہ لگایا۔میں زیادہ تر لڑکوں سے بہتر گاڑی چلا سکتی ہوں اور یہ بات میں نہیں کہتی منت کہتی تھی۔۔۔وہ تو فین ہے میری ڈرائیونگ کی۔۔۔۔

پھر تو تمہیں ڈرفٹ کرنا بھی آتا ہو گا۔۔۔۔۔ارحان نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔بس چپ رہیں، مسٹر ارحان۔ غلطی میری نہیں ہے۔یہ سب آپکی ہی غلطی ہے۔جب بھی آپ آس پاس ہوتے ہیں، ایسا ہی ہوتا ہے میرے ساتھ۔

ارحان کی مسکراہٹ پھیل گئی۔"غلطی میری ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں، آپ کی غلطی ہے۔" داریا نے اس کے اقرار پر مہر لگائی۔ جب آپ آس پاس نہیں ہوتے تب سب ٹھیک ہوتا ہے۔ لیکن جیسے ہی آپ آتے ہیں، میری گاڑی کام کرنا ہی چھوڑ دیتی ہے۔

"ٹھیک ہے، اگر یہی وجہ ہے پھر تو، مجھے تمہارے آس پاس زیادہ وقت ہونا چاہیے،" ارحان نے اپنی آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ صرف اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ تمہاری گاڑی ٹھیک سے نہ چلے اور میں تمھاری مدد کو آسکوں۔۔۔۔۔

داریا نے اسے ایک بار پھر سے گھورتے ہوئے کہا۔ "ہاں، جیسے مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔

www.novelsclubb.com

ارحان نے جواب دیا۔"اوہ، لیکن مجھے تو یہی لگتا ہے،"مانوں یا نہ مانو لیکن تمھاری گاڑی میری مدد کے بغیر نہیں چل سکتی۔۔۔۔۔۔

"

میں تو جیسے منتیں کرتی ہوں نہ آئیں ارحان صاحب آ کے میری مدد کریں۔۔۔دار یا نے اسے جتانے والے انداز میں کہا۔۔۔

؟"اب وہ تھوڑا سنجیدگی سے بولا میرے ساتھ ہوتے ہوئے تمہیں کبھی کوئی پریشانی نہیں ہو گی ہر پریشانی کو تم تک آنے سے پہلے ہی ختم کر دوں گا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا نے پھر سے اسے اگنور کیا دل ہی دل میں کہ ساری پریشانی تو یہ خود ہے اور مسلسل چلتی ہوئی روڈ دیکھنے لگی۔

ارحان نے داریا کے ہاتھ سے اس کی گاڑی کی کیز پکڑ کر اسے لوک کر دیا۔۔۔۔

اور اس سے پوچھنے لگا بتاؤ کہا جانا ہے میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔داریا ہار مانتی ہوئی اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے میں چل رہی ہوں آپ کے ساتھ مگر یہ بات یاد رکھیے گا ابھی جو سب آپ نے میری ڈرائیونگ سکلز کا مزاق اڑایا ہے نہ اس کیلئے میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ارحان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔ٹھیک ہے مجھے اس کیلئے معافی کی ضرورت بھی نہیں۔

www.novelsclubb.com

داریا اب بھی خاموش ہی بیٹھی تھی

ارحان نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا، تو تم کہاں جا رہی تھی؟

داریا ہچکچاتے ہوئے اسے بتانے لگی بس اسلام آباد آئے ہوئے اتنا ٹائم ہو گیا تھا پر میں ابھی تک اس شہر کو پوری طرح دیکھ نہیں پائی تو اسی لیے تھوڑا بہت گھومنے نکلی تھی لیکن پھر سے گاڑی خراب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے، ویسے تم میرے شہر میں ہو میری وجہ سے تو اس شہر کو ڈسکور کرنے میں تمھاری مدد بھی مجھے ہی کرنی چاہیے،" ارحان نے کہا۔۔۔

داریا جانتی تھی اب ارحان کو منع کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا کیونکہ وہ اس کی نہیں سنے گا اس لیے اس نے اسے منع نہیں کیا۔۔۔ٹھیک ہے مگر یہ مت سمجھیے گا کہ میں آپ کے یہ سب کرنے سے آپ سے امپریس ہو جاؤں گی۔۔۔

وہ تو تم پہلے سے ہی ہو ارحان نے سرگوشی کی۔

اور اس طرح،انہوں نے اسلام آباد کی ڈسکوری کا سفر شروع کیا۔سورج افق کے نیچے ڈوب رہا تھا جو کہ آسمان کو نارنجی اور جامنی رنگوں میں رنگ رہا تھا۔۔ارحان داریا کو فیصل مسجد کی طرف لے گیا۔مسجد،سفید سنگ مرمر کا ایک شاندار ڈھانچہ تھی،اس کے

بلند و بالا مینار آسمان کی اونچائیوں کو چھو رہے تھے۔۔۔۔۔

یہ بہت خوبصورت ہے ناں۔۔۔اسلام آباد کی سب سے خوبصورت اور پر سکون جگہ ؟ ارحان نے کہا،اس کی آواز عقیدت کے ساتھ خاموش ہو گئی۔

داریا نے سر ہلایا، جبکہ اس کی آنکھیں مسجد کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔۔۔یہ متاثر کن ہے۔یہ واقعی بہت خوبصورت اور پر سکون جگہ ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ مسجد میں داخل ہوئے، ٹھنڈی ہوا دن کی سخت گرمی سے ایک خوش آئین راحت تھی ۔اندرونی حصہ روشنیوں سے جگمگا رہا تھا، سورج شیشے کی کھڑکیوں سے فلٹر ہو کے مسجد کے احاطے میں روشنی بکھیر رہا تھا، جس کی وجہ سے سنگ مرمر کے فرش پر کالیڈوسکوپک نمونے بن

رہے تھے۔آس پاس بہت سے سیاح موجود تھے جو کہ داریا کی طرح ہی مسجد کی خوبصورتی سے بہت متاثر ہو رہے تھے جبکہ کافی لوگ آس پاس بیٹھے عبادت میں مشغول تھے۔۔۔

"یہ وہ جگہ ہے جہاں میں اکثر سکون کی تلاش میں آیا کرتا ہوں،"ارحان نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا،اس کی نگاہیں مہراب پر مرکوز تھیں،

www.novelsclubb.com

داریا کے دل میں اس کیلئے ایک نرم گوشا سا پیدا ہوا،اس کی دنیا،اس کے عقیدے کی ایک جھلک وہ صاف صاف اس کی آنکھوں میں دیکھ سکتی تھی۔وہ مسجد سے گزرتے ہوئے،ایک وسیع جگہ سے گزرے جہاں کی دیواریں خوبصورت خطاطی سے آراستہ تھیں جبکہ ان کے قدم

کچھ دیر کو ٹھرے اور داریا نے سنگ مرمر میں کھدی ہوئی نازک پھولوں کے نقشوں کی تعریف کی۔

ان کا اگلا اسٹاپ گیگا مال تھا، جو دکانوں اور ریستورانوں کا ایک وسیع و عریض کمپلیکس تھا۔ داریا اس کی چہل پہل اور اس میں موجود مختلف قسم کے اسٹورز سے متاثر ہوئی۔

www.novelsclubb.com

یہ تو ایک شہر کے اندر ایک چھوٹے سے شہر کی طرح ہے، اس نے تبصرہ کیا، جب وہ مال میں گھوم رہے تھے، دکانیں دیکھ رہے تھے اور ونڈو شاپنگ کر رہے تھے۔

مال کے بعد، وہ کچھ دن پہلے ہی بننے والی لیک سٹی کی طرف چلے گئے۔ جہاں پر انہوں نے واٹر فال دیکھا۔۔۔

"یہ بہت پر سکون ہے،" دااریانے اس منظر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ 'پانی ہریالی، تازہ ہوا... یہ شہر کی ہلچل سے جدا ایک اچھی جگہ ہے۔

www.novelsclubb.com

ارحان مسکرایا۔ یہ آرام کرنے کے لیے میری پسندیدہ جگہوں میں سے ایک ہے۔ جب سے یہ بنی ہے میں کئی بار یہاں آچکا ہوں۔۔۔

جیسے جیسے شام گہری ہوتی گئی، وہ جھیل کے قریب ہی ایک آرام دہ ریستوران میں چلے گئے۔ ہوا مصالحوں کی خوشبو اور ہنسی کی آواز سے بھری ہوئی تھی۔ انہوں نے کھانے کا آرڈر دیا ، کچھ دیر بعد ہی ان کا کھانا آ گیا اور کھانا کھانے کے بعد ہی ارحان نے پوچھا، تو، داریا تمہارے اسلام آباد کو لے کے کیا خیالات ہیں اب؟

داریا نے جواب دیا۔ اسلام آباد خوبصورت ہے لیکن لاہور جتنا نہیں۔ لاہور لاہور ہے، اور لاہور جیسا کوئی بھی نہیں ایون کہ آکلینڈ بھی نہیں

ارحان نے مسکرا کر داریا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لاہور لاہور ہے۔ کوئی بھی شہر کبھی بھی واقعی لاہور جیسا نہیں ہو سکتا۔

جب بل آیا تو ارحان اپنے والٹ سے پیسے نکالنے لگا۔۔۔۔۔لیکن داریا نے اسے روک دیا کہ وہ صرف اپنا ہی بل دے جبکہ وہ اپنا بل خود دے گی۔

"لیکن تم میری مہمان ہو آج،" ارحان نے احتجاج کیا۔بل میں اپنی خوشی سے پے کر رہا ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا نے سر ہلایا۔آپ جانتے ہیں کہ سالار سکندر نے اپنی بیٹی سے کیا کہا تھا؟"جب تم اپنے والد یا بھائی کے علاوہ کسی دوسرے آدمی کے ساتھ کھانا کھاؤ تو اپنا بل خود ادا کرو۔یہ تمہیں ہر قسم کی غلط فہمی اور اسے خوش فہمی سے دور رکھے گا۔۔۔۔

سالار سکندر کا نام سن کر ارحان کا سارا موڈ خراب ہو گیا۔وہ جانتا تھا کہ وہ سالار سکندر کا حوالہ دے رہی ہے جو کہ اس کا سب سے بڑا دشمن تھا اور، داریا کا فیورٹ فنکشنل کریکٹر۔۔۔۔۔جس کو وہ بہت زیادہ فیسینیٹ کرتی تھی۔اس نے سر گوشی کی، ایک تو یہ سالار سکندر اور اس کے تمام فکشنل مین مجھے کبھی بھی اس کو متاثر نہیں کرنے دیں گے۔اللہ اس سالار سکندر اور اس کو لکھنے والی کا بھی الگ سے حصاب لے گا۔۔۔۔۔۔

داریا نے اب بھنویں اٹھا کر پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟؟؟

ارحان نے گہری سانس لی۔کچھ بھی نہیں۔۔۔۔"میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں"اس نے کہا،اس کی آواز ہلکی تھی۔مکینک کل دوپہر تک تمہاری گاڑی ڈیلیور کر دے گا۔اس لیے تمہیں آفس کیلئے صبح میں ہی پک کر لوں گا

داریا نے سر ہلایا۔نہیں،میں کیب بک کروالوں گی۔

www.novelsclubb.com

ارہان کو معلوم تھا کہ وہ اس کی پیشکش قبول نہیں کرے گی۔

ٹھیک ہے۔اس نے کہا۔اس کی آواز میں ہلکی تھی۔پھر کل ملتے ہیں۔اوکے بائے۔۔۔۔

اس کے گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔

☆☆☆☆☆

غلط فہمیوں اور تکلیف سے بھرے ہنگامہ خیز ماضی کے بعد، گزشتہ دنوں میں داریانے ارحان کے رویے میں ایک تبدیلی محسوس کرنا شروع کی تھی۔وہ اسے بہت توجہ دے رہا تھا ۔۔۔اس کی چھوٹی چھوٹی بات کا خیال رکھتا اس کی ہر چیز پر غور کرتا۔۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اب سب کچھ ٹھیک کر کے ہی چھوڑے گا وہ زیادہ توجہ دینے والا، غور کرنے والا تھا،اور ان کے تعلقات میں حقیقی طور پر سرمایہ کاری کرتا نظر آ رہا تھا۔اس کے اندر امید کی ایک جھلک اٹھی جب اس نے خود کو یقین دلایا کہ وہ اس بار اسے نہیں چھوڑے گا۔

آفس میں کئی بار ارحان اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا مگر داریا خود کو تھوڑا ریزرو رکھے ہوئی تھی۔۔اب انکے درمیان کی چھوٹی موٹی بحث ختم ہو چکی تھی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے بالکل نارمل وے میں بات کرتے تھے۔وہ داریا کو اس کے کام کیلئے موٹیویٹ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا۔۔۔۔ایک دن ارحان ریسرچ لیب گیا اور اس وقت داریا لیب کے راؤنڈ پر تھی۔۔۔تمام لوگوں کے درمیان ارحان اس کی تعریف کرتے ہوئے کہنے لگا مس داریا نے صرف چند مہینوں میں میری ریسرچ لیب کو نئی بلندیوں پر پہنچا دیا ہے،" یہ کہتے ہوئے،اس کی آواز تعریف سے بھری ہوئی تھی۔'آپ واقعی غیر معمولی ہیں۔'

داریا اسے عاجزی سے دیکھتے ہوئے بولی "میں صرف آپ کے پروجیکٹ کی نوعیت کے حصاب سے تمام ورکرز کو گائیڈ کرتی ہوں اور پھر باقی ساری محنت ان کی ہی ہوتی ہے اگر کوئی تعریف کا حقدار ہے تو وہ ہے یہ تمام لوگ۔۔۔۔۔

ایک شام، جب داریا آفس میں کام کر رہی تھی، ارحان اس کے کیبن میں گیا اور اسے بتانے لگا۔ "میں آج تمہاری پریزنٹیشن سے بہت متاثر ہوا ہوں۔۔۔ واقعی تم نے بہترین طریقے سے ہمارے قدیم ماڈلز کو ماڈرن وے میں ڈیزائن کیا ہے۔۔۔۔ یہ تمہاری ڈیوٹی میں نہیں تھا مگر پھر بھی تم نے آئیڈیا دیا اس چیز کیلئے میں تمھارا شکر گزار رہوں گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا نے اس کی طرف دیکھا، اس کی آنکھیں شکر گزاری سے چمک رہی تھیں۔ """

"شکریہ۔""" وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

☆☆☆☆☆

جب داریا گھر میں داخل ہوئی تو زیرے اور ہلدی کی خوشبو، جو کہ ایک واقف سکون دہ خوشبو تھی، ہوا میں موجود تھی۔ یہ جمعہ کی شام تھی، اور ثانیہ بیگم کے کھانا پکانے کی خوشبو اس کی بھوک میں اضافہ کر رہی تھی۔

"داریا، آؤ بیٹھو۔" ثانیہ بیگم نے سے اسے پکارا۔ ان کی آواز میں ایک جوش موجود تھا جو غیر معمولی تھا۔ داریا نے اپنی ماں کو صوفے پر بیٹھے ہوئے پایا، ان کا چہرہ ایک مسکراہٹ سے چمک رہا تھا۔ ان کے پاس ایک عورت بھی بیٹھی تھی۔

"داریا، یہ سلمیٰ ہے،"ثانیہ بیگم نے گرم جوشی سے بھری آواز میں کہا۔"تمہیں یاد ہے، میں نے تمہیں بتایا تھا۔ہم کالج میں دوست تھے،اور تقریباً بیس سال بعد ہماری ملاقات کل سپر مارکیٹ میں ہوئی تھی۔۔۔۔

داریا نے ماں کی بات کی تائید کی۔۔۔اوا چھا۔۔۔۔۔۔سلمیٰ آنٹی۔۔۔کیسی ہیں آپ؟۔۔۔۔آپ سے مل کر خوشی ہوئی آنٹی،"داریا نے کہا،اس کی آنکھیں سلمیٰ آنٹی کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کتنی بڑی ہو گئی ہو تم داریا۔۔۔۔آخری بار جب تمہیں دیکھا تب تم بہت چھوٹی تھی،" سلمیٰ آنٹی نے کہا،ان کی آواز نرم لیکن مضبوط تھی۔۔۔تم تو ہو بہو رضوان بھائی کی طرح

دکھتی ہو۔۔۔ماشاءاللہ بہت پیاری ہو تم۔۔۔اللہ تمہارے نصیب بھی اچھے کرے۔۔۔۔
داریا اب خاموشی سے ان کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔

"اور داریا،" سلمیٰ آنٹی نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا، "اگر تم تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے پہنچ جاتی تو میرے بیٹے سے مل لیتی وہ مجھے چھوڑ کر ابھی کچھ دیر پہلے ہی گیا ہے۔۔۔داریا آنٹی کی اس عجیب و غریب بات کو سمجھ نہ سکی اور تذبذب میں آنٹی کو دیکھتی گئی۔۔۔۔۔۔

رات کے کھانے کے بعد، داریا کو اپنے کمرے میں جانے کا بہانہ مل گیا۔اس نے انہیں آفس کا کام کرنے کا کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی، کیونکہ وہ آنٹی کی بات پر ابھی بھی حیران تھی ۔۔۔ایسے کون کہتا ہے اپنے بیٹے سے ملنے کو۔۔۔اور اگر غلطی سے ان کا بیٹا انہیں واپس لینے آجاتا اور ثانیہ بیگم کو پھر سے اس کی شادی کروانے کی جلدی پڑ جاتی تو اب کی بار وہ انہیں ٹال نہ سکتی کیونکہ ثانیہ بیگم جو ٹھان لیتیں تھیں وہ کر کے ہی رہتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

آنٹی سلمیٰ کو ان کے گھر آئے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ بیت چکا تھا جب انہوں نے آج پھر سے ثانیہ بیگم کو فون کیا۔۔۔۔اسلام و علیکم سلمیٰ کیسی ہو۔۔۔۔۔ سلمیٰ آنٹی نے جواب دیا

واعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ۔۔۔ثانیہ بیگم شکوہ کرتے ہوئے بولیں میں تو ٹھیک ہوں تم۔۔۔لیکن تم نے جانے کے بعد کوئی رابطہ کیوں نہیں کیا۔۔۔۔سلمیٰ آنٹی نے جواب دیا ۔۔۔۔ثانیہ وہ مجھے تم سے کوئی بہت ضروری بات کرنے تھی لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں کیسے کروں۔۔۔کیا ہوا سلمیٰ تم مجھ سے کوئی بھی بات بنا ہچکچاہٹ کے کر سکتی ہوں۔۔۔ہاں جانتی ہوں۔۔۔وہ دراصل تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم داریا کیلئے کوئی مناسب رشتہ ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔میں چاہتی ہوں کہ تم داریا کا رشتہ مجھے دے دو میرے بیٹے کیلئے۔۔۔۔تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔۔۔ثانیہ بیگم جن کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔نہیں نہیں بھلا مجھے کیا اعتراض ہو گا۔۔۔۔تو بس پھر مجھے جلدی سے ہاں کر دو تاکہ میں داریا کو اپنی بیٹی بنالوں۔۔۔۔ثانیہ بیگم کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی سلمیٰ آنٹی کو ہاں کر دیں۔۔۔لیکن رضوان صاحب کا خیال کر کے انہوں نے تھوڑی مہلت مانگی سوچنے کیلئے۔۔۔۔تمہیں تو پتہ ہے میں رضامند ہوں سلمیٰ لیکن میں چاہتی ہو رضوان سے پہلے اس بارے میں بات کر لوں کیونکہ داریا اس معاملے میری تو کبھی سنے گی ہی نہیں لیکن رضوان ہی اسے قائل کر سکتے ہیں۔۔۔چلو ٹھیک ہے تمہیں کتنا بھی وقت چاہیے لے لو مگر مجھے جواب ہاں میں ہی چاہیے

۔۔۔۔۔۔۔میں تمہارے فون کا انتظار کروں گی۔۔۔۔کہتے ہوئے سلمیٰ آنٹی نے فون رکھ دیا

۔۔۔۔

ثانیہ بیگم کی تو خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی اس بار تو داریا کو ہر حال رضامند کر کے ہی رہیں گی آخر کو ان کی دوست کا بیٹا اتنا قابل ہے نہ کرنے کا تو کوئی جواز ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔۔۔آخر کہاں ملتے ہیں ایسے لڑکے کا رشتہ جو کہ اکلوتا ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب بزنس مین بھی ہو۔۔اور تو اور اسے داریا کے باہر جا کر پڑھنے پر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆

اگلی شام رضوان صاحب کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد ثانیہ بیگم نے داریا سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔داریا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کی آنکھوں میں امید تھی۔۔۔۔میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں کیا تم میری بات مانو گی؟؟؟؟

جی ماما بولیں۔۔۔کیا بات کرنی ہے آپ کو۔۔۔۔داریا نے ماں کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔ایسے نہیں پہلے وعدہ کرو کہ تم میری بات ضرور مانو گی۔۔۔۔۔ماما ایسا بھی کیا ہے؟؟؟۔۔۔۔ثانیہ بیگم اس کو ایموشنلی بلیک میل کرتے ہوئے نہیں پہلے وعدہ کرو۔۔۔۔ داریا جو کہ بات سمجھنے سے قاصر تھی کہنے لگی اچھا ٹھیک ہے میں وعدہ کرتی ہوں جو بھی آپ کہیں گیں میں آپکی بات مانوں گی۔۔۔۔

ثانیہ بیگم نے ایک لمبی سانس بھری اور بات کا آغاز کیا۔۔۔۔ سلمیٰ نے تمہارا ہاتھ اپنے بیٹے کیلئے مانگا ہے۔۔۔۔داریا شاک سے۔۔۔واٹ ماما۔۔۔میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا مجھے

کچھ ٹائم دیں جس دوران آپ مجھ سے اس بارے میں بات نہیں کریں گیں۔۔۔۔۔ثانیہ بیگم اس سمجھاتے ہوئے دیکھو بیٹا اچھے رشتے بار بار نہیں آتے وہ بہت اچھا ہے تم ایک دفعہ ہاں کر دو پلیز تاکہ ہم تمہارے فرض سے آزاد ہو سکیں۔۔۔۔۔۔

داریا ابھی بھی شاک میں تھی۔جب ارحان اسکی زندگی میں نہیں تھا تو اس نے کبھی کسی کو اپنی زندگی میں داخل نہیں ہونے دیا تھا لیکن آج تو ارحان اس کی آنکھوں کے سامنے تھا وہ کیسے ہاں کر سکتی تھی۔۔۔۔اس کو لگا تھا کہ شاید ارحان اس سے اپنی محبت کا اظہار صاف صاف الفاظ میں ضرور کرے گا کیونکہ ڈھکے چھپے الفاظ میں تو وہ اسے کئی بار اس میں اب تک دلچسپی ہونے کا اشارہ دے چکا تھا۔۔اور اگر وہ ایسا کرتا تو داریا فیصلہ کر چکی تھی ثانیہ بیگم اور رضوان صاحب کو ارحان کے بارے میں سب بتادے گی اور ان کو شادی کیلئے منالے گی۔۔پر اب اس کے کانٹریکٹ کو ختم ہونے میں دو ہفتے رہ گئے تھے پر ارحان نے اب تک ایسا نہیں کیا تھا۔اس نے

فیل الحال کیلئے ثانیہ بیگم کو ٹالنے کی کوشش کی۔۔۔ماما اگلے مہینے میری فلائٹ ہے امریکہ کی ۔۔۔۔ادھر میری ڈگری ہے۔۔۔۔میری جاب ہے۔۔۔۔۔میں اس پر کمپرومائز نہیں کر سکتی ۔۔۔۔مجھے اس سب مسئلے کو دیکھنے کیلیے تھوڑا ٹائم اور دے دیں۔۔۔۔اب وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اگر توارحان نے اسے ان دو ہفتوں میں پرپوز کر دیا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ اب اپنی ماں کے آگے ہتھیار پھینک دے گی اور اس رشتے کیلیے راضی ہو جائے گی۔۔اس نے ارحان کو ایک آخری موقع دینے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔۔

ثانیہ بیگم کا چہرہ اتر سا گیا۔"""""لیکن داریا، یہ بہت اچھا پرپوزل ہے تمہارے لیے،" "اس نے احتجاج کیا۔

اور اس نے اس بات کا بھی یقین دلایا ہے کہ کبھی بھی وہ تمھاری پڑھائی اور تمھارے کیریئر کو لے کے رکاوٹ نہیں بنے گا۔۔۔اور تمہارے ساتھ خود امریکہ رہے گا تمہاری ڈگری ختم ہونے تک۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماما پلیز تھوڑا سا ٹائم۔۔۔۔ تھوڑا سا۔۔۔۔۔ثانیہ بیگم نے اسے پوچھا اور کتنا ٹائم چاہیے تمہیں۔۔۔۔دار یا نے ان کو تسلی دیتے ہوئے بتایا بس مجھے واپس لاہور جانے تک کا ٹائم دے دیں۔۔۔میں لاہور جا کے آپ کو اپنا فیصلہ سنا دوں گی۔۔۔۔ثانیہ بیگم دار یا کی بات پہ یقین کرتی تھیں۔۔۔۔اس لیے اب کچھ مطمئن ہو چکی تھیں

☆☆☆☆☆

ارحان کے آفس کی فلورو سینٹ لائٹس چمک رہی تھیں، وہ اپنے کیبن کا دروازہ کھول کر دار یا کے کیبن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔دار یا کے اس کے آفس میں تقریباً آخری دن چل رہے تھے۔۔۔ارحان آج دار یا سے ہر حال میں بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ارحان کے پروجیکٹ کا تقریباً تمام کام مکمل تھا۔ارحان جب دار یا کے کیبن میں پہنچتا ہے تب دار یا وہاں موجود نہیں تھی۔وہ شاید لیب میں راؤنڈ لگانے گئی ہوئی تھی۔۔۔۔ارحان وہی بیٹھ کر دار یا کا انتظار کرنے لگتا ہے جب اس کی نظر اس کے ہینڈ بیگ سے گرتے ہوئے پیکڈ کی چین پر پڑتی ہے جو آکلینڈ میں

www.novelsclubb.com

داریا نے اس کیلئے ہی خریدا تھا وہ دیکھتے ہی سمجھ جاتا ہے یہ ضرور اس نے اس کیلئے ہی لیا ہو گا اور اس کو مسکراتا ہوا داریا کو تنگ کرنے کے غرض سے اپنی پوکٹ میں رکھ لیتا ہے۔۔۔۔۔

لیب سے تقریباً تمام ورکرز جا چکے تھے۔۔۔ مگر داریا کو ایک دفعہ اپنے کولیکٹڈ ڈیٹا کو ماڈلز کے ساتھ میچ کرنا تھا جس کی وجہ سے وہ دیر تک لیب میں ہی موجود تھی۔۔۔ داریا ابھی کام میں ہی مصروف تھی جب اس نے سانس لینے میں کچھ تکلیف محسوس کی۔۔۔۔۔ پہلے تو اس نے صرف اسے وہم سمجھا مگر پھر جب اس کی طبیعت بگڑنے لگی تو اس نے دروازے کی طرف جانا چاہا۔۔۔ وہ بمشکل قدم اٹھاتے اٹھاتے دروازے تک پہنچی جو کہ کوئی باہر سے بند کر چکا تھا یہ سمجھ کر کہ شاید لیب میں کوئی میں ہے۔۔۔ کیونکہ لیب کو سوا چھے بجے بند کر دیا جاتا تھا۔۔۔۔۔ اس کے سینے میں خوف و ہراس پھیل گیا اس نے دروازہ کھولنے کی بہت کوشش کی۔۔۔ اور دروازے کو دھکا دیا، دروازہ ہلنے سے انکار کر رہا تھا۔ دروازہ کھولنے کی بھرپور کوشش کرنے کے بعد بھی جب دروازہ نہیں کھلا تو وہ وہی زمین پر بیٹھ گئی اور سانس لینے کی کوشش کرنے لگی ۔۔۔۔ اس کی نظر سامنے پڑے ہوئے کاربن مونو آکسائیڈ کے گیس سلینڈر پر پڑی جو کہ آج ہی فل کروا کے ایکسپیریمنٹ کیلئے مگوایا گیا تھا۔۔۔ اس کو اب وجہ سمجھ آ چکی تھی لیب میں اس

سلینڈر کی لیکج ہوئی ہے جس کی وجہ سے اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔اس کے کانوں میں بار بار رضوان صاحب کی آواز گونج رہی تھی میری بیٹی تو بہت بہادر ہے وہ ہر چیز کا مقابلہ کر سکتی کبھی ہمت نہیں ہارتی۔۔۔۔وہ بار بار خود کو ہمت دلانے کیلئے یہ بات ریپیٹ کر رہی تھی میں اپنے بابا کی بہادر بیٹی ہوں اور میں ہمت نہیں ہاروں گی۔۔۔کوشش کروں گی اور یہاں سے نکل جاؤ گی۔۔۔۔اس نے پھر سے ایک بار آواز لگانی شروع کی اور دروازے کو زور زور سے بجانے لگی۔۔۔کیونکہ کچھ دیر اگر مزید وہ ادھر رہتی تو اس کی موت واقع ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔اس کا دل بیٹھی جا رہا تھا۔۔۔۔۔اس کو سب کچھ ختم ہوتا نظر آیا۔۔۔۔اس کی سانسیں چل رہی تھیں، وہ جدوجہد کر کے سانس لے رہی تھی۔اس کی بینائی دھندلی پڑ رہی تھی، کمرہ گھوم رہا تھا۔ وہ ٹھوکر کھا کر گری، وہ کسی کیڑے کی طرح رینگتی ہوئی دروازے تک پہنچی، لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔آخری کوشش کے ساتھ ہی وہ زمین پر بے ہوش ہو کر گر گئی، شعور دھندلا ہوا تھا۔

ارحان کی نظر جب وہاں پڑی گھڑی پر پڑی جو کہ اب ساڑھے چھ بجا رہی تھی۔۔۔اسے لگا شاید داریا گھر جا چکی ہو گی۔۔۔۔گھڑی پر ٹائم دیکھ کر وہ واپس اپنے کیبن میں جانے کیلئے مڑا جب اس کی نظر وہاں پڑے داریا کے موبائل اور بیگ پر پڑی جو اس بات کی علامت تھی کہ داریا ابھی یہی آفس میں موجود ہے۔۔۔۔وہ داریا کو دیکھنے کیلیے باہر گیا جب اس نے سامنے کھڑے پیون کو دیکھا اور اسے لیب سے داریا کو بلوا کے لانے کو کہا۔۔۔۔تب پیون نے اسے بتایا کہ وہ تو پندرہ بیس منٹ پہلے ہی لیب کو لاک کر چکا ہے ارحان کو اب پریشانی ہونے لگی تھی اگر داریا لیب میں نہیں تھی کیبن میں نہیں تھی تو گئی کہاں۔۔۔اس کو نہ جانے کیوں ایک عجیب سا خیال آیا کہ کہی

دار یالیب میں تو نہیں لاک ہو گئی۔۔اس کا دل اس کی پسلیوں پر ہتھوڑا مار رہا تھا۔۔۔وہ بھاگا بھاگا اپنے کیبن میں گیا اور وہاں جا کے جلدی سے لیب کی سی سی ٹی وی فوٹیج نکال کر دیکھنے لگا۔۔۔ اسے جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا تھا۔۔۔ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کے سی سی ٹی وی کیمرے کی فوٹیج سے اس کا خون جم گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ریسرچ لیب کی طرف بھاگا، پیون اس کے پیچھے تھا، اس کا چہرہ تشویش سے بھرا ہوا تھا۔

ارحان نے دروازہ کھولا، اس نے پیون سے کہا، ایمبولینس بلاؤ! وہ بے ہوش ہے۔۔۔۔

وہ داریا کے پاس گھٹنے ٹیکتا بیٹھ گیا،اس کا ہاتھ اس کی نبض تک پہنچا تھا۔۔۔اس کی ڈھرکن چلتی دیکھ کر ارحان کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔۔وہ داریا کا چہرہ تھپتپانے لگا داریا۔۔۔۔داریا آنکھیں کھولو پلیز۔۔۔۔دیکھوں میں ارحان تمہیں بلا رہا ہوں۔۔۔تم تو میری ہر بات مانتی ہو نہ بس پلیز ایک بار اٹھ جاؤ ایک بار آنکھیں کھول لو قسم سے ساری زندگی تمہارے ساتھ رہو گا کبھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤ گا۔۔۔۔لیکن سامنا پڑا وجود اب بھی بے حس و حرکت تھا جس میں اس کی جان بستی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسوں بھ رہے تھے۔۔۔وہ زندگی میں پہلی بار خود کو اتنا بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں ایمبولینس پہنچ گئی،سائرن بجنے لگے،ارحان نے داریا کو ایمبولینس تک پہنچایا۔ارحان اس کے ساتھ ہی ایمبولینس پر سوار ہوا تھا،اس کا دل خوف سے بھرا ہوا تھا اسے

آج پتہ چلا تھا کسی کو کھونے کے ڈر کی تکلیف کیا ہوتی ہے۔۔وہ ہر صورت اس کی زندگی چاہتا تھا چاہے بدلے میں اسے خود کی جان ہی کیوں نہ گنوانی پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اس سب لاپرواہی کا قصوروار خود کو ٹھرا رہا تھا۔۔اسے معلوم ہونا چاہیے تھا،اسے چیک کرنا چاہیے تھا۔ لیکن اب،اس کی زندگی ہی سب سے اہم تھی جس کیلئے وہ ہر پل اللہ سے دعا کر رہا تھا۔

داریا کو اب ٹریٹمنٹ مل چکا تھا۔۔۔اس کی طبیعت بہت بہتر تھی۔۔۔وہ کچھ دوائیوں کی وجہ سے ابھی نیند کے زیرِ اثر تھی جب اسے ہلکا ہلکا ہوش آنا شروع ہوا۔۔۔وہ کافی بے چین سی لگ رہی تھی۔۔۔۔اس نے اپنے آپ کو ایک ایسی جگہ پر پایا جہاں اس کا دم گھٹ رہا تھا اور اس کے چاروں طرف شیشے کی دیواریں تھیں۔۔۔شیشے کے پار اسے سب کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔رضوان صاحب ارحم ثانیہ بیگم اور ارحان اور وہ سب شیشے کے پار بیٹھی داریا کو دیکھ رہے تھے۔۔۔اس نے ان سب کو مدد کیلئے پکارنا شروع کیا۔۔۔۔بابا بابا مجھے

یہاں سے نکالیں پلیز۔۔۔۔میں مر جاؤ گی پلیز۔۔۔۔پلیز مجھے یہاں سے نکالے۔۔۔۔رضوان صاحب نے اسے منہ پھیر لیااور آہستہ آہستہ اس کی نظروں سے اوجھل ہونے لگے۔۔۔۔۔پھر اس نے اپنی ماں کی جانب دیکھا۔۔۔وہ تواس کی ماں تھی وہ تو کبھی اس کو یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی پکارنے لگی ماما آپ تو پلیز مجھے یہاں سے نکالنے کی کوشش کریں میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔۔ماما پلیز مجھے اس اذیت سے بچالیں۔۔۔جبکہ ثانیہ بیگم بھی اس سے منہ پھیرتی ہوئی اس کے پاس سے چلی گئیں۔۔۔۔اب داریا اپنے بھائی کی جانب بڑھی وہ تو ہر حال میں اپنی بہن کا ساتھ دیتا تھا وہ اسے یوں نہیں چھوڑے گا وہ اب اسے مدد کیلئے پکارنے لگی ارحم میرے بھائی تم کچھ کرو مجھے یہاں سے نکالو میں مر رہی ہوں یہاں پر۔۔۔۔ماما بابا مجھ سے ناراض ہیں شاید وہ مجھے یوں یہاں چھوڑ گئے ہیں۔۔۔۔ارحم بھی داریا سے منہ پھیر لیتا ہے اور وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔۔اب اس کی نظر ارحان پر پڑتی ہے۔۔۔۔ارحان پلیز تم ہی کچھ کرو مجھے یہاں سے نکالو تم نے تو مجھے کہا تھا کہ تم میرے تک پریشانی کو پہنچنے سے پہلے ہی ختم کردوں گے پر تم مجھے کب سے اس تکلیف میں دیکھ رہے ہو مجھے آزاد کردو اس تکلیف سے۔۔۔۔پلیز مجھے نکالو۔۔۔۔اب کی بار وہ صدمے سے نیچے زمین پر گر جاتی ہے جب ارحان بھی اسے وہاں پر تنہا چھوڑ جاتا ہے۔۔۔۔وہ سوچتی ہے

وہ ارحان سے امیدیں کیوں لگا رہی تھی وہ تو ہمیشہ اسے ایسے ہی چھوڑ جاتا ہے اور اب اس کی وجہ سے اسے اس کے گھر والے بھی چھوڑ کر جا چکے تھے۔۔۔اسے لگتا ہے یہ تمام لوگ اس سے ناراض تھے اس سے شاید کوئی غلطی ہوئی تھی جس وجہ سے وہ اس سے بات کیے بغیر چلے گئے ۔۔۔اس کے بعد اس کو اپنی سانسیں ختم ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔دار یا نے ایک دم سے آنکھیں کھولیں جب کہ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔۔۔اس نے خود کو ہاسپٹل میں پایا ۔۔۔یعنی کے وقت رہتے ہی اس کو بچا لیا گیا تھا۔۔۔مگر اب تک خواب کے گہرے اثرات دار یا کے چہرے پر موجود تھے۔۔۔اسے لگا تھا سب لوگ اسے چھوڑ جائے گے حقیقت میں بھی ۔۔۔وہ اس ٹرانز سے باہر نہیں نکل پا رہی تھی۔۔۔اس کے دل میں ایک عجیب سا خیال آیا اگر وہ ایک بار پھر سے ارحان کی طرف راغب ہوئی تو اپنی زندگی کے تمام عزیز اور خوبصورت رشتے کھو دے گی۔۔۔کیونکہ جب جب ارحان اس کی زندگی میں شامل ہوا تھا اس سے اس کی کوئی نہ کوئی پیاری چیز چھین لی گئی تھی کبھی اصل دار یا۔۔۔۔کبھی اس کی عزت نفس اور اگر اس بار پھر وہ اسے اپنی زندگی میں شامل ہونے کا سوچے گی تو اسے بھی کھو دے گی اور اپنے تمام رشتوں

کو بھی۔۔۔۔۔وہ توہم پرست تو نہ تھی مگر وقت اور حالات نے اسے ایسا سوچنے پر مجبور کر دیا تھا ۔۔۔وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہوتے ساتھ ہی لاہور روانہ ہو جائے گی۔۔۔

ارحان داریا کے کمرے کے باہر ہی کھڑا تھا جب ڈاکٹر نے آ کے اسے داریا کی کنڈیشن سٹیبل ہونے کی اطلاع دی۔۔اس نے فوراً سے اللہ کا شکریہ ادا کیا اور ایک سکھ کا سانس لیا۔۔۔ ارحان نے کانپتی ہوئی آواز سے پوچھا ڈاکٹر اب وہ ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔۔جی مسٹر ارحان وہ ٹھیک ہیں بس دوائیوں کی وجہ سے سو رہی ہیں۔۔کچھ ہی دیر میں انہیں ہوش آ جائے گا آپ ان سے اب مل سکتے ہیں۔۔۔وہ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس کمرے میں داخل ہوا،اس کی نگاہیں اس کے نڈھال چہرے پر مرکوز تھیں۔داریا ویسے تو اب ہوش میں آ چکی تھی مگر ارحان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اس نے اپنی آنکھیں بند ہی رکھیں۔۔۔

جیسے ہی ارحان داخل ہوا، داریا نے فطری طور پر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ وہ اسے دوبارہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی، یہ سوچتے ہوئے کہ وہ صرف ارحان کی وجہ سے اپنے قیمتی رشتے نہیں کھو سکتی۔

اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے ارحان نرم، سرگوشیوں میں بات کرنے لگا۔'داریا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اب سے نہیں تب سے جب میں نے تمہیں دیکھا تک نہیں تھا صرف چند دن تم سے باتیں کی تھیں۔۔۔۔ تمہاری معصوم باتوں نے ارحان کا دل فتح کر لیا تھا۔ تم وہ سورج ہو جو میرے دنوں کو روشن کرتا ہے اور وہ چاند ہو جو اندھیری راتوں میں میری زندگی کو روشنی دیتا ہے امید کی۔۔ تمھارے بغیر میں اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

Because I love you more than this entire world

ارحان کا اعتراف سن کر داریا کا دل دھڑکنے لگا۔اس کے الفاظ ایک سمفنی کی طرح تھے، جس پل کا اسے انتظار تھا بالآخر وہ آکر گزر چکا تھا مگر اب اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیوں کہ اسے اب کی بار کچھ بھی کھونا نہیں تھا کیونکہ اس کے لیے اس کی محبت ممنوع تھی۔

تبھی ثانیہ بیگم ہسپتال پہنچیں۔اپنی بیٹی کو وہاں بے ہوش پڑا دیکھ کر وہ دوڑتی ہوئی اس طرف آئیں اور اسکا ماتھا چومنے لگیں۔ارحان،نے اب اسے چھوڑ کر جانے کا فیصلہ کیا کیونکہ اس کا اب یہاں رہنا مناسب نہیں تھا۔اس نے ثانیہ بیگم کو داریا کی بہتر طبیعت کی اطلاع دی اور داریا کو اس کے ماں کے ہاتھوں میں سونپتے ہوئے وہ وہاں سے جانے لگا جب ثانیہ بیگم اس سے کچھ

بات کرتی ہوئیں ارحان کے ساتھ باہر چلی گئیں۔۔۔اب داریا کو ان کی گفتگو سنائی نہ دے رہی تھی لیکن اسے پتہ تھا ثانیہ بیگم ارحان کا شکریہ ادا کر رہی ہو گی انکی بیٹی کی جان بچانے کیلئے

☆☆☆☆☆

دو دن بعد داریا کو ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔وہ ثانیہ بیگم کے ساتھ لاہور جانے کیلئے پیکنگ کروا رہی تھی۔جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔داریا نے جا کے دروازے کھولا ۔۔۔دروازے کے سامنے اس نے مس شہوار کو پھولوں کا گلدستہ لیے کھڑا پایا۔۔۔اس نے شہوار کو اندر بلا لیا۔جو کہ اس کی عیادت کو آئی تھی۔۔۔وہ داریا کیلئے ہمدردی لیے بولنے لگی ۔۔۔آئم سو سوری مس داریا فار دس انسیڈنٹ۔۔۔ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا مگر شکر ہے سر ارحان نے صحیح وقت پر پہنچ کر آپکی جان بچالی۔۔۔داریا نے اس کے منہ سے ساری کہانی سنی کہ کس طرح ارحان نے اس کی جان بچائی اور اس کا دل کیا کہ ابھی جائے اور جا کر ارحان سے اظہار محبت کر لے مگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔داریا صرف اتنا ہی کہہ سکی آئی ایم تھینک فل ٹو

ہم۔۔بلکہ مس شہوار میری طرف سے آپ ان کو شکریہ ضرور ادا کریے گا۔۔۔ مس شہوار تفتیش سے کیا مطلب میری طرف سے۔۔۔آپ خود نہیں کرے گیں ان کا شکریہ۔۔۔۔۔ نہیں میں کل صبح واپس لاہور جارہی ہوں۔۔۔آج ہمارے کانٹریکٹ کا آخری دن تھا۔۔۔۔

یہ گھر کی چابیاں ہیں آپ انہیں لوٹا دیجیے گا"اس نے کہا۔

داریا کا دل دھندلا گیا۔وہ جانتی تھی کہ یہ دن آئے گا،لیکن اسے توقع نہیں تھی کہ یہ اتنا اچانک آئے گا۔وہ ارحان کو ایک دفعہ پھر سے حاصل کر کے کھونے والی تھی۔۔۔۔

"چلیں ٹھیک ہے میں ان کو ان کی امانت پہنچا دوں گی۔" سیکرٹری نے جواب دیا۔

اس کے بعد وہ واپس چلی گئی، داریا کو اسکے خیالات کے ساتھ اکیلا چھوڑ کر۔

www.novelsclubb.com

صورت حال کے حتمی ہونے کا احساس ہونے پر اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اسے ایک بار پھر سے ارحان سے شدید قسم کا پیار ہو گیا تھا، لیکن ان کی محبت مختلف منظر ناموں پر بنی تھی۔ وہ اسے کھونے سے پھر ڈر رہی تھی۔ اور اب تو وہ اسے ویسے بھی ہمیشہ کیلئے کھو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆

جب مس شہوار نے ارحان کو داریا کے جانے کی اطلاع دیتے ہوئے گھر کی چابیاں واپس کی تو وہ غصے سے پاگل ہو گیا۔۔۔مس شہوار آپ مجھے یہ پہلے نہیں بتا سکتی تھیں۔۔آپ مجھے اس کے جانے کے بعد یہ سب بتا رہیں ہیں۔۔۔۔مس شہوار ڈرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔ سوری سر مجھے لگا آپ کو مس داریا انفارم کر چکی ہو گی اس لیے نہیں بتایا۔۔۔جیسٹ لیو مس شہوار۔۔۔شہوار وہاں سے چلی گئی۔۔۔آفس میں رہ کر اب کام تو اس سے ہونا نہیں تھا اس غصے میں۔۔۔وہ جلدی گھر چلا گیا،اس نے اپنے آپ کو اپنے کمرے میں بند کر لیا،اور داریا کے فون پر کال کرنے لگا۔لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس نے اسے پیغامات بھیجے لیکن اس نے ان کا بھی اسے کوئی جواب نہیں دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگاتا رہا۔وہ بغیر کچھ کہے کیوں چلی گئی؟اس نے اب کی بار تو کوئی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔اسے جانے کا نہیں کہا تھا۔۔۔۔وہ اس سے پیار کرتا تھا،اور وہ اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا تھا جبکہ اب کی بار وہ اسے چھوڑ گئی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

چند دن گزر جانے کے بعد بھی ارحان خود کو سنبھال نہ سکا۔۔۔وہ اس کے کتنی قریب تھی پھر وہ اس سے دور کیوں چلی گئی۔۔۔اسے داریا کی ہنسی،اس کی مسکراہٹ،اپنی زندگی میں اس کی موجودگی کی کمی محسوس ہوئی۔

☆☆☆☆☆

لاہور پہنچنے کے اگلے دن ہی داریا نے ثانیہ بیگم سے بات کی۔۔۔۔۔ماما مجھے آپ کو اپنا فیصلہ سنانا ہے۔۔۔۔داریا نے ایک گہری سانس لی،الفاظ اس کے گلے کو پکڑ رہے تھے اس سے پہلے کہ وہ انہیں دھندلا دیتی وہ بولی ماما،میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔میں آنٹی سلمیٰ کے بیٹے سے شادی کرنے کیلئے تیار ہوں۔

یہ سننے کی دیر تھی کہ ثانیہ بیگم کا چہرہ کھلکھلا اٹھا،انہوں نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا شکر الحمدللہ۔۔۔۔۔میری بیٹی! میں جانتی تھی کہ تم ضرور ہاں کرو گی۔تم ہمیشہ سے ایک سمجھدار لڑکی رہی ہو۔انہوں نے داریا کو گلے لگا لیا،راحت اور خوشی ان کے جذبات میں بہہ رہی تھی۔

بغیر کچھ سوچے سمجھے ثانیہ بیگم نے فون اٹھایا اور سلمیٰ آنٹی کو فون کیا۔ سلمیٰ! میرے پاس تمہارے لیے ایک حیرت انگیز خبر ہے! داریا نے رشتے کیلئے ہوں کر دی ہے۔۔

سلمیٰ آنٹی کی آواز خوشی کے آنسوؤں سے دم توڑ گئی۔"ثانیہ تم نہیں جانتی تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی کی خبر سنائی ہے۔۔۔۔شکریہ، بہت بہت شکریہ۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن ثانیہ بیگم کو سلمیٰ کا پھر سے فون آیا جس میں انہوں نے ثانیہ بیگم کو اس جمعہ لاہور آنے کی اطلاع دی اور انہیں بتایا وہ اپنے بھائی کے گھر رکے گیں۔۔۔۔وہ لوگ چند عزیزوں کے

ہمراہ اتوار والے دن نکاح کرنے ان کے گھر آئیں گے کیونکہ سملیٰ کے شوہر بڑی تقریبات کے سخت خلاف تھے وہ کسی بھی قسم کا بوجھ لڑکی والوں پر ڈالنے کے روادار نہیں تھے۔۔

ثانیہ بیگم کا دل خوشی سے بھر گیا۔ثانیہ بیگم نے سب سے پہلے یہ خبر جا کے رضوان صاحب کو سنائی۔۔۔۔۔۔رضوان صاحب بھی اتنے ہی خوش ہوئے۔ماشااللہ! کل تک ہم جس چیز کو لے کے پریشان تھے کیسے دنوں میں ہی ختم ہو گئی۔۔۔۔۔ثانیہ! ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ داریا کی نکاح کے لیے سب کچھ بہترین ہو۔

گھر میں داریا کے نکاح کی تیاریوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔پیچھے تین دن ہی بچے تھے۔انہوں ارحم اور ارسلان بھائی کے زمہ کچھ ذمہ داریاں لگائیں۔۔۔سجاوٹ کا سارا سامان ارحم دیکھے گا جبکہ کھانے کی زمیداری انہوں نے خود لی اور ثانیہ بیگم کو لے جا کے ضروری اشیاء دلوانے کی ذمہ داری ارسلان بھائی کی تھی جبکہ عائشہ بھابھی اور فارحہ نے گھر کی تمام ذمہ داریاں سنبھال لیں۔۔

سب ہی داریا کے اس فیصلہ پر بہت خوش دکھائی دیتے تھے۔۔

فارحہ کو جب اس بات کا علم ہوا کہ اس اتوار داریا کا نکاح ہے تو فوراہی سسرال سے اپنا اور موسیٰ کا کچھ دن کا سامان پیک کر کے اپنے گھر آگئی۔۔۔آخر کو اس کی بیسٹ فرینڈ کی شادی تھی جو کہ اس کی بہنوں کی طرح تھی اسی کو تو ہر کام خود دیکھنا تھا۔۔۔جب فارحہ داریا کو مبارک باد دینے کیلئے اس کے کمرے میں آئی تو اسے داریا کی حالت دیکھ کر بہت پریشانی ہوئی۔۔۔۔دیکھو داریا اب اگر تم نے آنٹی انکل کی خوشی کی خاطر یہ فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اس فیصلے کو دل سے قبول کرو اور اس پر خوش ہو۔۔۔۔۔اچھا سب باتیں چھوڑو یہ بتاؤ تمہیں دولہا بھائی کا نام پتہ ہے کیا ہے۔۔۔۔۔داریا بے دل سی بولی اس سے کیا فرق پڑتا ہے میری شادی کس سے ہو رہی ہے ۔۔۔۔سب کو میری شادی کی فکر تھی اور وہ ہو رہی ہے یہی کافی ہے۔۔۔۔۔ارحان کا نام اس کے ذہن میں گونج رہا تھا،ایک خیال۔۔۔۔درد۔۔۔۔۔محبت تھی جو اس نے کھودی تھی، جس سے اس نے شادی کرنے کا خواب دیکھا تھا۔لیکن قسمت کے پاس کچھ اور ہی منصوبہ تھا۔

رضوان صاحب کے گھر کے ٹی وی لاؤنج والے ایریا کو خوبصورت پیلے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔صوفے پر پیلا جوڑا پہنے داریا سلمیٰ آنٹی اور ثانیہ بیگم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی ۔۔۔جس پر روپ تو بہت آیا ہوا تھا جو کہ ہر دولہن پر ہوتا ہے مگر ہر دولہن کی طرح اس کی آنکھیں اس کی خوشی نہیں بتا رہیں تھیں وہ تو شاید کوئی اور ہی داستان سنا رہی تھیں

۔۔۔صوفے کے سامنے میز پر داریا کے نکاح کا جوڑا اور باقی سامان پڑا تھا جو کہ سلمیٰ آنٹی لے کے آئیں تھیں۔۔۔زمین پر کارپٹ پر فارحہ مروہ اور بہت سی لڑکیاں بیٹھی ڈھولکی بجاتے ہوئے گیت گا رہی تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہر طرف سے آواز گونج رہی تھی

یہ پیلا جوڑا

یہ پیلا جوڑا

یہ ہری ہری چوڑیاں

جبکہ عیسیٰ ڈھولک بجنے پر خوش ہوتا ہوئے جھومتا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ثانیہ بیگم عیسیٰ کی حرکتیں دیکھتی ہوئیں بولیں اسے تو دیکھو زرا یہ کیسے خوش ہو رہا ہے۔۔۔۔فارحہ عیسیٰ کو پیار کرتے ہوئے بولی کیوں نہ خوش ہو آخر اس کی خالہ کی شادی ہے وہ تو ڈانس کرے گا ہی۔۔۔ چاروں طرف سے قہقہہ بلند ہوا۔۔آج داریا کے مایوں کی چھوٹی سے تقریب منعقد کی گئی تھی ۔۔۔سب بہت خوش دکھائی دیتے تھے مگر اس کی آنکھیں اس کے دوپٹے پر آراستہ کڑھائی پر مرکوز تھیں۔چمبیلی اور مہندی کی خوشبو کمرے میں ہر سو پھیلی تھی۔۔۔۔۔۔

ابھی سب ڈھولکی میں ہی مصروف تھے جب اس کے کانوں میں ایک جانی پہچانی سی آواز گونجی۔۔۔تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ تم میرے بغیر ہی شادی کر لو گی۔۔۔داریا نے نظر اٹھا کے دیکھا وہ منت تھیں جو کہ اپنا سوٹ کیس گھسیٹتے ہوئی اندر آ رہی تھی۔۔۔منت تم۔۔داریا بے یقینی سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔یار تم نے تو مجھے بتایا نہیں پر تھینک گاڈ ارحم نے مجھے بتا دیا تھا کہ تمہاری شادی ہو رہی ہے اور اس کیلئے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی تم سوچ بھی کیسے سکتی ہو میرے بغیر شادی کرنے کا۔۔۔ثانیہ بیگم اب کی بار منت سے سوال کرتیں ہیں ۔۔۔وہ سب چھوڑو اچھی بات تو یہ ہے کہ تم آ گئی پر تم گھر تک کیسے آئی۔۔۔۔۔آنٹی شکر ہے

میں نے ارحم کو اپنے آنے کا بتا رکھا تھا اس نے مجھے ایئرپورٹ سے پک کر لیا۔۔۔۔آئی سویئر دار یا اگر ارحم نہ آتا تو تمہارے لاہور میں میں کہی گم ہو جاتی۔۔۔۔سب نے گرمجوشی سے اس کا استقبال کیا،ان سب کی ہنسی کی آوازیں کمرے میں گونج رہیں تھیں۔لیکن دار یا ان سب آوازوں سے دور اپنی ہی کسی دنیا میں مصروف تھی۔

☆☆☆☆☆

اب سب مہمان جا چکے تھے۔۔۔دار یا ایزی ہونے کیلئے اپنے کمرے میں آ بیٹھی تھی۔اس نے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا،اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی اجنبی کو دیکھ رہی ہو۔۔۔ایسا لگتا تھا کہ پیلا مایوں کا جوڑا اس کا مذاق اڑاتا ہے،جو اس زندگی کی علامت ہے جو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی شروع کرنے والی تھی،ایک ایسی زندگی جسے اس نے منتخب نہیں کیا تھا

اس نے آنکھیں بند کیں اور ایک گہری سانس لی۔اسے مضبوط ہونا تھا

اسے بہادر ہونا تھا۔اسے اپنی قسمت،اپنی تقدیر کو قبول کرنا تھا۔اس نے اپنی زندگی اللہ کے ہاتھوں میں دے دی تھی، کیونکہ وہ جانتی تھی اللہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔۔۔۔۔اب داریا کھڑکی کے پاس بیٹھ گئی، تھی اس کی نگاہیں چاندنی آسمان پر ٹکی تھیں۔اس کے گال سے ایک آنسو بہہ گیا،اس نے اللہ سے ہمت مانگی۔۔۔۔۔۔۔ایک خاموش دعا کی قبولیت کے لیے،ایک ایسی زندگی کے لیے جو اپنے غیر متوقع موڑ کے باوجود، محبت سے، مقصد کے ساتھ، معنی سے بھر جائے۔کیونکہ وہ جانتی تھی وہ جس سے مانگ رہی ہے اس کے ہاں خزانوں کی کمی نہیں ہے

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے کمرے کی پر سکون تنہائی میں، داریا اکیلی بیٹھی تھی،ایک خالی پن تھا جو اس کے دل کو کچل رہا تھا۔داریا نے اس کے بعد کپڑے تبدیل کر کے عشاء کی نماز ادا کی۔۔اس نے اللہ سے

ہدایت اور رہنمائی مانگی اور اس سے اتنی ہمت مانگی کہ وہ یہ سب برداشت کر سکے اور جو فیصلہ اس نے کیا تھا اسے پورا کر سکے۔۔۔۔۔

نماز ادا کرنے کے بعد کافی کے دو کپ لیے منت داریا کے پاس چلی آئی۔تازہ تیار کی گئی کافی کی خوشبو کمرے میں پھیل گئی۔منت داریا کو بتانے لگی۔۔۔۔۔۔واقعی یار تمھارا لاہور تو بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ماننا پڑے گا تم جتنی بھی تعریفیں کرتی تھی وہ کم تھیں میں نے لاہور کو اس سے بھی زیادہ خوبصورت پایا ہے۔۔۔داریا ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔آج پہلی بار تھا جب اس ٹاپک کا ذکر ہوا اور داریا نے کچھ نہیں بولا۔۔۔۔۔۔داریا اور منت نے بہت ساری باتیں کیں۔منت نے داریا کے ساتھ یونیورسٹی کے تمام قصوں کو یاد کرنا شروع کیا،جب کہ داریا صرف غور سے سن رہی تھی۔

اور داریا۔۔۔۔۔۔منت نے اپنی آنکھوں میں شرارتی چمک کے ساتھ پوچھا مجھے اپنے دولہے کے بارے میں تو کچھ بتاؤ۔کون ہیں وہ اور وہ کیسے دکھتے ہیں۔

داریا کے ہونٹوں پر ایک تلخ سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔میں انہیں نہیں جانتی،منت میں اپنے پیرنٹس کی پسند سے شادی کر رہی ہوں

www.novelsclubb.com

منت کا چہرہ تشویش سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن داریا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا تم واقعی ایک ایسے انسان سے شادی کر لو گی جسے تم جانتی تک نہیں؟؟

"یہ میری قسمت ہے منت۔"میرے پاس اسے قبول کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے

۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی رات مزید تاریک ہوئی، منت داریا کو آرام کرنے کا کہہ کر وہاں سے چلی گئی اسے سفر کی تھکاوٹ اتارنی تھی۔۔۔۔ویسے بھی کل داریا کی زندگی کا بہت بڑا دن تھا اور پھر منت نے داریا کو اسکے خیالات کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیا۔

داریا تہجد کی نماز ادا کرنے کیلئے اٹھتی ہے۔۔۔۔نماز ادا کرنے کیلئے جب وہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتی ہے تو وہ سمجھ نہیں پاتی وہ اللہ سے کیا مانگے۔۔۔۔وہ تو ایک ہی دعا ہمیشہ اللہ سے مانگا کرتی تھی۔۔۔۔بہت عرصہ پہلے ہی اس نے وہ دعا لبوں پر لانا چھوڑ دی تھی مگر اس کے دل میں وہ دعا ہمیشہ تھی پر آج تو داریا اس دعا کو دل میں بھی نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔۔جیسے اس دعا کے سوا اس کے پاس مانگنے کو کچھ ہو ہی نہ۔۔اس نے اپنے ہاتھ اٹھائے مگر اس کی زبان لفظ ادا نہ کر سکی۔۔۔اس کی آنکھوں سے نہ رکنے والی آنسوؤں کی برسات جاری ہوئی۔۔۔۔۔وہ جانتی تھی اللہ تو وہ ہے جو اس کے ایک بھی لفظ ادا کیے بغیر وہ اس کے دل کے حال سے واقف ہے۔۔۔۔۔وہی ہے جسے اسے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں وہ سب جانتا ہے۔۔۔۔وہ اللہ تو اسے بہت چاہتا ہے نہ وہ اس کیلئے کبھی غلط فیصلہ نہیں کرے گا۔۔۔جو ہو گا اس میں اس کی کوئی نہ کوئی بھلائی موجود ہو گی ۔۔۔۔۔داریا اب اپنی زندگی کے فیصلے کو پوری طرح سے اللہ کے حوالے کر چکی تھی وہ اپنے اللہ کی رضا میں راضی تھی۔۔۔۔اس نے اللہ سے اسکی رہنمائی کرنے کی اور اس کو مضبوط ایمان دینے کی دعا کی۔

"اے رحمان،" اس کی آواز کانپ رہی تھی، "میں جانتی ہوں کہ مجھے کسی اور سے شادی کرنی کی خواہش تھی، لیکن مجھے آپ کی لامحدود حکمت پر بھروسہ ہے۔ آپ مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑو گے۔ میرے پاس اپنے لیے ایک منصوبہ تھا اور آپ کے پاس میرے لیے ایک منصوبہ ہے، جسے میں سمجھ نہیں سکتی لیکن میں یہ ضرور جانتی ہو وہ میرے منصوبے سے بہت اچھا ہے۔ مجھے اپنی مرضی قبول کرنے کی ہمت عطا فرمائیں میرے اللہ۔" وہ جانتی تھی کہ اللہ کا منصوبہ ہمیشہ اس کے اپنے منصوبے سے بہتر ہے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ مستقبل میں کیا ہو گا، لیکن وہ اس یقین پر قائم تھی کہ بہترین ہو گا کیونکہ یہ اللہ کا فیصلہ تھا، اور یہ اس کو کہیں زیادہ روشن تقدیر کی طرف لے جائے گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆

صبح آٹھ بجے داریا کی آنکھ کھلی جب ثانیہ بیگم نے اس کے کمرے کے پردے پیچھے کیے ۔۔۔۔گھر میں ہر طرف افراتفری کا سا سماں تھا۔۔۔آج داریا کا نکاح تھا اس کا اپنے گھر میں آخری دن۔۔۔۔ہر کوئی اپنی اپنی تیاریاں مکمل کرنے میں مصروف تھا۔اس نے جہاں بھی دیکھا ،وہاں لوگوں کی ہلچل تھی۔ارحم سجاوٹ کی نگرانی کر رہا تھا،لان میں طرح طرح کے پھول سجاوٹ کیلئے پڑے تھے۔۔۔۔داریا کو زبردستی ثانیہ بیگم نے ناشتہ کروایا۔۔۔۔بارہ بجے کی داریا کی پارلر میں بکنگ تھی۔۔۔ارحم نے کچھ دیر کیلئے سجاوٹ کی زمہ داری اپنی ماں کے سپرد کی اور داریا۔۔۔۔فارحہ اور منت کو پارلر چھوڑنے چلا گیا۔۔۔پارلر پہنچنے کے بعد داریا نے اپنے نکاح کا جوڑا پہنا اور بیوٹیشن کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔اس نے اپنے ہاتھوں کا جادو چلانا شروع کیا۔۔۔تین گھنٹے مسلسل بیٹھے رہنے کے بعد داریا بالکل تیار تھی اب بیوٹیشن نے اس کا ڈوپٹہ سیٹ کیا۔پھر فارحہ اور منت کو بلوا کر انکو ان کی دولہن دکھائی گئی۔۔۔۔

چاندی کے دھاگے سے پیچیدہ کڑھائی والا سفید گرارا جس کے گرد ریشم کی تاروں سے پیچیدہ ڈیزائننگ کی گئی تھی۔سفید دوپٹہ،جو نازک سیکوئنس کے کام سے آراستہ تھا،اس کے سر پر خوبصورتی سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔اس کے اوپر،اس نے ایک سرخ رنگ کے جالی دار دوپٹے

سے گھونگٹ اور ڑھ رکھا تھا۔داریا کا میک اپ دکھانے کیلئے بیوٹیشن نے احتیاط سے داریا کا گھونگٹ اٹھایا۔۔۔اس کی آنکھوں کو خوبصورتی سے کاجل سے آراستہ کیا گیا تھا اور لال رنگ کی لپ اسٹک اس کی اور اس کے جوڑے کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔۔منت اور فارحہ بنا پلکے جھپکے داریا کو دیکھ رہے تھے،ان کی آنکھیں تعریف سے پھیلی ہوئی تھیں۔

فارحہ نے داریا کی تعریف کی داریا تم آج بہت خوبصورت لگ رہی ہو ماشااللہ کہی میری ہی نہ نظر لگ جائے تمہیں۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے آج اس کی بچپن کی سہیلی کی شادی جو تھی اتنا ایموشنل ہونا تو بنتا تھا۔۔۔۔

منت بھی داریا کو دیکھ کر بولے بنا نہ رہ سکی۔۔۔۔۔داریا تم تو کوئی شہزادی لگ رہی ہوں ۔۔۔۔جیسے کوئی اپسرا۔۔۔۔بہت خوبصورت۔۔۔کیا سب پاکستانی برائیڈز اتنی ہی خوبصورت ہوتی ہیں یا صرف داریا ہی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر سب لوگ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔۔۔۔

فارحہ نے ارحم کو فون کر دیا تھا کہ وہ انہیں آ کے لے جائے۔۔۔۔

شام چار بجے، ارحم ان لوگوں کو لے کر گھر پہنچا۔۔۔فارحہ اور منت بڑی احتیاط سے داریا کا گرارا اٹھائے ہوئے اسے گھر کے اندر لے کے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

جیسے ہی داریا نے اپنے گھر میں قدم رکھا، لان میں موجود شاندار سفید اور سرخ پھولوں کی ایک صف نے اس کا استقبال کیا۔اس کے بالکل سامنے لان میں ایک کونے کو خوبصورت انداز میں پھولوں کے پردے سے تقسیم کیا گیا تھا، جس میں ایک طرف دولہن کے بیٹھنے کی جگہ تھی جبکہ دوسری طرف دولہے کیلئے۔۔۔یہاں اس کا نکاح ہونا تھا۔۔اس جگہ سے تھوڑے فاصلے پر ایک دولہا اور دولہن کے بیٹھنے کیلئے خوبصورتی سے سجایا ہوا اسٹیج تھا۔اس کے سامنے مہمانوں کے بیٹھنے کیلئے ٹیبلز لگائی گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

داریا کو دولہن کے روپ میں دیکھ کر ثانیہ بیگم اور رضوان صاحب اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکے۔۔۔۔رضوان صاحب اپنے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بہنے سے نہ روک سکے جبکہ ثانیہ بیگم بھی آنکھیں صاف کرتی ہوئی اس کی بلائیں لینے لگیں۔فارحہ اور منت نے داریا کو اس کے کمرے میں لے جا کر بیٹھا دیا۔۔۔۔ارحم نے سب کو اطلاع دی، سلمیٰ آنٹی 15 منٹ میں یہاں بارات کے ساتھ آجائیں گیں۔سب لوگ، بارات کے استقبال کے لیے تیار ہو جائیں

۔

www.novelsclubb.com

بارات پہنچی تو بہترین طریقے سے باراتیوں کا استقبال کیا گیا۔۔۔۔مروہ۔۔۔۔۔منت اور فارحہ پھلوں کی پلیٹ لیے باراتیوں کا استقبال کر رہی تھیں۔۔تھوڑی ہی دیر میں مولوی

صاحب بھی آ گئے۔۔۔۔۔کرسیوں پر بیٹھے تمام مہمانوں کی نظر ایک طرف مرکوز ہو گئی جب داریاارحم اور رضوان صاحب کا ہاتھ تھامے ہوئے نکاح کیلئے آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔۔۔۔۔۔'داریابنتِ رضوان پاشا، کیا آپ کو ارحان خان ولد مصطفیٰ خان سے 500,000 روپے مہر سکہ رائج الوقت کے تحت تمام گواہان کی موجودگی میں یہ نکاح قبول ہے؟

ارحان کا نام سن کر داریا کو اپنے کانوں پر یقین نہ ہوا۔۔۔اسے لگا شاید اس نے ارحان کو خود پر سوار کر رکھا ہے جس وجہ سے اسے ارحان کا ہی نام سنائی دے رہا ہے مولوی صاحب کے منہ سے۔۔۔۔۔۔ہاں وہ دن میں خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔اس کو جواب نہ دیتا ہوا پا کر رضوان صاحب اور ثانیہ بیگم اب تذبذب میں داریا کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔مولوی صاحب نے دوسری بار دہرایا۔۔۔۔داریابنتِ رضوان پاشا، کیا آپ کو ارحان خان ولد مصطفیٰ

خان سے 500,000 روپے مہر سکہ رائج الوقت کے تحت تمام گواہان کی موجودگی میں یہ نکاح قبول ہے؟سب کی نگاہیں اب داریا پر مرکوز تھیں۔۔۔ثانیہ بیگم کی آواز آئی ہاں بولو بیٹا ۔۔۔۔داریا نے اس سب کا ذمہ دار اپنی اوور تھنکنگ کو ٹھہرایا اور لرزتی ہوئی آواز میں بولی جی قبول ہے۔۔۔۔۔۔

رضوان صاحب،ثانیہ بیگم اور ارحم کے چہروں پر داریا کے نکاح کی خوشی اور اس کے ہمیشہ کیلئے چلے جانے کے غم کے آنسو بہہ رہے تھے۔داریا نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے نکاح کے کاغذات پر دستخط کیے،آخر کار اب وہ کسی اور کی بیوی بن چکی تھی۔۔۔۔اس نے ارحان کی سوچوں کو ہمیشہ کیلئے دفنا دیا تھا۔۔۔اس کے بعد دولہے سے پوچھا گیا۔۔۔۔اس نے اقرار کیا تھا ہر سو مبارک کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

پھولوں کا پردہ ہٹاتے ہوئے دولہا سلمیٰ آنٹی کے ہمراہ داریا کی جانب آیا۔۔۔فوٹو گرافر نے اسے داریا کا گھونگٹ اٹھانے کا کہا۔۔۔۔جیسے ہی داریا کا گھونگٹ اس نے اٹھایا۔۔۔۔

داریا نے ایک نظر اٹھا کہ سفید شیروانی میں ملبوس اس شخص کی جانب دیکھا جس اجنبی کے سپرد وہ اپنی ساری زندگی کر چکی تھی۔۔۔اس کو ایک واقف چہرہ نظر آیا۔۔۔اسے وہ ہو بہو ارحان لگا۔۔لیکن پھر اسے اپنی آنکھوں کی غلطی لگی بھلا یہ ارحان کیسے ہو سکتا ہے اس کا نکاح تو سلمیٰ آنٹی کے بیٹے سے ہوا ہے۔۔۔اس شخص نے مسکراتے ہوئے اسے کہا۔۔سو فائنلی یو آر مسز ارحان۔۔۔داریا اس کو بھی اپنی ہی غلطی سمجھے آنکھیں پھاڑے اس کی جانب دیکھے جا رہی تھی جب کہ ان کے ارد گرد تمام لوگ ایک دوسرے کو نکاح کی مبارکباد دے رہے تھے اور فوٹو گرافران کی تصویریں کھینچنے میں مصروف تھا۔۔۔داریا کا سکتہ تب ٹوٹا جب فارحہ اس کے قریب آ کے کھڑی ہوئی اور اسے نکاح کی مبارکباد دینے لگی لیکن وہ داریا کی کیفیت دیکھ کے سمجھ چکی تھی کہ داریا اب بھی اس بات پر یقین نہیں کر پا رہی اس کا نکاح ارحان کے ساتھ ہی ہوا ہے۔۔۔اس نے داریا کے کان کے قریب جا کے کہا۔۔۔مسز ارحان خان میں نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا اپنے دولہے کے بارے میں انفارمیشن اکٹھی کر لو لیکن تم نے میرا مشورہ نہیں مانا اگر تم نے اس وقت میری بات مان لی ہوتی تو اب اتنے صدمے میں نہ نظر آتی۔۔۔اب جا کے داریا کو اپنی آنکھوں اور اپنے کانوں پر یقین ہوا تھا کہ واقعی اس کا نکاح ارحان سے ہوا ہے

۔۔۔ایسے کیسے ہو سکتا تھا وہ اتنے یقین سے اپنے رب سے کچھ مانگتی اور وہ اسے نہ دیتا۔۔۔
آج اس کو اس کی چھ سال مانگے جانے والی دعاؤں کو اپنی آنکھوں کے سامنے قبول ہوتا دیکھا تھا
۔۔۔اس کی آنکھیں نم تھی اور وہ دل ہی دل میں اپنے اللہ کا ڈھیروں شکر ادا کر رہی تھی
۔۔۔اس کی دعا خوبصورت ترین طریقے سے حقیقت بن کے آج اس کے سامنے تھی۔۔۔
آج اس کا یقین اور پختہ ہو گیا تھا کہ اللہ اپنے بندوں کی سنتا ہے۔۔۔۔اس کے ہاں دیر تو ہوتی ہے مگر اندھیر نہیں۔۔۔۔اس کی تمام دعائیں سنی جا چکی تھیں۔۔۔اس کیلئے اس نے صبر کیا تھا اور آج اس کو اس کے صبر کے پھل سے نواز دیا گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا کو اب سمجھ آئی تھی کہ ارحان ہی آنٹی سلمیٰ کا بیٹا تھا۔۔۔اور یہ بات ارحان کو معلوم تھی کیونکہ وہ ان کے ساتھ اس کے دیے گئے گھر میں جا چکا تھا۔۔۔۔اور یہ بات فارحہ وغیرہ بھی جانتی تھیں یہاں تک ثانیہ بیگم بھی بس ایک داریا کو ہی لاعلم رکھا گیا تھا۔

فارحہ نے داریا کا مہندی والا ہاتھ تھاما اور اسے ارحان کے ہاتھ میں دے دیا۔اس کی آواز جذبات سے بھری ہوئی تھی۔میں نے آپ سے کہا تھا کہ میری دوست سے دور رہیں، لیکن آج میں آپ سے کہتی ہوں کہ کبھی بھی اس کا ساتھ نہ چھوڑیے گا۔آپ ہی وہ واحد شخص ہیں جو اس کی گم ہوئی ہوئی مسکراہٹ کو واپس لا سکتے ہیں۔آپ ہی تھے جس نے اسے توڑا تھا لیکن اب میں یہ کہوں گی کہ اب آپ کی ہی ہو جو داریا کو واپس سے وہ داریا بنا سکتے ہیں جو یہ پہلے ہوا کرتی تھی ۔۔۔۔ہمیشہ میری دوست کا خیال رکھیے گا پلیز۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داریا کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چمکنے لگے۔۔۔۔جب اس نے فارحہ کے منہ سے یہ سب سنا۔ارحان نے اپنے ہاتھ کی گرفت کو اس کے ہاتھ پر مضبوط کرتے ہوئے کہا آپ فکر مت کریں میں ساری زندگی اس کا خیال رکھوں گا۔۔۔۔

اب کی بار ابھرنے والی آواز منت کی تھی آخر کار، میں نے بھی ایک پاکستانی شادی دیکھ ہی لی،اس نے حیرت سے کہا۔آپ دونوں ایک ساتھ بہت پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔۔جسٹ لائک آپر فیکٹ کپل۔۔۔۔

اب کی بار مروہ بھی پیچھے نہ رہ سکی اور آگے بڑھ کر داریا کے گلے ملنے لگی۔۔۔۔۔آئی ایم سو ہیپی فار یو آپی۔۔۔۔ہمیشہ ایسے ہی خوش رہیں۔۔۔۔۔

اتنی دیر میں منت کا فون وائبریٹ ہونے لگا اس کو مسٹر اینڈ مسز پیٹر جو کہ اب آنٹی کلثوم اور انکل علی تھے۔۔۔۔۔کی ویڈیو کال آئی تھی کیونکہ وہ داریا کی شادی میں ایسے ہی شریک ہونا

چاہتے تھے۔۔۔انہوں نے بہت مختصر سی داریا سے بات کی۔۔۔آنٹی کلثوم جن کو اسکارف لپیٹے دیکھ کر داریا بہت خوش ہوئی۔۔۔انہوں نے داریا اور ارحان کو ڈھیروں دعائیں دیں ۔۔۔ہمیشہ خوش اور آباد رہو میری بچی۔۔۔ڈھیروں خوشیاں تمہاری منتظر ہیں۔۔۔اللہ تم دونوں کو خوشیوں سے بھرپور زندگی عطا کرے۔داریا نے ان کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

اس کے بعد ارحان داریا کا ہاتھ تھامتا ہوا اسے اسٹیج تک لے گیا۔۔۔ایک ایک کر کے تمام رشتے داروں نے اسٹیج پر آ کے ان کو مبارکباد دی۔۔۔سب نے ان کیلئے برکتوں اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔۔۔

اب دودھ پلائی کی رسم کا وقت آ گیا تھا۔ہر جانب سے خوشیوں مہک رہی تھیں جب فارحہ، مروہ اور منت، دودھ سے بھرا ایک خوبصورت سجا ہوا گلاس لے کر اسٹیج پر آئیں۔۔۔۔ان کی ہنسی ہر طرف گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دولہابھائی!"فارحہ نے اعلان کیا،اس کی آواز شرارت سے بھری ہوئی تھی۔"ہم دودھ پلائی کی رسم کے لیے دودھ لائے ہیں، لیکن یہ کوئی عام دودھ نہیں ہے۔اب کی بار مروہ کی آواز بلند ہوئی اوراس دودھ کو پینے کیلئے آپکو پیسے دینے ہو گیں ہمیں۔۔۔۔۔۔اب بولنے کی باری منت کی تھی۔۔۔۔جو سب سے زیادہ ڈرامیٹک تھی۔۔۔۔۔۔اپنے انڈین سٹائل میں بولی ۔۔۔۔۔جیجو پیسے دے دیں ورنہ آپ ساری زندگی اس بات کو بھلا نہیں پائے گیں کہ شادی کے دن ہی آپ نے اپنی تین عدد سالیوں کو ناراض کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارحان مسکراتے ہوئے بولا وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن پلیز مجھے یہ جیجو مت کہو باقی جو مرضی کھ لو۔۔۔۔۔اس بات پر سب ہنسنے لگے۔۔۔۔۔منت تھوڑی سی شرمندہ ہوئی جس کی شرمندگی کم کرنے کیلئے ارحان بولا جی بتایئے بارڈر پار سے آئی ہوئی سالی صاحبہ کتنے پیسے چاہیے آپ کو۔۔۔۔اب کی بار منت پھر سے چیخ اٹھی۔۔۔۔۔ڈیمانڈ کرنے والی فارحہ تھی یہی کوئی

بس پچاس ہزار روپے۔۔۔۔۔۔ارحان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔۔بھائی یہ تم لوگ ہی رکھ لو اتنا مہنگا دودھ توبہ۔۔۔۔اب اتنی بھی کنجوسی نہ دکھائیں کیا آپ بس نام کے ہی بزنس مین ہیں ۔۔۔۔۔

ارحان فورا سے بولا بزنس مین ہوں تبھی تو گھاٹے کا سودا نہیں کر رہا

اس سب میں...ارحان نے فارحہ سے گلاس پکڑنے کی کوشش کی لیکن فارحہ نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا۔

www.novelsclubb.com

فارحہ نے اسے مزید چھیڑا۔ ہمیں پیسے دیں، ہم آپ کو یہ گلاس لینے دیں گے۔

۔۔۔۔مروہ داریا سے مخاطب ہوئی آپی آپ کہیں نہ ارحان بھائی کو آپکی بات تو مانتے ہیں آپ کہیں گی تو دے دے گے۔۔۔۔۔ارحان بولا ٹھیک ہے اگر داریا کہے گی تو میں دے دوں گا ۔۔۔۔۔۔اب کی بار منت اور فارحہ بھی داریا کو کہنے لگیں کہ وہ ارحان سے کہے۔۔۔۔۔داریا ہلکی آواز میں بولی۔۔۔دے دیں ارحان یہ جتنے پیسے مانگ رہی ہیں۔۔۔۔۔فارحہ شرارت لیے بولی اب تو داریا نے کہا ہے تو دینا ہی پڑے گا۔۔۔

ٹھیک ہے، ٹھیک ہے ارحان نے فرضی ہتھیار ڈالتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔یہ لو اپنی رشوت۔۔۔۔اس نے اپنی جیب سے ایک تازہ نوٹوں کی تھدی نکالی۔ تمام لڑکیاں شور مچانے لگیں۔۔۔۔ارحان نے گلاس سے گھونٹ بھرا۔۔۔جب ارحم نے ہنستے ہوئے کہا۔"اب چونکہ ڈیل ہو چکی ہے تو آپیز آپ سب جا سکتی ہیں۔۔۔۔وہ تینوں اسے گھورنے لگیں۔۔۔۔جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ داریا آپی کا میں اکلوتا بھائی ہوں تو سب سے زیادہ حق ان پیسوں پر میرا بنتا ہے۔۔۔۔۔

داریا، جواب تک خاموش تھی بولنے لگی ارحم اگر تم چاہتے ہو کہ یہ رسم تم کرو تو تمہیں اس کے لیے میری بہن بننا ہو گا یعنی کہ ایک لڑکی۔۔۔۔۔۔تو شاباش جاؤ پہلے لڑکی بن کے آؤ اور پھر یہ رسم ادا کر کے پیسے لے لو۔۔۔وہاں موجود تمام لوگوں کا ایک قہقہہ بلند ہوا۔۔۔یہاں تک کہ رضوان صاحب بھی ہنس پڑے جبکہ ارحم اپنی دولہن بنی بہن سے عزت کروا کے چیخ اٹھا آپی یہ تو سراسر ناانصافی ہے۔۔۔۔۔کوئی بات نہیں جوتا چھپائی کی رسم تو میں ہی کروں گا ۔۔۔۔۔ارحان ارحم کی بات پر صدمہ کھا چکا تھا یعنی کہ ابھی اس کو لوٹنی کی ایک اور رسم باقی تھی۔۔۔۔۔

ارحان نے نوٹوں کی تھدی فارحہ کے حوالے کی۔۔۔۔۔لڑکیاں تالیاں بجانے لگیں، ان کی ہنسی پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔انہوں نے اپنی مسکراہٹوں کو وسیع اور روشن کرتے ہوئے پیسے قبول کیے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی رخستی کا وقت قریب آیا، تمام لوگوں کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ارحم جو کہ اب قد میں داریا سے بہت بڑا تھا اس نے قرآن داریا کے سر پر رکھا۔ارحان اس کا ہاتھ تھامے ہوئے آہستہ آہستہ چلنے لگا۔۔

رضوان صاحب قریب آئے تو داریا اپنے آنسوؤں پر قابو نہ پا سکی۔لرزتی ہوئی آواز میں، انہوں نے اپنی بیٹی کو دعا دی، اس کی خوشی اور محبت سے بھری زندگی کے لیے۔پھر، انہوں نے ارحان کی طرف رخ کیا، ان کی آنکھیں نم تھیں، ان کے الفاظ باپ کی محبت اور پریشانی کو واضح طور پر ظاہر کر رہے تھے "ارحان، تم میرے جگر کا ٹکڑا اپنے ساتھ لے جا رہے ہو۔اس کا ہاتھ تھامے ہوئے وہ مزید بولے میری داریا کا خیال رکھنا۔اسے ہمیشہ خوش رکھنا۔ارحان نے

دوسرا ہاتھ بھی ان کے ہاتھ پر رکھا انکل آپ فکر مت کریں میں ہمیشہ داریا کا خیال رکھوں گا اب وہ میری ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔۔

ثانیہ بیگم، آنسوؤں سے بھری آنکھیں لیے، داریا کو مضبوطی سے گلے لگاتے ہوئے آگے بڑھی۔ میری پیاری داریا، میں ہمیشہ تمہارے لیے موجود رہوں گی، چاہے کچھ بھی ہو یاد رکھنا، تم ہمارے خاندان کا حصہ ہو تھی اور ہمیشہ رہو گی۔ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں رضوان جتنا نہیں پر پھر بھی بہت زیادہ۔۔۔۔۔ وہ دونوں ماں بیٹی آج ایک دوسرے کے گلے لگ کے بہت روئیں۔۔ فارحہ کی آنکھیں بھی نم تھیں لیکن وہ اپنی دوست کی خوشی میں بہت خوش تھی۔۔۔۔ اس نے اسے گرمجوشی سے گلے لگایا۔۔۔ ارحان نے اسے مخاطب کیا آپ پریشان مت ہوں۔۔۔ میں داریا کو آپ سے ملوانے لاتا رہوں گا۔۔۔ جبکہ اس کی گود میں موجود عیسیٰ

اوچھل کے داریا کے پاس جانے لگا۔۔۔۔داریا نے اسے جی بھر کے پیار کیا۔۔۔۔اس کے بعد منت اور مروہ بھی داریا کے گلے لگ کے خوب روئیں۔۔۔۔

فارحہ اور منت نے داریا کو گاڑی میں بیٹھنے کی مدد کی۔۔ارحان جب گاڑی میں بیٹھا تو اس نے اب بھی داریا کو روتے ہوئے ہی پایا۔۔اس نے داریا کا ہاتھ تھاما اور اسے ٹشو پکڑایا آج کے بعد تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے چاہیے۔۔۔۔بہت رو لیا تم نے لیکن اب میں تمہیں کبھی رونے نہیں دوں گا۔۔۔گاڑی چلی اور آہستہ آہستہ اسے اس گھر سے دور لے گئی جہاں اس نے اپنی ساری زندگی گزاری تھی۔۔۔۔

داریا کھڑکی کی طرف جھکی،اس کی آنکھیں اب بھی نم تھیں،اس کے خیالات جذبات کا بھنور بن گئے۔اس کے قریبی لوگوں کی محبت کی گرم جوشی نے اسے اب بھی گھیر رکھا تھا۔اب

اس کی زندگی کا ایک نیا چیپٹر شروع ہو چکا تھا۔۔۔اس کے گالوں سے بہنے والے آنسو صرف الوداع کے آنسو نہیں تھے۔وہ اس زندگی کی توقع کے آنسو بھی تھے جو اس کا انتظار کر رہی تھی، ایک ایسی زندگی جو وہ ارحان کے ساتھ گزارے گی۔

☆☆☆☆☆

گاڑی کچھ دیر آگے جا کے رکتی ہے۔۔۔داریا ارحان کی جانب دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔

ارحان اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے گاڑی سے باہر لے جاتا ہے۔۔۔۔۔جب وہ گاڑی لاک کر رہا ہوتا ہے اس کی نظر اس کی کی چین پر پڑھتی ہے۔۔۔۔وہ وہی کی چین تھا جو داریا نے ارحان کیلئے خریدا تھا۔۔۔یہ آپ کے پاس کیسے آئی۔۔۔۔ارحان نے اسے بتایا۔۔۔۔اس دن جب تم بے ہوش ہوئی تھی تب یہ کی چین مجھے تمہارے بیگ سے ملی تھی۔میں جانتا تھا یہ ضرور تم نے میرے لیے ہی لی ہو گی اس لیے اس نے رکھ لی۔۔۔۔پھر اس نے داریا کو کہا۔۔۔۔میں تمہیں

گھر لے جانے سے پہلے اپنے ساتھ کہی لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔دار یا اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔ وہ کسی باغ کے سامنے رکا۔۔۔دار یا اس کے ساتھ اندر گئی۔۔۔۔وہ ایک سن فلاورز کا باغیچہ تھا جہاں دور دور تک کئی سن فلاورز لگے ہوئے تھے دار یا نے اسے حیرانی سے دیکھا۔۔۔۔جبکہ ارحان اس کی حیرانی سمجھ کر بولا۔۔۔۔ہاں مجے آج بھی یاد ہے کہ تمہیں سن فلاورز بہت پسند ہیں۔۔۔۔۔دار یا کو مزید سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ کے ارحان سمجھ چکا تھا کہ وہ اس شخص کے بارے میں سوچ رہی ہے جو اسے سن فلاورز بھجواتا رہا ہے۔۔۔۔وہ بولا تم سہی سوچ رہی ہو وہ میں ہی تھا تمہیں ہر سن فلاور کا بکے بھجوانے والا۔۔۔۔۔دار یا کی آنکھیں حیرت سے جھک گئیں ۔۔۔ہاں۔۔۔اب وہ تھوڑا قہقہہ لگاتے ہوئے بولا لیکن تم نے اس بیچارے ڈیلیوری بوائے کے منہ پر بکے مار کر اچھا نہیں کیا وہ بہت ڈر گیا تھا تم سے۔۔۔۔۔دار یا تھوڑا شرمندہ ہوتے ہوئے بولی کسی کو بھی ابنا بتائے ایسے سن فلاور بھجواؤ گے تو پھر وہ ایسا ہی کرے گا نہ۔۔۔۔مگر میرے بارے میں آپ کو پتہ کیسے چلتا تھا کہ میں کہا ہوں۔۔۔۔۔۔ہلکی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور اس تاریکی کو چودھویں کا چاند ختم کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔۔وہ دونوں چاندنی کی روشنی میں بیٹھ گئے اور ارحان نے اسے سارا قصہ سنا ڈالا۔

اب داریا سب سمجھ چکی تھی کیا ہوا کیسے ہوا کس طرح ہوا۔۔۔اس نے آنکھوں میں شرارت لیے ارحان کو مخاطب کیا"تو مسٹر ارحان،"،"کیا آپ آنٹی سلمیٰ کے بیٹے ہیں؟"

ارحان شوخی لیے بولا۔"ہاں،آنٹی سلمیٰ کا بیٹا اور تمہارا شوہر۔۔"داریا نے سنجیدگی لیے پوچھا،"لیکن آپ نے مجھے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔اور آپ کو کیسے پتہ چلا، ارحان نے حیرت سے اپنی آنکھیں پھیلائیں۔

www.novelsclubb.com

اس دن جب ماما مجھے اپنی دوست سے ملوانے تمہارے گھر لے کے آئیں تو میں جان گیا کہ تمہاری ماما اور میری ماما دوست ہیں۔۔۔تب میں نے اپنی ماما سے تمہارے لیے بات کی اور وہ خوشی خوشی مان گئیں۔میں نے یہ سب تم سے چھپایا اس لیے کہ تمہارے لاہور جانے سے پہلے جب میں تمہیں پرپوز کروں گا تب بتاؤ گا۔۔۔پھر تمہارے ساتھ وہ حادثہ پیش آگیا۔۔۔۔اور

پھر آنٹی نے جب مجھے ہاسپٹل میں دیکھا تو وہ بھی جان گئیں کہ تم میرے پروجیکٹ کیلئے کام کرنے کیلئے پاکستان آئی تھی۔۔میں نے انہیں منع کر دیا کہ اس بات کا ذکر وہ تم سے نہ کریں کہ میں ان کی دوست کا بیٹا ہوں اور آنٹی مان گئیں۔۔۔اس دن میں تمہارے لیے سرپرائز تیار کیے ہوئے بیٹھا تھا جب مس شہوار کے ہاتھوں تم نے مجھے سرپرائز بھجوادیا۔۔۔کچھ دن میں تکلیف میں رہا مگر پھر ماما نے بتایا کہ تم رشتے کیلئے مان گئی ہوں۔۔۔تب میں نے آنٹی سے فارحہ کا نمبر لے کر اس سے رابطہ کیا اور اسے تمہیں کچھ بھی بتانے سے منع کر دیا کہ تمہاری شادی کس سے ہو رہی ہے۔۔۔۔مجھے تمہیں اس دن والا سرپرائز اب نکاح کے وقت دینا تھا اور میں نے دے بھی دیا۔۔۔۔

وہ رک گیا،اس کی نگاہیں چاندنی پر ٹکی رہیں۔میں نے تمہیں پہلی دفعہ ایوارڈ کی تقریب میں دیکھا تھا۔تمہاری آنکھوں میں درد تھا... جس نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔۔اس

www.novelsclubb.com

تکلیف کا ذمہ دار میں خود کو سمجھتا تھا۔میں نے تکلیف دی تھی تو ختم بھی میں نے ہی کرنی تھی اسی لیے میں نے تمہیں پاکستان اپنے سپیشل پروجیکٹ پر کام کرنے کیلئے بلوایا۔۔۔۔

داریا کا دل دھڑکنے لگا۔۔۔۔اور میں اتنی بے وقوف تھی چار سال سمجھتی رہی کہ آپ کو میری کوئی فکر ہی نہیں ہے اور موصوف مجھے چار سال سے ٹریک کرتے پھر رہے تھے ۔۔۔۔۔۔وہ اس سارے وقت میں اسے دیکھ رہا تھا،اس کا مطالعہ کر رہا تھا۔داریا نے ہلکی سی سرگوشی کی پر آپ نے میرے لیے اتنا کچھ کیوں کیا ارحان۔۔۔۔ارحان نے بے پناہ محبت سے اس کے ہاتھ پر اپنے گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

Because I love you more than this entire world

داریا نے لرزتی ہوئی سانس لی۔۔۔۔تو یہ صرف میں تھی جو لاعلم تھی۔

۔۔۔ارحان کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔

ارحان اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا،اس کی نگاہوں میں داریا کیلئے بے پناہ محبت تھی ،اس کی آواز ایک ایسی نرمی سے بھری ہوئی تھی جس نے داریا کی سانسیں چھین لیں۔"داریا،" اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا،میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔کیا تم سلمیٰ آنٹی کی بہو اور ان کے بیٹے کی بیوی مسز ارحان خان بن کے ساری زندگی گزارنا چاہو گی

۔۔۔۔۔۔۔

اس نے گھٹنوں کے بل بیٹھے بیٹھے اس کی انگلی میں ایک نازک انگوٹھی پہنائی۔اس کے گال سے ایک آنسو بہہ گیا،لیکن اس بار کوئی اداسی نہیں،کوئی درد نہیں،صرف خوشی تھی۔مکمل چاند بالکل ان کی مکمل محبت کی داستان کی طرح،ان کی محبت کی کہانی کا ایک خاموش گواہ تھا،ان پر مسکراتا نظر آیا۔

ارحان نے اس کے آنسو پونچھ لیے،اس کا انگوٹھا اس کے گال پر تھا،اس کی آنکھیں محبت اور وعدے سے بھری ہوئی تھیں۔"میں پھر کبھی تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا، داریا،"اس نے سرگوشی کی،اس کی آواز ایک غیر متزلزل یقین سے بھری ہوئی تھی جس سے

www.novelsclubb.com

اس کے دل کی دھڑکن گونج رہی تھی۔اس نے ان لمحات کیلئے بہت دعائیں کی تھیں۔زندگی ان کے قریب کھڑی مسکرا رہی تھی۔جو ان کا نصیب تھا آج ان کے پاس تھا ان کے ساتھ تھا اس مضبوط رشتے کی صورت میں جو کہ اللہ کو پسند تھا جو حلال تھا اور بہت خوبصورت تھا۔اس ساتھ کو پانے کیلئے وہ بہت سی تکالیف سے گزرے تھے لیکن آج ان کو بہترین طریقے سے بہترین وقت پر ایک دوسرے کا عمر بھر کا ساتھ مل چکا تھا۔اتنے تمام عرصے میں انہوں نے بہت صبر کیا تھا ایک دوسرے کو حاصل کرنے کیلئے اور اس صبر کے نتیجے آج وہ اکھٹے تھے۔اگر یہ صبر ان کی زندگی کا حصہ نہ بنتا تو شاید ان کا رشتہ آج اتنا خوبصورت نہ ہوتا اور ان کے رشتے میں بہت سی چیزوں کی کمی ہوتی لیکن صبر کے نتیجے میں ان کو ایک دوسرے کی محبت بہترین اور خوبصورت ترین طریقے سے نوازی گئی تھی۔بے شک جس چیز میں انسان صبر کر لیتا ہے اس کا نتیجہ اتنا ہی حسین اور خوبصورت ہوتا ہے۔آج اس کے دل کے دور کونے میں موجود یقین کہ ارحان اس سے بہت محبت کرتا ہے جیت چکا تھا جبکہ باقی ساری دنیا جو اس کو یہ بتاتی رہتی تھی کہ ارحان نے اس سے کبھی محبت نہیں کی ہار گئی تھی۔یہ اس کے یقین کی جیت تھی یہ اس کی محبت کی جیت تھی یہ اس کے اللہ پر توکل کی جیت تھی۔۔۔۔۔۔توکل وہ راستہ ہے جس کے زریعے آگ

ٹھنڈی کر دی جاتی ہے جو دریا میں راستہ بنوا دیتا ہے جو یوسف کو یعقوب سے ملوا دیتا ہے جو شدید طوفانوں میں کشتی نوح پار لگوا دیتا ہے جو پانی پر گھوڑے دوڑا دیتا ہے تو پھر وہ اپنے رب پر کیسے توکل نہ کرتی جو نا ممکن کو ممکن کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔اسکی محبت پر کن تو اللہ نے اسی دن فرما دیا جس دن وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر اپنے اللہ کے سامنے روئی تھی ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اپنی بندی کے آنسو ضائع جانے دیتا۔بس اس چیز کو حاصل کرنے سے پہلے اس کو اپنی آزمائش پر سے گزرنا تھا۔۔۔۔تو فائنلی داریا کی لو اسٹوری بھی اس کی کسی فکشنل اسٹوری کی طرح اختتام کو پہنچی ایک بہت خوبصورت اختتام

بالکل کسی فیری ٹیل کی طرح کیونکہ کچھ چیزیں ہمیشہ مکمل ہی اچھی لگتی ہیں جیسے کسی کی محبت کی داستان۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

)ختم شد (

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: